

امداد الحی باصلاح الطی

بسم الله الرحمن الرحيم

حمد لله سبحانه و تعالیٰ انرجو به حسن الختام و نون شکرہ شکر انجلب به مزید الانعام و نصلی
و سلم علی سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رسول رب العالمین سیدنا
و مولانا محمد سید الانام و لبنۃ التمام و علی الہ الکرام و صحبہ العظام صلوٰۃ و سلاما دائمین
متلازمین الی یوم القیام اما بعد اسد تعالیٰ کے تائید کو دیکھنا چاہیے کہ حیو قش شرح الصدر
کے ترجمہ کا قصد ہوا تو خاکسار کے پاس ایک نسخہ قلمی تھا نہایت غلط غیب سے ایک اور قلمی نسخے کا پتا ملا گو وہ
غلط تھا مگر بہت کام نکلا جب ترجمہ ہو کر تیار ہوا نو بت کا پی نویسی کی پہونچی تو مولوی عبد علی صاحب جاسی
دام مجد نے لکھنؤ سے دو نسخے قلمی اور پیرچہ اون سے بہت کچھ تائید ہوئی جب کتاب طبع ہو کر تیار ہوئی اور
نو بت صحت نامہ لکھنے کی پہونچی تو ایک نسخہ اتفاقا مطبوعہ لاہور ماتہ آیا اگرچہ غلط ہی مگر جی میں آیا کہ علی الفرائض
میں جو احادیث آتا کہ شرح الصدور کی میں و نکام مقابلہ کر لیا جائے جو غلط ہو چھوڑ دیا جاو جو صحیح ہو وہ اخذ کیا جاو
جو کم ہو اس سے غرض نہو اور جو زیادت ہو وہ لی لیجاے تو خالی از فائدہ نہو گا بسبب مرض مضعف
کے اول قصد تھا کہ یہ کام ناظرین کی ہمت پر چھوڑا جائے جو چاہے گا کر لیکالیک بھرنیال آیا کہ سہ برگ
عیشے بگور خوش فرست + کس نیار دزیس تو پیش فرست + پس اسد سبحانہ تو کل کر کے یہ کام شروع کیا
وقت مقابلہ کے اور قلمی نسخوں کو بھی کہہ لیا چند دن میں اسد تعالیٰ کے فضل سے مجموعہ مرتب ہو گیا اور نام
اسکا امداد الحی باصلاح الطی رکھا اور اسکے مضامین کو تین فصل پر ترتیب دیا پہلے
یہ قصد تھا کہ صرف صحت نامہ لکھ دیا جائے اختلاف نسخے سے تعرض نہ کیا جائے جو نسخہ پہلے سے حاشیہ پر لکھی ہیں

فصل صحیح نامہ کتب

صفحہ	ج	ص	صفحہ	ج	ص
۵	۱۷	سمیتہ و درمات علیہا سورہ ک	۳۸	۱۴	ملاقات کی
۱۴	۱۱	جذر	۴۰	۱۶	کما فلان
۲۳	۹	و ابنو	۱۹	۱۹	صاحب غصص
۷	۱۸	قص			یعنی بڑی ناگوار
۲۵	۱۶	بنی تیم	۲	۲۷	کرب
۲۶	۳	ابی نمیلہ			دیکھتے
۸	۱۸	برنخ مین	۱۰	۲۸	ہونے کے
۳۰	۱۸	حکیم	۱۱		اسکی پہلی ہے
۱۹	۱۹	مباردت			بیس یہ عظم قبل کی
۳۱	۱۱	قریب	۲۰	۲۹	متصل ہے یعنی
۱۵		تو اوکو پہ لکھنا			جبکی دل سی لکھ
		اکری تو اوکو بھیجت			دو
		اکو رجوع نکر	۹	۵۲	تو زیارت کر
۳۲	۸	پس تھا	۱۱		کر لگی یا یعنی مین کہ
	۱۸	سعد			کر لگی یعنی زیارت
۳۳	۱۳	ابد	۱	۵۳	ہوتا ہے
۳۴	۳	موت شری	۵		الحقنا
۳۶	۱۳	ابن عربی	۲	۵۵	تاکہ
۳۷	۳	منقوص	۱۰		اوس کی
۳۸	۲	کر لے	۱۸	۵۶	توان دونو کو
		منقوص رواہ ابن البک			میں ان دونو کو
		کر لے رواہ احمد			ای عمر
	۱۴	موت کی عادی کرنا	۱۷	۶۰	برادری
		لفظ ال تنبأ البت			برادری

ایک قبیلہ معروف ہو کر
 نے القاموس اور تفسیر میں
 درج کیا ہے
 اس کیلئے ہے
 من فضا لانح
 اگر یہ لفظ ہے الف دلام
 کے متعلق اس سے مراد
 فتوحات ہونے میں درکار
 الف دلام سے متعلق
 مار شاع موط الامام مالکی
 ہونے میں بیان میں ماری
 مع اناس لانح و ان دین
 دراستن قال استندوا
 اعلیٰ و سفلیں اصرار
 ای علیٰ سفلیں و اوجھس
 مع علیٰ سفلیں و اوجھس
 موت کو لینے والے قال
 کر لیتا ہے رواہ احمد
 ثقافت

وہی کافی ہیں مگر پھر یوں خیال آیا کہ جو نسخہ بمعنی ہیں اونکو بھی صحت نامہ میں درج کر دیا جائے کیونکہ اسمین
ایک فائدہ عمدہ ہے اب اس مجموعہ میں چند امور جمع ہو گئے اول اغلاط طبع دوم اختلاف نسخہ در اسماء و
سوم اختلاف نسخہ در عبارت چہارم احادیث و آثار زائدہ پنجم بعض حواشی مفیدہ ششم تصحیح بعض اسماء
روایات جو کہ وقت تحریر رسالہ حدائق الزہور فی رجال شرح الصدور کے
مراجعت کتبہ جال سے معلوم ہوئی یہ رسالہ چہ سات جزو کا بزبان عربی ہے اسمین پانستوٹھ
زیادہ روایات شرح الصدور کو جمع کیا ہے مگر ابھی تک وہ غیر مرتب ہو اگر اللہ سبحانہ کو منظور ہے تو
مرتب ہو کر شائع ہو گا مثلاً ایک نام متن میں تھا اور ایک حاشیہ پر بطور نسخہ کے دونوں کا احتمال تھا
تعیین نہیں ہو سکتا تھا سو وقت تحریر رسالہ مذکورہ کے بعض اسماء کا تعین معلوم ہو گیا اونکو بھی اسمین درج
کر دیا اور جن کا تعین معلوم نہ ہوا اونکو بطور نسخہ کے لکھ دیا یہ سب امور وہی لکھے گئے ہیں جو کہ مومند
بین زائد و بمعنی کو چھوڑ دیا اور جن علماء کے کتب سے امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور میں
اخذ کیا ہے یا خاکسار نے طی الفرائخ میں مدلی ہے یا اونکا ذکر آگیا ہو اونکے تراجم کتاب تاریخ
موجودہ سے لکھ کر الروض المظہر فی علماء شرح الصدور نام رسالے میں مندرج
کر دیئے ہیں یہ رسالہ اسی کتاب کے آخرین ملحق ہے تاکہ وقت مطالعہ کے جس عالم کا ترجمہ دیکھنا
منظور ہو ملاحظہ کر لیا جائے اور جن کے تراجم میسر نہیں آئے اونکے اسماء مبارک علیحدہ فصل میں لکھ دیئے
گئے تاکہ جس سیکو میسر ہوں وہ تحریر فرمائے اور اجر حاصل کرے اللہ سبحانہ اپنے فضل و کرم سے
اس کام کو قبول فرمائے اور سب مؤمنین و مؤمنات کو اس سے نفع دے اور میر اور جنکی مہمت والا
نہمت سے یہ کام ہوا اونکا اور سب مؤمنین و مؤمنات کا حسن خاتمہ کرے اور توفیق اپنی مہنات
کی دے اور عاقبت داریں عطا فرمائے اور آفات دین و دنیا سے بر کران رکھے اور عذاب برزخ
و آخرت سے بچائے اور ہمارے قصور و تقور و فجور و سیئات و ذنوب کو اپنی رحمت سابقہ سے
بخشدے آمین ثم آمین اللھم انا نسألك العفو والعافیة فی الدین والدنیا و الآخِرین
عاقبتنا فی الامور کلھا و اجرنا من خزی الدنیا و عذاب الآخرة آمین یا رب العالمین
وصلی اللہ علی سیدنا و مولانا محمد و علی آلہ و اصحابہ و بارک و سلم

تسلیم کنیہا دائماً ابد الیوم الدین آمین

صفحہ	سطر	خط	صواب	صفحہ	سطر	خط	صواب
۶۳	۲۱	رسلنا	رسلنا وھولنا	۸۱	۲۱	عمر	عمر و غمر
۶۴	۷	اوس سی	اوس سی	۸۳	۱۷		تو اوس لائق ہے
۶۵	۱۳	جہان	حقیق	۸۴	۳	نزدیک	اوس پر نزدیک
۶۷	۱۶	اونے	مین فی اونے		۱۱	ذره	اوس سی ذره
۶۶	۷	ابو عبید	عبید		۱۸		شدت اعط اصل لفظ
۶۷	۱۳	اسلم	سکیم	۸۷	۲	حسن	بہند رجالہ تقاض
۶۸	۱	جہان	جہان سے		۴	حمرہ	محمرہ
	۲	حکم	ابو اشج فی حکم		۷	علی	علی بن
	۳	کیا گیا	کیا	۸۸	احاشیہ	پہلو	میر پہلو
	۹	ازدی	آزوی	۹۰	۱۰	راجی	وراسب یعنی خاف
۶۹	۲	اوس سے	اوسکو اوس سے		۱۶	جب	کبھی جب
۷۱	۷	روایت کیا	روایت کیا ہی نہیں		۱۸	کرتا ہے	کی جاتی ہے
			اوس سی سندھی	۹۱	۹		تراقی یعنی ہنس
۷۲		اونوں نے کیا کیا	اونکی شکایت کی گئی	۹۲	۳	سہولت خروج	اوسکی روح کے
			حاکم و صحیحہ			اوسکی روح کو	سہولت خروج کو
			اور اللہ تعالیٰ فی	۹۳	۵		ابو اشج
	۱۵	اور	کیا سنا	۹۷	۱۱	مینے	ہم نے
۷۴	۶	کچھ	کچھ یعنی	۱۰۱	۳	سے	سے
۷۶	۱۱	فظاب	فظاب	۱۰۲	۲	تو کہتی ہے	تو مجھے بتا
۷۷	۷	قبض	قبض رواج		۳	راضی	اوس سی راضی
۷۸	۲۰	پہر پڑتا	پہر میں پڑتا	۱۰۳	۴	امام حسن	امام حسن
۷۹	۹	مگر ایک	یعنی مگر ایک		۱۰	کبرہ	کبر

۱۰ لفظ حدیث شریف
کا لکان و لکان علی و جمع
بہار میں کہا ہے مولیٰ امی
سلمان بنیوی غیر الصواب
امی یا مینی لہ و ما خط و منہ
ما لکان ان فعل لکان
۱۱ حضرت داد بن اشد
و اند و لکان کا لکان کے
۱۲ ابو اشج فی حکم
بابت کی اور میں اوس
جب بابت سوسہ اور
۱۳ لکان مہمانی فیہ ہے
۱۴ حضرت حسن بصری رضی اللہ
کی والدہ تریبہ میں رضی اللہ
خاندان زہدانی الزہور سے
رجال شرح الصمد درمن
لکھے ہیں

صفحہ	سطر	خط	صواب	صفحہ	سطر	خط	صواب
۱۶۳	۲۱		جب وہیت کو	۱۸۰	۱۱	خط	صواب
			اوکی قبر میں رکھتے	۱۸۱	۱۱	خط	صواب
۱۶۴	۸	کھتے تھے	کھاتے تھے		۱۲	خط	صواب
۱۶۵	۲۰	سعد مرقی	سعد مرقائی			خط	صواب
		حکیم	حکم		۱۴	خط	صواب
۱۶۶	۱۳	اور وہ	کہ وہ	۱۸۲	۱۴	خط	صواب
		ہوں	ہو کر	۱۸۶	۱۳	خط	صواب
		کرین	کرتے ہیں	۱۸۷	۵	خط	صواب
۱۶۷	۱۴	رضیت	رضیت	۱۸۹	۴	خط	صواب
		آخانا	آخانا		۶	خط	صواب
۱۶۸	۴	نائی مین	شانی مین		۸	خط	صواب
		اٹھ	اسی طرح ہی		۷	خط	صواب
۱۶۹	۴	سبب	سببی	۱۹۰	۴	خط	صواب
		سید	+	۱۹۱	۱۱	خط	صواب
۱۷۰	۷	کہ وہ	تو وہ	۱۹۳	۴	خط	صواب
۱۷۱	۲	عمر بن شبیبہ	عمر بن شبیبہ		۹	خط	صواب
۱۷۲	۱۷	دشاج	دشاج	۱۹۴	۶	خط	صواب
۱۷۳	۷	احمد	احمد بن	۱۹۵	۷	خط	صواب
		ترمذی	ترمذی	۱۹۶	۳	خط	صواب
		ہارم	ہارم		۶	خط	صواب
۱۷۴	۱۴		اکوٹا ہوا		۷	خط	صواب
۱۸۰	۳	آسمان	اوکی لی آسمان	۱۹۷	۱	خط	صواب

۱۔ اصل کا
نظاذا وضع البتہ فی
تقریر ہے معروف و مشہور
درو کا احتمال ہے
۲۔ غلام میں باج ملاو
۳۔ چارویں بیچ میں شرح
الغزیر کا ملاو دیو والی علم
۴۔ اصل کا لفظ قد آتا
فرد کی بجائے
۵۔ چارویں بیچ میں گائی
کما وہ آدمی کی ایک پڑی
۶۔ آگے کی پڑی اور دوسری پڑی
پڑی کے بغیر وہ شخص کی شکرت
۷۔ اصل کا لفظ در
معروف و مجبول دونوں کا
۸۔ معنی ہے
۹۔ معنی دار بن مینی راکو
۱۰۔ معنی کیا ہے ۱۱۔ اضافہ
۱۲۔ صفت شریف کا
۱۳۔ لفظ مبارک کا قانع جو جمع الجار
۱۴۔ معنی کیا ہے ۱۵۔ بلکہ واحد
۱۶۔ القانع ہی بلکہ من صلی
۱۷۔ دوسرا معنی ہے

صفحہ	سطر	خط	صواب	صفحہ	سطر	خط	صواب
۱۳۶	۲	سنجر	سنجر	۱۳۵	۱۶	ناگاہ	کہ اتنے میں
=	۷	وہ	وہ	۱۳۳	۷		مطعون ہوئی یعنی
=	۱۰		ابوبکر				اولن کو نیز دلاگا
=	۱۶	فرشتے	فرشتے کو پیر	=	۱۳	ازدحام	ازدحام یعنی مجمع
۱۳۷	۲۱	ایک	ایک دن	۱۳۴	۱۴	ویرانی	ویرانی
۱۳۸	۱۲	مخدّم	فخدّم	=	۱۵	آخر	انہرے
=	۱۷	جبل	جبل یعنی گروڈ	۱۳۵	۱۶	جداہو	جداہو ہون
۱۳۹	۱۲	محارم نہیں	محارم کا مرکب	=	۱۹	پس	پس اونے
=		پچھتاہتا	ہوتاہتا	۱۳۷	=	توقع	
=	۱۶	دونوں پرندوں	ایک پرندے	۱۳۹	۱۲	داری	داری
=	۱۷	پہر اوکے	پہر دونوں کی اوکے	۱۵۱	۴	سیا ہے	کیا ہے
۱۴۰	۸	کیا ہے	کیا ہے کہا	=	۱۶	کہ کیا	کہ جو
=	۱۵	ابومیسر	فصل امید کراست	=	۲۰	کیا	جو
			آئی ابدالزمرت النعم	۱۵۳	۱۵	مرے	+
۱۴۱	۱۳	جھکودہ حق سے	جھکودہ حق سے	۱۵۴	۳	کہ وہ	اور وہ
		روکتا ہتا	روکتے تے	=	۴	خلاد	+
=	۱۴	اوس وقت	پس اوس وقت	۱۵۹	۶	ہوتا ہے	ہوتی ہے
=	۱۸	ربیع	زبدین ربیع	=	۹	اوس	اوس کا
۱۴۲	۱۱		تشریف یعنی کشید	=	۱۶	پڑوسی	بدر پڑوسی
۱۴۵	۷	نصیحت لو	یاد دلاؤ	=	۱۹	ابن عباس	مالینی فی ابن عباس
=	۸	طریق	اپنی سنن میں طریق	۱۶۲	۱۰		اپنی خرید و فروخت
=	۶	ہاے	ہاے				تہا آخر

۱۔ سب موجود ہون
۲۔ بین اسطر ہے شاید
۳۔ بین اسطر ہو اور اعظم
۴۔ اصل کا الفاظ دوم
۵۔ بجا اور بی صحیح ہے
۶۔ اصل کا الفاظ سانی
۷۔ ہاے یعنی جیسے ایک کی
۸۔ ملاقات کی جاتی ہے
۹۔ فی شراہم و معہ و اور
۱۰۔ ایک فی شراہم و معہ و اور
۱۱۔ اور تہا میں سے
۱۲۔ پر تہا میں سے

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
							او سکویاں کرتی ہیں
							اون کو گونہ خیر ال
							جاری ہوتا ہے اور
							اون ہوال کی تھا
							کرتی ہیں اور اس
							سب میں قیاس کا
							کچھ دخل نہیں ہے
							نہ آئین کچھ نظر کا مال
							آئین تو صرف صاف
							مصدق صلی اللہ علیہ
							والد وسلم کی قول کا
							انقیاد و تسلیم ہی
۲۸۹	۱۰	فتنہ	فتنہ				
۲۹۰	۱۳	واسطی مثل کے	اس صبی کی لہجی				
							فرمایا ہے کہ فراسے
							کیجا کی ہی واسطی غریب
							یعنی مسافر کے اوکی
							قبر میں مثل اوکی نہ دیا
							کے اوکی گھر والوں کی
							منذنی ابوسعید خدری
							یعنی اللہ نہ ہی روایت کیا
							ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
							والد وسلم نے فرمایا ہے
۲۹۰	۲۱	صابونی	ابن ابی شیبہ	۲۹۰	۲۱		صابونی
							مین اور صابونی
۲۹۱	۸	سترگز	چالیں گز	۲۹۱	۸		چالیں گز
							ابن
۲۹۲	۱۸	ایٹ	ایٹ قبری	۲۹۲	۱۸		ایٹ
۲۹۳	۸	اسکی گھر والوں کی پاس	اسکے پاس	۲۹۳	۸		اسکی گھر والوں کی پاس
							دفن کر دیا
							دفن کر دیا ذکر
							فی کتاب الدیاج
							لابی استحق ابرہم
							بن مہیان الحقلی
							سمعت عبد اللہ بن
							عبد العبدی نقول
							حدثنی عمر بن مسلم
							عن رجل خذ القبور
							انہ
۲۹۳	۷	وفات دیا جاتا ہے	وفات دیا جاتا ہے	۲۹۳	۷		وفات دیا جاتا ہے
۲۹۵	۴	حرانی	حرانی	۲۹۵	۴		حرانی
							مین کی کسی کو
۲۹۷	۹	حشت نہو	حشت نہو	۲۹۷	۹		حشت نہو
							اخر جہد الامام احمد
							فی الزہد وابن لہر
							فی کتاب العلم
							بسنده عن کعب

منہج تدریس جدید
ابن عربی کی مکتبہ
نیرنگی پریس لاہور

صفحہ	سطر	خط	صواب	صفحہ	سطر	خط	صواب
۱۹۶	۵		زرائین گے	۲۴۴	۵	سیاتنگ	سیاتنگ کی
۱۹۹	۳		وری لفظ اصل کا	۲۴۵	۲	مخزول	مخزول
			دون انگن ہے	۲۵۶	۳	محبوب	محبوب
۲۰۱	۱۸	پر سے اور	پر سے	۲۵۰	۵	ضابطہ	ضابطہ
۲۰۲	۹	ایک	اوکی وسطی ایک	۲۵۱	۱۸	کھن	کھن
۲۰۳	۲۱	کہا جاتا	پس کہا جاتا	۲۶۴	۱۰	واحدی تمام ہو	واحدی تمام ہو
۲۰۵	۱۶	ابو عمرو	ابو عمرو			رصل عمد و شیاق	رصل عمد و شیاق
۲۰۶	۱۹	قیام اونبر	قیام اونبر			کے بیان میں	کے بیان میں
۲۰۷	۱۴	بیہتا ہے	بہمایا جاتا ہے	۲۶۶	۱	حاکم	حاکم
۲۱۲	۱	چا	پانچ	۲۷۰	۴	ہذا	ہذا
۲۱۳	۱۹	مستم	مستم ہے		۲۰	جہل	مجلس
۲۱۴	۱۷	سہل	سہل	۲۸۱	۱۶	لائیہ	الائیہ
	۲۱	جریر	خریز	۲۸۵	۱۰	ابو نعیم	ابو نعیم
۲۱۶	۹	قوسی	قوسی		۱۹	الفتان	الفتان
	۹	توسید	توسید			ہین کہ یہ حاشین	ہین کہ یہ حاشین
۲۱۹	۳	ہوفات میں	+			سوال کی احادیث	سوال کی احادیث
۲۲۳	۱۰	ہوتے	+			سابقہ کو معارضین	سابقہ کو معارضین
۲۲۴	۲	جنا	خیرا			ہین بلکہ اوکو خواص	ہین بلکہ اوکو خواص
۲۲۷	۱۴	اور بی	+			کرتی ہین اور جس	کرتی ہین اور جس
۲۳۸	۱۷	روح بدن کے	روح بدن کی تہ			تقریر میں سوال نہیں	تقریر میں سوال نہیں
	۲۱	اطلاق	اطلاق آم			ہوتا ہی اور اس میں	ہوتا ہی اور اس میں
۲۴۲	۱		قرآن میں پانچ			مفتون نہیں ہوتا	مفتون نہیں ہوتا

لے قبول التقریر
لیجئے خبر تکین اگر دین گے
۵۲ یہاں تک ولایت
شعوت کی پوری ہوئی
جس کو ام یا غی رضی اللہ
سے دوزخ لایا میں دین
نقل فرمایا ہے اس میں با
شک اس کا تقریر نہیں ہے
کہ قرآن شریف میں یہ لکھا
یہاں شایہ یہ صریح
مجموعہ کے منتظر دیکھنا
یہی مطلب ہے ۱۰ ۱۱ ۱۲

صفحہ	سطر	خط	صواب	صفحہ	سطر	خط	صواب
۳۶۲	۱۹	نخل جاتا ہے	نخل جاتا ہی ولم	۳۶۸	۱۲	ابو عمرو کے باب	ابو عمرو و ابہان کے
			یحل منہ شئی لہ			کتے میں	بیٹے سی روایت کرتی ہیں
۳۶۳	۹	فضائلہ	فضائلہ و البھقی		۱۵	عن آبیہ	+
			فی الدلائل	۳۶۹	۱۰	منول	مندل
۳۶۴	۱۷	=	ای فلان یہ		۱۷	کوچ کر دیا	کوچ کر دیا البھقی
۳۶۹	۴	عن النبی	ان النبی صلی اللہ علیہ			فی الدلائل	
		.	والدہ وسلم		=	ابو نعیم فی	ابو نعیم فی دلائل میں
	۱۷	اسلم بن شیب	اسلم بن شیب	۳۸۰	۱	درمیان	درمیان سی
۳۷۰	۱۷	الخطیب	الخطیب بندہ		۱۹	جعفر بن سراج	جعفر سراج
۳۷۱	۸	یعنی	کذلک البرغنی	۳۸۱	۹	نہی	تہی
	۱۲	اخرجه	کذلک البرغنی	۳۸۲	۱۸	قطع کیا	قطع کیا اخرجہ ابن
۳۷۲	۸	ہیان تک	جب وقت		۱۹	سے متصل	سے بعد موت کی
	۲۰	عنه	عنه مرفوعاً	۳۸۴	۷	مجمع کے	مجمع کی اخرجہ الصبا
۳۷۳	۱۲	قبرین	قبرین اوردہ	۳۸۷	۳	لئے	نے
			الزملکانی		۱۳	اجزای بد	اجزای بدن
۳۷۴	۶	صلاح سی قبرین	صلاح کی قبرین		۱۲	کاسا	کا
		خوش ہوتا ہے	خوش خبری دیا جاتا ہے	۳۸۸	۱۱	پرہ	پرہ
	۱۳	کہ تو	اوسکی قبر میں کہ تو	۳۸۹			خوشو
۳۷۷	۱۴	عند	عبد	۳۹۰	۱۰	اسکے	اوس کے
	۲۱	طریق	طرق		۱۵	دو	دونو
۳۷۸	۱۰	عائشہ	+	۳۹۳	۱۱	ہم تم کو	والدہ تم کو
	۵	بشر	+	۳۹۵	۶	داخل ہوتی	داخل ہوتی تو دیکھتے

ابو عمرو و ابہان کے
بیٹے سی روایت کرتی ہیں
ابو نعیم فی دلائل میں
جعفر سراج
قطع کیا اخرجہ الصبا
خوش خبری دیا جاتا ہے
اوسکی قبر میں کہ تو
عبد
طرق
والدہ تم کو
داخل ہوتی تو دیکھتے

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۹۷	۱۵	ابن لال	محمد بن لال	۳۳۸	۴	کردیا	کردیا ہیاتک گزین
۲۹۸	۱	پس	پس اوس				اونکی کچہ پر پو این
"	۸		خوشبو				رکتا ہون
۲۹۹	"	توالبتہ	مگر	۳۴۲	۱۲	جاتا	جاتا اور اوسکی
۳۱۳	۲۰	عجیب	محبوب				آنگہ کو اوسکی گدی
۳۲۳	۹		تینین	۳۴۴	۱۱	خریمہ	خریمہ
۳۲۴	۵	البنار	+	۳۴۷	۱۶	قبلہ	غیر قبلہ
۳۲۵	۱	اثاثہ	اثاثہ	"	۱۸	اسحق	ابو اسحق
۳۲۷	۹	کدالی	فاس لغنی تبر	"	۱۹	فضل	مفضل
"	۲۱	وہذا	وقال هذا	۳۵۰	۱۰	ایک	ایک بار ایک
۳۲۸	۱۴	سفید مکیا	سفید مکیش نعام	"	۲۱	کمری ہو گئے	کمری ہو گئی اپنی سر
۳۲۹	۳	برانی	برانی				ماتہ شخص حاضر تھا
"	۹	عسا کرا	عسا کرا ایضا				میل دس سی توڑی
"	۱۹	الاصبع	الاصبع	۳۵۱	۱۴	جامعت	جامعت مردم
۳۳۰	۴	دوتو	دوتو	۳۵۲	"	نواع	انواع
"	۱۷	شاخ	قصہ شاخ	۳۶۰	۷	جھٹ	جھٹ
۳۳۵	"	زردی ہو	زردی ہو قالہ	۳۶۱	۸	تین	چہ
			ابن الاثیر	"	۱۷		قنوت
۳۳۶	۱۰	کرتا ہوتا	کرتا ہوتا اور کو	۳۶۲	۱۴	پس	پس وہ رب کے
			بعض قوبرین فوج				طرف جاوی
"	۱۱	کسی جگہ	اونہیں ہی کسی میں	"	۱۵	سیکا	سیکا پڑا
"	۱۲	ہردن	ہردن و ہین				

۱۰
کائنات ہیا کائنات
انجمن ذوالدروس باغ
نہیم الیوم والروح
الرحمنہ الذی فی الجمع
تینین قح ۱۱ ۱۲
یہ قیام ۱۳

صفحہ	سطر	خط	صواب	صفحہ	سطر	خط	صواب
۴۳۵	۷	عظیم	عظیم	۴۴۱	۱۶	قبض کی	قبض کی
۴۳۶	۱۶	وغیرہ	ونحوہ	۴۴۲	۲۱	علیہم	علیہما
۴۳۷	۱	روکا ہو	روکا ہو اور انہو	۴۴۳	۳	ایک مری سوا	ایک مری اس
			رضی اللہ عنہ نے			کم درجہ	
			روایت کیا ہے کہ			داؤد	داؤد
			سوال اللہ علیہ			کما ہے	ہے
			آرہ دکن فرمایا ہے			عنہم و نحوہ	
			ان اعظم الذنوب			نہ بیوہ کہنا ہے	
			عند اللہ ابلیس علیہ			اور دین سے	اور دین
			بعد لکھا اللہ تعالیٰ			احمد والترمذی و	ابن ماجہ
			عفا ان میوت حل			ہو	
			و علیہ دین لایعزلہ			یعلقون	یعلقون
			قضاء اخر جہاں			نکلتا ہے	گہرا تا ہے
			حاو دو فال			حسن	حسن
۴۳۸	۱۸	اسوقت	اسوقت وہ	۴۵۳	۱۴	اونہون کے	اونہون کی
۴۳۹	۳	تنور	تنویر	۴۵۴	۱۳	طیور کے	طیور کی طرف
	۵	معنی	معنی کلام			مشیقھا	منقیھا
			ی بنی وہ اوچند			اویس	اویس
			مین ہی وہ اوچند			خبرن آتی ہا	خبرن آتی ہین
۴۴۰	۸	اور	آو				
	۱۰	ایک	اسرا یک				
	۱۵	سینر	سبز				
۴۴۱	۸	اور انکی	پس انکی				

۱۔ رتقب میر تقی
 ۲۔ لا تعجب ای کل
 ۳۔ کیون فی یوم طینیا
 ۴۔ من الصبح و تنقب
 ۵۔ لا تمنا سلط طویا
 ۶۔ لا رفیع صوت ولا
 ۷۔ من انیتہ و لا نقب
 ۸۔ و النخب الصوت
 ۹۔ النخلط و جرجار
 ۱۰۔ حسن کبر
 ۱۱۔ سینر مہل و تشدید
 ۱۲۔ کلہ یقول لہا الانسان
 ۱۳۔ ادا الصلہ یا مقصود
 ۱۴۔ احسن غفلتہ کا مجرور
 ۱۵۔ الاخر و نحوہ و جرجار

صفحہ	سطر	خط	صواب	صفحہ	سطر	خط	صواب
۳۹۵	۱۲	عذاب	عذاب	۲۱۵	۱۷	عجاز	جواز
۳۹۶	۳	رحمہ	رحمہ اللہ تعالیٰ	۲۱۵	۲۰		دوسوی شاید کس
۳۹۷	۲	لیچلو	لیچلو وہ				مراد سایہ و سفید بالی
۴۰۰	۱۲	پانچ	ہر دن پانچ	۲۲۲	۱۰	پرنون	سبز پرنون
۴۰۱	۱۸	سماز	سماویہ	۲۲۵	۱۳	دی	دیے
۴۰۲	۱۹	مری	مری	۲۲۶	۱۸		فقا قیغ
۴۰۳	۹	مدل	مدل	۲۲۷	۱۵	ہما	یہما
۴۰۴	۱۰	الیوم	الیوم	۲۲۸	۷	مین مردہ ہوگا	تو مردہ ہوگا
۴۰۵	۱۱	اسمیل	اور ابن نجاری			سلمان	سلمان
۴۰۶	۱۷	مناہی	مقامی				
۴۰۷	۹	الحہ	الحہ و اخر جہنم	۲۲۹	۹	حضرت مین	حضرت مین و کو
۴۰۸	۱۲	کسا کہ	کسا کہ				بہوت کما جاتا ہی
۴۰۹	۱۵	ا	اؤ کو مینی صحابہ کو				
۴۱۰	۱۶		سرنچا کر دیا				
۴۱۱	۱۹	عینہ	عینہ				
۴۱۲			پہر تو مجھے سہول				
۴۱۳	۵	ابن جری جمہی	ابو جری جمہی یعنی				
			جابر بن سلیم				
			یعنی سلیم بن عمار جمہی				

انہو نے اسے بنی النحاس
 قادیانی اصحاب ۱۲ ۱۳
 صحاح میں کیا ہو
 الفقہاء الفقہاء الی
 تفع ذوق الی کما تواتر
 فکما تواتر بہا لادوان
 اور الطبع یعنی صواب
 عام بن عبد اللہ
 بن لکی بضم اللام الذی
 ابوالیمان الحسنی
 و عن صفوان بن عمرو
 و عن ابن جابر
 بعد اصلي یمنی
 یعنی یمنی بن عبد اللہ
 و عن یمنی بن عبد اللہ
 و عن یمنی بن عبد اللہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۴۵	۲۰	درود	تمہاری درود	۵۵۷	۱۰	متصل	متصل مفصل
۵۴۶	۱۹	یونس بن	یونس نے	۵۵۸	۹	ارواح	روح
۵۴۷	۲۰	نے بگو	سے بگو	۵۵۹	۱۳	واخرجه	اخرجه
۵۴۸	۱۴	فوائد	فوائد کے	۵۶۰	۲	کلام	کلام کا
۵۵۰	۱	اشج	اشج	۵۶۱	۱	عبادتوں کا	عبادتوں کا
۵۵۵	۲۱	محمد بن صاحب احادیث	محمد بن صاحب احادیث	۵۶۳	۱۴	رحمۃ	رحمۃ
۵۵۶	۷	تعارف	تعارف ارواح کا	۵۶۶	۶	ہوگی	ہوگی
فصل اختلاف نسخ در اسماء والفاظ و عبارت							
صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ	صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ		
۳۰	۵	رعبیتی	۳۱	۲۱	جنت میں جہان		
۳۱	۱۱	کہ ڈالا	۳۹	۱۱	عون عوف		
۳۲	۱۷	شیرجی	۵۰	۱۸	الموت سنہ عند نواموسینہ		
۳۲	۲۱	ستون یہ ترجمہ بنی عود کا خود چوب	۵۲	۹	خبر دار پس		
۳۴	۲۰	موت ہی و آخر جہ الدلی فی مسند	۶۵	۵	ابن عساکر فی ما قولہ روایت کیا اخرج		
		الفرد و من حدیث جابر مثله			ابن عساکر من طریق السدی عن ابی		
۳۵	۴	حجیان			مالک و علی بن صالح عن ابن عباس و		
	۷	غیبت ہی			مرثیہ عن ابن مسعود و اس من الصحابة		
۳۹	۸	عبد		۶۷	کنا		
	۱۲	جبلہ		۶۸	حکم بن عیینہ عتیبہ حکیم بن عتبہ		
	۱۶	دو مکروہ			تفسیر میں عن الکلبی عن ابی صالح		
	۲۱	ستر ج یا ستر ج منہ		۷۰	عیون الاخبار میں بسند خود طریق ابراہیم		
۴۰	۱۴	ابن مین ہوا اور دنیا کی ایذا کسی است پائی		۷۱	ابن ابی شیبہ قال حدثننا عبد اللہ		

در اس کی حواس خفا در
 انصار میں ۱۲۰۰ سے پہلو میں
 بیان ہی دی ہیں باقی فانی
 نسخوں میں دوم ۱۲۰۰ سے بعض
 روایات میں مستخرج کا در
 مستخرج من روایات ہی علی الجار
 میں مذکور ہے و اور بھی ۱۰۰
 سے لفظی اختلاف طبع میں
 بعض نسخوں میں نہیں ہی ۱۲
 ہے کسی نسخوں میں مسامحہ
 اور ایک نسخہ میں منافذہ
 اس بات کا ترجمہ ہے کہ
 نسبت کی کیفیت ہو و المعروف

صفحہ	سطر	خط	صواب	صفحہ	سطر	خط	صواب
۵۱۹	۱		حائق				الطبرانی بسند صحیح
۵۲۲	۱	اور او سے	تواو سے				طبرانی فی سعد بن عباد
"	"		صیام				رضی اللہ عنہ سی و آیت
"	۱۴	پر کر تا تھا	پر کر تا تھا				کیا ہی کہا مینی کہا
"	۱۵	کیا	+				یا رسول سد میری
۵۲۴	۱	علم	معلوم				مان مگر می اور او سے
۵۲۵	۵	کر سچا	کرتا ہے				بنو سیت کی اور نہ
"	"		کہیگا				صدقہ کیا سو کیا او سے
"	۹	آدمی	آدمی کے				نفع دیکھا اگر میں دیکھ
"	۱۰	رک کے	رک کی واطی تیر				طرف سی صدقہ
"	۱۳		یا نفع				کروان فرمایا بان
"	۱۵	کرتا ہے	کرنا ہے	۵۲۸	۱۴		یا نفع مطبوع من
"	۱۷	کہا کرتے تھے	کہتی ہیں کہا جاتا تھا				نہیں ہی
"	۲۱	کہا تجھے	کیا تجھے	۵۳۰	۱۴		حیاں
۵۲۶	۵	پڑھی	رات میں پڑھی	۵۳۱	۹		امت
۵۲۷	"	کہا	مجھے کہا	۵۳۲	۷		پڑھتے
۵۲۸	۱۲	بسندہ	بسندہ واہ	"	۱۱		العلاء
"	۱۵	چیز	بدی	"	۱۳		او کی طرف
"	۱۷	مطیع	اس کا مطیع	۵۳۳	۱۴		وقیل
۵۲۸	۱۴	فرمایا بان	فرمایا بان و علیک	۵۳۴	۱۵		سعد بنی شاخ خرم
"	"		ابا یعنی پانی کا	۵۴۰	۱۱		اس لیے
"	"		صدقہ لخرجہ	۵۴۵	۱۹		اوس بن اوس

لکھا یعنی پیشاب کو روک دینا
پڑی سے ۲۴ شہ مطبوع
من العلاء و انہیں پہنکا
صدقہ صدیق ہی یعنی
اعتمادی دوست ۱۲ شہ

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسما وغیرہ	صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسما وغیرہ
۱۱۵	۱۲	جنت سے جنت میں	۱۳۲	۴	شراب سے خمر یعنی شراب
۱۱۶	۱۳	طرف اوکے ایک	۱۳۳	۸	خمر یعنی انگار
۱۱۷	۱۴	کونجی دروازہ آسمان کا دروازہ کی مانند	۱۳۴	۷	ایک فرشتہ ملک الموت
۱۱۸	۱۹	رب راضی	۱۳۵	۱۰	وین وری یعنی رگ گردن
۱۱۹	۳	کتے میں کتابی یعنی فرشتہ	۱۳۶	۷	درمیان آسمان و زمین کے
۱۲۰	۱۱	پاک مطلقہ	۱۳۷	۱	طرف اللہ تعالیٰ کے
۱۲۱	۳	خارجہ فجار	۱۳۸	۱۸	غرق ہوتا ہے متفرق ہو جاتا ہے
۱۲۲	۱۰	یاویہ یاوخیہ	۱۳۹	۱۸	جو تم نہیں دیکھتے اونہی میں جو انہی کہا جاتا ہے
۱۲۳	۹	راہت نسخہ مطبوعہ میں عبارت یوں ہے سمعت ابوسعید علی بن الحسن الواعظ یقول سمعت ابی یقول	۱۴۰	۶	اور اوکے کہا جاتا ہے
۱۲۴	۱۰	ابن جریب ابن مندہ	۱۴۱	۱۸	اوسکی بدبو نے اوسکو ستایا
۱۲۵	۱	واسطی اوس کے اوسیر	۱۴۲	۲۱	ناگاہ اوسکو بدبو آئی
۱۲۶	۱۳	مومن میت	۱۴۳	۸	نہتا ہمنے کا وہ مرچکے
۱۲۷	۲	جزا کا اللہ	۱۴۴	۱۰	طریق طریق
۱۲۸	۵	اگر ہے اگر نہیں	۱۴۵	۲۱	سیکیم سیکم
۱۲۹	۱۲	جزہ جزہ	۱۴۶	۸	سلیمان سلمان
۱۳۰	۱۲	وقت اوسکی مرنے کے اعمال	۱۴۷	۹	میرا لوکا آیا میری لڑکی کی روح آئی
۱۳۱	۱۸	اچھی کاٹتا ہے	۱۴۸	۱۰	ابو مجلز ابو محمد
۱۳۲	۱۶	اور میں فی پس میں نے	۱۴۹	۱۸	حسن بن حسن بن علی حسن بن علی
۱۳۳	۷	اور سیاہ پس سیاہ	۱۵۰	۲	ابو الحسن ابو حسین
۱۳۴	۶	ای عاٹہ عاٹہ سے	۱۵۱	۱۲	کیا گیا جوا
			۱۵۲	۷	بچہ کہ پیدا کیا جاسے
			۱۵۳	۶	عبداللہ بن نافع مفرنی مدنی

لکھی از مومن بن علی
یعنی از مومن بن علی
یعنی از مومن بن علی
یعنی از مومن بن علی

دوسرا نسخہ "میں نے اپنے غائب ہونے کی خبر
 دینے کی غرض سے لکھا ہے اور اس میں
 اس کی تمام باتیں لکھی ہیں

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسرار وغیرہ	صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسرار وغیرہ
		بن فیدر عن الاعمن عن حنثہ الخ			کفارہ کیا جائے
۷۱	۷۱	لثقت علیہ	۱۹	۱۷	موت کو الموت کو
۷۳	۱۹	میوت میون	۲۰	"	حیرت کی دوا موت بیماری ہی اور اسکی دوا
۷۶	۱۷	عمر عمرو	۶	۹۴	کبریا کبریا کبریا کبریا
۷۶	۲۰	فال استخراج	۹	"	جنت سے جنت کے
۷۶	۲۰	تھید تھید	۱۴	۹۷	روشن کر گیا واسطے اسکی نور کو دوا
۷۷	۵	حیات لغنی سانپ حیات لغنی موبیان			نسخون میں آتش لکھ لو گندہ
"	۱۸	کلمات کلام	۳	۱۰۲	اوسمین واسطے اسکی
۸۲	۲	اوسکوسل بیتابی غسکہ قالوا لعلہ	۲	۱۰۵	اوسکے واسطے اوسکے واسطے
"	۹	تیار کیا گیا ہے اندر فی تیار کیا ہے	۱۷	"	کافر جندہ کافر
"	۲۱	رجوع رجوع	۱	۱۱۰	آسمان جنت
۸۴	۱۵	درجہ درجہ	۱	۱۱۳	ابو نعیم فی دلائل النبوت میں ابن ابی الدنیا
"	۱۶	نرمدی وحسنہ	۴	"	ابن ابی الدنیا
"	"	حاکم و صحیحہ			ابو نعیم نے دلائل النبوت میں
"	۲۰	حکیم ترمذی و ترمذی حاکم	۸	"	چلیا دلیا
۱۵	۳	سبح ہو گیا ایک نسخہ میں اسے لکھ لکھ لکھ لکھ	۱۲	۱۱۳	ریحان و جنت نعیم
"	"	میں خمد لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ	۸	۱۱۴	مشادیتا ہی اندر اسکی ساری گناہوں کو
"	"	لالی کی مین اربہ یعنی خاندانوں			مشادیتا ہی اندر اسکی واسطے اسکی گناہوں کو
"	"	دوسری مین اربہ یعنی کف آلو	۱۲	"	اوسکی مغفرت کرتا ہے
"	۲۰	کیا جاوی اور بیشک کافرا با فاجر البتہ			اوسکی واسطے مغفرت کیجاتی
"	"	نیک کی کچا ہے تو موت کی وقت اور ہر			ہے اور واپاک کیا جاتا ہے
"	"	آسانی کیجاتی ہے تاکہ اوس نیک کا	۱	۱۱۵	استراجی فنعمر

میں نے اپنے غائب ہونے کی خبر
 دینے کی غرض سے لکھا ہے اور اس میں
 اس کی تمام باتیں لکھی ہیں

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ	صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
		تواؤس فقیر نے کہا اور وہ مغربی تھا			عمر عمر
		والہ اگر وہ مجھے سوال کر نیکی تو البتہ	۲۹۲	۱۵	قذلی قذلی
		مین اونسی کو نکالو گون فی اوس	۲۹۵	۹	اور مین فی پس مین نے
		کہا کہ اسکو کون جا بیگا اونسی کہا کہ تم	۲۹۸	۴	جنت مین جنت سے
		سیری قبر پر بیٹھا یہاں تک کہ تم سنو	۳۲۳	۱۸	عذاب کتاب
		انح صحیح اسی طرح معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم			عمر عمر
		کرنا کرتے مین	۲۲۳	۱۵	جس دن سی جنت سے
		والمرتاب اور الترتاب	۲۳۳		پلا تو مجھے پانی پلا
		نشین کرتے نہیں کھیاتی	۲۳۸	۲۰	سخت خبر خدا شد بید خبر اسد بید
		مسعودی سعدی سعدی	۲۴۷	۱۴	یعنی خبر راست و درست
		فتان فتان		۱۵	چہرک اسی عبد اسد بانی چہرک
		صحیح کہا ہی و آخر جہ ابی داود بلفظ	۲۵۸	۱۳	چہرک اسی عبد اسد بانی ست چہرک
		وی من من فتانی القبر			ہشام ہشام
		جاری رکھا جاتا ہے جاری تھا ہی		۱۴	حب ہم حب مین
		فتان فتان		۱۵	طاعت ہی طاعت مین
		اجرا و سکے عمل کا		۲۰	آبی علی محمد آبی محمد
		جاری رہتا ہے اوپر عمل اوکا			عمارة عمارة
		دوقان دوقان	۲۵۹	۲	محمد بن احمد محمد بن محمد
		الفبر ومن والہ علی قی لد تعالیٰ	۲۸۹	۱۹	شیخ غریب
		انی امنت بریکم فاسمعون سہل اللہ	۳۳۰	۵	اجنبی بیاباب بیاباب سی
		علیہ سوال منکر و تکبر	۳۳۳		مردنکی فریاد سہی نکلی
		کہا گیا کہا جاتا	۳۳۵	۶	عمر عمر

صفحہ	سطر	اختلاف نسخہ در اسما وغیرہ	صفحہ	سطر	اختلاف نسخہ در اسما وغیرہ
۱۶۰	۲۱	جمل گراہی روشن و منور ہو جاتا	۲۰۹	۸	اختلاف نسخہ در اسما وغیرہ اور شک یا شک
۱۶۳	۳	وَأَنكَ فَأَنكَ	۲۱۰	۶	آپ کیا فاتی ہیں اس یہودی میں یہ یہودیہ کیا کہتی ہے
۱۶۵	۱۵	شَرَّ الشَّيْطَانِ	۲۱۱	۸	اور میری پس میری
۱۶۳	۱۹	بِشَامِ بِشَامِ	۲۱۲	۳	عمرو عمرو
۱۶۸	۱۹	جَنَّتْ كَمَا طَرَفُ جَنَّتْ كَمَا	۲۱۵	۹	محمد محمد رسول اللہ صلعم سلام سلام
۱۸۰	۳	آسَمَانَ جَنَّتْ	۲۱۶	۱	ضعیف البصر
۱۸۱	۱	تِيَارِجِي كَلِي كَلِي تِيَارِي كَلِي	۲۱۷	۸	حکایت اس حکایت میں نسخہ کا ہند ہے میں قلمی نسخہ اور ایک طبع میں حکایت یون ہی کہ شیخ عبد الغفار رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں شیخ ناصر الدین کی گھر کے پاس تھا اور شیخ مبارک الدین خیمہ ہی وارد ہوئی تو میں فی اونکا پوستان بی کا نہ رہے پھر ایلیا بس شیخ مبارک الدین فی مجھی خبر دی کہ شیخ ابو یزید رضی اللہ عنہ کا خادم اونکا پوستان اپنے کا نہ رہے پراوٹا کرتا تھا اور وہ مرد صالح تھا پس قبر میں لکھ کر کے سوال کرنے کا قصہ
۱۸۲	۱۳	الْمَرْدَةِ الْمَرْدَةِ	۲۱۸	۱۹	ہوتا کیا جاتا
۱۸۶	۳	مَارَتَا هِيَ مَارَتِي بَيْنَ	۲۱۹	۷	کیا جاتا ہو جاتا
۱۸۷	۲	خَالُوقِ خَالُوقِ	۱۹۰	۵	راست سے راست میں
۱۸۸	۱۹	ہوتا کیا جاتا	۱۹۱	۱۷	درمیان دوستوں کے
۱۸۹	۷	کیا جاتا ہو جاتا	۱۹۲	۲	بہنا لاکھان من لاکھان
۱۹۰	۵	راست سے راست میں	۱۹۳	۱۲	وَأَنَّهُ وَأَشْهَدَانِ
۱۹۱	۱۷	درمیان دوستوں کے	۱۹۴	۹	فَتَانِ فَتَانِ
۱۹۲	۲	بہنا لاکھان من لاکھان	۱۹۵	۱۸	ہوتا کیا جاتا
۱۹۳	۱۲	وَأَنَّهُ وَأَشْهَدَانِ	۱۹۶	۲	وَأَشْهَدَانِ وَأَنَّهُ
۱۹۴	۱۰	بڑھتا تھا اور مجھے دوست رکھتا تھا	۱۹۷	۱۹	زمین میں
۱۹۵	۵	وَأَشْهَدَانِ وَأَنَّهُ	۱۹۸	۱۰	بڑھتا تھا اور مجھے دوست رکھتا تھا

لے نسخہ در اسما وغیرہ
اس کے قلمی نسخہ اور ایک
طبع میں حکایت یون ہی کہ
شیخ عبد الغفار رحمہ اللہ
تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں
شیخ ناصر الدین کی گھر کے
پاس تھا اور شیخ مبارک
الدین خیمہ ہی وارد ہوئی
تو میں فی اونکا پوستان
بی کا نہ رہے پھر ایلیا
بس شیخ مبارک الدین فی
مجھی خبر دی کہ شیخ ابو
یزید رضی اللہ عنہ کا خادم
اونکا پوستان اپنے کا نہ
رہے پراوٹا کرتا تھا اور
وہ مرد صالح تھا پس قبر
میں لکھ کر کے سوال کرنے
کا قصہ

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ	صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
۳۱۹	۲۰	فقیر فقیر	۴۰۵	۷	هذا احمد
۳۹۰	۱۵	تذللني بين يدي المنى يعني تومجھ زایل کرتا ہے روبرو مطلوبہ مقصود کے	۴۰۶	۵	يعفر يعفو
		لا تذللني بين يدي من يذلني یعنی تومجھ روبرو او شخص کی ذلیل کرے	۴۰۸	۲۰	خشام خشام
۳۹۲	۱۱	خاسر معني بل نصيب خسر يعني جمع ہو	۴۰۹	۵	توتوا اني كام پر متوجہ ہوا اور آتے
	۲۱	عطاء عطاء			استغفار کر
۳۹۳	۱	ماستم بن محمد محمد بن ہاشم	۴۱۰	۱۴	انا انا
	۸	ابايعلى ابايعلى	۴۱۱	۱	فانذر فانذر
	۱۲	جب ہم فریب ہوئے جب اونہوں نے ہکود کیا		۵	وانا ان شاء الله
۳۹۵	۳	عن عن	۴۱۲	۴	شرب شنبہ شرب شنبہ
۳۹۷	۱۹	وكان وكان		۸	من من
۳۹۸	۶	جاء جاء	۴۱۳	۱۰	موت کی خفیان بہت سخت بین
۴۰۱	۷	آمینا آمینا			آن الموت لشدید کرباً
	۱۱	حمد حمد			لشدید کربۃ یعنی سخت مکروہ
۴۰۲	۵	ساکن ساکن		۱۶	غلاب غلاب
	۲۱	یرید بن شریح المیشی			
۴۰۴	۳	حارث حارث			
	۱۸	الذي اجل هذا الذي			
۴۰۵	۲	فلا يعهدن فيما يعهدن فلا تعهدن			

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ	صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
		کہ وہ فلان فلان وقت	۴۴۵	۴	محببتون مشقتون
		مرین گے	۴۴۶	۱۸	دس برس دس برس
		اجنبی موت کی برس کے خبر دی	۴۴۷	۱۴	مہربانہ
		کہ وہ فلان برس فلان وقت	۴۴۹	۶	قیس حبہ قیس
		مرین گے	"	۷	جس سے وجہ السعد عز وجل
۲۵۵	۱۲	تخلو تیرے رزق سے			مراد ہو
۲۵۶	۷	و کما فی دیا گویا			جس سے میں نے وجہ السعد عز وجل
۲۵۷	۶	جزۃ جزۃ			کا ارادہ کیا
۲۵۸	۵	دروازہ جنت پر	"	۱۹	عروہ بزار عروہ بن الزبیر
		نزدیک دروازہ جنت کے			البرز
"	۱۴	درہم اور	۲۸۰	۵	نضر عاتق
۲۶۶	۱	میرالو کا انطاکیہ میں ہے وہ	"	۶	حزامی حزامی
		نہ مجھے یاد کرتا ہے نہ میری طرف	"	"	عثمان عثمن
		سے قرض ادا کرتا ہے	۲۸۱	۹	یعنی اسد اعلیٰ نے لکھا
		ان ولدی بانطاکیہ مہما	۲۸۲	۳	پڑوسی تھا وہ مرگیا
		ید کوونی ولا یقض عنی	"	۴	میں آوس کو خواب میں
		ابن خالد حمالہ			دکھایا گیا
۲۶۸	۱۲	دریج دریج			میں نے اس کو خواب میں دکھایا
۲۷۰	۲۰	استرجاء استرج	"	۸	مدنی مدنی
۲۷۱	۵	شیخ کبیر	"	"	الحلہ الحلة
"	۹	سعد کا مکان دیکھو	۲۸۴	۱۵	کی گئی جب سے کہ ہم نے
		جس دیکھو کہ سعد کا مکان کیا ہے			تم سے مفارقت کی

لے خیر نسخہ میں مندرجہ
بابی نو سندہ جا اور
محببتون مشقتون
نہ مجھے یاد کرتا ہے نہ میری طرف
سے قرض ادا کرتا ہے
ان ولدی بانطاکیہ مہما
ید کوونی ولا یقض عنی
ابن خالد حمالہ
دریج دریج
استرجاء استرج
شیخ کبیر
سعد کا مکان دیکھو
جس دیکھو کہ سعد کا مکان کیا ہے

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیر	صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیر
۴۱۴	۷	الترمذی و صحیحہ	۴۱۴	۷	الترمذی و صحیحہ
۴۱۵	۱۶	السلام سلام اللہ	۴۱۵	۱۶	السلام سلام اللہ
۴۱۶	۱۷	امید آمد	۴۱۶	۱۷	امید آمد
۴۲۲	۱۶	جولان کرتے ہیں	۴۲۲	۱۶	جولان کرتے ہیں
۴۲۳	۴	جس دن کہ او سکا و سٹاوی	۴۲۳	۴	جس دن کہ او سکا و سٹاوی
۴۲۴	۳	یوم یعینہ یوم الفیامہ	۴۲۴	۳	یوم یعینہ یوم الفیامہ
۴۲۵	۱۷	ام بشار ام بشار	۴۲۵	۱۷	ام بشار ام بشار
۴۲۶	۱۷	معاد معادہ	۴۲۶	۱۷	معاد معادہ
۴۲۷	۶	پہرا و سٹا و سٹا و سٹا	۴۲۷	۶	پہرا و سٹا و سٹا و سٹا
۴۲۸	۱۵	چہرہ او سٹا یا جا و سٹا	۴۲۸	۱۵	چہرہ او سٹا یا جا و سٹا
۴۲۹	۹	چڑھتے نہ تھی ترغ یعنی چڑھتے	۴۲۹	۹	چڑھتے نہ تھی ترغ یعنی چڑھتے
۴۳۰	۱۵	پڑھتے ہیں میں چڑھتے ہیں	۴۳۰	۱۵	پڑھتے ہیں میں چڑھتے ہیں
۴۳۱	۳	ایسی صفت بیان کی کہ گھر والوں کو	۴۳۱	۳	ایسی صفت بیان کی کہ گھر والوں کو
۴۳۲	۲	رؤلا و یا	۴۳۲	۲	رؤلا و یا
۴۳۳	۱۰	او سکا جسم ہے جسم ہے	۴۳۳	۱۰	او سکا جسم ہے جسم ہے
۴۳۴	۱۰	الطبرانی الطبری	۴۳۴	۱۰	الطبرانی الطبری
۴۳۵	۴	عمر عمرو	۴۳۵	۴	عمر عمرو
۴۳۶	۱۲	عمر عمرو	۴۳۶	۱۲	عمر عمرو
۴۳۷	۱۰	آسمان آسمان دنیا	۴۳۷	۱۰	آسمان آسمان دنیا
۴۳۸	۲۰	جباری سے جباری ہی مرفوعا	۴۳۸	۲۰	جباری سے جباری ہی مرفوعا
۴۳۹	۶	جباری جباری	۴۳۹	۶	جباری جباری
۴۴۰	۹	جباری جباری	۴۴۰	۹	جباری جباری
۴۴۱	۹	ابن ہوت کی سال میں خبر دی	۴۴۱	۹	ابن ہوت کی سال میں خبر دی

۱۲ قلمی نسخ میں
پہلے باقیم ہے اور
بعض میں بجای ہمارے
۱۲ قلمی نسخ میں
ہے نو صفحہ لکھ کر ابی
ابن البیت ۱۲ صفحہ
نسخ میں بجای ہمارے
بعض نسخ میں بجای ہمارے
اور بعض میں ہی ہمارے
۱۲ قلمی نسخ میں

فصل در اختلاف نسخ در زیادت بعضی احادیث و احوال

صفحہ	سطر	متن
۶۴	۱۳	وہی جو کلمی نے کہا ہر کلمہ الموت روح کو جسم سے قبض کر تو میں پہلو سکون ملا کہ نہ موت یا عذاب کو پس فرمائی میں رہا اختلاف صفت ملک الموت کا نسبت مؤمن کافر کو سو یہ واضح ہوا اس لیے کہ یہ بات مقرر ہو چکی ہو کہ فرشتہ کو قدرت تشکل کی ہو کہ جس شکل میں چاہیں ہو جائیں یہ نہ کہ ایک ہی شکل ہو جس طرح کہ ہم پہلے چیز کہا گیا کہ پہر جب محمد یعنی لڑائی ہوا تو ابو اعلیٰ کی طرح چلتی ہو کہا کہ ملک الموت ارواح کو پکار کر میں
۶۹	۲	المقرئون سلم بن حضرت بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہوا کہ جب وقت سوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخرج ہوئی تو آپ سدرۃ المنتہی تک پہنچے اور اسی تک دہر و صین پہنچے ہیں جو چڑھائی جاتی ہیں اور حدیث اسرار میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ پہر آپ سدرۃ تک پہنچے آپ نے کہا گیا کہ یہ سدرہ ہی منتہی الیہا کل احد خلاص منک علی سبیلک یعنی پہنچتا ہر طرف لے ہر ایک جو گذرا تمہاری است تمام کھڑے ہوئے پر آخر حد بن حریز و ان ابی حاتم البزار وغیرہم
۱۱۳	۳	ملاقات کو و اخرج احمد بن حنبل عن عطاء بن السائب سمعت عبد الرحمن بن ابی لیلی و هو یبغ جنازة بقول سعد بنی فلان بن فلان اسے مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول من احب لقاء اللہ احب لقاء اللہ لقاء اللہ من کره لقاء اللہ کره لقاء اللہ فاکمل لقوم یسکون قال یشیکبکم قالوا انا نکر المعب قال لیس ذک و لکنہ اذا حضر فاما ان کان من المقربین فروح و ریحان و حنة نعیم فاذا ابشر بذلک احب لقاء اللہ واللہ للقاء اللہ احب و اما ان کان من المکذبین الضالین فنزل من جہنم و فی قرع ابن مسعود رضی اللہ عنہ ثم تصلیت بحمہ فاذا ابشر بذلک کره لقاء اللہ واللہ للقاء اللہ کره
۳۲۷	۶	عبد اللہ اسخروج ابو نعیم من طریق و ہب عن عبد الرحمن بن رید بن اسحاق قال بنار رجل فی مرکب فی البحر اذا انکسرت بصرہ مرکبہم فتلحق بخشبہ فطرحته الی جزیرۃ من البحر ثم فخرج بستی فاذا احس بماء فانبعہ فدخل فی شعب فاذا رجل فی رجلہ سلسلہ منوط فیہا بینہ و بین الماء شبر فقال استغنی

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسما وغیرہ	صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسما وغیرہ
۴۸۶	۱۹	مشید مشید	۵۰۲	۹	من کان موقنا
۴۸۹	۱۰	ابن + ابوبکر ابوبکر بن			من هو موقن
۴۹۰	۱۲	ابو عبد اللہ ابو حنیفہ	۵۱۹	۷	نشیہ والحاکم
	۱۷	رحمة الله رحمة			عفوانة عذر
۴۹۱	۱۸	تبع کذا فی مرآة الجنان	۵۲۲	۳	قیام طویل
		سبع کذا فی الخلاصة			یزید بن یزید بن ابی
۴۹۲	۸	نماز معاویہ	۵۲۶	۲۰	واختل ہوا
۴۹۳	۴	شام شام			اللہ نے داخل کیا
	۵	عبد الرزاق	۵۲۸	۱۷	پڑکے کی طرف سے کری
		عبد الوہاب	۵۳۰	۱۶	بڑے عبد بڑے
۴۹۷	۱۹	اورامید واسطی سید	۵۳۱	۳	اور قبر یا قبر
۴۹۸	۱	فرب قلیل	۵۳۵	۹	الانار نمر اخراج
	۱۷	ابو جواد ابو جواد	۵۳۳	۲۱	میت پرک
۴۹۹	۴	ابو خلف وزان	۵۳۹	۱۰	افضاح افضاح
		ابو القاسم بن خلف وزان	۵۵۰	۱	ابو امامہ ابو امامہ
۵۰۰	۱۰	نبات ریاض	۵۵۲	۶	خالد عشق
	۱۱	فاخرات ساخصاک	۵۵۴	۱۲	بعد السادسة بعدہ
	۱۲	قصب قصب	۵۵۶	۱۱	تلقی تین قشام قشام
		شربلہ + وان محمد عبد	۵۵۷	۵	الحمد لله علی
		رسولا + الی النعلین اسلہ	۵۵۹	۱۲	الافراد من حدیث انس
		المدائن +			مرفوعا عشق
۵۰۲	۹	ابن ابو ابو			مہینہ مہینہ

لہ ایک نسخہ
نالی بیت درون
مین علی ابیہ
مین علی ابیہ
نقد اور دوین
بوکم سے اور ایک
مین کفر و انوکم
غایر ابو جیحیم
ہم و اسرا علم

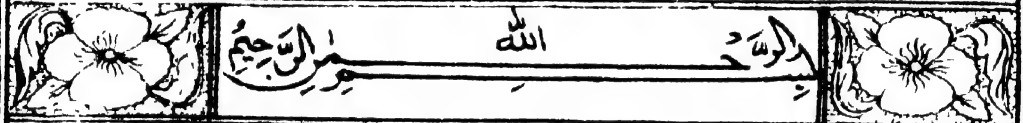
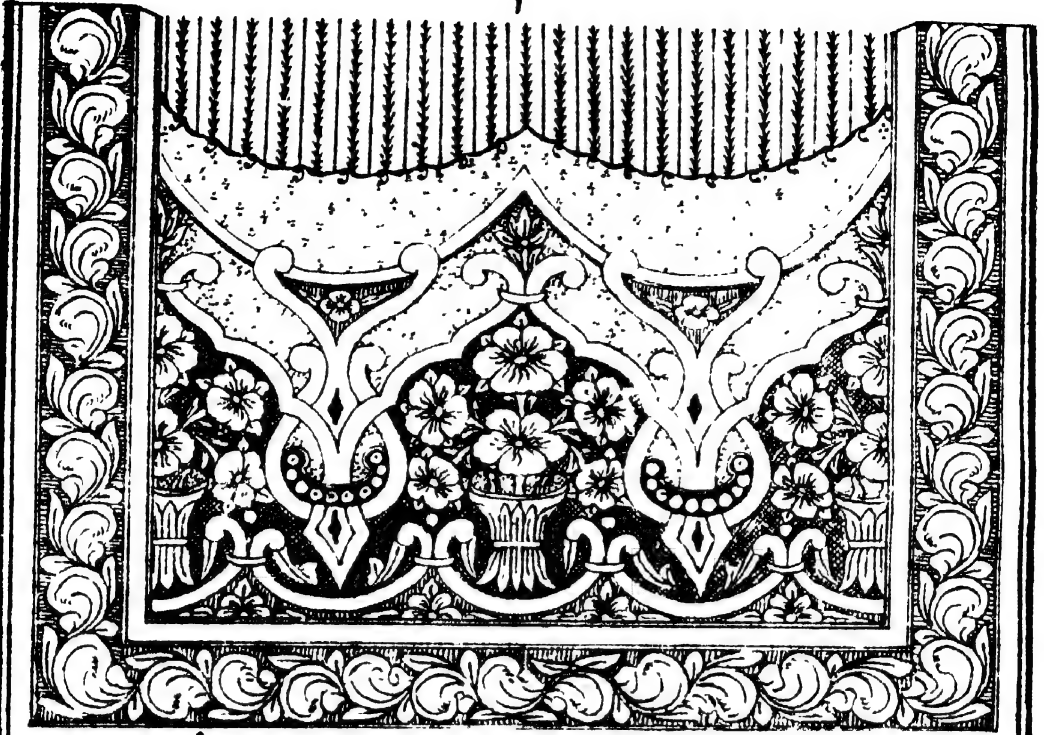
الرَّوْضُ الْمَطْوِيُّ فِي تَرْاجِمِ

عُلَمَاءِ شَرَحِ الصُّدُورِ

وَقَدْ طُبِعَ فِي مَطْبَعِ مُفِيدِ عَامِ الْكَائِنِ
فِي بَلَدِ الْأَكْبَرِ أَبَادِ سَنَةِ
الْهِجْرَةِ ثَلَاثِينَ

صفحہ	سطر	
رحمك الله قلت مالک قال ابن ادم الذي قتل اخاه والله ما قتل نفس ظلمًا منذ قلت اخي الا عد بني الله بها لاني اول من سرت القتل		
الدنيا واخرج ابن ابى الدنيا عن عمر بن ميمون قال سمعت عثمان عبد العزيز يقول كنت فيمن تولى الوليد بن عبد الملك في قبرة فنظرت الى ركبنيه قد جعنا الى عنقه فاتعطها بعدة	١٨	٣٢٩
ياؤن من قال وقيل لبناش اخرها كان اعجب ما رايت قال رايت جججة انسان مصوب فيها رصاص	٤	٥٥٠
الاوسط واخرج الحاكم وصححه والبيهقي عن ابى هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه وقف على مصعب بن عمير حين رجع من احد فوقف عليه وعلى اصحابه فقال اشهد انكم احياء عند الله فزوروهم وسلوا عليهم فوالذي نفسي بيد لا يسلم عليكم احد الا ردوا عليه الى يوم القيامة	١٩	٥٨٥
<div style="text-align: center;"> ي م ي </div>		

وقت ذکر صالحین کے رحمت و برکات کا نزول ہوتا ہے اور مصنفات حدیث شریف کے طبقات بھی بتا دے
جائیں اور کچھ اسماء و روایات کا بھی ضبط ہو جائے بعض شراح حدیث شریف کا ذکر بھی آجائے تاکہ وقت
سطح کتاب کے بصیرت نامہ ہو ہر کتاب مصنف کی قدر معلوم ہو جائے اور ان کے شرف و عزت پر اطلاع ہو ہر ایک
کی ولادت و وفات پر آگاہی ہو جائے راولیوں کے نام پڑھنے میں دقت نہ ہو غلط ملط سے امن ملے اسلئے
یہ چند فصلیں اور ایک خاتمہ واسطے بیان امور مذکورہ کے لکھا گیا اگرچہ پوری تنہائی دلی سبب عدم تیسرے مواد
کے قوت فعل میں نہیں آئی لیکن پہر ہی ایک جملہ صالحہ عبادہ مجتمع ہو گیا اور جو کچھ باقی رہ گیا اسکو تیسرے
اسباب پر محمول کیا گیا اللہ سبحانہ کے نزدیک ہر سیر بسیر اور ہر شکل آسان ہے بالفعل یہ جو کچھ ہو گیا اسکی
بھی امید نہ تھی مگر اسنے اپنے فضل و کرم سے اس کام کو انجام کیا چونکہ اس رسالے میں اکثر علماء
شروع الصد و کا ذکر ترجمہ ہے اسلئے اسکا نام **الروض المطور فی تراجم علماء شرح**
الصدور رکھا اور اسکے مضامین کو چند فضول اور ایک خاتمے پر مرتب کیا فصل اول میں اول
علماء کا ترجمہ ہے جسکا ذکر دیا جہ طلی الفرائخ میں آیا ہے باقی فضول میں تراجم علماء شرح الصدور
وغیرہم میں خاتمے میں ذکر طبقات کتب حدیث وغیرہ اور ضبط بعض اسماء و روایات کا جملہ نافعہ سے کیا
گیا ہے متنبیہ زمانہ سلف میں طریقیہ اخذ علم کا یوں تھا کہ بالمشافہ سنتے تھے لکھنے کا دستور نہ تھا کتب علوم
صدور علماء سے دور دور سے منازل طی کر کے علماء کی خدمت میں حاضر ہوتے اور نئے علم اخذ
کر کے اپنے اوطان کو مراجعت کرتے ایک مدت تک اسی پر دار مدار رہا پھر جب حافظوں میں فتور
آچلا قلت علماء کی ہونے لگی تو تدوین و کتابت علم شروع ہوئی کہتے ہیں کہ پہلے پہل ابن جریر نے
اسلام میں تصنیف کی اسکا ذکر ان کے ترجمہ میں آئیگا پھر جب بتواتر کتب لایف ہوئیں لاکھوں تک
نوبت پہنچی علماء نے شروع حدیث لکھیں واہ کی تحقیق کی اور کا ضبط کیا غرض کہ اول علم سینہ تھا پھر
سفینہ ہو گیا اب اگر کچھ شک و شبہ واقع ہو تو کتب فن کی طرف رجوع کر کے رفع شک ہو سکتا ہے مگر
تیسرے اسباب مواد شرط ہے دوسرے فہم صحیح و ادراک نافذ و توفیق رب بنیت صالح و اخلاص عمل درکار
ہے کتابوں میں وہی کتاب زیادہ تر قابل اعتبار و تلج صدر کے ہوتی ہے جسکو ناقدین فن نے دیکھا



الْحَمْدُ لِلَّهِ اُولٰٓئِ مِنْ جِدِّ وَاَكْرَمٍ مِنْ تَفَضُّلٍ وَاَرْحَمٍ مِنْ قُصْدٍ وَّعَدَا الْمُتَّقِينَ اَعُوذُ
فِي الْاٰخِرَةِ نِيَابَشْرِيْ لِلْمَوْعُوْدِ بِمَا وُعِدَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ وَخَاتَمِ اَنْبِيَآءِ
مُحَمَّدٍ خَيْرِ مَوْلُوْدٍ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ وُلْدٍ وَّعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَاَتْبَاعِهِ الدِّينِ كُلِّهٖ
ذَكَرْتُ مَنَاقِبَهُمْ قَالِ السَّامِعُ اَعِدْ

اَمَّا بَعْدُ باعث تحریر اس مقالہ عجائب کا یہ ہے کہ جب بحمدہ لقا علی کتاب طبعی الفرائض جو کہ ترجمہ
مستقل کتاب شرح الصدور و ابیات تثبیت اور انکی شروع کا مع شئی نرا ہے تمام ہوئی تو خاطر فائز
یہ خطرہ گزرا کہ جناب سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب شرح الصدور میں احادیث و آثار طبعات اربعہ کتاب
حدیث شریف کے ذکر فرمائے ہیں اور مضامین تذکرہ قرطبی رحمہ اللہ کی تنقیح و تخریج کی ہے اور اکثر محکمات
و حسن غرائب وغیرہ کا پتہ دیا ہے اور اکثر فوائد اور کتب سے ذکر کئے ہیں جیسے کتاب الروح حافظ ابن قیم وغیرہ
اسلئے یوں مناسب معلوم ہوا کہ جن علماء دین کی کتب انہوں نے احادیث و آثار نقل کئے ہیں انکے
تراجم لکھے جائیں کیونکہ تراجم کو یا نسب مولفات ہوتے ہیں و نیز حکم عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة

معترف ہوں اللہ سبحانہ سے اس کی معافی چاہتا ہوں کہ وہ میرے سارے معاصی و ذنوبِ صغیرہ و کبیرہ سے
درگزر فرمائے اور اپنے ذیل عفو میں لکھائے اور مجھے اور میرے آباء و اخلاق و احباب سائر مومنین کو اس
نفع دے اور حسنِ خاتمہ روزی کرے جو اوصا لعین میں جگہ دے اور ناظرینِ باتمکین سے عرض ہے کہ جب
اس کتاب کا ملاحظہ فرمائیں تو اس خاکسار کے واسطے دعائی حسنِ خاتمہ و مغفرت و عفو و صفحہ باخلاص
نیت کریں امید ہے کہ اونکی دعائی برکت اثر سے اس تودہ معاصی کو بخش دے اور معاصی ظاہرہ و باطنہ
سے تجاوز فرمائے غلبہ برین میں بسائے اور تجلی خاص کا جلوہ دکمائے اسی میرے سید تجھ پر سب آسان
تو مالک الملک غفور رحیم و رحمن و ستار ہے اللھم اغفر لنا و لوالدینا و لاشیائنا و ازواجنا و
ذریاتنا و اخیاننا و لمن احسن الینا و لساائر المومنین و المؤمنات من اطلع علی هذا
الکتاب و احسن عواقبنا فی الایام و رکلتھا و اجرنا من خزی الدنیا و عذاب البرزخ و عذاب
الآخرة و عذاب النار و ارحمنا و تب علینا و صل و سلم علی سیدنا و مولانا محمد النبی
الامی و علی آلہ و صحبہ و بارک علیہم عدد ما علمت و زنة ما علمت و ملء ما علمت
انک علی ما تشاء قدير و یا اجابہ جدیر امین ثلث امین یا رب العالمین و یا عجیب السائ

و یا ارحم الراحمین

فصل بیان میں ترجمہ اؤن علماء کی جن کا ذکر یا جطی الفرائخ میں آیا ہے

ترجمہ امام شیخ طوسی الشیعہ مولف بیات تثبیت و شرح الصدور غیر مصنف اکثرہ نا

جناب توفیق دم مجید نے امتحان النبلاء میں خود اونکی کتاب حسن المحاضرہ سے نقل فرمایا ہے کہ نام اونکا
ابو الفضل جمال الدین عبدالرحمن بن کمال ابی بکر بن محمد بن سابق الدین بن فخر عثمان بن ناظر الدین محمد بن
سیف الدین خضر بن نجم الدین ابی الصلاح ایوب بن ناصر الدین محمد بن شیخ ہام الدین ہام خضیری سیوطی ہے
کہا کہ میرے جد اعلیٰ ہام الدین اہل حقیقت و مشائخ طریق سے تھے اور اونکے بعد کے لوگ اہل وجاہت
و ریاست میں سے تھے بعض شہر کے حاکم بعض محاسب بعض تاجر بعض متمول میں نہیں جانتا ہوں کہ
اونہیں سے کئے نے علم کی خدمت کی ہو مگر میرے والد اور یہ بات معلوم نہیں کہ میرے نسب میں جو

بجائے تصحیح و مقابلہ کلمات و مرآت کیا ہے ضبط مشکل و تبیین مہم و اصلاح غلط سے اسکی آرا کش و
پیرائش کی ہے اس قسم کی وہ کتب میسر ہو سکتی ہیں جو کہ درس میں داخل ہیں جیسے کتب صحاح ستہ خصوصاً
صحیحین و موطا لان کی شرح میسر ہیں ہر چیز انکی علی طرف التمام ہو رہی ہے انکے سوا اور کتب حدیث
کا میسر آنا بہرہ بھی صحیح بظاہر نہایت دشوار ہے لیکن اگر وہ میسر ہوں تو البتہ مجمع البحار وغیرہ سے انکے معانی
کی تحقیق ہو سکتی ہے مگر اس دیرین پورا اسباب اسما رجال کا میسر نہیں ہے اکثر تصحیف اسما و روایات
و اسما بلاد و قری میں واقع ہوتی ہے اور کاتبان و اتف سے الفاظ غریب حدیث میں تحریف و تغلیط
ہو جاتی ہے پہر اگر یہ سب بھی درست ہو جائے تو بہرادرک فہم میں تفاوت ہوتا ہے استیلا و نقص
علی الکمال کا ہر وقت مشاہدہ ہوتا ہے غرض کہ سارے امور کا علی وجہ الکمال درست ہونا بظاہر نہایت
مشکل ہے اگر ان سب باتوں کا علی سبیل الاجتماع غاظ کیا جائے تو فائدہ و استفادہ کا باب بالکل سد
ہو جائے ہاں حتی الامکان اصلاح و دستی میں کوئی ذیقہ فرو گذاشت نہ کرے پہر بھی اگر ہو جائے تو
الاجر علی قدر النصب محروم نہ ہو گا در مدار ہر کام کا نیت پر ہے اور نیت پر سوا می الصد و جل کا شرف السر
و الخفیات کے اور کو اطلاع نہیں ہے بالفعل اس کمائی کی ضرورت اسلئے ہوئی کہ جب شرح الصدور
کا اور نسخوں سے مقابلہ کیا تو عجب تماشا نظراً محض بتائید الہی چار نسخے اطراف و آفاق سے مجتمع ہو
یہ صرف اوسے کا افضل ہے تو وقت مقابلے کے معلوم ہوا کہ بعض نسخوں میں ایک ایک دو و مدیشین منفقو
ہیں الفاظ و اسما کا کیا ذکر ہے بعض ایک نسخے میں اور طرز دوسرے میں اور طرز تیسرے میں بزرگ یگر چوتھے
میں کچھ اور ہی شکل غرض کہ اس قسم کے صد ہا امور پیش آئے کہ انکی شرح میں طول ہے جس امر کی
میں کچھ شبہ نہ تھا اسکو صحیح کر دیا جس میں شبہ ہوا اسکو بطور نسخہ حاشیہ پر لکھ دیا بہر اذرا بی اجد محنت و جان کا
ایک نسخہ درست ہوا اب جو نسخہ خاکسار کے پاس ہے وہ میرے زعم میں متعدد نسخوں سے بہتر معلوم
ہوتا ہے نظر بامور مذکورہ ناظرین بالانصاف امید واری ہے کہ اگر سہو و خطا پر مطلع ہوں تو اسکی اصلاح
فرمایا میں مجھے جو ممکن تھا اسکی اصلاح کی اور اب جس سے ہو سکے وہ بلا تکلف اصلاح کرے کیونکہ
یہ تو ایک کار خیر ہے جو کوئی جب قدر سعی کر لگا علی حسب العمل اجر پار لگا میں اپنے قصور و فتور و خطا و عمد کا

میرے واسطے اجازتِ عظیمہ لکھی کشاف و توضیح و تلخیص مفتاح و عقد کے چند درس میں سیف الدین حنفی کی خدمت میں حاضر ہوا اور بحمد اللہ تعالیٰ بلاد شام و حجاز میں ہند و مغرب و تکرور کی مسافت کی آجرب حج کو گیا تو واسطے چند کاموں کے آپ زمرم پیامجلہ اوسکے ایک یہ بات تھی کہ فقہ میں شیخ سراج الدین بلقینی کے رتبے کو پہنچوں اور حدیث میں رتبہ حافظ ابن حجر کو اس کے مستہل سے فتویٰ دینا شروع کیا اور اس کے شروع سے املاسی حدیث کی مجلس عقد کی سات علم میں حق تعالیٰ نے مجھے تجرور سی کیا تفسیر حدیث و فقہ و نحو و معانی و بیان و بدیع برطر فیہ عرب و بلغار نہ برطر فیہ عجم و اہل فلسفہ اور جس بات کا میں اعتقاد کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ان چہ علموں سے سوای فقہ کے اور اون نقول کے جنہ میں واقف ہوا ہوں وہاں تک پہنچا ہوں اور واقف ہوا ہوں کہ میرے شیوخ سے کوئی وہاں تک نہیں پہنچا اون سے جو کم درجے کے ہیں اول کا کیا ذکر ہے فقہ میں یہ بات نہیں کہہ سکتا کیونکہ میرے شیخ اوسمیں اوسع النظر و طویل الباع ہیں اور اصول فقہ و جدل و تشریف میں میری معرفت ان سات علموں سے کم ہے اور ان سے کم انشاء و ترسل و فرائض اور ائسے کم قراءات انکو میں نے کسی شیخ سے حاصل نہیں کیا ہے اور ائسے کم طب رہا حساب سو وہ سب چیزوں سے زیادہ مشکل اور میرے ذہن سے دور تر ہے اور جس وقت میں کسی مسئلہ متعلق بحساب میں نظر کرتا ہوں تو گویا کسی پہاڑ کے اوٹھانے کا قصد کرتا ہوں بحمدہ تعالیٰ اس وقت میرے پاس آلات اجتہاد کے کامل ہو چکے ہیں اور یہ بات بطریق تحدّث بنعمتِ خدای تعالیٰ کرتا ہوں نہ بطور فخر کے دنیا میں کون چیز ہے کہ اوسکا حاصل کرنا فخر میں طلب کیا جائے حالانکہ زمانہ کوچ کا قریب پہنچا ہوا پانطاہر ہو گیا عمر اطیب و خوشتر جا چکی اگر میں چاہوں کہ ہر مسئلے میں ایک تصنیف مع اوسکے اقوال و اولہ نقلیہ و قیاسیہ و مدارک و نقوض اور اوسکے جواب اور موازنہ درمیان اختلاف مذاہب کے جو اوسمیں ہے لکھوں تو اس پر بفضلِ خدا قادر ہوں نہ بحول و قوت اپنے کے فلاح و لا فلاح الا باللہ ماشاء اللہ لا فلاح الا باللہ میں نے شروع طلب میں علم منطق بھی کچھ پڑھا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اوسکی کراہت میرے قلب میں ڈال دی اور میں نے یہ بات سنی کہ ابن الصلاح نے اوسکی تحریر کا فتویٰ دیا ہے تو میں اس علم کو چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ نے اوسکے

خضیری آتا ہے اسکی نسبت کس طرف سے ہاں خضیریہ ایک محلہ ہے بغداد میں ثقہ کی زبان سے سنا ہے کہ میر
 والد ذکر کرتے تھے کہ جد اعلیٰ اونکے عجمی تھے یا اہل مشرق سے ظاہر یہ ہے کہ نسبت محلی کی طرف سے پیدا
 میری شب یکشنبہ جب کی چاند رات ۸۴۹ھ ہجری کو ہوئی میرانشو و نایتیمی میں ہوا میں آٹھ سال کا
 تاکہ قرآن شریف حفظ کر لیا بعد اسکے کتاب عمدہ اور منہاج فقہ و اصول اور الفیہ ابن مالک یاد کر لیا اور
 شغل علم شروع کیا فقہ و نحو ایک جماعت شیوخ سے اور فرائض کو علامہ فرضی زمان شیخ شہاب الدین
 شامساحی سے کہ سو برس کی عمر سے بڑھ گئے تھے حاصل کیا ۸۶۶ھ میں تدیس علوم عربیہ کی مجھ کو اجازت
 ملی اسی برس میں تالیف کرنا شروع کیا پہلی کتاب جو بیٹے لکھی وہ شرح استعاذہ و بسملہ ہے
 شیخ الاسلام بلقینی جب اوپر واقف ہوئے تو اواسکی تقریظ لکھی اونکے انتقال تک اونکی خدمت
 میں رہ کر فقہ سیکھی اونکے بعد اونکے صاحبزادے سے اول تدریب اور حاوی صغیر اور اول منہاج
 وغیرہ پڑھا ۸۷۴ھ میں تدیس و افتا کی اجازت ملی اونکے انتقال کے بعد شرف الدین مناوی کی ملازمت
 اختیار کی اور حدیث و عربیت میں علامہ آفتی الدین بشلی حنفی سے استفادہ کیا اونہوں نے جمع الجوامع
 وغیرہ میری کتابوں پر تقریظ لکھی اور بار بار اپنی زبان و بیان سے میرے قدم کی گواہی دی اور ایک
 حدیث میں تنہا میرے قول کی طرف رجوع کیا اسلئے کہ حکایت اونہوں نے شفا پر حاشیہ لکھا اور
 حدیث ابو الجمر کو باب اسراء میں لائے اور اسکا ابن ماجہ کی طرف منسوب کیا بیٹے ابن ماجہ میں
 جہان اوسکا مظنہ تھا دیکھنا نہ پایا تو اچار تمام کتاب پر عبور کیا تو مہی اوسکو نہ پایا اور معجم صحابہ ابن قانع
 سے بیٹے اوس حدیث کو نکالا اور شیخ کے پاس آ کے خبر کی مجھ سے سنے کے کتاب اوٹھا کہ لفظ ابن
 کو غلط کیا بجای اوسکے ابن قانع لکھ دیا یہ بات میری نظر میں بہت بڑی معلوم ہوئی اور شیخ کی
 عظمت متزلزلت جو اپنے دل میں رکھتا تھا اوس سے ہمیت ناک ہوا اور بیٹے عرض کیا آپ کیونہیں
 صبر فرماتے شاید آپ مراجعت فرمائیں کہ انہیں بیٹے جو رواہ ابن ماجہ کہ اسمین برہان حلبی کی تقلید کی
 تھی بعد اسکے میں اونسے تا انتقال اونکے جدا نہیں ہوا اور شیخ علامہ اوستاذ الوجود محی الدین کافجی
 کی چودہ سال تک ملازمت کی اونسے تفسیر اصول و عربیت و معانی وغیرہ کا استفادہ کیا اور انہوں نے

جواب تیا ہوں اپنا کٹھنار ہنار و حساب کو اور اس جواب کا پیش کرنا اپنے اوپر یاد کرتا ہوں اپنے زمانے کے علماء پر سات سوال وارد کئے تھے کوئی بھی جواب نہ لکھ سکا کاشغری ان سب سوالوں کو لا کر کہتے ہیں کہ حقیقت ان تمام سوالوں کی ایک سوال ہے کہ واضح بات انا الخ کا کون ہے وفات امام سیوطی رضی اللہ عنہ کی ۹۱۱ ہجری میں ہوئی اٹھارہ دن دو مہینے اکتھمہ سال کی عمر پائی یہ تو تحائف اللہ سے لکھا گیا اب وہ سنو جو امام ربانی قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ نے بدرطالع میں اونکا حال لکھا ہے جناب توفیق دام مجیدہ تاج مکمل میں بدرطالع سے نقل فرماتے ہیں کہ سیوطی رضی اللہ عنہ امام کبیر صاحب تصانیف ہیں اونکے عصر کے اکابر علماء نے سائر امصار سے اونکو اجازت دی جمیع فنون میں بارز و ظاہر ہوئے اور اقران و امصار پر فائق ہوئے اونکا ذکر مشہور ہوا شہرہ اونکا دور تک پہنچا تصانیف اون کی مقبول دن کی طرح اقطار و اطراف میں سائر دائرہ میں لیکن وہ اس سے صحیح و سالم نہ رہے کہ کوئی حاسد اونکے فضل پر حسد نہ کرے اور کوئی منکر اونکے مناقب کا منکر نہ ہوئے کیونکہ سخاوی نے جو کہ اونکے اقران سے ہیں ضو د لامع میں اونکا ترجمہ منظم و تاریک لکھا ہے غالب اکثر اس ترجمہ کا ثلب قطع و سب شنیع فانتقاص اور غلط اونکے مناقب کا صراحتہ و اشارتہ ہے یعنی اونکو عیب لگایا ہے تبراً کیا ہے برا لکھا ہے کم کیا ہے اونکے فضائل و خوبیوں کو حقیر بتایا ہے لاجرم سارے فضلاء ہم عصر میں سخاوی کا یہی داب و عادت ہے سخاوی کے اور سیوطی کے باہم ایسا تنافس و تحاسد ہوا کہ سیوطی نے ایک رسالہ لکھا اوسکا نام الکاوی للامام الخ سخاوی رکھا پس جو شخص ترجمہ امام سیوطی پر ضو د لامع میں مطلع ہوا اوسکو چاہئے کہ یہ بات خوب پہچان لے کہ وہ ترجمہ اونکے خصم سے صادر ہوا ہے جسکا قول اوپر مقبول نہیں ہے انتہی پہر اس عبارت کو نقل کیا ہے جو سخاوی نے سیوطی کے ذم میں لکھی ہے اور کہا یعنی امام شوکانی نے کہ میں کستا ہوں کہ اس عبارت منقول میں جو سخاوی نے اس امام پر وہ منصف پر مخفی نہیں ہے کیونکہ سیوطی نے جواب اپنے اوپر علم حساب کے مشکل ہونیکا اقرار کیا ہے یہ اوسپر نہیں لالت کرتا ہے جو سخاوی نے ذکر کیا ہے کہ وہ ذکی نہ تھے اسلئے کہ اس فن میں ذکی پر فتوح نہیں ہوتا ہے مگر نادرجبیا کہ اب ہم اپنے ہم عصر و الونین مشاہدہ کر رہے ہیں

عرض مجھ کو علم حدیث عنایت فرمایا جو کہ اشرف علوم ہے میرے مشائخ روایت میں سماعاً و اجازتاً ہست
 ہیں انکو میں نے ایک معجم میں جمع کیا ہے اونکی گنتی قریب ڈیڑھ سو کے ہے سماع روایت میں میں نے
 کثرت نہیں کی اسلئے کہ اس سے جو زیادہ تراہم تھا اوسمیں شغل کیا یعنی قراءت درایت میری مولفات
 اس دم تک یعنی تازمۃ تالیف حسن المحاضرہ میں سو کتاب کو پہونچ گئی ہیں اور میری مصنفات کے
 نام یہ ہیں انتہا بعد اسکے اپنی کتابوں کا ذکر کیا ہے ہر علم میں یعنی تفسیر و حدیث و فقہ و اجزائی مفرود
 و فن عربیت و فن اصول و بیان تصوف و فن تاریخ و ادب یہ سب کتب نام بنام حسن المحاضرہ فی اخبار
 مصر و القاہرہ میں مذکور ہیں جس کسی کو اونپر مطلع ہونی کا شوق ہو وہ اوسکی طرف رجوع فرمائے
 کاشغری نے اپنے طبقات میں سیوطی رحمہ اللہ کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ سیوطی فرماتے تھے کہ میں نے
 تین سو شیخ سے علم لیا ہے اور اونکی ایسی عادت تھی کہ امرا و ملوک کے پاس تشریف نہیں لیجاتے تھے
 نہ کا طریقہ رکھتے تھے تالیف پر متوجہ تھے اونکی مصنفات چھوٹی بڑی چار سو ساٹھ کو پہونچی
 ہیں اور اقطار و اطراف زمین میں شرق سے غرب تک منتشر و مشتہر ہوئی اور مسلمانوں نے اونسے
 نفع پایا کتابت و قراءت منطق کو حرام و مکروہ جانتے تھے علماء عصر نے اونسے پچاس سوال کئے
 ہر سوال کے جواب میں ایک رسالہ لکھا لوگ بسبب دعویٰ کرنے اجتہاد کے اونکے دشمن ہو گئے
 اونکی ایذا دہی اور نکالنے میں کوشش کی علماء عصر کے ہاتھ سے اونپر ہول و خوف بہت کچھ
 ہوا کیونکہ اونکے نزدیک مدعی اجتہاد کا بعد ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کے مستحق تادیب کا ہے گویا محال
 کا دعویٰ کرتا ہے لیکن انبیاء و اولیاء کو اس سے بھی زیادہ تر محنت و تکلیف پہونچی ہے اونہوں نے
 علماء سے مناظرہ کیا بیان کیا کہ مجتہد و طر حکا ہے ایک تو مجتہد مطلق اور یہ اجتہاد ائمہ اربعہ پر ختم
 ہو گیا دوسرا مجتہد منتسب یعنی اپنے فتودن میں منتسب الیہ کی رامی کا متبع ہے اور یہ نوع روز قیامت
 تک منقطع نہیں ہے وہ مدعی اسی قسم اجتہاد کے تھے اونہوں نے یہ نہیں کہا کہ میں مجتہد مطلق ہوں
 اور اسی لئے مذہب امام شافعی رضی اللہ عنہ کے ساتھ فتویٰ دیتے تھے اور ساتھ مذہب اصحاب
 امام شافعی کے اور کہتے تھے کہ سائل مذہب سے پوچھتا ہے نہ میرے اجتہاد سے اور جس مسئلے کا کہ میں

کے واسطے کوئی وزن قائم نہیں کرتے یعنی او کو منحصر بے قد جانتے ہیں بلکہ غالب اونکے ہمعصر و انکی حط و قبح سے سلامت نہیں رہتے ہیں اور صرف اپنے مشائخ و تلامذہ کی تعظیم کرتے ہیں اور انکی جنگ و وہ پہچانتے نہیں ہیں اور لوگوں میں سے جو اول قرن نہم میں اونکے پیدا ہوئے پہلے مرچکے ہیں یا انکی جو شہر میں نہیں ہیں یا اوںکی جسکی خیر کی امید رکھتے ہیں یا اوںکے شر سے خوف کرتے ہیں رہے اقوال اور علماء کے جو موزن حط و قبح میں سیوطی پر جنگ و سخاوی نے نقل کیا ہے سوسبب اوںکا دعویٰ کرنا سیوطی کا ہے اجتہاد کو جیسے کہ خود انہوں نے اوںکی تصریح کی ہے اور یہ ہمیشہ لوگوں کا داب رہا ہے اوں شخص کے ساتھ جو اس رتبے تک پہونچ گیا ہے ولیکن میں نے ترجمہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ میں تلمو یہ بتا دیا کہ السد سجانہ کی عادت جاری ہوئی ہے جیسا کہ اسپر استقرار دلالت کرتا ہے کہ جس شخص کے ساتھ سبب اوںکے علم و تصریح بالحق کی عداوت کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اوںکی شان کو بلند کرتا ہے اور اوںکے محاسن و خوبیاں بعد موت کے منتشر ہوتی ہیں اور اوںکا ذکر بلند ہوتا ہے اور لوگ اوںکے علم سے نفع لیتے ہیں اور یہی حال صاحب ترجمہ کا ہو اکیونکہ اوںکی مؤلفات اقطار و اطراف میں پھیل گئی اور قافلے بلند و پست زمین میں اور انکو لینگے اور اللہ تعالیٰ نے اوںکے ذکر حسن و ثناء جمیل کو ایسا بلند کیا جو اوںکے معاصرین میں سے کسی کے واسطے نہ ہو والعاقبۃ للتقین بتجاوز اللہ عنہما جمیعاً و عنہما بفضلہ و کرمہ و لادرات امام سیوطی رضی اللہ عنہ کی ۹۰۰ ہجری میں ہوئی اور ۹۱۰ھ میں وفات پائی انتہی رحمہ اللہ تعالیٰ رحمتہ و اسعۃ و رضی عنہ و ارضاه و جعل الفردوس منزلہ و ما و لاہ آمین +

ترجمہ سید محمد بن اسماعیل امیر مؤلف جمع التشتیت شرح ابی التشتیت رحمۃ اللہ تعالیٰ

جناب توفیق دام مجرہ نے اتحاد النبلاء میں فرمایا ہے محمد بن اسماعیل بن صلاح امیر ربانی صنغانی امام کبیر بدریہ محدث فقیہ اصولی متکلم ناظم ادب مجتہد معقول و منقول میں بارع و فائق صاحب تصانیف مشہورہ ناصر سنن ماثرہ ناشر اخبار صحیحہ مشہورہ اعلم علمائے ہین ممیون سے صاحب یاست و امارت تھے فروع حکام میں کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے اپنے اجتہاد پر عمل کرتے تھے علوم حدیث وغیرہ شیخ عبد القادر بن علی بدری اور شیخ محمد طاہر بن شیخ ابراہیم کردی اور شیخ سالم بن عبد الدین سالم البصری مکی اور شیخ عبد الرحمن بن

اسی طرح جسوقت کسی قائل نے اولئسکما متاکہ ہم تمہارے واسطے ہر فن والے کو فنون اجتہاد سے
جمع کریں تو اونہوں نے سکوت کیا کیونکہ صاحب فنون کثیرہ اونہیں سے ہر ایک فن کی تحقیق میں اوس
وجہ کو نہیں پہنچتا ہے جسکو وہ شخص پہنچتا ہے جو تنہا اوسی فن میں مشغول رہتا ہے اس بات کو ہر
شخص جانتا ہے ایسا ہی سخاوی کا یہ قول ہے کہ سیوطی نے یہ نسخ کیا یہ اخذ کیا سو یہ بھی کچھ عیب نہیں کہ
کیونکہ یہ ہمیشہ سے مصنفوں کا ادب چلا آیا ہے کہ پچلا آتا ہے تو اپنے اگلے کی کتابوں سے لیتا ہے
مختصر کرتا ہے یا واضح کرتا ہے یا اعتراض کرتا ہے یا اسکے مثل اور غرضیں میں جو تصنیف پر باعث
ہوتی ہیں وہ کون شخص ہے کہ کسی فن کی طرف قصد کرے جس میں اوسکے اگلے نے تصنیف کی ہے
وہ پہلے اسکے کلام سے اخذ نہ کرے اور یہ قول سخاوی کا کہ اونہوں نے بعض تصانیف سیوطی کو ایک
ورقے میں دیکھا ہے یہ بھی اوسکو مخالف نہیں ہے جو سیوطی نے اپنی مصنفات کی گنتی ذکر کی ہے
کیونکہ سیوطی نے یہ نہیں کہا ہے کہ اوںکی مصنفات تین سو مجلد پر زیادہ ہو گئی ہیں بلکہ اونہوں نے
تو لکھا ہے کہ وہ تین سو کتاب پر زیادہ ہو گئی ہیں اور یہ اسم کتاب کا ایک ورق پر اور ورق سے زیادہ پر
صادق آتا ہے اور یہ قول سخاوی کا کہ سیوطی کثیر التصحیف والتحریف ہیں سو یہ مجرد دعویٰ ہے براہ
ودلیل سے خالی ہے یہ اوںکی مؤلفات میں پشت زمین پر اچھی طرح سے محروم و مہذب ہیں خوب طور پر
مستحسن و محکم ہیں برہر حال سخاوی کا قول سیوطی پر غیر مقبول ہے کیونکہ تم خوب جان چکے ہو کہ جمع
وتعید کی اماموں نے کہا ہے کہ قول اقران کا آپس میں مقبول نہیں ہے باوجود ظہور ادنیٰ مناسبت
کے پہلے اوس جسی منافست کا کیا ذکر ہے جو ان دونوں آدمیوں کی آپس میں ہے جسکی یہاں تک
نوبت پہنچتی کہ بعض نے بعض کے حق میں تالیف کی یعنی باہم رسالہ بازی ہوئی ایک نے دوسرے
کی رد میں رسالہ لکھا کیونکہ اس سے کمتر منافست موجب عدم قبول ہوتی ہے سخاوی رحمہ اللہ اگرچہ
امام غیر مدفع ہیں یعنی اوںکی امامت مانی ہوئی ہے کوئی اوسکو دفع نہیں کر سکتا ہے لیکن وہ اپنے
اکابر اقران پر بہت کچھ تحمل کیا کرتے ہیں یعنی زبردستی بتکلف رد و قبح بہت کرتے ہیں چنانچہ
اس بات کو وہ شخص خوب جانتا ہے جس نے اوںکی کتاب ضوۃ لامع کو مطالعہ کیا ہے کیونکہ وہ اپنے معاصرین

شریف پڑھی جمیع علوم میں فائق ہوئے اور ان و امثال پر پڑھ گئے صنعا میں متفرد بہ ریاست علم ہو
 اجتہاد کا اظہار کیا عاں باور ہوئے تقلید سے نفرت کی جن آراء فقہیہ پر کوئی دلیل نہ تھی او کو زلیف اور کوٹھا
 کیا ہمراہ اپنے اہل عصر کے خطوبے حوادث و محن واقع ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کے کید و مکر سے او کو محفوظ
 رکھا اور ان کے شر سے ان کی کفایت کی امام منصور نے جامع صنعا میں خطابت کا او کو متولی کیا ہمیشہ
 علم کو تدریس و افتاء و تصنیف سے پہلے لاتے رہے نامہ نے او کو نصب یعنی خروج کے ساتھ تمکیم کیا ہے
 یعن استدلال کیا کہ وہ اہمات یعنی کتب صحاح ستہ اور باقی کتب حدیث پر مجھے ہوئے ہیں جو کچھ ان میں ہے
 او پر عمل کرتے ہیں او جو شخص یہ کام کرتا ہے اس کو مائتہ تہم خروج کرنے ہیں خاص کر جبکہ وہ سن نماز
 سے کوئی شئی کرے جیسے رفع ین و ضم ین او مثل اسکے کیونکہ وہ اس سے نفرت کرتے ہیں اور اسکے
 دشمن ہو جاتے ہیں اور اسکے واسطے کوئی وزن قائم نہیں کرتے یعنی محض بے قدر سمجھتے ہیں اور جو
 شخص ایسا ہوا اس کی دشمنی میں نامہ کا کوئی گناہ نہیں بنکلو معارف علمیہ سے کچھ تعلق نہیں ہے کیونکہ
 وہ تو جرح و ایلیکے پیچھے ہو جاتے ہیں جبوقت کوئی شخص سبکی ہیئت اہل علم کی ہوتی ہے او اسے کہتا ہے
 کہ یہ امر حق ہے تو وہ کہتے ہیں حق ہے اور اگر کہہ دیتا ہے کہ باطل ہے تو وہ کہتے ہیں باطل ہے
 گناہ تو اس جماعت کا ہے جنہوں نے کتب فقہ سے کچھ پڑھا ہے اور او میں امان وغیرہ نہیں
 کیا ہے اور او اسکے سوا اور کچھ نہیں جانا پہچانا ہے او انہوں نے بسبب اپنے قصور کے یہ گمان
 کیا ہے کہ او میں سے کسی شئی کی مخالفت شریعت کی مخالفت ہے بلکہ قطعاً شریعت کسی
 قطعی کی مخالفت ہے باوجود اسکے کہ وہ او نہیں کتابوں میں پڑھتے ہیں کہ اکابر و اصاغر اس نے اس
 بات کی مخالفت کی ہے جو کہ ان کتب کے مصنفوں کی مختار ہے ولیکن وہ حقیقت کو نہیں سمجھتے
 اور نہ راہ کی طرف راہ پاتے ہیں بلکہ جبوقت ان کے معاصرین میں سے کوئی بھی رتبہ اجتہاد کو پہنچتا
 ہے اور اپنے اجتہاد سے کسی شئی کی مخالفت کرتا ہے تو او سکودین سے خارج ٹھہراتے ہیں اور غائب
 او پر یہی ہے کہ یہ بات کچھ مقاصد دینی کے سبب نہیں ہے بلکہ دنیوی منافع کے واسطے ہوتی
 ہے جو شخص او نہیں تامل و غور کرتا ہے او سکویہ امر ظاہر ہو جاتا ہے اور وہ دنیوی مقصد یہ ہیں

ابن الغیث شافعی مدنی خطیب مدینہ منورہ وغیرہم سے اخذ کئے اور ایک خلق کثیر نے اونے اخذ کیا اونہیں
 سے یہ لوگ ہیں سید امام عبد القادر بن احمد بن ناصر اور انکے بیٹے سید عبد السد بن محمد امیر اور لطف الباری
 بن احمد ورواؤ شیخ علامہ ناصر بن حسین المجدبش اور شیخ عبد الخالق مزجاجی زبیدی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ
 فقہ و حدیث میں انکی تصانیف بدریہ محققانہ ہیں بعض تصانیف میں ابحاث لطیفہ وایزادات نفیسہ کئے
 ہیں اپنے علماء عصر کے بہت سے سوالوں کے جواب مستقل جزوین میں لکھے اصل انکی فرقہ زید یہ صنعا سے
 ہے جبکہ مرتبہ کمال و تکمیل علوم و فنون کو پہونچے اور اس فرقے کے مذہب کا بطلان دریافت کیا تو
 مذہب اہل سنت و جماعت کی طرف انتقال کیا اونکے ایمہ مجتہدین سے ہوئے خلافت کا مرجع ٹھہرے
 ایک عالم کثیر نے اونے نفع پایا شیخ ابو الحسن سندس مدنی بھی اونکے شیوخ میں سے ہیں انکی تصانیف
 بہت ہیں مجتہدانہ کلام کرتے ہیں غایت انصاف و صواب کی رعایت فرماتے ہیں مجملہ انکی تصانیف کے
 یہ کتابیں ہیں شرح جامع صغیر سیوطی و جلد سبب السلام شرح بلوغ المرام دو مجلد کلان اسبالمطر شرح
 قصب السکر نظم ختمہ الفکر فی علم الاثر ثمرات النظر فی علم الاثر توضیح الافکار شرح تنقیح الانظار علوم حدیث میں
 یواقیت فی المواقیت المنہ المورود فی الکلام علی آیتہ ہود دینی یا ارض ابلع معاءک الخ اسمین
 اکسین نوع علم بدیع کے ذکر کئے ہیں افادۃ الامہ باحکام اہل الذمہ ارشاد النقاد الی تمییز الاجتہاد ہدایۃ المیزان
 الی صحتہ نیۃ العبادات لنیل الثواب دفع العقاب رفع الاستار لا بطل ادلۃ القائلین بفناء النار اسمین
 ابن عربی پر رد کیا ہے القول المسبب فی قبول عطیۃ السلاطین اسکے سوا اور کتب ہیں بحر سطوئے
 اکثر ان کتب کو اونکی دستخط خاص کی لکھی ہوئیں سفر حج میں دیکھیں اور اونے فائدہ حاصل کیا
 اونہیں سے بعض میرے پاس موجود ہیں یہ تین واسطے سے سلسلہ سند حدیث میں میرے شیوخ
 سے ہیں پہر اونکے بعض اشعار کو ذکر کیا ہے ۱۲۰ ہجری میں انکی وفات ہوئی پرتاج مکمل میں بدر
 طالع سے یوں نقل فرمایا ہے کہ یہ محمد بن اسمعیل بن صلاح امیر الکھلائی ثم الصنعا فی امام کبیر مجتہد مطلق
 ۹۹۰ ہجری کو کھلان میں پیدا ہوئے پہر اپنے والد کے ہمراہ مدینہ صنعا کی طرف نقل کر آئے اور علماء
 صنعا سے اخذ کیا یعنی علم اور مکے کی طرف رحلت کی وہاں کے اور مدینہ منورہ کے اکابر علماء پر حدیث

شوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اونکو ۱۲۰ ہجری میں خواب میں دیکھا کہ وہ پیدل چل رہے ہیں اور میں سوار ہوں ایک جماعت میں جو میرے ہمراہ ہے جب میں نے اونکو دیکھا تو میں سواری سے اتر پڑا اور اونکو سلام کیا پھر تیرے دو اونکے درمیان میں بات چیت ہوئی اوس سے میں نے یاد رکھا مجھے فرمایا دقوۃ الاسناد ووافق فی تفسیر کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ووسقوت میرے دل میں یہ خطہ گزر کر کہ وہ اوس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں جسکو میں قرات بخاری میں کیا کرتا ہوں کہ جماعت مسجد میں ہوتی ہے اور اوس قرات میں ایک جماعت علماء کی حاضر ہوتی ہے اور عوام سے ایک عالم بشمار جمع ہوتا ہے سو میں بعض اوقات الفاظ حدیثیہ کی اس طو پر تفسیر کرتا ہوں جسکو عوام حاضر سمجھیں میں نے ارادہ کیا کہ ہوں کہ ایک جماعت حاضر ہوتی ہے وہ بعض الفاظ عہد کونین سمجھتے تو انہوں نے مجھے مبارکباد کی اور میرے کلام کرشمے پت فرمایا کہ میں مقرر جان لیا کہ تجھ پر ایک نعمت پڑھتی ہے اور انہیں علامہ ہیں ولکن دقوۃ الاسناد ووافق فی تفسیر کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر میں نے اسوقت اولیٰ حدیث کا پوچھا کہ اونکا کیا حال ہے آخرت میں فرمایا کہ وہ اپنی حدیث کے سبب جنت کو پہنچ گئے یا اپنی حدیث کے سبب جہنم کے روبرو پہنچ گئے شک میری طرف سے ہے پہرہ بکا و مالی روئے اور مجھے چمٹا لیا اور مجھے مفارقت کی پہر میں بعض معبرین سے اسکو بیان کیا اور بکا و قسم کی تعبیر پوچھی کہا ضرورت سے لئے کچھ امتحان جاری واقع ہوگا اوس امتحان سے جو اونکے لئے ہوا تھا پھر بعد اس خواب کے عجائب و غرائب واقع ہوئے اللہ تعالیٰ نے اونکے شر سے کفایت فرمائی تیسری شعبان ۱۲۰۰ میں اونکی وفات ہوئی بعض لوگوں نے نظم کی تو یہ مصرعہ نکلا **اعصم** محمد فی جنان الخلد قدامتکلا شعر العصر نے اونکے مرثیے لکھے اور انہوں نے تاسف کیا انکے تلامذہ علماء مجتہد ہوئے مسجملہ اونکے ایک سید علامہ عبد القادر کوکبانی دوسرے قاضی احمد قاضی تیسرے علامہ احمد بن ابی الرجال ہیں انکے سوا اور ہیں جنکو حضرات طہ نہیں کر سکتا ہے انکے والد مسجملہ اون فضلہ کے تھے جو دنیا میں زائد عمل میں رغبہ ہوتے ہیں اور عارف بھی تھے شعر عمدہ کہتے تھے ۱۲۰۰ میں اونکا انتقال ہوا اور اونکے فرزند صاحب ترجمہ اسوقت شمارہ میں تھے

کہ لوگوں میں یہ بات شائع ہو جائے کہ جو شخص اکابر علماء پر انکار کرتا ہے اور انکے اجتہادات کا جو مخالف
 مذہب ہیں تو وہ خالص شیعہ سے ہوتا ہے اور یہ شہرت غالباً منافع و فوائد دنیا سے کسی شے کا نا
 دیتی ہے اسلئے وہ اکابر علماء کے خاطر قرار دینے میں ہمیشہ قائم و دائم رہا کرتے ہیں اور نصب و خروج
 و مخالفت اہل بیت کی انکو تمت لگا یا کرتے ہیں پہ عام لوگ سکو سنکر حق گمان کرتے ہیں اور اس
 سنکر کی تعظیم و توقیر فرماتے ہیں کیونکہ انکی عقلوں پر اس کے قول کی سچائی چل گئی اور اسکو خیال کرتے
 ہیں کہ وہ اون لوگوں میں سے ہے جو ان مذہب ائمہ سے دفع کیا کرتے ہیں اور اگر حقیقت حال کا کشف
 کریں تو اس سنکر کو پائین کہ مذہب ائمہ الہدیت کا مخالف وہی ہے بلکہ وہ انکے اجماع سے خارج ہے
 کیونکہ ان کے تقلید کجرام کیا ہے اس شخص پر جو متبہ اجتہاد کو پہنچ گیا ہے اور اس پر واجب
 کیا ہے کہ وہ خود اپنی اس کج اجتہاد کو اسے اور اسکو سلا دون مسئلہ کے ساتھ خاص نہیں کیا ہے
 و لیکن متعصب اپنا ہوتا ہے اور مقصر صواب کی طرف راہ نہیں پاتا اور نہ اپنے اعتقاد سے خارج
 ہوتا ہے مگر اسوقت کہ وہ اہل عقل سے ہو یا وجود اسکے کہ مسئلہ تحریر تقلید کا مجتہد پر ادن کتابوں
 میں لکھا ہوا ہے جنکو چھوٹے طلبہ پڑھتے ہیں بڑے طلبہ کا کیا ذکر ہے صاحب ترجمہ کی خاصہ عامہ
 بہت اتباع ہوئی انکے اجتہاد پر عمل کیا اور اسکو ظاہر کیا اور انپر کتب حدیث کو پڑھا اور وہ ہمیشہ
 خاصہ و عامہ میں انکو پھیلاتے رہے مخالفوں نے جو انکو دہم کیا ڈرایا اسکی کچھ پروا نہ کی اس
 اثنا میں بڑے فتن واقع ہوئے اللہ تعالیٰ نے انکے شر سے انکو بچایا انکی مصنفات حافظہ حبلیہ میں منجملہ
 انکے سبل السلام ہے اسکو مغربی کے بد تمام سے مختصر کیا ہے اور منہ النفا را سکو جلال کے ضو لہنما
 پر حاشیہ ٹمیرایا ہے انہیں سے ایک عدد ہے اسکو ابن دقیق العید کی شرح عمدہ پر حاشیہ کیا ہے اور
 انہیں سے شرح تنقیح ہے علوم حدیث میں اسکے سوا اور انکی مصنفات ہیں اور بہت سے مسائل
 کو علیحدہ تصنیف کیا کہ اگر وہ جمع کئے جائیں تو کئی مجلد میں آئیں انکے شعر فصیح منہج ہوتے اور انکے
 غالب شعرا مباحث علمیہ میں اور ابنا عصر سے انہما رد و حزن اور انکی رد میں ہوتے تھے حال
 یہ ہے کہ وہ اون ائمہ سے تھے جو معالم و آثار دین کی تجدید کرتے ہیں حکایت امام ربانی محمد بن علی

عقل کی سلامتی زائد الوصف تھی طریقہ شیخ محمد عابد سے اخذ کیا فرط سرعت و شوق وصول سے تمام سلوک کو
پچاس توجہ میں انجام کو پہنچایا اٹھارہ برس کی عمر تھی کہ علم ظاہر کی تحصیل سے فراغت پائی خدمت میں
حضرت میرزا جان جان رضی الدعنے کی پہونچی بلقب بہ علم المدنی ہوئے حضرت شاہ عبد العزیز محدث
دہلوی قدس سرہ قاضی صاحب کو بھیقی وقت فرمایا کرتے تھے ایام تحصیل میں تین سو پچاس کتابوں کا
سوامی کتب تحصیل کے مطالعہ کیا سات میں شیخ جلال اپنے دادا سے اور حضرت شیخ عبد القادر
جیلانی رضی الدعنے سے تربیت و بشارتیں پائیں حضرت مزار اسطر فرماتے تھے در دل فقیر مہابت الیسا
می آید از وی صلاح و تقوی و دیانت مروج شریعت منور طریقت ملکی صفت اندک کہ تعظیم الشان میکنند میفرمود
اگر خدا ہی تعالیٰ روز قیامت از بندہ پرسد کہ بدرگاہ ماچہ تحفہ آوردی عن کم ثناء الدیانی تھی را اوقات کو
طاعت و عبادت معمور رکھتے تھے ایک سو رکعت نماز و طیفہ مقرر فرمایا تھا ایک منزل قرآن شریف کی
تجدید پڑھتے تھے قضا کا منصب اختیار کیا اور اسکا حق جیسا کہ چاہے بجالائے قاضیوں کے
رسوم متعارفہ اون سے ظاہر نہیں ہوتے تھے اونکے اصحاب سے پیر محمد اوسید محمد اور گیسو اونکی صحبت میں پہونچ
طریقہ کی نسبتوں سے فائز ہوئے مدۃ العمر فاضلہ کمالات ظاہر و باطن اشاعت علوم و فصل خصوصاً
واقفامی سوالات و حل معضلات میں مصروف تھے علم تفسیر و فقہ و کلام و تصوف میں ید طولی رکھتے تھے
اونکی کتب مولفہ بہت ہیں اور سب کی سب نافع و مفید و مقبول و مشہور مالابدینہ زبان فارسی فقہ میں تذکرۃ
الموتی و القبور و تذکرۃ المعاد تفسیر مظہری سات جلد رسالہ حرمت متعہ و حرمت سر و حقوق الاسلام
شہاب ثاقب ارشاد و الطالبین وصیت نامہ انکے سوا اور کتابیں نسی عدد سے متجاوز ہیں حدیث
شریف میں سماع و روایت حضرت شاہ ولی الدمحدث دہلوی رضی الدعنے سے رکھتے تھے اون کے
کمالات و فضائل اس سے زیادہ ہیں کہ اس مختصر میں سائیں علما و حنفیہ میں کم کوئی شخص مثل اونکے
تحقیق و انصاف و عدم تعصب مذہب اتباع دلیل میں لبس زمین ہندا و ٹما ہواونکی وفات غرہ رجب
۱۲۸۵ ہجری میں ہوئی اونکی تاریخ وفات قرآن شریف سے یہ آیت کریمہ علی فہم مکرمون و جنات
الدعیم لفظ جنات اس تاریخ میں بدولن الف موافق رسم خط قرآنی کے ماخوذ ہے کذا فی اتحاف النبلا

انتہی حاصلہ تمام ہوا بیان تاج مکمل کا

ترجمہ مولانا رفیع الدین اور ابادی حمہ اللہ تعالیٰ مولف بقدر الحال و المال

حاجی رفیع الدین خان مراد آبادی بن فرید الدین خان رحمہما اللہ تعالیٰ فضلای معتبرین ہند سے تھے علم حدیث مولوی خیر الدین سورتی تلمینہ شیخ محمد حیات سندھی رحمہ اللہ اور حضرت شاہ ولی المحدث دہلوی رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا اور بیعت طریقت شیخ محمد غوث لاہوری رحمہ اللہ سے کی اور سعادت حج و عمرے سے مشرف ہوئے اس باب میں ایک کتاب لکھی اور سکا نام حالات الحرمین رکھا انکو حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رضی اللہ عنہ سے علوم کا مذاکرہ اور منطوق و مفہوم کا استفاغہ رہا ہے مشکل مسائل تفسیر و حدیث کے اونسے پوچھتے تھے اور اونہیں بال کی کمال نکالا کرتے تھے انکی تصانیف بہت ہیں از انجملہ یکتب دین قدر الامال بذکر الحال و المال سلوا للکلیب کر الجیب ترجمہ عین العلم شرح البین نووی کنز الحساب تذکرۃ المشائخ کتاب الافکار تذکرۃ الملوک شرح غنیۃ الطالبین تاریخ افاغہ انکے سوال و کتابین میں انتقال انکا بلکہ مراد آبادی پانزدہم فیچہ برص استسقا سلمہ ہجری میں ہوا رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی احتاف النبلاء

ترجمہ حضرت قاضی ثناء الدین پانی پتی رحمہ اللہ مولف تذکرۃ الموتی و القبور

قاضی صاحب مرحوم اولاد سے شیخ جلال الدین کبیر اولیای حشیتی کے ہیں انکا نسب علی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک منتهی ہوتا ہے علوم عقلیہ و نقلیہ میں تبحر تمام رکھتے تھے فقہ و اصول میں مرتبہ اجتہاد کو پہنچے تھے ایک کتاب مسوویۃ فقہ میں لکھی ہے اوسمیں مجتہدین اربعہ رضی اللہ عنہم کے ماخذ و دلائل و مختار کو ہر مسئلے میں بیان فرمایا ہے اور جو کچھ انکے نزدیک اقویٰ ثابت ہوا اوسکو ایک رسالہ جدا گانہ ماخذ الاقویٰ نام میں لکھا ہے اصول میں بھی اپنے مختارات کو تحریر کیا ہے ایک تفسیر طوالت فی لکھی اوسمیں اقوال قدما می مفسرین کہ اور تاویلات جدیدہ کو جنکے ریزش سید رفیان سے انکے لطیفہ روحانی پر ہوئی جمع کیا ہے تصوف و تحقیق معارف حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ میں کئے رسالے تحریر فرمائے انکے ذہن کی صفائی طبیعت کی جودت فکر کی قوت

صدیہ میں درس کیا اور جو زیہ میں ایک مدت امامت کی اور اپنے ہاتھ سے اس قدر لکھا کہ کثرت کی وجہ سے
 اوسکایا نہیں ہو سکتا ہے علم و کتابت و مطالعہ کتب و تصنیف و جمع کتب کی بہت محبت رکھتے تھے
 کتب جو کچھ انہوں نے انتخاب کیا وہ ہرگز ان کے غیر کو حاصل نہیں ہوا بارہا ان کو محنت پہنچی اور ان کے
 گئے مرتبہ آخرین ان کو شیخ تقی الدین بن تمیمہ کے ساتھ قلعے میں اونسے ہذا قید کیا اس مدت میں قرآن
 شریف کی تلاوت کا تدبیر و تفکر مشغول رکھتے تھے قرآن شریف سے خیر کثیر اونپر مفتوح ہوئی اور ایک
 حصہ عظیم از ذوق و مواجید صحیحہ سے ان کو حاصل ہوا اور اوسکی وجہ سے اہل معارف کے علوم میں
 کلام کرنے پر اور ان کے غوامض و باریکیوں میں داخل ہونے پر ان کو تسلط حاصل ہوا چنانچہ انکی تصانیف
 ان باتوں سے مالا مال ہے بعد وفات ابن تمیمہ کے انکی رہائی قید سے ہوئی تمام ہوا کلام ابن جب
 رحمہ اللہ کا حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے ور کا سنہ میں بذیل انکے ترجمہ کے لکھا ہے
 کہ انہوں نے عربیت کو ابن فتح اور مجد توسنی سے اور فقہ کو مجد حرانی اور ابن تمیمہ سے پڑھا انکے ولد
 کو فرائض میں متنگاہ تھی یہ علم اونسے اخذ کیا اور اصول کو صفی ہندی اور ابن تمیمہ سے حاصل کیا
 جبرئیل الجنان والقلب اسع العالم تھے خلاف مذاہب سلف کو خوب جانتے تھے ابن تمیمہ رحمہ اللہ
 کی محبت اونپر یہاں تک غالب ہوئی تھی کہ کسی چیز میں انکے اقوال سے باہر نہیں جاتے تھے بلکہ
 سارے اقوال میں انکا انتصار کرتے تھے انکی کتابوں کی تہذیب کرنیوالے اور انکے علم کے نشر
 کرنیوالے بھی تھے انکو نزدیک امرای مصر کے حفظ و افر تھا انکی امانت ہوئی شہر میں اونٹ پر شہیر کئے
 گئے دُرسی سے مار گئے بعد اسکے ابن تمیمہ کے ساتھ قلعے میں قید ہوئے ابن تمیمہ کا جب انتقال
 ہو گیا تو انکو رہا کر دیا و کانینال من علماء عصرہ وینالون صند یعنی یہ علماء عصر کو برا
 کہتے وہ انکو برا کہتے تھے ذہبی نے مختصر میں کہا ہے کہ خلیل علیہ السلام کی قبر کے واسطے سفر
 کرنیکا انکا کیا اس سبب سے ایک مدت قید رہے اشتغال و نشر علم کے واسطے متصدر ہوئے و لیکن
 امور پر جبری اور اپنی رای کے ساتھ محبت انکی مدت ملازمت ساتھ ابن تمیمہ کے اوسکے زمانہ
 عود سے مصر سے تا وفات انکی تھی ابن کثیر نے کمال ملازم اشتغال رات دن کثیر الصلوٰۃ والتلاو

ترجمہ حافظ ابن القیم رحمہ اللہ تعالیٰ مؤلف کتاب الروح

جناب توفیق دام مجدہ اتحاف النبلاء میں فوتاتے ہیں کہ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن حریز بن قیم زرعی دمشقی صلی امام عالم کامل فقیہ اصولی نحوی مفسر محدث حافظ حجة متقن مبہن متکلم تھے انکی ولادت ۶۹۱ ہجری میں ہوئی تھی الدین سلیمان اور ابو بکر بن عبد الدائم اور شیخ الاسلام بن تیمیہ حرانی رحمہ اللہ اور شہناک لبسی عابرا اور فاطمہ بنت جوہر اور عیسیٰ مطعم اور ابن شیرازی اور اسماعیل بن مکتوم اور ایک جماعت کبار علماء پر سماع کی ابن رجب اپنے طبقات میں کہا ہے کہ مذہب میں تفقہ کیا فتویٰ دیا اور فائق ہوئے علوم اسلام میں تفہن کیا تفسیر و اصول دین کے عارف تھے لاجبار علیٰ وفیہما الیہ المنتہی حدیث و معانی و فقہ و دقائق استنباط کے عالم تھے لایحوق فی ذلک فقہ و اصول و عربیت و ادب خوب جانتے تھے ولہ فیہما الیہ الطولیٰ فی علم کلام و علم سلوک کلام اہل تصوف اور انکے اشارات و دقائق کو جانتے پہچانتے تھے انکو ہر فن میں ان فنون سے دستگاہ نام تھی صاحب عبادت و تہجد و طول صلوات و انانیت قصویٰ تھے تائب و لہجہ بزرگوار و شفقت و محبت و انابت و افتقار الی اللہ و انکسار لہ میں رہتے اور اسکے آستانہ عبودیت پر پڑے رہتے سینے ان امور میں انکی مثل نہیں دیکھا اور نہ زیادہ تر وسیع اور نئے علم میں اور نہ معانی قرآن شریف و سنت مطہرہ و حقائق ایمان کا زیادہ تر اور نئے جاننے والا دیکھا وہ کچھ معصوم نہ تھے لیکن انکے کام میں انکا مثل دیکھا نہیں گیا بارہا حج کیا اور مکہ معظمہ میں مجاور رہے مکے والے انکی شدت عبادت و کثرت طواف سے تعجب کرتے تھے میں ایک برس سے زیادہ انکی وفات پہلے انکی مجالست کا ملازم رہا قصیدہ نونیہ طویلہ جو کہ سنت میں ہے اوسکو اونپر سنا اور انکی دوسری تصانیف بھی بہرہ مند ہوا خلق بیشمار نے اونسے علم اخذ کیا حالت حیات میں انکے شیوخ کے یہاں تک کہ انتقال کیا فضلاء زمانہ انکی تعظیم کرتے تھے اور انکی شاگردی سے ناز کرتے تھے ابن المادنی وغیرہ انکے شاگردوں سے ہیں قاضی برہان الدین زرعی نے کہا ما تحت ایدیہ السماء اوسع علما منہ یعنی آسمان کے نیچے اونسے زیادہ تر وسیع علم میں کوئی نہیں ہے مدرسہ

انکا ترجمہ بہت بسط سے لکھا ہے اور روضہ غنائی تاریخ دمشق سے نقل کیا ہے کہ مدرسہ صابونیہ کے مقابل دفن کئے گئے اور انکے قبر پر قبہ بنا ہوا ہے کشف الظنون میں کتاب الروح دو لکھی ہیں ایک توشیح محی الدین محمد بن علی بن عربی الطائی متوفی ۷۳۳ھ کی دوسری حافظ بن قسیم جوزیہ کی اسکا اختصار برہان الدین ابراہیم بن عمر قناعی نے کیا ہے اور اسکا نام صمد الروح رکھا ہے انکی وفات ۷۳۳ھ میں ہوئی اول اسکا یہ ہے الحمد للہ المتصف بصفات الکمال الخ اور یہ مشتمل ہے اکیس مسئلوں اور انکے جواب پر

ترجمہ علامہ قرطبی رضی اللہ عنہ کتاب التذکرہ فی امور الآخرة

مقرر نے کتاب نفع الطیب من غصن الاندلس الرطیب میں لکھا ہے ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرج قرطبی حافظ مقریزی نے کافرج بسکون راو حافظ عبد الکریم نے انکے حق میں لکھا ہے کہ وہ عباد اللہ صالحین اور علماء عارفین ورعین سے تھے جو کہ دنیا میں زہد کرتے اور اس چیز کا شغل رکھتے ہیں جو کہ انکو نفع دے یعنی امور آخرت اور درسیان توجہ و عبادت و تصنیف کے مشغول رہتے ہیں انہوں نے تفسیر قرآن شریف میں ایک کتاب پندہ جلد کی جمع کی ہے اور دو مجلد میں اسما حسنہ کی شرح کی ہے اور دو مجلد میں انکی کتاب التذکرہ فی امور الآخرة ہے اور تفصی کی شرح لکھی ہے جسکے سوا اور تالیف مفیدہ ہیں یہ بے تکلف تھے ایک کپڑے میں چلتے پرتے اور سر پر ایک طاقیہ ہوتی انہوں نے شیخ ابو العباس احمد بن عمر قرطبی صاحب مفہم فی شرح مسلم سے بعض اس شرح کا سنا ہے اور ابو الحسن علی بن محمد بن علی بن حفص حبیبی اور حافظ ابو علی حسن بن محمد بن محمد بکری وغیرہا سے حدیث کی ہے شب دوشنبہ نوین تاریخ شوال ۷۳۷ھ ہجری کو منیہ ابن خصیب میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ تاریخ کتبی میں انکے حق میں یوں لکھا ہے کہ شیخ فاضل تھے اور انکی تصانیف مفیدہ ہیں جو کہ انکی کثرت اطلاع اور وفور علم پر دلالت کرتی ہیں منہا تفسیر القرآن علی غایۃ اشاعتہ مجلد ۱۱ انکے بعض تلامذہ نے حاشیہ پر یہ لکھ دیا کہ مصنف نے انکے ترجمہ میں نہایت اجماع کیا وکان متفہماً متبحراً فی العلم انتہی بعض نے اس کلام کے بعد یوں لکھا کہ قال الذہبی دخل وکتب وسمی

حسن الخلق کثیر التودد بی حسد و حقد و کینہ تھے بعد اسکے کہا کہ میں اپنے زمانے میں نہیں پہچانتا ہوں کسی کو
 اہل علم سے کہ وہ عبادت میں اولیٰ اشر ہو نماز کو بہت لہنی پڑھتے اور رکوع و سجود دراز کرتے تھے لوگ
 مسئلہ طلاق کے فتویٰ دینے کے سبب سے اوزکا قصد کرتے تھے یہاں تک کہ درمیان اوزکے اور ابن
 سبکی کے اس باب میں لڑائی ہو گئی جب نماز صبح کی پڑھ چکے تو اپنی جگہ میں بیٹھ کے سورج بلند
 ہونے تک ذکر اللہ کیا کرتے تھے اور کہتے کہ یہ میری غذا ہے اگر میں یہ نہ کروں تو میرے قومی سا
 ہو جائیں اور کہتے کہ بالصبر والفقر نال الامۃ فی الدین یعنی امامت دین میں صبر و فقر سے ملتی ہے
 اور یہ بھی فرماتے لا بد للسلالت من ہمت لیسیرۃ ترقیہ و علم یصرہ و یھد ید یعنی سالک
 کو ذرا سی ہمت ضرور ہے کہ وہ اوسکو ترقی دے اور علم کہ وہ اوسکو بصیرت دے بنا کر دے اور راہ
 بتائے کتابین جمع کرنے کا اتنا شوق تھا کہ اسقدر جمع کی تھیں کہ اوزکا حصر نہیں ہو سکتا ہے یہاں
 کہ بعد اوزکے اوزکی اولاد نے زمانہ دراز تک اوزکو فروخت کر کے صرف کیا سو اسی چند کتب کے کہ اوزکو منتخب
 کر کے اپنے پاس رکھا بعد اسکے صاحب اتحاف دام مجدہ نے طبقات حافظ ابن رجب سے
 اوزکی تصانیف کا ذکر کیا ہے اکتالیس کتابیں نام بنام بتائی ہیں وفات اوزکی وقت عشر آخر
 لیلة الخمیس تیسویں رجب اشہ ہجری کو ہوئی دوسرے دن جامع جراح میں بعد ظہر کے نماز جنازہ
 پڑھ کر مقبرہ باب منیر میں دفن کیا خلیق کثیر نے اوزکی مشائیت کی منامات کثیرہ حسنہ اوزکے واسطے
 دیکھے گئے اپنے مرنیسے پہلے شیخ تفتی الدین ابن تیمیہ کو خواب میں دیکھا تھا اور اپنی منزل و مرتبہ سے
 پوچھا تھا اونہوں نے اوزکے علو رتبہ کا فوق بعض اکابر کے اشارہ کیا اور فرمایا کہ تو قریب تھا کہ چار
 ساتھ ملے ولیکن تو اب طبقہ ابن خزیمہ میں ہے انتہی حافظ ابن حجر نے اوزکی تصانیف میں اغاثۃ
 اللہ فان فی مصائد الشیطان اور قضاء و قدر اور کتاب الروح کو بھی ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ کانت
 جنازۃ حافظہ جلالہ و سراء بیت لہ منامات حسنۃ و من نظمہ قصیدۃ لغانیۃ تبلغ
 سبعة آلاف بیت انتہی صاحب قاموس حدیث میں اسنے سماع رکھتے ہیں بیان سے انکارتہ
 دریافت کرنا چاہئے کہ کس قدر ہے رضی اللہ عنہ یہ تلخیص ہے اتحاف النبلاء کی اور تاج مہکل میں بھی

کرامات کثیرہ و تالیفات نفیسہ سنت کے متبع بدعت سے مجتنب جامع شریعت و طریقت تھے انکی وفات ۳۷۹ھ ہجری میں ہوئی جناب توفیق دام ظلہ نے انکی طبقات کا ترجمہ بزبان اردو نہایت سلیس و فصیح و بلیغ فرمایا ہے اور اسکا نام خیرۃ الخیرہ رکھا ہے مطبوع ہو کر فیض بخش طلبہ علم ہو چکا ہے اسی طرح انکی مین کبرلی کا ترجمہ فتح الخلاق نام کیا ہے وہ بھی طبع ہو کر دست بردشائقین اہل دین ہوا ہے یہ پوری کتاب گویا جناب شعرانی رحمہ اللہ کا ترجمہ ہے اور انکی کرامات و احوال اور ہدایت و نہایت کی کمفیت تمام اوسمیں موجود ہے جو شخص اوس کتاب کو بغور مطالعہ فرمائیگا اوسکو بخوبی معلوم ہو جائیگا کہ انکا وجود آیتہ من آیات اللہ تھا

ترجمہ سیدی محمد بن حسین رحمہ اللہ صاحب کتاب واجر فیما جری من عذاب المقابر

کتاب تاج مکمل میں لکھا ہے کہ سیدی محمد بن حسین بن امام قاسم انکی ولادت تقریباً ۳۷۹ھ ہجری میں ہوئی بدرطالع میں لکھا ہے کہ انکے اہل عصر نے انکا ذکر نہیں کیا شاید والد علم اسکا یہ سبب ہو کہ یہ اہل تھے طرف عمل کے ساتھ اوس چیز کے جو احادیث میں ہے اور جو شخص نصوص صحیحہ کا خلاف کرتا اوپر رو کرتے تھے سنے اور انکی ایک تالیف دیکھی اور اسکا نام صوارم الیقین لقطع شکوک القاضی احمد بن سعد الدین رکھا قاضی پر رد کیا ہے اسلئے کہ انکے شکوک ایسے اہل حدیث کی رد کو متضمن تھے یہ کتاب ایک مؤلف ممتنع ہے اور اسکے مصنف کی طول باع پر دلالت کرتا ہے اسی طرح اور انکی ایک تصنیف دیکھی ہے جسکا نام ایضاح لما خفی من الاتفاق علی تعظیم صحابۃ المصطفیٰ انکے اور انکے اہل عصر کے درمیان قلاقل واقع ہوئی بسبب اظہار اوس امر کے جسکا ذکر مقدم ہوا بالجملة یہ اہل قرن ہادی عشر سے ہیں طبقات سیدہ ابراہیم میں ہے کہ انہے کئی جماعتوں نے اذ کیا اور انکی کتب حدیث میں روایات ہیں یہ امام محقق تھے انکی تصانیف جلیلہ ہیں منجملہ انکے کتاب تاریخ ہے دو جلد میں چالیس سے زیادہ اور انکی تصانیف کو بیان کیا ہے بعض مورخین نے کچھ اور لکھا ہے

انسی میں انکی وفات لکھی ہے رحمہ اللہ تعالیٰ

فیصل بیان میں تراجم و ان حضرت ابراہیم کے کتب کی کتب امام سیوطی رضی اللہ عنہ

وكان يَقِظًا فَمَا حَسَنَ الحِفْظَ مِلْحِ النِّظْمِ حَسَنَ المَذَكَّرَةِ ثِقَةً حَافِظًا انْتَهَى دُورَهُ فِي
 اِسِي کلام کے بعد یہ لکھا مشاختہ شیخنا للمصنف فی هذه العبارة ما لها فائدة فان اللان
 قال فی تاریخ الاسلام العلامة ابو عبد الله محمد بن احمد بن ابی بکر بن فوح الامام الفکر
 امام متقن متبحر فی العلم له تصانیف مفیدة تدل علی كثرة اطلاعه ووفور عقله
 وفضله ثم ذکر موته وقال بعده وقد سارت بتفسیر العظیم الشان الرکبان وله الا
 فی شرح الاسماء الحسنی والتذکرة واشیاء تدل علی امامته وذكائه وكثرة اطلاعه
 اور کسی نے اس کلام کے بعد یہ لکھا غفر الله لك اذا كان الذہبی ترجمہ بہا ذکر و هو
 والله فوق ذلك فكيف تقول ان مشاختہ شیخك لا فائدة فيها وتسیئ الادب معه
 وتقول ان کلامه لا فائدة فيه فافهم الله لیسر عليك انتہی تمام ہوا کلام نفع الطیب کا جمع تشبیت
 میں کہا ہے قرطبی بضم قاف منسوب ہے طرف قرطبة کے وہ ایک بلدہ ہے مغرب میں کذا فی القاموس
 وهو العلامة الکبیر الحافظ المحدث ابو عبد الله محمد بن حسن بن ابی بکر بن فوح الانصار
 الاندلسی من ائمة الحديث له التذکرة فی علوم الآخرة انتہی نفع الطیب میں اس شعر
 کا بیان خوب بسط سے کیا ہے وہاں کے انہار و بساتین و مکانات و آب و ہوا اور علماء و فضلاء کا
 تفصیل و حال لکھا ہے اتحاد النبلاء میں کہا ہے تذکرة القرطبی شیخ محقق شمس الدین محمد بن احمد
 بن فرج انصاری اندلسی متوفی سنة احدى وسبعین وستمائة یہ ایک کتاب مشہور ہے ایک مجلد ضخیم
 میں اول اوسکا یہ ہے الحمد للہ العلی الاعلی اسمین ذکر موت و موتی و حشر و نشر و حبت و نار و فتن و
 و شر و راجو اس سے تعلق رکھتا ہے کتب آثار سے جمع کر کے ابواب پر مبسوط کیا ہے ہر باب کے
 بعد ایک فصل بیان غریب و ایضاح مشکل میں منتقد کی ہے اور نام اوسکا التذکرة باحوال الموتی
 و الاخرة رکھا ہے بعض اہل علم نے اوسکو مختصر کیا ہے انتہی +

ترجمہ امام شعرانی رضی اللہ عنہ مؤلف مختصر تذکرة قرطبی حمید

تاج مکمل میں فرمایا ہے شیخ عبد الوہاب احمد بن علی شعرانی اور شعر اوی بھی کہتے ہیں عالم محدث صوفی صاحب

کپڑوں سے اعلیٰ قسم کا استعمال فرماتے تھے غالباً وہاں کثرتِ اوقات عمدہ عطر ملتے تھے اور فرماتے کہ میں دوست نہیں رکھتا ہوں کہ حق تعالیٰ کسی کو نعمت و ثروت دے اور اس کا اثر و سہر ظاہر نہ ہو کیونکہ کتمانِ نعمت کا ایک نوع ہے کفران کی بستانِ المحدثین میں اس جگہ فرمایا ہے کہ نفاستِ ثبائے اور اسکی ضد میں سلف صالح کی نیت صالح تھی جو شخص نفاست کو دوست رکھتا تھا وہ اظہارِ نعمتِ الہی کے واسطے کوشش کرتا تھا اور جو شخص لباسِ دون اختیار کرتا بہ نیت تو اضع و عدمِ شہرت کے کرتا تھا پس اونہیں سے ہر ایک مصیب ہے اور ہر کسی کو ثوابِ مطابق اسکی نیت کے نصیب انتہیٰ اشتبہ شاگردِ امامِ ملکت نے کہا ہے کہ امامِ حبشوت عامہ سر پر باندھتے تو ایک پلہ اسکا ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر اسکو بچوچ دیتے اور ایک جانب اس کے درمیان دونوں شانوں کے چوڑ دیتے اس دیکر عرف میں اسکو شملہ کہتے ہیں اور عرب عذبہ بولتے ہیں اور حبشوت بضرورت آنکہ میں سرمہ لگا تو گھر میں بیٹے رہتے باہر نہیں آتے تھے اور بغیر علت و مرض کے سرمہ لگانے کو مکروہ رکھتے تھے انگلشٹری او کی چاندی کی تھی لگینہ اسکا سیاہ تھا اور یہ آیت کریمہ اور مسبقوش تھی حسبنا اللہ و نعم الوکیل مطرف اونکے شاگرد نے وجہ اختیار کرنے اس نقش کی پوچھی تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں مؤمنین کے حق میں فرمایا ہے قلوا حسبنا اللہ و نعم الوکیل میں نے چاہا کہ مضمون اس کلمے کا میرے نصب العین اور میرے دل کا نقش ہو اپنے دروازے پر یہ کلمہ لکھا تھا ماشاء اللہ جب پوچھا تو فرمایا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے ولو لا اخذ خلت جنتك قلت ما شاء اللہ اور میری جنت میرا گھر ہے میں نے چاہا کہ ہر بار گھر میں آؤں تو یہ کلمہ مجھے یاد آجائے اور میری زبان پر جاری ہو اور انکا گھر مدینہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا گھر تھا جو کہ کبار صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہیں اور جامی نشست مسجد شریف نبوی میں حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مجلس تھی فرماتے تھے کہ میں نے تمام عمر کسی سفیہ و سبک عقل کے ساتھ ہم نشینی نہیں کی امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ایک ام عظیم ہے کہ ہرگز سو اسی امام مالک کے غیر کو میر نہیں ہوا زمرہ علماء میں اس سے بہتر کوئی فضیلت نہیں ہے کیونکہ صحبتِ سفہاء کی نورِ علم کو تیرہ و تار یک کر دیتی ہے کم سے کم ہم نشین انکا دروہ تحقیق سے حنیض

شرح الصدور وغیرہ میں نقل کیا ہے ترجمہ امام مالک رضی اللہ عنہ

ابو عبد اللہ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث بن غیمان بن جثیل بن عمرو بن ذی الصبح غیمان بنین مجسمہ یا می تختیہ اور عثمان بن عیینہ مملہ و ثامی مثلثہ بھی کہتے ہیں اور جثیل مجسمہ و ثامی مثلثہ و یا می ساکنہ قالہ ابن خلکان اور ابن سعد سے نقل کیا ہے کہ وہ جثیل بنجای مجسمہ ہے اور اسی طرح حافظ ابن حجر نے اصحابہ میں ضبط کیا ہے اور ذی الصبح کا نام حارث اصبحی مدنی ہے ذہبی نے تجرید الصحابہ میں ابو عامر عبد العالی امام مالک کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے میں نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے ابو عامر کو منجملہ صحابہ کے ذکر کیا ہے اور وہ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تھے اور ان کے بیٹے مالک کو حضرت عثمان وغیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے اور ایسا ہی اصحابہ میں ہے محمد بن ابراہیم بن خلیل نے شرح مختصر خلیل میں جو کہ فقہ مالکی میں ہے یوں کہا ہے کہ ابو عامر مالک کے والد صحابہ میں سوا سی بدر کے اور سارے معاذی میں ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوئے والد اعلم بالجلہ امام مالک دار الحجۃ اور فرد کامل ایضہ اعلام سے ہیں انکی ولادت ۳۱۳ھ ہجری میں ہوئی یحییٰ بن کبیر نے اسی طرح کہا ہے انکے حمل کی مدت دراز ہوئی تھی کسی نے دو سال کسی نے تین سال بتائی ہے حلیہ شریف اور نکلیہ ہے کہ دراز قدر بہ اندام سفید رنگ مائل بزدی کشادہ چشم خوش صورت بلند بینی تھے سر کے بال پیشانی میں کہ تھے ایسے شخص کو لغت عرب میں اصلع کہتے ہیں جناب امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بھی اصلع تھے داڑھی اونکی دراز وانبوہ تھی سینے تک پہنچتی تھی مونچھوں کے بال کنارہ لب سے لیتے تھے اور اس کے حلق کو مکروہ جانتے اور کہتے کہ یہ باب مثلثہ سے ہے بروت انکی وافر تھی اس بات میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے فعل کے ساتھ تمسک کرتے تھے کیونکہ اسے مروی ہے کہ جب وقت اونکو کام مہم پیش آتا تو وہ اپنے بروت کو تاؤ دیتے واقعی نے کہا کہ امام مالک نے نوے برس کی عمر پائی اور سفید بالوں کو خضاب نہیں کرتے تھے اور کبھی حمام کے اندر نہیں گئے نہایت خوش لباس تھے اور جامہ سی عدن کہ ایک شہر ہے یمن میں اور وہاں کے کپڑے بغایت نفیس و بیش قیمت ہوتے ہیں پہنتے تھے اور مصر و خراسان کے

دروازے پر آتا تو اپنی لونڈی سے کہتے جا اور پوچھ کہ فتویٰ چاہتا ہے یا حدیث اگر کہتا کہ فتویٰ چاہتا ہوں تو باہر کے اسکے فتویٰ کا جواب دیدیتے اور اگر کہتا حدیث چاہتا ہوں تو اسکو بٹھاتے اور تازہ غسل کرتے لباس پاکیزہ پہنتے اور خود کو مطیب منظف کرتے وسادہ رکھتے وسادی پر باہمیت دو قارجلوس کرتے اور سوقت اجازت دیتے تو وہ شخص آتا اور اسکو حدیث سنواتے جب اس باب میں گفتگو کی تو فرمایا میں دوست رکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کی تعظیم کروں اور اسکو بیان نہ کروں مگر طہارت پر متمکن ہو کر آدھین اور کٹرے اور جلدی حدیث نہیں کرتے تھے اور فواتے میں دوست رکھتا ہوں کہ جو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث کرتا ہوں اسکو سچا جان باوجود ضعف و کبر سن کے مدینہ منورہ میں سوار نہیں ہوتے تھے اور فواتے میں سوار نہیں ہوتا ہوں اوس شہر میں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسد مبارک مدفون ہے حکایت ابن مبارک رضی اللہ عنہ فواتے ہیں کہ میں ایک دن نزدیک امام کے حاضر ہوا اور امام روایت حدیث فرما رہے تھے بچھوٹے ٹونک مارا اور دس بار یا زیادہ مارا امام کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا اور زرد پڑ گیا لیکن روایت حدیث کی قطع نہیں کی اور کوئی لغزش کلام میں ظاہر نہ ہوئی بعد تمام مجلس اور متفرق ہو جانے لوگوں کے مینے کہا یہ کیا تھا فرمایا یہ صبر مینے واسطے اظہار تجلید و دلیری و شکیبائی کے نہیں کیا بلکہ محض واسطے تعظیم حدیث شریف کے یہ تحمل کیا حکایت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ انکی مجلس میں حاضر ہوئے اور عظمت جلال و شوکت و ابہت اوس مجلس کو اور کثرت انوار و برکات کو دیکھا تو قیطعہ پڑھا **قطعی**

یدع الجواب فلا یرجع ہیبتاً	والسائلون نواکس الاذقان
ادب الوقار وعن سلطان التقی	فهو المهاب و لیس ذاسلطان

حکایت بشرحانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ منجملہ زینت دنیا کے یہ نعمت ہے کہ کوئی کہے حد ثنا مالک یعنی انکی شوکت و ابہت کا رتبہ وہاں تک پہنچا ہے کہ اولیٰ کا تلذذ مفاخر دنیا و می میں معدود ہے باوجود اسکے کہ حقیقت میں وسائل آخرت و امور دین ہے ہر امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ اس بیت کو بہت

پڑھا کرتے تھے

تقلید کی طرف تنزل کرتا ہے یہ بات نفاست علم میں قبح کرتی ہے امام مالک کو کسی نے کہا میں نے پینے
 میں نہیں دیکھا یہ کام تنہائی میں کرتے اور باوجود اس تمام تکلیف و وقار کے حسن خلق میں ساتھ ہی
 واولاد و خدم و چشم کے مرتبہ عظیم میں تھے اس باب میں اتباع سنت و طریقہ صحابہ کرام کی رعایت فرماتے
 طلب علم کی حرص اور پیر غالب تھی شروع طلب میں کہ سرمایہ نظر ہری اتنا نہ تھا اگر کی حیت اوکھاڑ کر دیکھی
 لکڑیوں کو فروخت کر کے کتاب کے کام میں صرف کرتے بعد اسکے دنیا اوپر ہجوم کر آئی اور فتوح عظیم
 ہوئی ابن فلکان نے کہا کہ انہوں نے قزاق بطور عرض کے نافع بن ابی نعیم سے اخذ کی اور
 نہ ہری و نافع مولای حضرت ابن عمر و محمد بن منکدر اور جماعت دیگر تابعین و تبع تابعین سے سماعت شد
 کی کی اور ان سے اوزاعی و یحییٰ بن سعد نے اخذ کیا اور ہر راہ ربیعہ راسی کے نزدیک سلطان کے فتویٰ
 دیکر فرماتے تھے کہ کوئی شخص ہے کہ اس سے میں علم سیکھا مگر وہ میرے پاس آیا اور مجھے فتویٰ
 پوچھا ابن دہب نے کہا کہ میں مدینہ منورہ میں منادی سنی کہ کوئی شخص فتویٰ نہ دے لوگوں کو مگر
 مالک بن انس اور ابن ابی ذئب حفظہما ربیعہ اترم کہتے تھے فرماتے ایسا نہیں ہوا کہ کسی چیز کو میں نے اپنے
 حافظے میں جگہ دی ہو اور پھر اسکو فراموش کیا ہو **حکایت** ابتدا جلوس کی مجلس افتاء و تعلیم میں
 سترہ برس کی عمر میں تھی کہتے ہیں کہ اون دنوں میں ایک عورت مدینے کی عمدہ عورتوں میں سے
 قصا کی تھی غسالہ نے جسوت نہلائے میں اوسکی شمر گاہ پر ہاتھ رکھا تو کہا کہ یہ فرج کیا زنا کار تھی
 ہاتھ فرج سے چپک گیا ہر چند تردد و تلاش کیا ہاتھ اوس جگہ سے جدا نہوتا تھا فقہاء و علماء کی طرف
 جوع کر کے چارہ کار چاہا سب کے سب علاج سے عاجز ہوئے حضرت امام حقیقت کو سمجھ گئے فرمایا اس
 غسالہ کو قذف کی حد لگاؤ انشی دے لگا لے کہ ہاتھ فرج سے جدا ہو گیا اوس دن سے انکی امامت
 دریا ست لوگوں کے ذہن میں مستقر و اسخ ہو گئی فرماتے تھے کہ میں نے اپنے ہاتھ سے ہزار حدیثیں لکھیں
 ابن حبیب کہ انکے اصحاب برگزیدہ سے ہیں کہتے ہیں کہ امام تمام مجلس افتاء و سماع حدیث میں ایک
 طور پر جلوس فرماتے تھے زانو نہیں بدلتے تھے واسطے تادب کے ساتھ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے اونکو اس باب میں نہایت احتیاط تھا جب کوئی شخص واسطے طلب علم کے اون کے

پیش آئے مالک بن انس سے پوچھ **حکایت** اسی کتاب میں ہے کہ ابو عبد اللہ مولیٰ شیبین کہ آدمی متقی و عابد تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یار سے مشرف ہوا دیکھا کہ آپ مسجد میں تشریف رکھتے ہیں اور لوگ آپ کے گرد حلقہ مارے ہوئے ہیں اور امام مالک آپ کے روبرو کھڑے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے مشک کھا ہوا ہے آپ اوس مشک سے مٹی مٹی امام کو عنایت فرماتے ہیں امام بطریق نثار اوسکو لوگوں پر چڑھتے ہیں تعبیر اسکی دل میں ایسی آئی کہ علم نبوی اول امام مالک میں ظاہر ہوا بعد اسکے اونکے واسطہ سے دوسرے لوگوں کو پہونچا **حکایت** محمد بن رحم مصری استاد مسلم صاحب صحیح نے کہا کہ ایک ان سینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ ہم لوگ مالک ولیث کے حق میں مختلف ہیں کہ ان دونوں میں سے کون زیادہ تر عالم ہے فرمایا مالک میرے تخت کا وارث ہے اوسوقت میں ایسا سمجھا کہ گویا رات تخت سے علم پہ **حکایت** واقفی نے کہا کہ امام مالک دل مسجد میں آتے جمعہ و جنازہ کی نمازوں میں حاضر ہوتے یا رونکی عیادت کرتے اور بعض حقوق اونکے ادا فرماتے مسجد میں جلوس کرتے لوگ اونکے پاس جمع ہوتے تھے بعد اسکے بیٹنا ترک کیا نماز پڑھ کر گر چلے جاتے اور جنازہ میں نہ آتے بلکہ اونکے گھر والوں کی تعزیت کرتے بعد اسکے یہ سب چھوڑ دیا جب اس میں گفتگو کی تو فرمایا لیس کل الناس یقدران یتکلم بعد ذہ یعنی سب لوگ اپنا عذر بیان نہیں کر سکتے تھیں **حکایت** ہارون رشید نے امام مالک کو تین ہزار دینار دئے اور کہا میرے ہمراہ مدینہ سی باہر چلو تاکہ تم سے علم دین کا فائدہ حاصل کروں امام نے فرمایا میں ساری دنیا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینے پر اختیار نہیں کرتا ہوں یہ تیرے دینار ہیں تو چاہے تو لیلے چاہے او کو چھوڑ دے **حکایت** ہارون رشید نے امام مالک سے کہا کہ آپ ہمارے پاس آیا کریں تاکہ ہمارے بچے آپ سے سنیں یعنی موطا کو فرمایا اسی امیر المؤمنین یہ علم تم سے باہر آیا ہے تم چاہو اوسکا اعزاز کرو تو وہ معزز ہو گا تم چاہو ذلیل کرو تو وہ ذلیل ہو گا العلم یوقی وکلا یتانی یعنی علم کے پاس آتے ہیں علم خود نہیں آتا ہارون نے کہا سچ کہتے ہو اور اطفال کو فرمایا کہ مسجد میں جا کر ہمراہ دوسروں کے سنیں امام مالک تبع تابعین کے ہیں بعض نے او کو تابعین سے شمار کیا ہے کیونکہ اونہوں نے عائشہ و خضر سعد بن ابی وقاص

وخیلاموالدین ماکار سبب ۵ وشرالاموالمحدثات البدائع

لے منہی لانا لاد
ممنون تیر رشی لہ
علم اند ۴۷

بستان المحدثین میں فرمایا ہے کہ یہ شعر باب حکمت سے ہے کہ منضمون حدیث نبویؐ کو نظم فرمایا ہے مجملہ
اونکے کلام کے ایک یہ ہے کہ لیس العلم بکثرة الروایۃ انما هو نور یضعہ اللہ فی القلب
یہ کلمہ انکا ایک تحقیق رکھتا ہے بس عمیق کمال بخفی ایک دن اونسے پوچھا کہ آپ طلب علم میں کیا
فرماتے ہیں فرمایا حسن جمیل لکن انظر ما یلزطک من حین تصبح الی ان تمسی فالزوم
اونکے اس کلام میں بھی غور کرنا چاہئے اور فرمایا لا ینبغی للعالم ان یتکلم بالعلم عند من لا
یطبقہ فانہ ذل واهانتہ للعلم انتھما تمام عمر مدبر مدینہ منورہ میں قضای حاجت نہیں کی حرم
شریف سے باہر جاتے تھے مگر مرض و ضرورت میں اونکی مجلس میں شور و غوغا اور آواز بلند نہیں ہوتی
تھی اور خود کسی پر نہیں پڑتے تھے تلامذہ پڑھتے اور خود سنتے تھے یہ تقید اس واسطے تھا کہ اونکے
نمانے میں ایک جماعت اہل عراق کی قرات علی الشیخ کو وجہ تحمل حدیث سے شمار نہیں کرتے تھے
اور لفظ شیخ سے سماع چاہتے تھے اس جماعت کے وہم دور کرنے کو اکثر علماء مدینہ منورہ و حجاز نے
یہ روش اختیار کی تھی ورنہ قدیم میں نزدیک محدثین کے قرات الشیخ علی التلمیذ مروج و معمول تھی باوجود
اسکی بھی بن بکیر نے چودہ بار کتاب منوط کو امام مالک سے بقراوات اونکی سناحکایت ابو عمرو
نے کہا ہے کہ میں ایک دن امام مالک کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور عیوب نقائص صحابہ رضی اللہ
عنہم کے ذکر کرنے لگا امام نے اوس سے فرمایا حسن اور یہ آیت کریمہ پڑھی محمد رسول اللہ والذین
معہ استلواء علی الکفار سحاء بینہم اور یہاں تک پہنچے لیغیظ بہم الکفار اور فرمایا کہ شخص
اصحاب پیغمبر کے ساتھ باطن میں برا ہو اور اوسے ناخوش زندگی کرے تو وہ اس لفظ میں داخل ہے
اسکو سمجھے لے حکایت حافظ ابو نعیم صفحہ ۱۱۱ رضی اللہ عنہ نے حلیۃ الاولیاء میں بسند صحیح امام
مالک کے ذکر میں کہا ہے کہ ایک شخص نے اصحاب ابن مبارک سے جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا عرض کیا یا رسول خدا آپ کا زمین برکت نشان منقضی ہو چکا اب اگر
امور دین میں ہمو کو کوئی شک و شبہ دل میں آئے تو کس آدمی سے تحقیق کریں فرمایا کہ جو مشکل تم کو

عوف بن قاسط بن مازن بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکایہ بن صعب بن علی بن بکر بن اہل بن
قاسط بن ہنہ بن اقصی بن دغمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان شیبانی مروزی
انکے نسب میں صحیح یہی ہے انکی والدہ شریفہ حالت حمل میں بلدہ مرو سے نکلیں اور بغداد میں آئیں۔
ربیع الاول کی بارہویں یا دسویں تاریخ ۶۳۲ھ ہجری کو یہ پیدا ہوئے بعض نے کہا کہ مرو ہی میں متولد ہوئے
اور بحالت شیرخوارگی بغداد کو لے گئے یہ امام محمد شین رومی زمین میں انہوں نے اپنی مسند میں وہ حدیثیں
جمع کی ہیں کہ انکے غیر کو اتفاق نہیں ہوا اور انکو الف الف حدیثیں یاد تھیں یہ امام شافعی رضی اللہ
عنه کے اصحاب سے ہیں ہمیشہ انکے مصاحب رہے یہاں تک کہ امام شافعی نے مصر کی طرف سفر کیا انکے
حق میں فرماتے تھے کہ میں بغداد سے نکلا اور میں نے وہاں اللہ سے زیادہ تر مستقی و فقیہ نہیں چھوڑا حضرت
شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ شریف میں لکھا ہے کہ امام احمد حدیث
وفقہ وزہد و ورع و عبادت میں پیشوا و مقتدا تھے انہیں کے سب سے صحیح سقیم سے اور مجروح معدل
سے پہچانا گیا انکا نشو و نما بغداد میں ہوا اس دیار میں طلب علم و تحصیل حدیث کی اور جب اوس طرف
کے مشائخ کی سماع حدیث سے فارغ ہوئے تو واسطے تحصیل سند عالی اور سماع حدیث کے اپنے
وطن سے طرف کوفہ و بصرہ و مکہ و مدینہ و یمن و شام و جزیرہ کے رحلت کی ان شہروں کے علماء
و مشائخ سے کتابت و سماع حدیث فرمائی یزید بن سحیل بن سعید بن قطان اور سفیان بن عیینہ اور سب
خلائق سے روایت رکھتے ہیں اور ان سے مشائخ عظام و علماء اعلام روایت رکھتے ہیں جیسے محمد بن
اسمعیل بخاری و مسلم بن حجاج قشیری و ابو زرعہ و ابو داؤد سجستانی اور غیر انکے اسحق بن راہویہ حمہ اللہ
نے انکے حق میں کہا ہے کہ احمد بن حنبل حجت ہیں درمیان خدا اور بندگان خدا کے رومی زمین پر
احمد سعید دارمی نے کہا میں نے کسی جوان کو نہیں دیکھا کہ وہ زیادہ تر حافظ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی حدیث کا احمد بن حنبل سے انکا مسند درمیان لوگوں کے مشہور و معروف ہے اور انکی
کتاب انہیں کے زمانے میں اعلیٰ و ارفع و اجمع کتب تھی ابو داؤد سجستانی سے منقول ہے کہ کما مجاہد
ساتھ احمد بن حنبل کی مجاہدست آخرت کی ہے اور کسی چیز کی امور دنیا سے انکی مجلس میں یونہی تھی

رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے اور وہ صحابیات میں تھیں یہ کبھی مدینہ منورہ سے باہر نہیں گئی مگر ایک بار حج کے واسطے مدت العمر سجداً حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور روضہ شریف میں درس کتبی تھی حکایت حافظ ابو عبد اللہ حمیدی نے جذوۃ المتقبس میں قلعنی سے روایت کیا ہے کہ میں امام کے پاس آیا اونکے مرض موت میں اور سلام کر کے بیٹھ گیا میں نے دیکھا کہ وہ روتے ہیں میں نے کہا آپ کیوں روتے ہو فرمایا میں کیوں نہ روں مجھ سے زیادہ تر حقدار و نیکاکون ہے قسم ہے خدا کی میں دوست رکھتا ہوں کہ عرصہ ہر فتویٰ و مسئلے کے میں نے اپنی رائے سے کہا ہے مجھ کو کوڑے مارے جاتے مجھے گنہائش تھی اوس امر میں جسکی طرف میں نے سبقت کی کاش میں فتویٰ نہ دیتا حکایت امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری بہو پہی نے مجھ سے کہا کہ میں نے آج رات ایک عجیب خواب دیکھا ہے گویا کوئی کتا ہے کہ آج رات وہ شخص جو کہ ساری زمین والوں سے علم و فقہ و دین میں زیادہ تھا مر گیا جب میں نے اوس رات کا حساب کیا تو وہ رات امام مالک کی وفات کی تھی اونکی وفات سنہ یکصد و ہفتاد و نہ ہجری میں ہوئی کسی بزرگ نے اونکے تولد و عمر و وفات کی تاریخ اس رباعی میں نکالی ہے رباعی

فخر الایمۃ مالک *	نعم الامام السالک
مولد الانجم الہدیٰ	وفاته فاز مالک

ابن الفرات نے اپنی تاریخ میں کہا ہے کہ دہم ربیع الاول کو وفات ہوئی اور ولادت سنہ نوے یا پچانوے میں اور سمعانی نے کہا ترا نوے یا چورانوے میں بقیع مدینہ منورہ میں مدفون ہوئے جناب توفیق دام مجدہ فرماتے ہیں کہ جب سنہ ۲۸۶ ہجری میں بحضور مدینہ منورہ شرف اندوز ہوا تو اونکے مزار مبارک پر کہ اندر گنبد رفیع کے ہے پہونچکر دعایٰ ماثور و فاتحہ پڑھی ولد الحمدیہ تلخیص ہے اتحاف النبلاء کی امام عالی مقام کے مناقب بسیار و بیشمار ہیں ایامہ دین نے اس باب میں مستقل کتابیں لکھی ہیں حطۃ تاج مکمل و لستان المحمڈین میں بھی خوب بسط سے انکا ترجمہ لکھا ہے رحمہ اللہ تعالیٰ *

ترجمہ امام احمد رضی اللہ عنہ صاحب مسند	
--	--

ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن منیل بن ہلال بن اسد بن ادیس بن عبد اللہ بن حیان بن عبد اللہ بن النضر بن

حکایت ابو الفج بن جوزی نے کتاب اخبار الشریعہ حارث حافی کے باب چہالیس میں ذکر کیا ہے کہ
 ابراہیم حرمی نے حدیث کی کہا کہ میں نے بشر حافی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا گویا وہ باب مسجد صاف سے ظہر
 ہوئے اور انکی آستین میں کوئی شے حرکت کرتی تھی میں نے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کما مجھے بخشہ یاد
 میرا کرام کیا میں نے کہا کہ آپ کی آستین میں یہ کیا ہے کہا ہم پر رات کو احمد بن حنبل کی روح آئی سو اس پر روایات
 شمار ہوئے پس یہ انہیں سے ہیں جو میں نے اٹھائے تھے میں نے کہا کہ یحییٰ بن سعید و احمد بن حنبل نے کیا
 کیا کہا میں نے انکو چھوڑا ہے کہ انہوں نے رب العالمین کی زیارت کی اور انکے لئے دسترخوان رکھے
 گئے ہیں میں نے کہا کہ تمہنے کیوں انکے ساتھ نہ لایا کہ کما نامیرے نزدیک بی قدر ہے اس لئے
 او سننے اپنی وجہ کریم کی طرف نظر کرنا میرے لئے مباح کر دیا ہے اتنے یہ خواب اور اسکے سوا اور خواب آخر
 کتاب میں مذکور ہیں امام احمد رضی اللہ عنہ کے دو فرزند تھے عالم کامل ایک صالح دوسرے عبداللہ
 صالح کا انتقال ہوا رمضان ۲۶۶ھ دو سو چھیاسٹھ کو اسفہان میں اور وہاں کے قاضی تھے ولادت
 انکی ۲۰۳ھ دو سو تین میں ہوئی تھی اور عبداللہ ۲۹۰ھ دو سو نوے تک باقی و زندہ تھے انکی وفات روز
 یکشنبہ ہشتم جمادی الاولیٰ یا آخری بعبر ۷۷۰ھ سال ہوئی انکی کنیت ابو عبدالرحمن ہے امام احمد انہیں کے
 ساتھ کنیت کے جاتے تھے انہیں نے اپنے والد کی مسند کو ترتیب دیا اور اس پر زیادہ کیا رحمہم اللہ تعالیٰ

ترجمہ امام بخاری صاحب جامع صحیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محمد بن ابی الحسن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن احنف جعفی بالولاء بخاری حافظ مجتہد علم حدیث میں صاحب
 جامع صحیح و تاریخ طلب حدیث میں طرف اکثر محدثین اعصار کے رحلت کی خراسان و جبال و مدین و عراق
 و حجاز و شام و مصر میں لکھا بغداد میں آئے وہاں کے لوگ انکے پاس جمع ہوئے انکے فضل کا اعتراف
 کیا اور علم و ایت و درایت میں انکے تفرد کی شہادت دی جمہوری نے جندۃ القتبس میں انکو خطیب تاریخ
 بغداد میں ذکر کیا ہے کہ جب بخاری بغداد میں پہونچے تو اہل بغداد نے انکو اصحاب حدیث تھے انکی خبر سننے والے
 استہان کے متن و اسناد ایک سو حدیث کے مقلوب کئے اور ایک حدیث کا متن دوسری حدیث کی اسناد کو
 دیا اور وہ سو حدیثیں بحساب فی کس دس حدیث کی دس آدمیوں کے سپرد کیں اور کہا کہ تم ان حدیثوں

حکایت کہتے ہیں کہ انہوں نے فقر اختیار کیا تھا ستر برس اوپر صبر کیا کسی آدمی سے کوئی چیز قبول نہیں کی محمد بن موسیٰ کہتے ہیں کہ حسن بن عبدالعزیز کے لئے اونکی میراث ایک لاکھ دینار زریر سرخ مصر سے لے کر بغداد پہنچے انہوں نے انہیں سے تیس توپے سونے کے ہر ایک نہر ارشرفی کا تھا واسطے امام احمد کے بھیجے اور کہا اسی ابو عبدالسدید وجہ مجھکو میراث حلال سے پہونچے ہیں تم انکو لے لو اور اپنے عیال پر خرچ کرو امام احمد نے کہا مجھکو کچھ حاجت نہیں ہے اور اوسمین سے کچھ قبول نہیں کیا

گرچہ گرد آلود فقرم شرم با دازہتم | ۵ | گر آب چشمہ خورشید دامن ترکسم

یہی حضرت شیخ
عبدالقادر رضی اللہ عنہ

باب مبر و توکل و استغناء و ورع و احتیاط میں حکایات عجیب و غریب اور نئے نقل کی ہیں وہ دلالت کرتی ہیں اسپر کہ وہ درجہ علیا و مرتبہ قصویٰ کو پہونچے ہوئے تھے رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ کا اقوامی حجج و اسامی براہین و علو مقام و رفعت مکان و قوت مذہب و اجتہاد اس امام اجل و اکرم سے یہ بات ہے کہ شیخ شیوخ و قدوہ اولیا و قطب قطاب و فرد احباب حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ وارضاءہ انکے مذہب کے حامل و تابع اور انکے اقوال کے ہیں بھجۃ الاسرار میں انکے مناقب میں لکھا ہے دکان یفتی علی مذہب الشافعی و احمد بن حنبل بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت کا اجتہاد تھا کہ ان دونوں مذہب مشہور سے ایک کے ساتھ موافقت رکھتا تھا مقرر وہی بات ہے کہ وہ حنبلی مذہب ہیں اور ذکر انکا حنا بلہ میں واقع و ثابت ہے مگر منکہ مناقب انکے بچہ میں ایک جماعت نے انکے ترجمہ میں کتابین مستقل تالیف کی ہیں یہ بطور نمونہ کے اتحاد النبلاء سے نقل کیا گیا ہے طہ و تاج مکمل وغیرہ میں نہایت بسط کے ساتھ انکا ترجمہ منقول ہے وراثت انکی روز جمعہ باب ہون ربيع الاول یا تیر ہون یا ربيع الآخر اسلکہ دوسوا کتا الیس سحری کو بغداد میں ہوئی مقبرہ باب حرب میں مدفون ہوئے باب حرب منسوب ہے طرف حرب بن عبدالسد کے یہ ایک شخص تھے اصحاب ابو جعفر منصور سے اور محلہ حریہ بھی اسی دروازے کی طرف منسوب ہے قبر امام احمد کی وہاں مشہور ہے یزار و تبرک بہ جب ہمارا ہمایان جنازہ امام کا شمار کیا تو آٹھ لاکھ مرد اور ساٹھ ہزار عورتیں کہتے ہیں کہ انکے وصال کے دن میں نہر نصرانی و یہودی مسلمان ہو گئے قالد ابن خلکان

زیادہ تر حدیث کا جاننے والا اور زیادہ تر یاد رکھنے والا اون سے بعض علماء نے کہا ہے کہ وہ ایک آیت تھی آیات الہی سے کہ رومی زمین پر چلتی ہے انکے والد ابراخیا راہل روایت کے تھے ابن مبارک کے ساتھ صحبت رکھتے اور انکو روایت حدیث کی اصحاب امام مالک اور انکے طبقے سے تھے اور مستجاب الدعوت تھے یہاں تک کہ بارہا کہتے خداوند امیری دعاؤں کو مستجاب مست کر اور کچھ واسطے آخرت کے رکھ چھوڑ انکی والدہ شریفہ بھی مستجاب الدعوت تھیں کہتے ہیں کہ دس برس کی عمر میں ملہم بحفظ حدیث ہوئے گیارہویں برس میں اپنے شیخ کی غلطی بیان کی سولہ برس کی عمر میں کتاب ابن مبارک و کعب حفظہ اللہ اور کتب اصحاب راسی پر اطلاع پائی اوسوقت انکے والد مع والدہ و برادر انکو واسطے حج کے لے گئے اٹھارہ برس کے سن میں کتاب قضایا صحابہ و تابعین تصنیف کی بعد اسکے مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مطہرہ و منورہ مطہرہ کے نزدیک تاسیخ کبیر تالیف فوائی پانڈنی راتون میں لکھتے و اسماع و قرات حدیث شریف کے متعدد سفر بلاد اسلام کے کئے اولٹے منقول ہے کہ کما بینے دوبار واسطے استفادہ حدیث شریف کے مصر و شام کا سفر کیا اور چار بار بصرے میں آیا اور چھ برس حجاز میں اقامت کی اور میں شمار نہیں کر سکتا ہوں کہ کتنی بار ہمراہ محدثوں کے کوفہ و بغداد میں آیا اور فرمایا کہ میں ایک نہرا نشتی آدمیوں سے روایت رکھتا ہوں اور حفظ کتاب حدیث کا اولٹے کیا ہے اور اس عدد میں غیر صاحب حدیث کا نہ تھا مشائخ انکے پانچ طبقے پر ہیں تبع تابعین و اتباع تبع و اقربان اور اصحاب انکے اور بعض انکے شاگرد ہیں کہ اولٹے ہی روایت کی ہے اولٹے منقول ہے کہ فرمایا محدث کامل نہیں ہوتا ہے یہاں تک کہ لکھے اپنے من فوق اور اپنے مثل اور اپنے من دون سے اور بہت خلائق ان سے روایت حدیث رکھتے ہیں جیسے مسلم اپنے غیر صحیح میں اور ترمذی ہواہن خزمیرہ فربری اور انکے سوا اور ہیں اور قریب ایک لاکھ آدمیوں کے بخاری سے حدیث کی روایت رکھتے ہیں ذکر کیا ہے کہ امام بخاری بغایت متمول تھے بسبب اس مال کے جو انکو اپنے والد کی میراث پہونچا تھا اور جو انہر و سخا و صاحب مروت و متورع و محتاط تھے سارے امور میں اور فقراء پر تصدق کرتے طالبان علم حدیث شریف کی بہت رعایت فرماتے تھے اور بغایت کم کھاتے تھے مروی ہے کہ ایک بار

کو مجلس معین بن بخاری سے پوچھو جب مجلس حدیث منعقد ہوئی اور اصحاب حدیث کہ او نہیں بعض غزیا
خراسان وغیرہ بھی تھے حاضر ہوئے ایک آدمی نے اون دس آدمیوں سے نکل کر ایک حدیث
اون حدیثوں میں سے پوچھی بخاری نے کہا لا اعر فہ یعنی میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا ہوں دوسری
حدیث کا پوچھا یہی جواب پایا یہاں تک کہ ساری حدیثوں کا سوال کر کے فارغ ہوا فقہامی مجلس سے
بعض نے بخاری کی فطانت کا حکم لگایا بعض نے عجز و تقصیر کا حکم کیا اسکے بعد دوسرا آدمی اٹھا
اور ایک حدیث کا پوچھا بخاری نے کہا لا اعر فہ پس ہر حدیث کو سائل نے یہی بعد دیگرے پیش کیا
یہاں تک کہ اپنی دس حدیثوں سے فارغ ہوا اور بخاری اس طرح لا اعر فہ کہتے تھے بعد اسکے تیسرا چوتھا
آدمی اٹھا اور پوچھا یہاں تک کہ دس کے دس آدمی فارغ ہو گئے اور کوئی باقی نہ رہا بخاری نے سائل
اول کی طرف توجہ کی اور کہا کہ تیری پہلی حدیث ایسی اور دوسری ایسی ہے یہاں تک کہ دسوں کو یہاں
کیا ہر تن کو اس کی اسناد کی طرف اور ہر اسناد کو اس کے متن کی طرف قلب کیا اسی طرح دوسروں کے
ساتھ کیا لوگ ان کے فضل و حفظ کے مقرونہ عن ہوئے ابن صاعد جب بخاری کا ذکر کرتے تو کہتے
الکبش النطاح یعنی مینڈ ہا سینگ مارنے والا ابو یعلیٰ خلیلی نے کہا یعنی کتاب الارشاد میں کہ ولادت
بخاری کی بارہویں رات شوال روز جمعہ بعد نماز عشاء ۱۹۴ھ ایک سو چار نوے میں ہوئی ایک مرد لاغر جسم
تھے نہ دراز نہ کوتاہ اول شخص جو ان کے لوگوں میں سے مسلمان ہوا وہ منیرہ بن اول محوسی تھے یہاں
جغفی والی بخارا کے ہاتھ پر اسلام لائے اس واسطے بخاری کی نسبت طرف جغفی کو کہتے ہیں بخاری مشیو
و متقدفن حدیث اور اہل حدیث کے تھے اشقۃ اللغات میں لکھا ہے کہ ان کے لقب درمیان محدثین کے
امیر المؤمنین فی الحدیث اور ناصر الاحادیث المصطفویہ و ناصر الموارث الحمدیہ ہیں علمای زمان نے
اون کی بیحد و اندازہ مدح و تعظیم کی ہے مسلم صاحب صحیح جب اون کے پاس آتے تو کہتے کہ تم مجھے چھوڑنا کہ
میں تمہارے پاؤں کا بوسہ لوں اسی طبیب الاحادیث اور امی استاذ الادب و ستاذین اور امی سید المحدثین
ترمذی نے کہا میں نے اون کی مثل نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ نے اون کو اس امت کی زینت کیا ہے ابن المذہبی
فرماتے تھے کہ اونہوں نے اپنا مثل نہیں دیکھا ابن خزمیہ نے فرمایا کہ نہیں ہے نیچے کبودی آسمان کے

کھڑے رہنے کا کیا سبب ہے فرمایا انتظار محمد بن اسمعیل یعنی مین محمد بن اسمعیل کا انتظار کر رہا ہوں بعد
چند دن کے امام بخاری کی وفات کی خبر پہنچی مینے جب اونکی وفات کا وقت تفحص کیا تو وہی گٹری تھی
جو کہ خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے دیکھا تھا ماشاء اللہ تعالیٰ ۷

بچہ ناز رفتہ باشد ز جهان نیاز مندی	کہ بوقت جان سپردان بشیرش سید باشی
------------------------------------	-----------------------------------

جب اونکو دفن کر چکے تو اونکی قبر شریف سے مشک اذفر کی خوشبو اوڑھی اور اس خوشبو کو ایک مدت اونکی
قبر کی مٹی سے سونگتے تھے لوگ زیار کے واسطے آتے اور وہاں کی خاک تبرکاً لیجاتے تھے یہاں تک کہ
اونکی قبر شریف مین ایک گڑا پڑ گیا لوگوں نے اوسپر لکڑی کا پنجرہ بنا دیا پھر لوگ اوس پنجرے کے گرد کی
مٹی لیجاتے اور وہی خوشبو سونگتے مدت مدید تک وہ خوشبو باقی رہی ۷

ہر عاکہ تو بگذری و برداری پی	گل روید و لالہ روید اندر پی وے
جمال ہم نشین در من اثر کرد	۷ و گر نہ من ہاں خاکم کہ ہستم

ذکر ذلک فی اشعت اللغات امام بخاری رضی اللہ عنہ مستجاب الدعوتہ تھے اونہوں نے واسطے
قاری صحیح کے بھی دعا کی ہے وہ ضرور مستجاب ہوئی ہوگی الحمد للہ کہ یہ ناصی اونکے صحیح کے پڑھنے بلکہ
پڑھانے کے ساتھ موافق ہوا اونکے نفس مبارک سے کہ حق مین قاری کے جاری ہوا کون امید ہے
کہ دانگیر دل کی نہیں ہوتی ہے اور نیز یہ بندہ بخاری الاصل ہے اگرچہ یہ نرا اشتراک نسبت ہے ولیکن برکت
اس انصاف کی خواہی خواہی مامول مرجو ہے کما قیل ۷

فی الجملہ نسبتی بتو کافی بود مرا	بلبل مہین کہ قافیہ گل شود بس است
----------------------------------	----------------------------------

رزقنا اللہ تعالیٰ علومہم واعمالہم وحشرنا یوم القیامت فی زمزم واولانا احوالہم وانہ
قریب مجیب یہ تلخیص ہے اتحاف النبلا کی انکا ترجمہ خط و تاج مکمل مین بہت طویل لکھا ہے طالب
راغب ان کتب کی طرف رجوع کر سکتا ہے *

ترجمہ امام مسلم بن حجاج صاحب جامع صحیح	
--	--

ابو الحسن مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری بن ورد بن کرشاد النیسابوری صاحب جامع صحیح ایک امام تھے

نامزین تھے زبور نے سترہ بار ٹونک مارا نماز سنیں تو ٹری امام بخاری رضی اللہ عنہ کے سوا ہی جامع
 صحیح کے اور کتابین بھی ہیں جیسے کتاب ادب مفرد وغیرہ ان دنوں میں جناب توفیق دام ظلہ نے کثرت
 ادب مفرد کا ترجمہ زبان اردو میں لکھا ہے اور اسکا نام توفیق الباری للترجمة الادب المفرد
 للبخاری رکھا ہے یہ ترجمہ نہایت سلیس عام فہم خوش عبارت خوش اسلوب ہے چیز طبع میں ہے اللہ سبحانہ
 اوسکو قبول فرمائے اور توفیق حسن عمل کی روزی کرے اور اوسکے فیض کو تادیر گاہ قائم دائم رکھے اور
 عافیت دارین اور حسن خاتمہ ازانی فرمائے آمین ثم آمین **حکایت** جسوقت بخاری بخارا سے باہر
 گئے اور یخبر سمرقند میں پہونچی تو سمرقند والوں نے ایک خط لکھا اور درخواست کی کہ سمرقند میں تشریف
 لائیں امام بخاری سمرقند کی طرف متوجہ ہوئے جب قریہ خرتنگ میں پہونچے تو معلوم ہوا کہ وہاں کے
 لوگ انکے رہنے میں اختلاف رکھتے ہیں اوس جگہ توقف کیا کہ دیکھیں کہ امر کس بات پر قرار پاتا ہے
 ایک رات ملاحظہ اختلاف و اختلاف خلایق اور اوسکے فتنے میں واقع ہوئے خوف ملول دل تنگ تھے
 بعد نماز تہجد کے دعا کے واسطے ہاتھ اوٹھائے اور کہا اللہم ضاقت علی الارض بمراحبت فاقضنی
 الیك اوسی ماہ میں وہاں رخصی ہوئے اور بعد نماز عشا غرہ شوال ۲۵۶ھ دوسو چپتین شب شنبہ کو وفات
 پائی اور روز عید الفطر بعد نماز ظہر مدفون ہوئے خرتنگ بفتح خای سبجہ سکون را ایک گائون ہے سمرقند کے
 گائون سے اور بخارا ایک شہر ہے مدن ماوراالنہر سے درمیان اوسکے اور سمرقند کے آٹھ دن کی
 مسافت ہے کسی شخص نے تاریخ ولادت و وفات و سال المامی عمر کے اس رباعی میں نظم کی ہے

رباعی

جمع الصحیح مکمل التحریر

کان البخاری حافظاً و محدثاً

فیہا حمید و انقضى فی نفاس

میلادہ صدق و مدۃ عمراً

حکایت ابو بکر خطیب بغدادی نے لبند خود عبد الواحد طراد سے نقل کیا ہے کہا میں پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ ساتھ ایک جماعت کے اصحاب سے کھڑے ہوئے انتظار فرماتے
 ہیں میں سلام عرض کیا آپ نے میرے سلام کا جواب یا میں عرض کیا یا رسول اللہ اس جگہ میں آپ کے

ترجمہ محمد بن عیسیٰ ترمذی صاحب جامع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محمد بن عیسیٰ بن سُوْرہ بن موسیٰ بن صفاک السلمی الضریری البغوی الترمذی حافظ مشہور ایک امام ہیں اولیٰ ہائے
 یمن سے جو کہ علم حدیث میں مقتدا و پیشوا ہوئے ہیں کتاب الجامع والعلل انکی تالیف ہے اتقان واحکام
 میں انکی مثل بیان کرتے ہیں یہ شاگرد ہیں امام بخاری کے اور بعض شیوخ میں انکے مشارک ہیں
 جیسے قتیبہ بن سعید و علی بن حجر و ابن بشار وغیرہ انکو غلیفہ بخاری کہتے ہیں انکا تورع وزہد و خوف
 اتنا تھا کہ اس سے فوق متصور نہیں ہے خوف الہی سے کئی سال گریہ وزاری کی اور نابینا ہو گئے
حکایت انکے حفظ کی صحیح حکایات سے ایک یہ قصہ ہے کہ مکے کی راہ میں ایک شیخ سے ملے سابق
 اس شیخ سے دو جزو حدیث کے لکھ لئے تھے اور فرصت عرض و قرات کی نہیں پائی رہتی اسوقت
 شیخ سے درخواست سماع کی کی شیخ نے قبول کیا اور کما اجزای مرقومہ لا اور اپنے ہاتھ میں رکھ تاکہ
 میں پڑھوں اور انکا مقابلہ کر اتفاقاً وہ دو جزو لکھ ہو گئے تھے بسبب کمال شوق کے شاگرد انکی طرح
 بیٹھے اور شیخ نے پڑھنا شروع کیا ناگاہ شیخ نے نظر کی دیکھا کہ انکے ہاتھ میں سفید جزو ہیں بہت غضبنا
 ہو کر فرمایا کہ تو مجھے ٹھٹھا کرتا ہے کہا کہ میں نے اپنے اجزای مرقومہ لکھ کر دئے ہیں لیکن حدیثوں کو محفوظ
 رکھتا ہوں بہتر لکھ ہوئے سے شیخ نے کہا پڑھ سب کو یاد سے پڑھ دیا تعجب شیخ کا زائد ہوا اور کہا
 مجھے یقین نہیں آتا ہے کہ مجھ کو ایک بار سننے کے یاد کر لیتا ہو سابق سے تو یاد رکھتا ہے ترمذی نے
 کہا امتحان کرنا چاہیے شیخ نے دوسری جہل حدیث اپنے غائب سے کہ دوسرے کے نزدیک نہیں
 رہتی پڑھی اور انہوں نے وہ تمام مع اوکی اسانید کے فی الفوارعادہ کی اور کسی جگہ خطا نہیں پڑھا
 اس قسم کا امتحان بارہا دربارہ حفظ واقع ہوا کذا فی البستان وفات امام ترمذی کی روز و شب
 شب سیزدہم رجب ۲۵۵ ہجری کو ترمذ میں اتفاق ہوا اور سمعانی نے کہا انکی وفات قریہ بوغ میں
 ۲۵۵ میں ہوئی ابن خلکان نے کہا بوغ بضم بای موحدہ و سکون واو ایک قریہ ہے قریہ ترمذ
 سے چہ فرسخ پر اتنے بستان الحدیث میں زیادہ کیا ہے کہ ترمذ ایک شہر قدیم ہے کنارہ آب مویہ پر کہ
 اسکو جیون و نریخ بھی کہتے ہیں اور لفظ ماوراء النہر میں یہی نہر مراد ہوتی ہے ترمذی شاگرد بخاری کے

ایسے حفاظ و اعلام محدثین سے طلب علم میں حجاز و شام و عراق و مصر کی طرف سفر کیا اور یحییٰ بن یحییٰ
 نیسپوری اور امام احمد بن حنبل و اسحق بن راہویہ و عبد اللہ بن مسلمہ و غیر ہم سے سماعت کی
 اور بارہا بغداد میں تشریف لائے بغدادیوں نے روایت رکھتے ہیں آخر آنا و نکا بغداد میں ۲۵۹
 ہجری میں تہا زیدی النہی راوی ہیں یہ ثقات حفاظ سے تھے سوای صحیح کے انکی اتصیف یا بھی ہیں انکی ولادت ۲۲۰
 دوسو چہرہ میں ہوئی اور وفات بالاتفاق شام یکشنبہ سبت و پنجم جب ۲۶۱ دوسواکسٹھ میں ہوئی
 عمر انکی ۵۵ سال کی تھی روز و شنبہ کو دفن ہوئے **حکایت** کہتے ہیں کہ مجلس اندکرہ حدیث میں ایک
 حدیث اونسے پوچھی اوسکو اسنوں نے نہ پہچانا گھر آئے اپنی کتابوں میں اوسکے ڈھونڈنے کے واسطے
 مشغول ہوئے کچھ روزوں کا ٹوکرا اونسکے روبرو رکھا تھا ایک ایک بطور نقل کے اوستا کر کہاتے تھے
 یہاں تک کہ کچھ عین تمام ہو گئیں اور حدیث کی فکر میں کچھ شعور نہ رہا اور حدیث ملگئی یہ کثرت اکل اور انکی
 سوت کا سبب ہو گئی **حکایت** ابو حاتم رازی نے کہ اجلہ محدثین سے ہیں جناب مسلم کو خواب میں
 دیکھا اور اونسکا حال پوچھا کہا حق تعالیٰ نے مجھے جنت کو مباح کر دیا ہے جس جگہ چاہتا ہوں رہتا ہوں
حکایت ابو علی زاغونی رحمہ اللہ کو بعد وفات کے کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا تمہیں کس چیز کے
 سبب نجات پائی کہا بسبب اس جزو کے جو کہ میرے ہاتھ میں ہے وہ جزو صحیح مسلم کا تھا کہ انکی لیسان
 المحدثین جناب توفیق دام ظلہ فرماتے ہیں کہ اگر سبب ایک جزو صحیح مسلم کے حاصیوں کو بخشے ہیں تو
 نہیں ہے کہ وہ لوگ جو تمام جزو اوسکے بلکہ صحیح ستہ بلکہ سوای اوسکے اور بعض کتب حدیث کے اپنے
 نزدیک رکھتے ہیں اور تمام ہمت انکی اونسکے تحصیل و تدلیس و مذاکرہ میں بسر ہوتی ہے اور اعتقاد جنو
 اونسکے مضامین کے حاصل کیا ہے یہ خبر نیک سبب انکی شادی مرگ کا ہو جائے و ما ذلک

علی اللہ بعزیزہ

آئی تا غفور است شنیدم	گنہ راست شادی مرگ دیدم
اللہم اجعلنا من غفرتم بسبب حدیث اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والحقنا بهم فہذہ الدار و الدار و السلام برحمتک یا ارحم الراحمین کذا فی اتحاف النبلاء المتقین *	

کی ہے اور جب دواۃ الاہل بولیں تو مراد یہ چار آدمی ہیں سوای بخاری و مسلم کے انکی چند حدیثیں مثلاً
 ہیں فضل قزوین میں ایک حدیث لائے ہیں کہ منکر بلکہ موضوع ہے اسی جہت سے طعن کی ہے فضل قزوین
 میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں کہ وہ سب محدثوں کے نزدیک موضوع ہیں میسرہ نام ایک شخص نے اونکو
 وضع کیا ہے والد اعلم

ترجمہ امام نسائی صاحب سنن رضی اللہ عنہ

ابو عبد الرحمن احمد بن علی بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر نسائی ہمزہ مکسورہ بی مد نسبت سے طرف نسائی
 کے کہ ایک شہر ہے خراسان کا اور عرب کہی اس نسبت میں نسائی کہتے ہیں ہمزہ کو واو سے بدل کرتے
 ہیں قیاس کے موافق یہی ہے لیکن اول اشہر ہے ولادت انکی سنہ دو سو چودہ یا پندرہ میں یا اس
 میں ہوئی علی اختلاف الاقوال یہ ایک شخص ہیں حفاظ حدیث و ائمہ فقہ سے اور مقدم و مشارالہ و عمدہ
 و قد وہ و امام اپنے زمانے کے ہیں بلا خلاف انہوں نے شیوخ کبار کو پایا ہے خراسان و حجاز و عراق
 و جزیرہ و شام و مصر وغیرہ کی طرف گئے ہیں اول رحلت انکی پندرہ برس کی عمر میں تھے طرف قتیبہ
 بن سعید بلخی کے اونکے پاس ایک سال و دو ماہ ٹھہرے اور علم حدیث کا کسب کیا بعد اوسکے اسحق بن
 راہویہ و علی بن خشرم و محمود بن غیلان و ابو داؤد سجستانی کی خدمت سے اخذ کیا اور روایت کی اور عبد اللہ
 بن امام احمد بن حنبل سے ملاقات فرمائی طحاوی و ابو بکر بن السنی و ابو القاسم طبرانی انکے شاگرد ہیں مذہب
 شافعی رکھتے تھے جیسا کہ اس پر اونکا منک ال ہے ابو علی نسیا بوری نے کہا کہ میں نے اپنے وطن و سفر
 میں چار آدمیوں کو ائمہ حدیث دیکھا اور اول نسائی کا نام لیا حاکم نے کہا کہ نسائی اپنے زمانے میں فقہ
 و اعراف متشائخ تھے ساتھ صحیح و مستقیم آثار و رجال کے ذہبی نے کہا کہ وہ مسلم سے احفظ ہیں و قطنی
 نے کہا کہ جن لوگوں کا علم حدیث و جرح و تعدیل سوات حدیث کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے نسائی ان پر
 مقدم ہیں انکی کتابیں معتبر ہیں حدیث و علل میں کتاب سنن ان سب سے زیادہ تر مشہور ہے حاکم نے
 کہا کہ انکا کلام فقہ حدیث پر اوس سے زیادہ تر ہے کہ ذکر کیا جائے جو شخص انکی کتاب سنن میں نظر کرتا ہے
 وہ اونکے حسن کلام میں حیران ہوتا ہے اور بغایت ورع و پرہیزگار تھے اسی جگہ سے یہ بات ہے کہ اپنے

ہیں اور انکی روش سیکھی ہے بصرہ و کوفہ و واسطہ و ری و خراسان و حماد بن سالمہ طلب علم حدیث
میں بسر کئے بہت سی تصانیف اس فن شریف میں اونسے یادگار ہیں رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی
انتخاف النبلاء +

ترجمہ ابن ماجہ صاحب سنن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ ربیعہ لولاء قزوینی حافظ مشہور مصنف کتاب سنن در حدیث یہ حدیث
میں امام اور علوم حدیث کے عارف اور جو کچھ اوس سے تعلق رکھتا ہے اوس سب کو جانتے تھے عراق
و بصرہ و کوفہ و بغداد و مکہ و شام و مصر و رسی کی طرف واسطے حدیث لکھنے کے رحلت کی انکی تفسیر قرآن
کریم اور تاریخ طبع ہے اور انکی کتاب ایک کتاب ہے صحاح ستہ سے ۲۹۹ ہجری میں پیدا ہوئے حبارہ
بن مغلس و ابراہیم بن منذر و ابن نمیر و ہشام بن عمار اور اس طبقے کے دوسرے اجلہ سے علم حدیث
کا اخذ کیا اور ابو بکر بن شیبہ سے استفادہ فرمایا ابو الحسن قحطان کہ اونسے سنن کے صاحب روایت
ہیں اونسے اعیان تلامذہ سے ہیں صحیح یہ ہے کہ ماجہ تخفیف جمیم انکی مان تہین پس بن کے اوپر لفت
لکھنا چاہئے کہ ابن ماجہ صفت محمد کی ہے نہ عبد اللہ کی حبیب عبد اللہ بن مالک ابن بکینہ ازدی صحابی
مشہور اور حبیب اسمعیل بن ابراہیم ابن علیہ معاصر امام شافعی رحمہ اللہ اور انکی وفات پیر کے دن
بائیسویں تاریخ رمضان ۲۴۱ ہجری کو ہوئی انکے بھائی ابو بکر نے انپر نماز پڑھی اور انکے بیٹے
عبد اللہ مستولی دفن کے ہوئے اور ربیعہ بفتح را و سکون باسی موعده نسبت ہا طرف ربیعہ کے
کہ نام چند قبائل کا ہے معلوم نہیں کہ انہیں سے کونسے کی طرف نسبت ہے قزوینی بفتح قاف و سکون
نامی نسبت طرف قزوین کے ہے کہ مشہور ترین مدن عراق عجم سے ہے ایک جماعت علماء کی وہا
اوپر ہے اشعة اللمعات میں لکھا ہے کہ وہ پیشوایان و حافظان حدیث کے اور ثقہ و مجمع بہ ہیں
اصحاب امام مالک اسیرت حدیث کا سماع کیا اور حدیث کی طلب میں بلاد کا سفر کیا اور انکی کتاب کتب
اسلامیہ سے ایک کتاب ہے کہ در میان علماء کے ساتھ اصول و کتب ستہ و صحاح ستہ کی مشہور ہوئی ہیں
جب محدث کہیں کہ روا کا الجماعت تو مراد یہ ہے کہ ان چہ آدمیوں نے ان چہ کتابوں میں روایت

اتقہ لفظ ابن خلدان کا یہ ہر وکان یتشیع فمآز الواید فعوان فی حُصْنِهِ حَتَّى اُخْرِجُوا مِنْ
المسجد وفي رواية اخرى يدا فعوان في خصيتيه ود اسوة فخرجل الى الرملة فمات انتحلي
اور جب انکے خادم آؤنکو اور ٹکا کر گھر لائے تو فرمایا کہ مجھے اسی دم مکہ معظمہ کو روانہ کرو تا کہ مکے میں یا مکہ کی راہ
میں مروں کہتے ہیں کہ مکے میں وفات پائی اور درمیان صفا و مروہ کے مدفون ہوئے انکی وفات روز
دوشنبہ تیرہویں صفر کسی نے کہا شعبان ۳۲۰ ہجری میں ہوئی قالہ الدارقطني ابو نعیم اصفہانی نے
کہا کہ جب او کو دمشق میں روند اتوروند نے کے سبب وفات پائی انہوں نے کتاب خصائص
فضل حضرت علی و اہلبیت علیہم السلام میں تصنیف فرمائی اور اکثر روایتیں انکی اوس کتاب میں نام
احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے ہیں اور نیز دارقطنی نے کہا ہے کہ انکو دمشق میں محنت پہونچی پس شہادت
پائی اور مکے میں انتقال کیا کسی نے کہا کہ مکہ میں ارض فلسطین سے بعض نے کہا کہ او کی نعش کو رملہ
سے مکے میں پہونچایا والد علم بنی السنہ لذلانی الامت

ترجمہ ابوداؤد صاحب سنن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابوداؤد سلیمان بن اشعث بن اسحق بن بشیر از دی سمجستانی رحمہ اللہ ایک حافظ ہیں حفاظ حدیث شریف
و علم علل حدیث کے درجہ عالیہ میں تہہ نسک و صلاح سے گشت بلاد کا کیا اور عراقیوں خراسانیوں سے
شامیوں مصریوں جزیریوں سے لکھا انکے سنن کتاب قدیم ہے جسکو بغداد میں تالیف کیا اور اوس نا
کے لوگوں نے اوسکی روایت او لسنے کی اور امام احمد پر اوسکو عرض کیا اور انہوں نے اوسکو حمید و تحسن کہا
اون سے منقول ہے کہ میں پانصد ہزار حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو قید کتابت میں لایا او
اپنے سنن کو او لسنے نکالا اور اوس کتاب میں چار ہزار چھ سو حدیث کو وارد کیا جو کہ صحیح ہیں یا مقارب صحیح
انکے مذہب میں اختلاف ہے ابو اسحق بشیر از دی نے او کو طبقات الفقہاء میں منجملہ اصحاب امام احمد
شمار کیا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ شافعی تھے ابراہیم حربی نے کہا کہ جب ابوداؤد نے کتاب سنن
تصنیف کی تو حدیث واسطے او کے مثل لو ہے کے واسطے داؤد علیہ السلام کے نرم و آسان ہو گئی
حافظ ابوطاہر سلفی نے اس مضمون کو نظم کیا اور کہا نظم

ابو داؤد صاحب سنن
ابو داؤد صاحب سنن
ابو داؤد صاحب سنن

۱۷

سنن میں حارث بن سکیں سے روایت کرتے ہیں جو کہ عالم صالح اور قاضی مصر تھے باین طریق کہ قرئی علیہ وانا اسمع اور یوں نہیں کہتے کہ حدثنا وَاخبرنا حِطْرَح وقت روایت کے اپنے دوسرے مشائخ سے کہتے ہیں اسلئے کہ درمیان ان کے اور حارث کے کچھ خشونت ہو گئی تھی اونکی مجلس میں ظاہر نہیں ہو سکتے تھے پس اونکی روایت کے وقت گھر کے کونے میں چپکرا س طور پر حدیث سنتے تھے کہ حارث کی آواز کو تو سنیں اور اپنا شخص اونپر ظاہر نہ کریں عراقی نے فرمایا ہے کہ ان کے طریقے میں التساع ہے تخریج احادیث میں اون لوگوں سے جو کہ مختلف فیہ ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ میرے نزدیک آدمی متروک نہیں ہوتا مگر اس وقت کہ سب اوسکے ترک پر اتفاق کریں اور اگر ایک توثیق کرتا ہے اور دوسرا تضعیف تو میں اوسکو بسبب تشدید بعض کے ترک نہیں کرتا ہوں کہتے ہیں کہ ابوداؤد بھی اسی راہ پر چلتے ہیں بعض مواضع میں کہ ابوداؤد و ترمذی نے اخراج حدیث کا کیا ہے نسائی اوس سے اجتناب کرتے ہیں بلکہ اخراج حدیث سے بعض رجال شیعین کے بھی اجتناب فرماتے ہیں بالجملہ یہ ایک بزرگ ہیں بزرگان حدیث سے صوم داؤدی پر مواظبت و مداومت رکھتے تھے اور باین ہمہ کثیر الجملع تھے انکی چار بی بیان تین نزدیک ہر ایک کے ایک رات بسر کرتے تھے اور لونڈیاں بھی بہت تھیں قالہ ابن عساکر مصر سے انکا کلنا ماہ ذیقعدہ ۳۲۲ تین سو دو میں ہوا حکایت تاسیخ ابن خلکان و تاسیخ امام یافعی ضی الدین و اشتر اللمعات و بستان المحثین وغیرہ میں انکی موت کا سبب یہ لکھا ہے کہ جب تصنیف مناقب مرتضوی یعنی خصا کبری سے فارغ ہوئے تو چاہا کہ اوس کتاب کو جامع دمشق میں بر ملا بیان کریں تاکہ جو لوگ اوس جگہ کے بسبب طول سلطنت بنی امیہ کے اوس دیار میں مائل طرف مذہب نواصب کے ہوئے ہیں ہتھ پا جائیں کسی قدر اوس کتاب سے ذکر کیا تاکہ ایک سائل نے کہا کہ مناقب امیر المومنین معاویہ میں بھی کچھ تم نے لکھا ہے انہوں نے کہا اے امیرضی معاویہ ان میں خیر جہاں سا برا اس حتیٰ یفضل یعنی معاویہ کو یہی پس ہے کہ سر بسر نجات پائیں اونکے مناقب کماں ہیں ایک روایت میں یہ آیا ہے کہ یہ کلمہ کہا ما اعراف لہ فضیلۃ الا لا اشیع اللہ بطنک عوام لوگوں نے اونکو تشیع کی تہمت لگا کر لکھ کر کوہ کیا بستان المحثین میں فرمایا ہے کہ چند ضرب اونکے خصیتیں میں پہونچی کہ سبب اونکے نیم جان ہو گئے

طرف سجستان یا سجستان کے ہے جو کہ ایک قریہ ہے قریٰ بصری سے اتنے البستان المحدثین میں فرمایا ہے کہ ابن خلکان باوجود کمال تاریخ دانی و تصحیح انساب کے اس نسبت میں او کو غلط ہوا شیخ تاج الدین سبکی نے بعد نقل او کی عبارت لکھا ہے کہ یہ وہم ہے اور صواب یہ ہے کہ یہ نسبت سے طرف اقلیم معروف کے جسکی سرحد بلاد ہند سے ملی ہوئی ہے انتہی یعنی یہ نسبت طرف سیستان کے ہے جو کہ ایک ملک مشہور ہے ہا میں سند و ہرات متصل قندھار کے اور چشت کہ مکان بزرگان چشتیہ کا ہے وہ بھی اس ملک میں واقع ہے اور بُست قدیم الزمان میں پای تخت اوس ملک کا تھا اور عرب اس ملک کی نسبت میں سجزی کہی کہتے ہیں اتنے کذا فی اتحاف النبلا

ترجمہ ابوداؤد الطیب السی رضی اللہ عنہ

سلیمان بن داؤد بن جبار و دطیا السی اصل میں شہر فارس کے تھے آخر کو بصرے کی سکونت اختیار کی وہاں کے محدثوں سے جیسے شعبہ و ہشام و ستوانی و ابن عون وغیرہم بہت سی روایات رکھتے ہیں احادیث طویلہ کو بہت خوب یاد رکھتے تھے اس سبب میں اپنے اہل زمانہ میں معروف و ممتاز تھے علم حدیث نہایت شیخ سے اذ کیا اور اونسے بہت سی خلق نے روایت کی اور منتفع ہوئے کہتے ہیں کہ جو کچھ وونسے لکھا ہے شمار میں چالیس ہزار حدیث کو پہونچا ہے یعنی مع طرق و آثار موقوفہ کے بخمس بن معین و ابن مدینی و فلاس و وکیع اور دوسرے علماء اسماء رجال نے او کی تعدیل و توثیق مفطر کے ہے حق یہ ہے کہ وہ اسی قسم کے آدمی تھے ساٹھ برس زندہ رہے ساٹھ دو سو چارین انتقال کیا یہ ابوداؤد صاحب سنن کے غیر ہیں کیونکہ یہ او نہر بہت زمانہ مقدم ہیں جیسا کہ انکی تاریخ وفات سے ظاہر ہے اصحاب صحاح ستہ غالباً انسے بیک واسطہ روایت کرتے ہیں کذا فی البستان المحدثین

ترجمہ ابو نعیم صاحب حلیۃ الاولیاء رضی اللہ عنہ

ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحق بن موسیٰ بن مہران امبہانی حافظ مشہور صاحب کتاب حلیۃ الاولیاء اعلام محدثین و اکابر حفاظ دین و ثقات صوفیہ متقین سے ہیں ۳۶۶ ہجری میں پیدا ہوئے چھ برس کی عمر میں مشائخ عمدہ حدیث بطریق تبرک او کو اجازت دی اور جب جوان ہوئے تو اجلہ مشائخ سے

لامام اہلیہ ابی داؤد
لنہی اہل زمانہ داؤد

ان الحدیث و علمہ بکمالہ
مثل الذی لان الحدید و سبکہ

حکایت سہل بن عبد اللہ تسری رضی اللہ عنہ انکے پاس آئے اور کہا میں تم سے ایک کام رکھتا ہوں
کہا کیا ہے کہا اگر تم کرو با امکان کہا اگر ممکن ہے تو میں ضرور کروں گا کہ تم اپنی زبان نکالو کہ جسکے ساتھ
تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث کی ہے کہ میں اسکو بوسہ دوں ابوداؤد نے زبان
نکالی تسری نے اسکو جوہر و لادت انکی ۳۲ ہجری میں ہوئی بارہا بغداد میں آئے بعد اسکے بصرے
کی سکونت اختیار کی اور اکثر بلاد اسلام میں خصوصاً مصر و شام و حجاز و عراق و خراسان و جزیرہ میں گشت
کر کے علم حدیث کا اخذ کیا حفظ حدیث و اتقان روایت و تقویٰ و احتیاط میں درجہ عالی رکھتے تھے ایک
آستین انکی کشادہ اور دوسری تنگ تھی اسباب کا اونے پوچھا تو کہا کہ کشادہ واسطے رکھنے اجزاء
کتاب کے ہے اور دوسرے کو کشادہ رکھنا اسراف ہے شاگرد ہین امام احمد و قعبنی و ابوالولید طلیاسی و مسلم
بن ابراہیم و یحییٰ و غیرہم کے اور ترمذی و نسائی و احمد بن حنبل و غیرہم انے روایت رکھتے ہین انکی تلمیذ
سے چار آدمی سرآمد محدثین ہوئے ایک تو انکے فرزند ابوبکر دوسرے ابن اعرابی تیسرے لولوی چوتھے
ابن واسد امام احمد رحمہ اللہ باوجودیکہ انکے استاذ ہین غیرت کی حدیث کو انے روایت کیا موسیٰ بن ہارون
نے کہ ایک بزرگ ہین بزرگان اوس عہد کے انکے حق میں کہا ہے کہ ابوداؤد دنیا میں واسطے حدیث
کے اور عقبیٰ میں واسطے جنت کے پیدا کئے گئے ہین وفات انکی سو اویں شوال ۲۵۷ھ و سو پچھتر ہجری
میں بعمر ۶۷ سال ہوئی بصرے میں مدفون ہین انکے فرزند ابوبکر عبد اللہ بن ابی داؤد رحمہ اللہ
اکابر حفاظ بغداد سے تھے عالم متفق علیہ امام بن امام انکی کتاب مصابیح ہے اپنے والد کے شیوخ میں مصر و
شام میں شریک رہے اور بغداد و خراسان و اصفہان و سجستان و شیراز میں سماعت کی ۶۷۰ ہجری
سولہ ہجری کو انکی وفات ہوئی مصنفان صحیح سے ابوعلی حافظ نیشابوری و ابن حمزہ اصفہانی
انکے ساتھ احتجاج کیا ہے ابن خلکان نے کہا کہ سجستانی کبسر سین مملہ و جیم سکون سین ثانیہ و فتح
تامی ثناء فوقیہ و بعد الف نون نسبت ہے طرف سجستان اقلیم مشہور کے اور کہا گیا ہے بلکہ انکی نسبت

۹

کاشل دریا کے ہے تو یہ مجھ انہار ہوگا *

ترجمہ ابن ابی شیبہ صاحب مُصَنَّف رَضِیَ اللہ عنہ

ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ براہیم بن عثمان غلبی صاحب مصنف فی الحدیث مولیٰ بنی عباس
بابی موحده ساکنہ بعدین مملہ سے تھے اسلئے او کو عبسی کہتے تھے بستان المحدثین میں لکھا ہے کہ یہاں
تین صورتیں مشتبہ کتب حدیث میں وارد ہوتی ہیں پس علامت فاروقہ درمیان ہر تین کے یہ ہے کہ اگر
و شہخص جبکی نسبت میں یہ صورت ہوا اہل کوفہ سے ہے تو وہ عبسی بابی موحده وسین مملہ سے ہے
اور اگر اہل بصرے سے ہے تو عبسی ہے یا می تختیہ وشین مجملہ اور اگر اہل شام سے ہے تو عبسی ہے
بنون وسین مملہ اور یہ ابو بکر اہل کوفہ سے ہیں اور انکے سوا ہی اس مصنف کی ایک اور سند اور بعض تصانیف
ہی ہیں استفادہ علم حدیث کا شریک بن عبداللہ قاضی کوفہ اور ابوالاحوص اور ابن مبارک اور ابن عیینہ
وجیر بن عبد الحمید اور انکے اقوان سے کیا اور ان سے ابو ذر عہ و بن جری و مسلم والوداؤد و ابن ماجہ
اور خلألق بسیار نے یہ علم حاصل کیا ہے یہ ایمرہ فن حدیث شریف سے ہیں ابو ذر عہ نے کہا کہ ہمارے
زمانے میں علم حدیث کا چار آدمیوں کی طرف منتهی ہوا ہے ابو بکر بن ابی شیبہ کہ سر حدیث میں یکتا
ہیں اور احمد بن حنبل فقہ وفہم حدیث میں مستثنیٰ ہیں اور ابن معین جمع و تفسیر حدیث میں ممتاز ہیں اور
علی بن مدینی علل حدیث اور اسکے مخرج میں یگانہ و بے ہمتا ہیں لیکن وقت مذکرہ میں ابو بکر سارے
اہل عصر سے احفظ ترین تہذیب و ترتیب میں بھی اپنے اقوان پر امتیاز رکھتے ہیں ماہ محرم ۲۳۵ ہجری
میں انتقال کیا رحمہ اللہ تعالیٰ *

ترجمہ خطیب صاحب تاریخ بغداد رَضِیَ اللہ عنہ

ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن محمد بن ثابت بغدادی معروف بخطیب حفاظ متقنین و علماء
ستہرین سے تھے کہا ہے کہ اگر سوا ہی تاریخ کے انکی اور کوئی کتاب نہ ہوتی تو یہی کتاب کفایت کرتی کیونکہ
یہ انکی اطلاع عظیم پر دلالت کرتی ہے لیکن انکی مصنفات ساٹھ کتابوں سے زیادہ قریب سنو کے
ہیں اور کا فضل انکے وصف اشہر ہے مہجملہ انکی کتب کے مؤلف و مختلف اور کتاب الرواۃ عن

سماع کیا اور حدیث حاصل کی طبرانی والی الشیخ وحبابی والی علی صوان والی ابو بکر آجری و ابن خلدون نصیبی بن عبد الکبیر خطابی سے استفادہ تامہ کیا جب بڑے بڑے کو پہونچے اور متوجہ افادہ کے ہوئے تو حفاظ فن حدیث شریف نے انکی طرف رجوع کیا اور انکے دروازے پر ہجوم کیا اور بہت فائدہ حاصل کیا قطیب بغدادی اسکے اخص تلامذہ سے ہیں اور ابو سعید مالینی اور بہت سے محدث اس کے شاگرد ہیں اشتعال علم حدیث میں یہاں تک نوبت پہونچی تھی کہ سوا ہی سماع حدیث اور اسکی تصنیف کے انکی غذا نہ تھی اول آدمی جو انکے اجداد سے مشرف باسلام ہوا مہران ہیں اور مہران مولی ہیں عبد اللہ بن معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب کے انکی بہت تصنیف ہے منجملہ اسکے کتاب معرفۃ الصحاح اور کتاب دلائل النبوت دو جلد اور استخراج بخاری و مسلم پر اور تاریخ اصفہان اور کتاب صفۃ الجنۃ اور کتاب الطب اور کتاب فضائل الصحابہ اور کتاب المعتقد اور رسائل دیگر بھی ہیں ۳۷۳ھ ہجری ہاشم محرم کو دار آخرت کی طرف رحلت فرمائی ۴۷۷ برس کی عمر تھی کذا فواتح البلاء رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ ابو یعلیٰ موسیٰ رضی اللہ عنہ

ابو یعلیٰ احمد بن علی بن مثنیٰ بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال تمیمی موسیٰ انکی ولادت ۱۲۸ھ میں ہوئی پندرہ برس کے تھے کہ طلب علم حدیث کے شوق میں سفر کیا اور عمر طویل پائی علی بن جعد اور یحییٰ بن مسیین و دیگر محدثین عمدہ کے شاگرد ہیں ابن حبان والی حاتم و اسمعیل اس کے شاگرد ہیں لوگوں کو انکے صدق و دیانت و امانت و علم و تقویٰ و دیگر صفات محمودہ میں اعتقاد عظیم تھا تصنیف و ترویج علم میں صالحہ رکھتے تھے محض حسبہ اللہ تعلیم علم حدیث شریف میں مشغول رہتے تھے انکی ثلاثیات بھی ہیں کہ درمیان انکے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین واسطے سے زیادہ نہیں ہیں ابن حبان نے انکا ذکر ثقات میں کیا ہے وفات انکی ۲۸۸ھ میں ہوئی جس دن انہوں نے انتقال فرمایا اوس دن مصل کے بازار بند ہو گئے لوگ گریان و سوزان انکے جنازے پر جمع ہوئے ۵

وان کان ہنہ و ان نہادند

گریان جگر زمین کشادند

رحمۃ اللہ تعالیٰ اسمعیل بن محمد فضل تمیمی نے کہا ہے کہ ساری مسانید مثل ہنرون کے ہیں اور مسند ابو یعلیٰ

کسی حدیث کو ذکر نہ کریں جیت تک کہ اس حدیث کو خطیب پر پیش نہ کریں اور وہ اجازت نہ دین حکایت
انکے عہد میں بعض یہودیوں نے جو کہ خیبر میں سکونت رکھتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت
میں وہاں سے اوٹھ کر اطراف و جوانب شام میں منتشر ہو گئے تھے رو بکاری خلیفہ میں حضور صلی اللہ
وآلہ وسلم کا نام مبارک پیش کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خط تھا اور مرنہوی اور شہادت ایک جماعت
کثیر صحابہ کی اوسپر ثبت تھی مضمون خط کا یہ تھا کہ میں نے فلان فلان قبیلہ یہود سے جزیہ ساقط کیا اور
معاف کر دیا خلیفہ نے اوسکو خطیب کے پاس بھیجا خطیب نے بعد ازاں کے فرمایا کہ یہ تمام رور و روجل ہے
اس واسطے کہ اوسمیں گواہی معاویہ و سعد بن معاذ کی ثبت ہے اور معاویہ فتح خیبر کے وقت مسلمان نہ
اور شرف صحبت حاصل نہ کیا تھا اور سعد نے غزوہ خندق میں تیر کا زخم کمایا اور متصل غزوہ بنی قریظہ کے
وفات پائی فتح خیبر کے وقت وہ زندہ نہ تھے یہ حکایت بستان المحدثین میں لکھی ہے سید علامہ محمد
بن اسماعیل امیر سالہ افادۃ الامم بذکر احکام اہل الذمہ میں تفصیل اوسکو لائے ہیں جناب خطیب باوجود اس
علم و فضل کے شعر کے ساتھ بھی الفت رکھتے تھے ایک قطعہ بغایت فصیح و بلیغ اونکی نظم شریف کا
اتحاد میں ذکر فرمایا ہے جب بیمار ہوئے تو خلیفہ سے کہلا بھیجا کہ میں کوئی وارث نہیں بکٹا ہوں میرا
مال بیت المال کو پہنچتا ہے اگر اذان ہو تو میں اوسکو بطور خود نشہ صرف کر دوں خلیفہ نے کہا مبارک
ہے تمام کتابوں کو وقف کر دیا اور تمام اجناس مال کو راہ خدا میں اعلیٰ میں صرف کیا ساتویں ذی حجہ
۳۶ھ ہجری کو بغداد میں وفات پائی سمعانی نے کہا کہ شوال میں انتقال کیا شیخ ابو اسحق شیرازی نے
کہ شاہیر مشائخ شافعیہ سے اور جامع علوم ظاہر و باطن تھے اونکے جنازے کو اپنے کاندھے پر لیا
کہتے ہیں کہ اونہوں نے اونسبہت نفع حاصل کیا تھا اور اونکی تصانیف میں مراجعت کرتے تھے خطیب
اپنے وقت میں حافظ مشرق تھے اور ابن عبد البر حافظ مغرب لطف یہ ہے کہ دونوں نے ایک ہی سا
بین انتقال کیا رحمہما اللہ اعلیٰ حکایت محب الدین بن نجار نے تاریخ بغداد میں کہا ہے کہ ابوالبرکات
اسمعیل بن ابی سعد صوفی رحمہ اللہ اعلیٰ نے کہا ہے کہ شیخ ابوبکر بن زہرا صوفی نے ایک گور جانب قبر
شریف حضرت بشیر حافی رضی اللہ عنہ کے اپنے واسطے بنائی تھی ہر سہفتہ کو وہاں جا کے اوسمیں سوتے

مناجات حیات میں اچھے لکھے
قبر بنانا

ملک اور روایت الانباء عن الآباء وغیرہ کتب مفیدہ ہیں ولادت انکی روز پنجشنبہ سبت و چہارم ذی قعدہ
۳۹۲ھ یا چھٹی تاریخ ماہ جمادی الآخرہ کو ہوئی اسکے والد ماجد بھی علم حدیث کے ساتھ مناسبت رکھتے تھے
وہ انکو اس فن شریف کی تفصیل پر حرص دلاتے تھے گیارہ برس کے تھے کہ طلب علم میں شروع کیا اور
سفر اختیار کئے بصرہ و کوفہ و نیشاپور و اصفہان و دینور و ہمدان و رمی و حجاز میں ابو نعیم صاحب حلب
اور ابو سعید البیہقی و ابو الحسن بن بشران و دیگر علماء سے استفادہ کیا اور فقہ ابو الحسن محامدے و قاضی
ابو الطیب طبری وغیرہ سے حاصل کی باوجود اسکے کہ فقہیہ تھے حدیث شریف و تاریخ اوپر غالب آگئی
تھی ابن مالک لاکھ محدث مشہور ہیں منجملہ انکے شاگردوں کے ہیں صحیح بخاری مکہ معظمہ میں سنی کریمہ
پر کہ مشاہیر روایات بخاری سے ہیں پانچ دن میں ختم کی اور ابو عبد الرحمن اسمعیل بن احمد حسیری
نیساپوری معروف بفریر پر بخاری شریف تین مجلس میں پڑھی اور کشمیری سے بھی بخاری شریف
کا سماع کیا وقت مغرب کے اوسکا پڑھنا شروع کرتے اور متصل نماز فجر کو بس کرتے اسی طرح کسی
راتیں گزاریں اور تیسرے دن چاشت سے مغرب تک اور مغرب سے صبح تک پڑھتے گئے اور تمام کیا وہی
لے لے کر یہ قوت دماغ کی اور مہارت پڑھنے میں نوادر سے ہے بعد فراغ کے ان کتب کے بعد ادب میں اقامت
اختیار کی اور تصنیف و روایت حدیث میں اوقات اپنے معمول کے یہاں تک کہ دارالرضوان کی طرف دوڑ گئے
ہر روز قرآن شریف کا ختم کرتے اور تجوید و ترتیل سے پڑھتے تھے سفر حج میں لوگ اونسے لفظ بلفظ
اور باوجود سفر کی تکان کے اس ورد کو ناغہ نہیں کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ثروت ظاہر و باطن
پکھ اوںکو بخشی تھی طالبان اس فن شریف پر صدقات و خیرات بہت جاری رکھتے تھے حج میں جب
متصل آب زمزم پہونچے تو تین بار اوس آب مبارک سے سیر ہو کر پیا اور تین چیز کی اللہ تعالیٰ سے دعا کی
کیونکہ دعا اوس حالت میں مستجاب ہوتی ہے اول یہ کہ تاریخ بغداد کی روایت کریں اور وہ منتشر ہو جائے
دوسرے یہ کہ جامع منصور میں جو کہ بہترین بقاء بغداد ہے الامار و تعلیم حدیث شریف میں مشغول ہوں
تیسرے یہ کہ دفن اور کا متعلق حضرت بشر حافی رضی اللہ عنہ کے ہو یہ تینوں حاجتیں انکی روا ہوئیں
اور بغداد میں انکا مرتبہ یہاں تک پہونچا کہ خلیفہ وقت حکم کیا کہ کوئی آدمی اعظان و خطیبان اور دیگر اصناف علماء سے

محنت و مشقت ہوئی تیس برس تک بوریے پر سوئے اور راحت و آرام اپنے اوپر حرام کر لیا توسع علم حدیث و کثرت روایت حدیث میں ممتاز و مستثنیٰ تھے ابو العباس احمد بن منصور شیرازی نے کہا کہ میں نے طبرانی سے تین لاکھ حدیثیں لکھی ہیں آخر عمر میں بوجہ رد مذاہب و واسطہ اسماعیلیہ کہ اس وقت میں اعدائی اہل سنت تھے انہیں کھرا دلوں و آنکھیں بصارت ظاہری سے عاری ہو گئیں آٹھویں ذیقعدہ ۳۶۷ ہجری میں وفات ہوئی حافظ ابو نعیم صاحب علیۃ الاولیاء نے انہیں جنازے کی نماز پڑھی انکی عمر یکصد سال و دو ماہ کی ہوئی ابن خلکان نے کہا انکی سپیدالشبہ سنہ ۳۶۷ کو طبرہ شام میں ہوئی سکونت اصفہان میں رکھتے تھے تا وفات کہتے ہیں کہ روز شنبہ ماہ ذی قعدہ یا شوال میں مرے اور جانب جعہ و سی صاحب رسول الدیلمی الدعلیہ و آلہ وسلم میں مدفون ہوئے طبرانی بفتح طامی معلوم و باسی موعده نسبت سے طرف طبرہ کے اور لخمی بفتح لام و سکون غامی بمعجمہ نسبت سے طرف لخم کے اور نام انکا مالک بن عدی ہے اور وہ جذام کے بھائی ہیں اور مؤلف تصنیف ہے موطا کی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ حاکم صاحب مستدرک رضی اللہ عنہ

ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ بن نعیم بن حاکم ضبی طہمانی حاکم نسیا بوری حافظ معروف بابن بیع اپنے زمانے میں امام اہل حدیث تھے اور اسباب میں کتابین تالیف کیں کہ مثل اوکے مسبق نہیں ہوئیں حاکم عالم عارف و واسع العلم ہیں ابوہل محمد بن سلیمان مصلوکی پر تفقہ کر کے اور ابو علی بن ابی ہریرہ فقیہ پر قراءت کی اور طلب حدیث شریف کی فرمائی حدیث شریف انہیں غالب ہو گئی اور آپ کے ساتھ شہرت پائی حدیث شریف کو ایک جماعت لا تھلی سے سنی انکے شیوخ کی معجم دونہارا آدمیوں کو پہونچتی ہے انکی تصانیف علوم میں ایک نہار بالسوجز کو پہونچتی ہے سبھلہ اوکے مدخل الی علم الصحیح المستدرک علی الصحیحین ہیں دارقطنی کے ساتھ مباحثہ کیا اور دارقطنی نے اوکو پسند فرمایا ۱۵۹ میں قاضی نسیا بور کے ہو گئے تھے ایام دولت سامانیہ میں بعد اس کے قاضی جرجان کے ہو کر متع ہو گئے بستان المحدثین میں فرمایا ہے کہ انکو حاکم اسلئے کہتے ہیں کہ یہ قاضی ہو گئے تھے اور طہمانی نسبت سے طرف ایک جد کے انکے اجداد سے جبکا نام طہمان تھا اور ابن البیع بفتح موعده و تشدید تحتیہ اوس سبب کہتے ہیں کہ ایک

اور قرآن شریف پڑھتے جب خطیب نے انتقال کیا اور وصیت کی کہ جانب قبر حضرت بشر حافی میں دفن کرنا
تو اصحاب حدیث ابن زہرہ کے پاس آکے اوس قبر میں دفن خطیب کے درخواست کی وہ سخت ممتنع ہوئے
اور کہا کہ جو جگہ مینے برسوں سے اپنے واسطے بنائی ہے وہ کیونکر مجھے لیجاتی ہے جب یہ حال دیکھا تو
میرے والد ابو سعد سے آکر راجہ کیا میرے والد نے اونکو اپنے پاس بلاکر کہا کہ ہم یہ نہیں کہتے ہیں
کہ تم قبر کی یہ جگہ اونکو دوولیکن ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اگر حضرت بشر حافی زندہ ہوتے اور تم انکے پہلو میں ہوتے
اور ابو بکر خطیب آتے اور تم سے زیادہ ترسیت جگہ میں بیٹھتے تو آیا تمکو اچھا لگتا کہ تم انکے بالائے بیٹھو کہ
نہیں بلکہ میں اڑھتا اور اپنی جگہ میں اونکو بٹھاتا کہ تو پہر اسی طرح اس وقت میں نے چاہے شیخ کا دل
اس بات سے خوش ہو گیا اور اذن دفن کا دیا پس اونکو جانب بشر باب حرب میں دفن کر دیا حکایت
بعض صلحا میں بعد دفن کیے انکو غائب میں دیکھا اور انکے حال سے پوچھا تو کہا انا فی رُوح و ربّی جان

وجنة نعيم

ترجمہ طبرانی صاحب معجم ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر مخفی طبرانی بلاد شام کے شہر حمہ میں سنہ ہجری ماہ صفر کو پیدا ہوئے
اور ۳۷۰ھ میں طلب علم شروع کی اکثر بلاد شام و حریرین شریفین و یمن و مصر و بغداد و کوفہ و بصرہ و اصفہان و
جزیرہ و دیگر معمور ہا میں اسلام میں گشت کیا اور نہرار شیخ بلکہ زیادہ سے سماعت و استفادہ کیا انسانی و
علی بن عبدالعزیز لغوی و بشیر بن موسیٰ و ادیس عطار و ابو زرعہ ثقفی اور انکے اقوان طبرانی کے شیوخ
میں معدود ہیں انکے باپ طلب علم حدیث پر تحریریں و تاکید کرتے تھے اور اونکو اپنے ہمراہ لیکر شہر بشر
گشت کرتے تھے اور اساتذہ کے حضور میں پہنچاتے تھے انکی بہت تصانیف ہیں اور انکے معاجم
ثلاثہ اشہر ترین کتب ہیں حافظ ابو نعیم اور ایک خلق کثیر انکے راوی ہے اور کتاب الدعاء انکی مؤلفہ
جس سے صاحب حصن حصین ناقل ہیں ایک بڑا مجلد ہے اور کتاب المسالك کتاب عشرة النساء و کتاب
النوار و کتاب لائل النبوة اور انکی ایک تفسیر ہے بہت بڑی اور انکے سوا اور توالیف ہیں کہ بالفعل
وہ میسر نہیں ہوتی ہیں حافظ ابن مندہ نے ان سب کو ذکر کیا ہے اونکو طلب علم حدیث میں بہت

معند افقہ امام شافعی کی طرف بھی میل رکھتے ہیں کتاب الدرر فی اختصار المعادی والسیر اور کتاب العقل والقلوب
 و ما جاز فی اوصافہم اور کتاب سجدۃ الجالس وغیرہ انکی تصنیف ہیں روز جمعہ آخر روز ربیع الآخر ۴۶۳ھ
 کو مدنیہ شاطبیہ شرقی اندلس میں انتقال کیا انتقال خطیب بغدادی کا بھی اسی سال میں ہوا یہ حافظ
 مغربی اور وہ حافظ مشرق اور اس فن میں دونوں امام وقت تھے نثری نسبت کے طرف مغرب
 قاسط کے کہ ایک قبیلہ کبیر مشہور ہے رحمۃ اللہ تعالیٰ تمہید کا پورا نام یہ ہے التہید للمافی المعانی
 من المعانی والا سائید انکی ایک کتاب ستذکار مذاہب ایما الاصل فی التضمنہ الموطا من المعانی
 والا سائید یہ کتاب بڑی ہے بخط جلی قریب تیس جلد کے اور بخط خفی پندرہ جلد کے ہے +

ترجمہ مروزی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ابو اسحق مروزی ابیہیم بن احمد ایک امام ہیں ایمہ دین واصحاب جوہ سے ابن شریح پر تفقہ کیا امام حلیل
 زادہ ربیع بخر خضہ غم خاص معانی دقیقہ سے ریاست علم کی بغداد میں انکی طرف منتہی ہوئی اور فقہ نے انکے
 اصحاب بلاد میں انتشار پایا انہوں نے شرح مختصر مزنی اور کتب یگ اصول میں تصنیف کیں آخر عمر میں مصر
 آگئے سال قمری ۴۳۳ھ میں اور یہ امام شافعی کی مجلس میں بیٹھے اور لوگ انپر جمع ہوئے اور انکی مجلس سے
 شکر امام اصحاب حدیث کے آفاق و اطراف کو گئے اور آفاق سے سواریان کسں کر لوگ طرف وانکے
 آئے وفات انکی مصر میں ۴۳۳ھ میں ہوئی نزدیک امام شافعی رضی اللہ عنہ کے دفن ہوئے امام سید
 رضی اللہ عنہ نے حسن المحاضرہ میں انکا ذکر کیا ہے ابن خلکان فرماتے ہیں کہ یہ اپنے زمانے کے
 امام تھے فتویٰ و تدلیس میں فقہ ابو العباس بن میرج سے اخذ کی اور او میں بارع وفائق ہوئے
 درب مروزی بغداد میں انہیں کی طرف منسوب ہے مروزی بفتح میم و سکون را و فتح وا و بعد اس کے
 زای مع نسبت کے طرف مروشاہجان کے جو کہ ایک کرسی ہے کہ اسی خراسان سے یعنی پامی تخت او
 خراسان کے کہ اسی چارہاں نیسا بور ہرات بلخ مروا و سکومروشاہجان واسطے تمیز کے مروا و روسی کہتے
 ہیں بانی اوسکا اسکندروا القرنین تھا اور پامی ملک خراسان کا ہے اوسکی نسبت میں زار زیادہ
 کر دیا جیسا کہ نسبت رسی میں رازی بولتے ہیں اور اصطرخسین اصطرخسین ولیکن یہ زیادت مختص

شخص انکے اجداد سے بیع متابع کو لغت ہندی میں بیوپاری کہتے ہیں انکی ولادت ۳۲۱ھ کو نسیابو
میں ہوئی انکے والد نے مسلم کو دیکھا تھا اور یہ اپنے باپ سے روایت رکھتے ہیں اور ابو العباس اصم و
ابو عبد اللہ اصرم و ابو العباس بن محبوب و ابو عمرو بن السماک و ابو علی نسیابوری و دیگر اجلہ علمای
اس فن سے اور ابو ذر صاحب روایت بخاری و ابو یعلیٰ خلیل و ابو القاسم قشیری و بیہقی و دیگر اساتذہ
اس صنعت کی الشیروایت کرتے ہیں حکایت انکی وفات عجیب طور پر واقع ہوئی ایک دن حمام
میں آئے اور غسل کیا جب وہاں سے نکلے تو ایک آہ کہنچی اور جان دیدی ہنوز لنگ بندھا ہوا تھا
اور کپڑے نہیں پہنے تھے یہ واقعہ ماہ صفر ۳۵۰ھ میں ہوا بعد وفات کے انکو خواب میں دیکھا کہ کہتے
تھے میں نے نجات پائی پوچھا کس چیز میں کہا حدیث کے لکھنے میں انتہی سچ ہے حدیث شریف ایسی
ہی چیز ہے کہ اسکا لکھنا نجات بخشتا ہے تو پھر اسکے پڑھنے اور روایت کرنے اور اسکے پہنچانے کا
طرف لوگوں کے اور خود اوپر عمل کرنے کا کیا پوچھنا ہے اللہم اجعلنا منہم واحشرنا فی
ذمہم بجاہ صاحب الحدیث صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وارزقنا شفاعتہ ینعم
القیامۃ آمین حمدویہ بفتح حامی مہلہ وسکون میم وضم دال مہلہ وسکون واو وفتح یای تمثیہ قارا ابن ندک

ترجمہ ابن عبد البر صاحب کتاب التہدید واستیعاب رضی اللہ عنہ

یوسف بن عبد البر بن محمد بن عبد البر بن عاصم نمری قرطبی کیا علمای مغرب سے ہیں حدیث شریف
واثر و ما تعلق بہا میں امام عصر تھے جمعے کے دن کہ امام خطبے میں تھا ۳۶۸ھ ماہ ربیع الاول میں پیدا
ہوئے یہ اگرچہ خطیب بغدادی کے معاصر ہیں لیکن انکا طلب کرنا علم حدیث کو قبل تولد خطیب سے ہے
انہوں نے قرطبہ میں ایک جماعت علماء سے علم اخذ کیا اور روایت کی اور علماء دور دست انکے
واسطے اجازتیں لکھیں حفظ و اتقان میں سرآمد اہل زمان تھے موطا میں کتب مفیدہ تالیف کیں منجملہ
اونکے کتاب التہدید ہے مرتب اسماء شیوخ مالک پر یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ پہلے اسکے مثل نہیں ہوئی
اور یہ شجرہ ہے یہ کتاب نادرہ روزگار و سرمایہ مجتہدان اول الایہی والا بصائر سے ہے اور جمع اسماء
صحابہ میں ایک کتاب مفیدہ جلیل لکھی مسمیٰ باستیعاب اول امر میں ظاہری تھے بعد اوسکے مالکی ہو گئے

انکا ذکر کیا ہے اور اپنی شراکی ہے بعد اوسکے کہا کہ روایات میں خطا بھی رکھتے ہیں بیشتر اپنے حفظ و یاد پر اعتماد کرتے تھے اور نسخہ صحیحہ کو نہیں دیکھتے تھے بلکہ اپنے وجہ انکی روایت میں خطا واقع ہوتی تھی ۲۹۲ ہجری میں رند میں بلاد شام سے وفات پائی رحمہ اللہ انکی مسند کو مسند کبیر بھی کہتے ہیں اول اوسکا مسند ابی بکر بن

ترجمہ ابن سعد صاحب الطبقات رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو عبد اللہ محمد بن سعد زہری کاتب اقدی ایک فاضل نبیل ہیں واقفی کے مصاحب رہے سفیان بن عیینہ اور انکے انظار و امثال سے سماع کیا اور انسے ابو بکر بن ابی الدنیا و ابو محمد حارث بن ابی اسامہ تمیمی نے روایت کی اور ایک بڑی کتاب طبقات صحابہ و تابعین اور اپنے وقت تک کے خلفاء میں تصنیف کی اوسمیں اجادہ و احسان کیا وہ پندرہ مجلد میں داخل ہوتی ہے صدوق ثقہ تھے اور کثیر العلام غزیر الحدیث والروایہ کثیر الکتاب یعنی کتب حدیث و فقہ وغیرہا تھے خطیب نے تاریخ بغداد میں کہا ہے کہ محمد بن سعد ہمارے نزدیک اہل عدالت سے تھے اور انکی حدیث انکے صدق پر دال ہے کیونکہ اپنی بہت سی روایت میں تحریر کرتے تھے بنی العباس کے موالی میں سے تھے ۲۳۰ ہجری بغداد میں وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی التاج المثل +

ترجمہ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن سفیان قشیری مولیٰ بنی امیہ کے معروف باپ ابی الدنیا تھے انکی ولادت ۳۰۰ میں ہوئی مکلفی باللہ کے مؤدب اتالیق تھے انکے لڑکا بن میں یہ ایک شخص میں ثقات مصنفین اخبار و سنن سے اہل بہت سی کتابیں ہیں زیادہ ایک سوتا لیف سے مشائخ حدیث جیسے علی بن جعد و خلف بن ہشام و سعید بن سلیمان اور عمدہ محدثوں سے سماعت کی اور انسے ایک جماعت نے روایت کی مہملہ انکے ابو بکر شافعی صاحب غیلانیات اور حارث بن اسامہ صاحب مسند اور ابو بکر نجار و احمد بن خزیمہ وغیرہم اس فن کے علماء ہیں ابن ابی حاتم نے کہا کہ میں اپنے والد کے ہمراہ انسے لکھا اور یہ صدوق تھے اور حبس وقت کسی کی مہالست کرتے تو اگر چاہتے اوسکو ہنس دیتے تھے اگر چاہتے تو رولاد دیتے ۳۰۰ میں وفات پائی ذکرہ فی فوات الوفيات کذا فی الاحتاج +

بہنئی آدم ہے نزدیک اکثر اہل علم نسب کے پس فلان مروزی کہیں گے نہ ثوب مروزی بلکہ اوسکی نسبت
میں مروزی بولیں گے بسکون راہ مملہ اور بعض نے یہ فرق نہیں کیا ہے *

ترجمہ محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو عبد اللہ امام فقہاء بغداد میں پیدا ہوئے اور نیشاپور میں نشو و نما پایا ایک مدت مصر میں اقامت
کی بعدہ مصر قندیں میں وطن اختیار کیا اختلاف صحابہ و تابعین میں بعد ہم سب زیادہ تر جانتے تھے انکی تصانیف
جلیلہ میں حدیث و فقہ و نباتات میں سردار تھے انکے شیخ محمد بن عبدالحکم بن محمد ۲۹۴ھ میں انتقال کیا اور وہ
نوسے کی دہائی میں تھے ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں کہا ہے مروزی ہے کہ دیا مصر یہ میں محمد بن نصر اور محمد
بن جریر و محمد بن منذر جمع ہوئے اور گھر میں واسطے کتابت حدیث کے بیٹھے اونسے پاس قوت نہ تھا ورنہ
ڈالا تاکہ جسکے نام کا قوعہ نکلے وہی دوسروں کے کمانے کے واسطے سعی کرے قوعہ ادنین سے ایک کے
نام پر نکلا وقت قلیلہ کا تھا اوسنوں نے اوسکے نماز شروع کی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی نائب مصلحہ اوست
سوتا تھا اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں تو سوتا ہے اور محمد بن
کے پاس کوئی چیز نہیں ہے کہ اوس سے قوت کریں امیر بیدار ہوا حال دریافت کیا لوگوں نے ان
تین آدمیوں کا ذکر کیا فی الفور بیدار ہو کر انکی خدمت میں پہنچائے رحمہم اللہ تعالیٰ *

ترجمہ بزار رضی اللہ عنہ

ابو بکر احمد بن عمرو بن عبدالحق بزار بقدم زامی معجمہ بزار مملہ جو کہ تخم فروشی کرتا ہے ہندی میں اوسکو
پنساری کہتے ہیں یہ اہل بصرہ سے ہیں علم حدیث شریف کا ہوتہ بن خالد شیخ بخاری و مسلم اور عبد اللہ
بن حماد حسن بن علی بن راشد و عبد اللہ بن معاویہ کجیحی سے حاصل کیا اور انسے ابو الشیخ و طبرانی و عبد اللہ
بن قانع اور دیگر محدثین روایت رکھتے ہیں اپنی آخر عمر میں واسطے تعلم علم اور نشر کرنے اونسے حدیثوں کے
جو اونسے نزدیک تین سفر کیا برعکس اوسکے جو متعارف تھے کہ ایام جوانی میں واسطے تحصیل و استفادہ
و تعلم کے سفر کرتے ہیں اور ایک مدت اصفہان و شام میں باین نیت صالحہ اقامت کی کہ کہا ہے
تحصیل العلم من المہل الی اللہ اور ایک خلق کثیر کو علم حدیث شریف کا فیض دیا دار فطنی نے

تخریج تخریج کے جمع وتالیف میں احادیث محفوظہ پر خوب کلام کرتے تھے دمشق کی تاریخ کبیر اسی جلد میں انکی تالیف ہے تاریخ بغداد کے طور پر ہے اوسمیں عجائب لائے ہیں سو اسی اسکے اونکی اور تالیف بھی ہیں اور شعر اباس بہ کہتے تھے انکی ولادت اول محرم ۹۹ھ میں ہوئی اور ۱۵۷ھ کو دمشق میں وفات پائی نزدیک اپنے والد و اہل کے مقابر باب الصغیر میں مدفون ہوئے سلطان صلاح الدین شہنشاہ قطب الدین نیشاپوری نماز جنازے میں حاضر ہوئے دو شخص اور بابن عساکر معروف ہیں ایک تو ابو منصور عبد الرحمن بن محمد بن حسن بن ہبۃ الدین عبد اللہ بن حسین دمشقی لقب بہ فخر الدین معروف بابن عساکر فقیہ شافعی علم و دین میں اپنے وقت کے امام تھے یہ ابن عساکر صاحب تاریخ کے برادر زاد ہیں ولادت انکی ۱۵۷ھ میں ہوئی اور دسویں ربیع الاول چار شنبہ ۲۲۷ھ کو انتقال کیا قبر انکی دمشق کے باہر مقابر صوفیہ میں ہے دوسرے عبد الصمد بن عبد الوہاب بن زین الاسماء ابی البرکات حسن بن محمد بن عساکر امام محدث زاہد امین الدین ابوالیسمن دمشقی شافعی تزیل حرم یہ اپنے دادا اور شیوخ عصر سے سنا کرتے ہیں انکی ولادت ۱۲۷ھ میں ہوئی اپنے وقت میں حجاز کے شیخ تھے حدیث شریف میں انکی تالیف ہے امام نووی رضی اللہ عنہ کے ہم عصر ہیں ۱۲۷ھ میں وفات پائی کذا فی الاختاف ۶

ترجمہ اسماعیلی صاحب صحیح رحمہ اللہ تعالیٰ

ابوبکر احمد بن ابراہیم بن اسمعیل بن عباس اسماعیلی یہ شہر جرجان میں امام وقت تھے فقہ وحدیث میں لوگ انکو مقتدا شمار کرتے تھے ۱۲۷ھ میں اکیس برس بعد وفات امام بخاری سے پیدا ہوئے بعض محدثین عمدہ نے کہا ہے کہ انکو لائق تھا کہ کوئی کتاب مستقل سنن میں تصنیف کرتے کیونکہ وہ کچھ اجتہاد کو پہنچ گئے تھے بہت سی کتابیں انکو یاد تھیں اور علم و فروزہن سلیم انکو نصیب ہوا تھا نہ یہ کہ تابع بخاری کے ہوں اور فقط انکی مرویات کی اسانید کو بیان کریں حضرت شاہ عبدالعزیز محد دہلوی قدس سرہ بستان الحمدین میں فرماتے ہیں کہ سو اسی اس مستخرج کے اونکی اور تصانیف بھی ہیں ایک عجم اور سند کبیر بہت بڑا قریب سو جلد کے ہے لیکن وہ مسند مشہور نہوا وفات انکی غرہ صفر ۱۲۷ھ کو ہوئی یہ صحیح مستخرج ہے صحیح بخاری پر شیخ اسنہ البوا لفضل ابن حجر رحمہ اللہ نے اوسے انتخاب کیا

ترجمہ ابو بکر شافعی صاحب غیلانیات رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم عمربہ یہ بھی محدثین عراق سے ہیں بغداد میں سکونت رکھتے تھے ولادت انکی چھل میں کہ ایک شہر ہے متصل واسطہ کے سترہ ہجری میں ہوئی ۲۶۰ھ میں آغاز طلب علم کا کیا یہ بزاز تھے کپڑے فروخت کیا کرتے تھے موسیٰ بن دشا کہ آخرین اصحاب اسمعیل بن نعلیہ کے تھے اسے استفادہ اس صنعت کا کیا اور محمد بن شداد کہ خاتمہ یاران یحییٰ قطان کے تھے اسے بھی تکمیل کی اور ابو بکر بن ابی الدنیا والی بوقلابہ رقاشی اور دیگر محدثین اہلہ کا ملند کیا طرف جزیرہ مصر اور دور شہرون کے واسطے طلب اس علم شریف کے سفر کے دارقطنی و عمر بن شاہین و ابن الحاملی و طالب بن غیلان و ابن بشران و ابو علی بن شاذان و دیگر علماء اس فن کے انکے شاگرد ہیں دارقطنی و خطیب نے انکی تعریف و توصیف کی ہے انکی وفات ۳۵۲ھ ہجری میں ہوئی فوائد انکی کتاب ہے جسکو غیلانیات بھی کہتے ہیں اسلئے کہ شیخ ابوطالب محمد بن محمد بن ابراہیم بن غیلان سہروی نے اس کتاب کی روایت کی انکی طرف نسبت مشہور ہو گئی یہ کتاب کل گیارہ جزو ہے دارقطنی نے انکی رباعیات کو رسالہ مستقل میں جو الکتاب کہ اکثر متداول ہے اور وقت تحصیل اجازت و سماع کے اسکو پڑھتے ہیں

کذا فی بستان المحدثین

ترجمہ ابن عساکر صاحب ریخ و مشق رحمہ اللہ تعالیٰ

حافظ ابوالقاسم علی بن ابی محمد الحسن بن ہبہ الدین عبد اللہ بن حسین معروف بابن عساکر دمشق بلقب ثقة الدین اپنے وقت میں محدث شام کے اور اعیان فقہامی شافعیہ سے تھے حدیث شریف اور غالب ہوئی اور اسکے ساتھ مشہور ہو گئے اور حدیث کی طلب میں مبالغہ کر کے ایسی چیز جمع کی کہ اپنے غم کو اتفاق نہوار حلت و طواف و گشت و سفر بلاد کا کیا اور مشائخ سے ملاقات کی حلت میں حافظ ابوسعید عبد الکریم بن سمعانی کے رفیق تھے درمیان متون و اسانید کے جمع کر کے حافظ دنیا ہوئے سماعت انکی بغداد میں ۳۵۰ھ میں صحابہ کی و تنوخی و جوہری سے ہے دمشق کی طرف سے کیا خراسان گئے نیشاپور و ہرات و اصبہان و جبال میں داخل ہوئے تصانیف مفیدہ تالیف کئے

نطق النبی لنا بده عن دبه

فعلی النبی صلوات اللہ وسلامہ

کذا فی البستان تاج المکل میں ارتکار ترجمہ حافلہ لکھا ہے اور ارتکا نسب یون ذکر کیا ہے کہ ابو زکریا یحییٰ بن معین بن عون بن زیاد بن بسطام مری بغدادی حافظ مشہور امام عالم حافظ مستفین تھے کہتے ہیں کہ یہ قرۃ النقیما سی نام کے تھے جو کہ انبار کی طرف ہے اور ارتکے والد عبد اللہ بن مالک کے کاتب تھے کسی نے کہا خراج رومی پر تھے اور ارتکا انتقال ہوا تو اپنے فرزند یحییٰ کے واسطے الف الف درہم اور پچاس ہزار درہم چھوڑے انہوں نے سارا مال حدیث شریف پر خرچ کر دیا کسی نے اسے پوچھا کہ تم نے کتنی حدیثیں لکھیں کہا میں نے اپنے اس ہاتھ سے چھ لاکھ حدیثیں لکھیں راوی اس خبر کے احمد بن عقبہ نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ محدثین نے ارتکے واسطے اپنے ہاتھوں سے بارہ لاکھ حدیثیں لکھیں خطیب نے ارتکی وفات ساتویں ذی قعدہ ۳۳۰ ہجری میں لکھی ہے پھر صاحب تاج نے اسکو غلط کہا ہے اسلئے کہ وہ حج کے واسطے مکے گئے پھر مدینہ منورہ کی طرف آئے اور وہیں انتقال کیا جس شخص نے حج کیا وہ کیونکر اوس سال کے ذی قعدہ میں مر سکتا ہے پھر ابن خلکان سے نقل کیا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ قبل حج کر نیسے مرے +

ترجمہ ابن حبان رحمہ اللہ صاحب صحیح

ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ بن معبد ارتکا نسب زید مناۃ بن تیمم کی طرف پہونچتا ہے پس تیممی ہیں اور ارتکو کُستبی بھی کہتے ہیں اسلئے کہ کُستب میں ساکن تھے جو کہ سیستان میں ہے یہ شاگرد ہیں انسائی کے اور ابو یعلیٰ موصلی و حسن بن سفیان و ابو بکر بن خزیمہ صاحب صحیح سے بھی ملند کیا ہے خراسان سے مہرنگ سیر کیا اور ہر عالم سے فیض لیا سو امی علم حدیث کے اور علوم بھی کہتے تھے فقہ لغت طب نجوم کو خوب جانتے تھے ماکم نے اسے اخذ کیا اور ارتکی شاگردی کی اور خود ابن حبان نے کتاب الا انواع میں کہا ہے کہ لعلنا کتبنا عن الفی شیخ ارتکی وفات ۳۵۴ھ دوسری شوال روز جمعہ میں ہوئی ارتکی صحیح کو تقاسیم و انواع بھی کہتے ہیں اسکے سوا اور تصانیف کثیر مشہور ہیں بستان الحدیث میں بعض کتب کا ذکر فرمایا ہے کشف الظنون میں کہا ہے ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن جعفر

تعلیقات بخاری کو کہ اسماعیل نے اونکا وصل کیا ہے جد الگما ہے اوسکو منتقی ابن حجر کہتے ہیں انکا مال تفصیل بستان میں لکھا ہے

ترجمہ یحییٰ بن معین صنی الدین عنہ صاحب تاریخ

فی اسماء الرجال ابو زکریا یحییٰ بن معین مزی یہ موالی بنی مرہ سے تھے انکا وطن بغداد ہے شہ
ہجری میں پیدا ہوئے انکے والد عمدہ نولیندگان دفتر سے تھے اور انشامین بھی خوب دستگاہ رکھتے
تھے کہتے ہیں کہ یحییٰ بن معین کو اپنے والد کی میراث سے لاکھ درہم نقد ہاتھ آئے تھے باین سبب
وہ کمال ثروت رکھتے تھے ہشیم و ابن مبارک و معمر بن سلیمان بن طرخان اور انکے اقوان سے سماع
رکھتے ہیں امام احمد بخاری و مسلم و ابو داؤد نے اسے استفادہ کیا ہے اس فن کے اماموں سے
ایک امام ہیں نقد احادیث و معرفت احوال رجال و کثرت معلومات و محفوظات میں اپنا نظیر نہیں
رکھتے تھے اسنے منقول ہے کہ میں نے اپنے ہاتھ سے لاکھ حدیثیں لکھی ہیں حکایت انکو بعد
وفات کے خواب میں دیکھا پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہ مجھکو بخشش و بہت عطایا
دیے مجھکو انکے تین سو غورتوں جو عین سے میرا نکاح کیا حکایت ۳۳ ہجری میں بغداد سے
حج کو روانہ ہوئے اول مدینہ منورہ میں پہونچ کر زیارت سے فارغ ہوئے پھر خانہ کعبہ کا قصد کیا اول
منزل میں سو رہے تھے کہ ایک ہاتھ لے اوٹکوا آواز دیا کہ اسی ابو زکریا تو ہماری ہمسائیگی سے کہاں
جاتا ہے معلوم کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک ہے کہ اوٹکوا ساتھ اوس تشریف لے
مشرف فرمایا جلد پہر گئے اور مدینہ میں اقامت کی اور بعد تین روز کے وفات پائی انکی سادات ایک
یہ بات ہے کہ انکو اوسی تختے پر غسل دیا کہ جبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا تھا انکو نظم کی طرف
بھی میل تھا یہ چند بیت اوس سے ہیں ۵

یوماً ویبقی فی غداً اُثامہ
حق یطیب شرابہ و طعامہ
ویکون فی حسن الحدیث کلامہ

المال ینفد حلہ و حرامہ
لیس التقی بمقی فی دینہ
و یطیب ما یحوی و تکسب کفہ

طرا

یاران کدائی کی اوسکو بھی ہاتھ سے نہ دیتے تھے ایک بار موسم خشکی سیب میں باغ کے اندر گئے اور یاروں رفیقوں کو بھی بلایا اور طعام و شراب بکلفت حاضر کر کے لہو و طرب میں مشغول ہوئے یہاں تک کہ مستی غالب ہوئی اور بیہوش پڑے آخر سحر کو بیدار ہوئے چاہا کہ چنگ لیکر بجائیں دیکھا کہ چنگ آواز نہیں دیتا ہے چونکہ اس کام میں مہارت تمام رکھتے تھے اوسکے تاروں کو مضبوط و محکم کیا پھر بھی اوسنے آواز نہ دی اور اسد کی قدرت سے بولا اور یہ آیت شریف پڑھی **الْمِیَّانُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا وَ تَخْشَعُ قُلُوبُهُمْ لِذَکْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ اَنْهُمْ لَمْ یَسْمَعُوْا لَہٗ اَنْبِیَآءَ کُفَّوْا عَنْ سَمْعِہُمْ وَ عَنِ اَبْصَارِہُمْ وَ عَنْ اَنْفُسِہُمْ فَہُمْ یَسْمَعُوْنَ اِلَیْہِمْ اَنْوَاعَ الْغَوَیِّیِّیْنَ وَ ہُمْ یَعْمَلُوْنَ اِلَیْہِمْ اَنْوَاعَ الْغَوَیِّیِّیْنَ وَ ہُمْ یَعْمَلُوْنَ اِلَیْہِمْ اَنْوَاعَ الْغَوَیِّیِّیْنَ** جہاں منقش و رنگارنگ کو پہاڑ کر علم و عبادت کی طلب کے واسطے نکلے اس حکایت کو ابو عبد اللہ بن حماد بہمن اسلوب تاریخ مختصر المدارک میں لائے ہیں اور طبقات کفوی میں اور طرح مذکور ہے بعد ذکر قصہ باغ و شراب و سکر کے کہا ہے کہ جب وہ سوئے تو دیکھا کہ ایک جانور خوش الحان اونکے سر پر کسی درخت کے اوپر یہی آیت پڑ رہا ہے بستان المحدثین میں فرمایا ہے احتمال ہے کہ اول خواب میں جانور کی آواز سے خبر کی ہو پھر بیداری میں آواز چنگ اوسکی تاکید فرمائی ہو بہر حال اس شغل میں مراد و مجذوب وہی تھے اول امر میں حضرت امام عظیم رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے تھے اور اونکی فقہ کا طریق سیکھتے تھے جب حضرت امام نے وفات پائی تو مدینہ منورہ میں نزدیک امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے تفرقہ کیا اس جگہ سے اونکا اجتہاد گویا ہیئت مجموعیہ ہر دو طریق کا ہے اسی لئے حنفیہ و مکتوبہ شمار کرتے ہیں اور مالکیہ اپنے طبقات میں لکھتے ہیں اور محدث اپنے طبقات میں لاتے ہیں تمام عمر اونکی سفر میں گزری کہیں حج میں کہیں غزو میں کہیں تجارت کے واسطے اقالیم اسلام میں گشت کیا امام مالک و سفیان ثوری و سفیان بن عیینہ و ہشام بن عروہ و عاصم احول و سلیمان بنی و حمید طویل و خالد خدا و دیگر علماء کبار تابعین و تبع تابعین سے علم حدیث شریف کا اخذ کیا اور سائر طبقات عمدہ محدثین کے جیسے عبد الرحمن اسدی و یحییٰ بن معین و ابوبکر و عثمان بنیان ابی شیبہ و امام احمد و حسن بن عرفہ اونکے شاگرد ہیں وہ فرماتے تھے کہ میں چار ہزار شیخ سے علم جمع کیا ہے لیکن میں روایت نہیں کرتا ہوں مگر ہزار آدمی سے عجاوب یہ بات ہے کہ سفیان ثوری نے اونکی اصل شیوخ سے ہیں اونسے اخذ

البستی المعروف بابی الشیخ الحافظ المتوفی سنۃ اربع و خمسين و ثلاثاۛ

ترجمہ ابن مبارک رضی اللہ عنہما صاحب کتاب الزہد والرفق

ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن مبارک بن واضح خنظلی مروزی اس کے والد ماجد غلام ترک ایک تاجر کی تجارت
 ہمدان سے مملوک تھے وہ تاجر بن خنظلہ سے تھا جو کہ ایک قبیلہ ہے بنی تميم سے اس لئے انکو خنظلی کہتے
 ہیں بسبب نسبت ولا کے حکایت تاریخ عامری میں کہا ہے کہ اس کے والد جناب مبارک نہایت
 مستور و متقی تھے انکو ان کے مالک نے اپنے باغ کا داروغہ کیا تھا مالک نے کہا کہ ایک ترش انار باغ سے
 لاؤ وہ گئے لے آئے انار شیریں نکلا کہ مالک نے تو ترش انار منگایا تھا مبارک نے کہا میں کیا جانوں کو
 درخت میں شیریں لگتے ہیں اور کس درخت میں ترش ہوتے ہیں جیسے انکو چکھا ہو وہ یہ فرق جانتا
 ہے مالک نے کہا تو نے اب تک نہیں چکھا کہا آپ نے چکھنے کا اذن نہیں دیا ہے میں تو نگہبانی بجالاتا ہوں
 جو کہ میری خدمت کا لازمہ ہے مالک انکی اس دیانت و امانت سے بہت خوش ہوا اور کہا تو تو اس کے قابل ہے
 کہ میری مجلس میں رہے اور باغبانی دوسرے کے سپرد کر دی ابن خلکان نے اس حکایت کو بحوالہ بعض
 نسخ حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا ہے اور اسی طرح طوطوشی نے اول سراج
 الملوک میں اسکو ذکر کیا ہے لیکن استبان المحدثین میں موافق اس کتاب کے ذکر فرمایا ہے اور کہا ہے۔
حکایت ان کے مالک نے ایک اپنی لڑکی کی شادی کے باب میں جو کہ جدو جانی کو پہنچ گئی تھی اولئے مشورہ
 پوچھا مبارک نے کہا کہ جاہلیت کے عرب تو اپنی بیٹی حسب نسب کے واسطے دیتے تھے اور یہود واسطے مال کے
 اور نصاری واسطے جمال کے اور اسلام میں اعتبار دین کا ہے ان چار میں سے جو پسند خاطر شریف ہو
 وہ اختیار فرمائیں ان کے مالک کو انکی عقل بہت پسند آئی اگر میں جا کر لڑکی کی مان سے یہ مشورہ بیان کیا
 اور کہا میں چاہتا ہوں کہ لڑکی مبارک کو دون کہ وہ ورع و تقوی و دینداری میں سرآمد زمانہ ہے گو
 غلام ہے انکی مان بھی راضی ہو گئی لڑکی انکو دیدی اوس سے عبد اللہ بن مبارک پیدا ہوئے
 انکا تولد ۳۱۱ھ یا ۳۱۲ھ میں ہوا انہوں نے اوس تاجر کا بہت سا مال وراثت میں پایا ایام جوانی
 میں مبتلا می شرب بنیند تھے اور جو کچھ اس شغل کے لوازم سے ہے یعنی ملا ہے و سرود سننا اور صحبت

وَإِذَا صَاحَبْتُمْ فَاصْبِرْ مَا جَدَا

وَإِذَا قُلْتُمْ نَعَمْ قَالِ نَعَمْ

وَإِذَا صَاحَبْتُمْ فَاصْبِرْ مَا جَدَا

وَإِذَا قُلْتُمْ نَعَمْ قَالِ نَعَمْ

اونکے کلام بلاغت نظام سے یہ چند لولومی آبدار گوہر شاہوار ہیں کہ واسطے آویزہ گوش حق نیوش طالب صادق کے کافی وافی ہیں تعلّمنا العلم للدنیا فدلنا علی ترک الدنیا یعنی ہم نے علم کو دنیا کے واسطے سیکھا سو اس سے ہرگز ترک دنیا پر ہنوائی فرمائی یہ بھی فرماتے تھے کہ اول علم میں چاہئے کہ نیت صحیح ہو بعد اوسکے حرف استادوں کا کمال توجہ سننا بعد اوسکے متبادل فہم کرنا بعد اوسکے اوسکو حفظ کرنا بعد اوسکے تلامذہ و مستفیدوں میں نشر کرنا پہلانا اور جسے ان پانچ شرطوں سے ایک کو فوت کیا اوسکے علم میں نقصان ظاہر ہوا یہ بھی فرماتے تھے کہ میں نے چار ہزار حدیث سے چار باتیں انتخاب کی ہیں ایک یہ کہ دنیا کے مال پر مغرور نہ ہونا چاہئے اور فریب نہ کھانا چاہئے دوسرے یہ کہ پیٹ میں اوس چیز کو داخل نہ کرنا چاہئے جسکے ہضم کی کماؤ کیفا طاقت نہیں رکھتا ہے تیسرے یہ کہ علم سے اوس قدر سیکھنا چاہئے کہ نافع ہو چوتھے یہ کہ عورت پر کسی چیز میں اعتماد نہ کرنا چاہئے جب اونکی وفات قریب ہوئی اور علامات احتضار کے ظاہر ہو گئے تو اپنے غلام نظر نام کو جو کہ معتبرین روایات حدیث سے ہے فرمایا کہ جبکہ فرش سے خاک پر ڈال دے غلام رونے لگا فرمایا تو کیوں روتا ہے کہا آپ کی ثروت و دولت یاد آئی اور آپ کی یہ حالت غربت و مسافرت و بیکسی کی دیکھ کر بیتاب ہو گیا فرمایا خاموش میں ہمیشہ خدا سے چاہتا تھا کہ زندگانی میری دولت مندوں کی زندگانی ہو اور مرنا میرا مثل مرنے کا کسارون کے انکی وفات کا غربت و سفر میں اتفاق ہو اغزو سے پہرے تھے راہ میں قصبہ ہیت کو پہونچے جو کہ توابع موصل سے ہے بیمار ہو گئے جان بحق تسلیم کی یہ واقعہ رمضان ۱۱۰۰ ہجری میں واقع ہوا بعد وفات کے صالح آدمیوں نے خواب میں دیکھا کہ کہنے والا کہتا ہے کہ ابن مبارک فردوس اعلیٰ میں پہونچے موضع ہیت بکسر ہاؤ سکون تھانیا اور بعد اوسکے فوتانیہ ایک شہر ہے فوات پر فوق انبار اعمال عراق سے لیکن بر شام میں ہے اور انبار بر بغداد میں اور فوات در میان ان دونوں کے فاصل ہے جیسا کہ وجہ میان انبار و بغداد کے فاصل ہوا ہے اور انکی

کیا ہے سفیان ثوری رضی اللہ عنہ باوجود اوس کمال کے جو حیرت دواہل کمال ہے فرماتے تھے کہ
 میں نے بہت جلد کیا کہ تین رات دن تمام سال میں ابن مبارک کی وضع پر گزاروں مجھ کو میرا نہوا کہی یوں
 فرماتے کہ کاش میری تمام عمر برابر اوس کے تین دن رات کے ہوتی **حکایت** حسن بن شقیق رحمہ اللہ فرما
 ہیں کہ ایک دن نماز عشاء پڑھ کر ہمراہ ابن مبارک کے نکلا وہ چاہتے تھے کہ اپنے گھر جائیں اور رات بہت
 سرد تھی جب ہم دروازہ مسجد پر پہنچے تو بیٹے اونسے ایک حدیث کا ذکر کیا اونہوں نے جواب میں
 شروع کیا میں اوسی جگہ کھڑا رہا یہاں تک کہ مؤذن آیا اور فجر کی اذان دی اونکی تورع کی حکایات **حکایت**
 منقول ہیں بستان الحدیث وغیرہ کتب میں اونکو ذکر کیا ہے **حکایت** جسدن کہ ابن مبارک شہر قمر
 میں داخل ہوئے ہارون رشید خلیفہ عباسی بھی وہاں تھے تو تمام شہر میں شور مچا اور غلغلہ بلند ہوا او
 لوگ دوڑے زنان خاصہ ہارون رشید میں سے ایک عورت نے محل کے اوپر سے یہ شور و غوغا دیکھ کر پوچھا
 کہ یہ سب غوغا کیا ہے اور کسکے واسطے ہے کہا کہ ایک عالم خراسان سے آیا ہے اوسکو عبد اللہ بن مبارک
 کہتے ہیں وہ بولے کہ بادشاہی حقیقت میں یہی ہے جو یہ شخص کہتا ہے نہ وہ جو ہارون رشید کہتا ہے
 کیونکہ وہ بزور چابک و چو بدستی لوگوں کو جمع کرتا ہے **حکایت** حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ
 عنہ نے اونکے حق میں فرمایا ہے قسم ہے اس گھر کے رب کی کہ میری دونوں آنکھوں نے اوسکا مثل
 نہیں دیکھا ہے ایک دن لوگ اونکے پاس واسطے طلب علم حدیث شریف کے آئے اور کہا اسی عالم
 و مشق کے ہکو حدیث کرو حضرت سفیان ثوری وہاں بیٹھے ہوئے تھے فرمایا **و یحکمہ عالم المشرق**
و المغرب و ما بینہما ان کنتم تعلمون یعنی تمہاری خرابی ہو وہ تو مشرق مغرب کے اور جو اونکے پیچھے ہے
 اوسکے عالم میں اگر تم جانتے ہو **حکایت** ابو علی غسانی نے کہا کہ ابن مبارک سے پوچھا کہ کون ان فضیل
 ہے معاویہ بن ابی سفیان یا عمر بن عبد العزیز فرمایا وہ غبار جو معاویہ کی ناک میں ہمارا آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے گھسا وہ ہزار بار عمر بن عبد العزیز سے بہتر ہے معاویہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور جب آپ نے کہا سمع اللہ من حمدہ تو معاویہ نے کہا ربنا و لک الحمد کہا پھر
 اوسکے بعد اور کیا ہوگا یہ دو شعر بہت پڑھا کرتے تھے ۵

مگر اس کتاب کے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہم نے آج کتاب فقہ احمد سے ساتھ جزو لکھے یا پڑھے حکایت
ایک اور فقہ نے بھی امام شافعی کو خواب میں دیکھا کہ جامع مسجد میں ایک تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں اور
فرماتے ہیں کہ آج ہم نے کتاب فقہ احمد یعنی بہیقی سے فلان حدیث استفادہ کی حکایت
محمد بن عبدالعزیز زمری فقہ مشہور فرماتے ہیں کہ میں ایک دن خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک صندوق
زمین سے طرف آسمان کے اوڑتا ہوا جا رہا ہے اور گردا گرد اس کے ایک ایسا نور درخشندہ ہے کہ آنکھ کو
خیرہ کئے دیتا ہے میں پوچھتا ہوں کہ یہ کیا چیز ہے فرشتے کہتے ہیں کہ یہ صندوق بہیقی کی تصانیف
کا ہے کہ بارگاہ کبریا میں مقبول ہوا کہی شعر کی طرف ہی مائل ہوتے تھے یہ چند بیتیں اس کے نظم
شریف سے ہیں ۵

من اعتز بالمولی فذاک جلیل	ومن نام عز اعن سواہ ذلیل
ولوان نفسی مذبراہا ملیکھا	مضی عمرها فی سجدة لقلیل
احب مناجاة الحبیب باوجہا	ولکن لسان المذنبین کلیل

انکی ولادت ماہ شعبان ۳۸۴ھ میں ہوئی اور ۴۰۴ھ میں ہجری ۱۰۱۳ھ کو شہر نیشاپور میں وفات پائی
لیکن ایک تابوت میں رکھ کر بہیق کو لینگے اور خسر و جرد میں دفن کیا بہیقی نسبت بہ طرف بہیق کے کہ
نام چند دیہہ ست متصل ہم درست کر دہی نیشاپور مجموع آن دیہات را بہیق گویند مثل بارہہ دہر یانہ
نواح دہلی و کلان ترین آن دیہات خسر و جرد ست مدفن بہیقی ابن خلکان نے کہا خسر و جرد بضم خا می معجمہ
وسکون سین وفتح را مہمتین وسکون واو وکسر جم بعد اس کے را ودا ل مہمتین ہیں رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ عبد بن حمید رحمہ اللہ صاحب ہند

ابو محمد عبد الحمید بن حمید بن نصر کشتی شروع ۲۰۰ھ ہجری کو اپنے وطن سے رحلت کی انکو علم حدیث
شریف کے طلب کر نیکا شوق جوانی میں پیدا ہوا نیز بدین ہارون و عبدالرزاق و محمد بن بشیر و دیگر ائمہ
فن حدیث سے استفادہ کیا مسلم رحمہ اللہ صاحب صحیح و ترمذی رحمہ اللہ و دیگر محدثین کرام ان سے بہت
روایت رکھتے ہیں امام بخاری رحمہ اللہ اپنی صحیح کی دلائل النبوة میں بطریق تعلیق ان سے روایت

قبر ظاہر ہے زیارت کی جاتی ہے رضی اللہ عنہ

ترجمہ بیہقی رضی اللہ عنہ صاحب دلائل النبوة و شعب الایمان وغیرہ مؤلفات فہم الکبیر

۲۶

احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ بیہقی خضر و مجردی فقیہ شافعی حافظ کبیر مشہور اپنے وقت میں پیشوا ایمان و مقتدا ایمان حدیث و فقہ سے ایک شخص تھے انکی تحقیقات علوم میں بہت ہیں مباحثہ و مناظرہ میں بغایت انصاف کے رعایت فرماتے تھے تصانیف انکی بیستارہین کہتے ہیں کہ ایک ہزار جز کو پہونچی ہیں علم میں انکا ثانی نہیں ہے بعض نے کہا ہے سات آدمی ہیں کہ انہوں نے اسلام میں تصنیف کی اور مسلمانوں نے انکی تصانیف سے نفع لیا ایک دارقطنی دوسرے حاکم ابو عبد اللہ نیسا بوری تیسرے ابو محمد عبد الغنی بن سعید ندوی مصری چوتھے ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی پانچویں ابو عمرو بن عبد البر سمری حافظ اہل مغرب چھٹے بیہقی ساتویں خطیب بغدادی انہوں نے فقہ کو شیخ معلو کی سے حاصل کیا اور حدیث کی روایت حاکم نیسا بوری و ابو طاہر محمد بن زیاد می و ابن فورک و ابو عبد اللہ سلمی سے کی انکی تصانیف مشہورہ سے یہ کتب ہیں کتاب السنن و دو جلد کتاب دلائل النبوة تین جلد کتاب معرفۃ العلوم کتاب بعث و نشو و ایک جلد کتاب آداب کتاب فضائل صحابہ کتاب فضائل اوقات کتاب شعب الایمان دو جلد کتاب خلائیات دو جلد کتاب اشعة الملحاکت بستان المحدثین میں لکھا ہے کہ معمولی اسلامی کاشت کیا اور باوجود اس تمام تھو و علو اسناد کے سنن نسائی و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ و انکے نزدیک نہ تھے ان تین کتابوں پر کما یبغی اطلاع نہیں رکھتے تھے حق تعالیٰ نے انکے علم میں برکت عظیم دی اور کمال قوت فہم عطا فرمائی تصانیف عجیبہ اونسے یادگار ہیں کہ مشمل انکے تصانیف سابقین سے ظاہر نہوا منجلہ انکی تصانیف گزیدہ و نافعہ سے کتاب الاسماء و الصفات دو جلد ہے سبکی نے کہا لا اعرف لہ نظیر اور کتاب الاعتقاد ایک جلد اور کتاب دعوات الکبیر ایک جلد سبکی نے کہا میں اس پر کم تا مہل کہ ان کتابوں کا عالم میں نظیر نہیں ہے اور کتاب الزہد ایک جلد اور کتاب الترتیب والترہیب ایک جلد حکایت جب انہوں نے تصنیف کتاب معرفۃ السنن و الآثار میں شروع کیا تو ایک صالح نے خواب میں دیکھا کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کسی جگہ میں ہیں اور انکے دست مبارک میں چند

تو انکے فرزند ابو مسلم احمد بن شہر دار دلیلی اور ایک اور جماعت نے انکے شاگردوں سے اس کتاب کو اونسے روایت کی وفات شہر دار کی ۳۵۵ھ میں ہوئی انسب اس نانا نانا کا فیروز دلیلی کی طرف پہونچتا ہے جو کہ اسود عتسی کے قاتل تھے اور انکے حق میں جناب سالت مآب نے فرمایا ہے فاز فیروز زاور وہ صحابی تھے

ترجمہ ابن المنذر صاحب کتاب الاشراف فی مسائل الخلاف رضی اللہ عنہ

ابو بکر محمد بن ابی اسیم بن المنذر نیشاپوری حرم شریف کے مجاور تھے وہاں علم حدیث کی تیار کرتے تھے اسلئے انکو شیخ الحرم بھی کہتے ہیں انکی کتابیں نادرہ وقت تھیں کہ اسلئے پہلے اسلام میں مثل انکے تصنیف نہیں ہوئیں مچملہ انکے ایک یہ کتاب ہے دوسری کتاب المبسوط فقہ میں اور کتاب الاجماع و کتاب التفسیر و کتاب السنن وغیرہ بالجلہ انکی تصانیف مایہ اجتہاد و تحقیق ہیں علم فقہ و معرفت اختلاف علما اور ہر ایک کی ماخذ و دلیل پہنچانے میں بہت مہر تھے اور خود مجتہد تھے کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے لیکن ابواسحق نے انکو اپنے طبقات میں زمرہ فقہاء شافعیہ میں لکھا ہے اسلئے کہ امام شافعی کے اجتہاد کے ساتھ انکا اجتہاد بکثرت متولد ہوتا تھا شیخ ابواسحق نے کہا ہے کہ انکی تصانیف کی سب کو احتیاج ہے خواہ انکے مذہب کے موافق ہو یا مخالف کیونکہ آئین استنباط و طریق اجتہاد سیکھتا ہے علم حدیث میں محمد بن یسعون و ربیع بن سلیمان و محمد بن اسمعیل صالح و محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکیم و دیگر اہلہ محدثین کے شاگرد ہیں اور دمیاطی محمد بن یحییٰ بن عمار اور ابوبکر بن المقرئ اور دیگر محدث عمدہ انکے شاگرد ہیں ۳۵۵ھ میں وفات پائی انکی کتاب الاشراف بغایت نفیس ہے اس میں اختلاف علما و کامع دلائل کے ذکر کیا ہے اور حدیثوں کو اس طور پر بیان کیا ہے کہ اجتہاد و استنباط آسان ہو گیا جملہ استدلال

کذا فی البستان

ترجمہ سعید بن منصور صاحب سنن رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو عثمان سعید بن منصور بن شعبہ مروزی کہتے ہیں کہ یہ اصل میں طالقانی ہیں آخر کو بلخ میں سکونت اختیار کی جب انکی عمر آخر کو پہونچی تو مکہ معظمہ میں مجاور ہو گئے ماہ رمضان ۲۹۰ھ کو وہیں وفات پائی انکی عمر درمیان اثنی اور نوے کے تھی امام مالک رحمہ اللہ سے مؤطا اور حدیث دیگر حاصل کئے

کہتے ہیں یہ اس فن کے ایئمہ سے تھے اور بہت ثقہ و معتبر تھے ۲۴۳ھ میں رحلت فرمائی انکی تصانیف سے ایک تو مسند ہے جسکو مسند کبیر کہتے ہیں اسلئے کہ اس مسند سے ایک انتخاب کر کے مسند صغیر بنایا ہے دوسری ایک تفسیر ہے جو کہ دیا رعب میں متداول و مشہور ہے انکے سوا اور تصانیف بھی ہیں رحمہ اللہ کذا فی البستان کشن بالفتح ایک گانوں ہے جربان میں +

ترجمہ دہلی صاحب دوس رحمہ اللہ تعالیٰ

حافظ شیردیہ بن شہر دار بن شیردیہ دہلی یہ ہمدان میں تھے تاریخ ہمدان بھی انکی تصانیف سے ہے یوسف بن محمد بن یوسف مستملی و سفیان بن حسن بن فخریہ و عبد الحمید بن حسن قضاعی و عبد الوہاب بن منذر و احمد بن عیسیٰ دینوری و ابو القاسم بن السری و دیگر علمای ہمدان سے علم حدیث کا اخذ کیا ہمدان صغمان و بغداد و قزوین و دیگر شہر ہامی اسلام کا گشت کیا حافظ یحییٰ بن منذر نے انکے حق میں کہا ہے کہ ایک جوان زیر ک حسن الخلق مذہب سنت میں متقلب اور اعتزال سے دور ہے مرد کم گو دلیر دل ہے لیکن اسکے اتقان معرفت و علم میں قصور ہے صحیح سقیم حدیثوں میں تمیز نہیں کرتا ہے اسی لئے اسکی اس کتاب میں موضوعات وواہیات تودہ تودہ مندرج ہیں انکا بیٹا شہر دار دہلی اور حافظ ابو موسیٰ مدائنی و حافظ ابو الفلاح حسن بن احمد عطاء رازی ایسے روایت رکھتے ہیں نہم رجب ۵۹۹ھ ہجری میں وفات پائی انکے فرزند شہر دار بن شیردیہ بن شہر دار دہلی کی کنیت ابو منصور ہے حدیث شریفہ کے علم کی معرفت و فہم میں اپنے والد سے بہتر تھے چنانچہ سمعانی نے بھی انکے حق میں فہم و معرفت کی گواہی دی ہے اور علم ادب کو بھی خوب جانتے تھے مدسکروح و عابد تھے اپنی مسجد میں جیسے رہتے تھے غالباً شغل اسماع حدیث اور اسکے لکھنے میں اوقات بسر کرتے تھے طلب علم حدیث میں اپنے والد کے ساتھ شریک تھے ۵۸۰ھ سفر اصفہان میں انکے ہمراہ تھے اور بعد وفات اپنے والد کے ۵۸۰ھ میں طرف بغداد کے جا کر بہت استادوں سے تحصیل کی اور بعض محدثوں سے اجازت حاصل فرمائی کتاب فردوس مثل جامع صغیر کے حروف تہجی پر مرتب ہے اسکو اس وضع پر انہوں نے ترتیب دی ہے اور اس کتاب کی سندوں کو بحجت تمام جمع کیا ہے جب اسکی تنقیح و ترتیب سے فارغ ہوئے

ترجمہ عبد الرزاق صاحب مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ

ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع حمیری بالولاء ساکن منغنا تھی جو کہ یمن کا دار الملک ہے عبید اللہ بن عمر عمری سے قلیل للروایت ہیں اور ابن جریر و داؤد اسی و ثوری سے بہت استفادہ کیا ہے امام احمد و اسحق بن راہویہ و یحییٰ بن معین نے اس نے حدیث شریف کا استفادہ کیا ہے اور یہ اصل ثلاثہ معمر سے ہیں سات برس تک اونکی صحبت میں ہے اسی لئے معمر کی حدیث کے حفظ میں مشہور و ممتاز ہیں انکی روایت صحاح ستہ میں واقع ہوئی ہے انہیں کوئی عیب نہیں پایا مگر تاکا فی الجملہ تشیع کہتے تھے لیکن غالی نہ تھے اور باوجود اس تشیع کے کہتے تھے کہ میں تفضیل امیر المؤمنین علی پر اور امیر المؤمنین ابو بکر و عمر کے جرات نہیں کہہ سکتا ہوں اور دل میرا اسکے ساتھ یا رہی نہیں دیتا ہے کیونکہ امیر المؤمنین علی سے اس قدر متواتر ہوا ہے کہ مجھ کو ان دونوں پر تفضیل مت دو کہ سرحد یقین کو پہنچ گیا ہے رضی اللہ عنہم اجمعین شیعہ کا کام نہیں ہے کہ وہ حضرت امیر المؤمنین علی کے فرمائے ہوئے سے تجاوز کرے نصف شوال ۱۲۱ ہجری کو وفات پائی عمر طویل ہوئی ۵۸ برس جئے رحمۃ اللہ تعالیٰ الکرافی ارحم الراحمین

ترجمہ حکیم ترمذی صاحب نوادر الاصول رضی اللہ عنہ

ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسین بن بشیر مؤذن ملقب بحکیم ترمذی اپنے وقت کے رئیس زہاد تھے اپنے والد علی اور قتیبہ بن سعید بلخی و صالح بن عبد اللہ ترمذی اور ان کے اقربان سے روایت کرتے ہیں اور قاضی یحییٰ بن منصور اور دیگر علماء نیشاپور نے اسے روایت کی ہے حکایت ۵۸۱ ہجری میں وارد نیشاپور ہوئے ظاہر میں لوگوں نے جبکہ انکی کتاب ختم الاولیاء و علل الشریعہ میں نظر کی تو انہوں نے ان کتابوں سے تفضیل ولایت کی نبوت پر یعنی فضیلت اولیاء کی انبیاء پر اور اسکا اونکا مذہب ہونا استنباط کیا اور اونکا احتجاج بھی اس معنی کا شاہد ہے کیونکہ انہوں نے اس لفظ سے تسک کیا ہے کہ یغبطہم النبیون و الشہداء اور کہا ہے کہ اگر بعض اولیاء انبیاء و شہداء سے افضل نہ ہوں تو غبطہ کیوں ہے ترمذ کے لوگوں نے بسبب اس عقیدہ وحشت ناک کے اونکو وہاں سے نکال دیا جب بلخ میں پہنچے تو وہاں کے لوگوں نے اونکو قبول کیا اور حکیم نے اونکے آگے ان کلموں کا

لیث بن سعد و ابو عوانہ و فلیح بن سلیمان و دیگر محدثین اوس طبقے سے استفادہ کیا امام احمد و مسلم ابوداؤد و علائق بسیار نے اسے وایت کی امام احمد رحمہ اللہ انکی بہت تعظیم فرماتے تھے اور انکی ثناء و تہلیل کرتے تھے ابو حاتم نے انکی توثیق و تعدیل واجب کی ہے یہ قوی الحفظ تھے دس ہزار حدیثیں یاد سے لکھواتے تھے رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ ابو عوانہ صاحب صحیح یعنی صحیح مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق بن یزید اسفرائین کے لوگوں میں سے ہیں آخر کو نیشاپور میں سکونت اختیار کی خراسان و عراق و یمن و حجاز و شام و جزیرہ و فارس و اصفہان و مصر و ثغور کا گشت کیا علماء و مہرہا سے حدیث جمع کی مذہب میں شافعی تھے امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب کو پہلے پہل اسفرائین میں یہی لائے اور رواج دیا فقہ میں شاگرد مزنی و ربیع کے ہیں جو کہ اجل اصحاب امام شافعی سے ہیں اور حدیث میں مسلم بن حجاج و یونس بن عبد الاعلی و محمد بن یحییٰ ذہلی کے شاگرد ہیں بطبرانی و اسماعیلی و ابو علی نیشاپوری و دیگر محدثین عمدہ انکے شاگرد ہیں حاکم نے انکے حق میں کہا ہے کہ ابو عوانہ علماء حدیث اور انکے امثال سے ہیں میں نے انکے فرزند محمد سے سنا ہے کہ سلسلہ میں انکی وفات ہوئی رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی البستان *

ترجمہ ابن جریر صاحب تفسیر کبیر و تاریخ شہیرہ اللہ تعالیٰ

ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن خالد البطری و قیل یزید بن کثیر بن غالب صاحب تفسیر کبیر و تاریخ شہیرہ فنون کثیرہ مثل تفسیر و حدیث و فقہ و تاریخ و غیرہ میں امام تھے فنون عدیدہ میں انکی مصنفات ملیحہ ہیں وہ انکے سمعت علم و غزارت فضل پر دلالت کرتے ہیں یہ ایک مجتہد ہیں ایسے مجتہدین سے تقلید کسی کی نہیں کی ابو الفرج معافی بن زکریا نہروانی معروف بابن طرار انکے مذہب پر تنقل میں معتمد ہیں تاریخ انکی اصح التواریخ ہے شیخ ابوسعحق شیرازی نے انکا ذکر طبقات فقہاء میں مجمل مجتہدین کیا ہے ولادت انکی اہل طبرستان میں ۳۲۸ھ کو ہوئی اور وفات روز شنبہ آخر روز ۲۶ شوال ۴۰۶ھ کو بغداد میں ہوئی اپنے گھر کے اندر مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف *

میں امام ابو نصر صاحب صحاح جوہری اسمعیل بن حماد ترکی لغوی اصدار کان لغت وفات پائی کہتے ہیں کہ جو دت و عہد کی خط میں طبقہ ابن مقلہ و مہمل میں تھے سفر بہت کیا پھر نیشاپور میں سکونت اختیار کی کہا ہے کہ نیشاپور میں چہت پر سگر کے انتقال کیا رحمہ اللہ تعالیٰ *

ترجمہ قشیری صاحب سالہ رحمہ اللہ تعالیٰ

ابوالقاسم عبدالکریم بن حوازن قشیری فقیہ شافعی فقہ و تفسیر و حدیث و اصول و ادب و شعر و کتابت علم تصوف میں علامہ تھے درمیان شریعت و حقیقت کے جمع کیا تھا ایک قافلے میں حج کو گئے اوسمیں شیخ ابو محمد جوینی والد امام الحرمین اور احمد بن حسین بیہقی اور ایک جماعت مشاہیر لوگوں کی تھی اونے بغداد و حجاز میں حدیث شریف سنی اور اپنے واسطے املاء حدیث کی مجلس عقد کی خطیب نے اپنی تاریخ میں انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ ہمپر آئے یعنی طرف بغداد کے ۳۶۸ھ میں اور بغداد میں حدیث کی اور سمنے اونے لکھا ثقہ حسن الوعظ طبع الاشارت تھے ابو الفتح محمد بن محمد ذراوی نے کہا کہ ابوالقاسم قشیری کسی شخص کے یہ شعر بہت پڑھا کرتے تھے ۵

وشهدت كيف نكره التوديعا

لو كنت ساعة بيدنا ما بيدنا

وعلت ان من الجديث دموعا

ايقتل ان من الدموع محدثا

یہ دو وزن شعر ذوالقرنین بن حمدان کے ہیں ولادت انکی ۳۷۱ھ میں ہوئی اور روزیکشنبہ قبل طلوع شمس ۱۶ ربیع الاول ۳۷۵ھ کو شہر نیشاپور میں وفات پائی مدرسہ میں زیر قبر اونکے شیخ ابو علی دقاق رحمہ اللہ تعالیٰ کے مدفون ہوئے انکے فرزند ابو نصر عبدالرحیم امام کبیر تھے علوم و مجالس میں اپنے والد راجد کے مشابہ تھے میں بعض مجامیع میں اونکے یہ ابیات دیکھے ہیں اور معانی نے بھی اونکو ذیل میں ذکر کیا ہے

والد هرا فيك منا سماع

القلب يحولنا سماع

ما للقضية و اسماع

جرات القضية بالنوى

لهراق وجهك جانع

الله يعلم اننى

انکی وفات ۳۸۵ھ میں نیشاپور میں ہوئی رحمہ اللہ تعالیٰ کنڈانی التاج المکمل *

عذر بیان کیا اور کہا کہ میں مذہب میں ہمتار اسوفاق ہوں غرض میری تفضیل اولیاء کی انبیاء پر نہیں ہے
ایک دن اوسنے صفت خلق کا پوچھا کہا ضعف ظاہر و دعویٰ عریفۃً منجملہ اونکے لطائف کے ایک یہ لطیفہ
ہے کیا کہ پانچ آدمیوں کے واسطے پانچ جگہوں سے بہتر نہیں ہے اُس کے کو مکتب جو ان کو مکان
سے طالب علم دلہا ہے آدمی کو مسجد سے اور عورت کو اپنے گھر سے اور صوفی کو قید خانہ سے بستان
المحدثین میں بعد اسکے تحریر فرمایا ہے کہ انکی تصانیف میں غیر معتبر اور موضوع حدیثیں بہت مندرج
ہیں سبب اس حادثے کا خود انہوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے کبھی تامل و تفکر و تدبر کا تصنیف سے
پہلے نہیں کیا ہے اور نہ میری یہ غرض ہے کہ کوئی ان مولفات کو میری طرف نسبت کرے بلکہ جب
مجموعہ قبض وقت ہوتا تو تصنیف کے سب سے تسلی و آرام خاطر ڈھونڈتا تھا اور جو کچھ دل میں آتا او
لکھتا تھا یہاں سے معلوم ہوا کہ اونکی اکثر مصنفات قبیل مسودات سے ہیں نظر ثانی و تہذیب و حذف و
اصلاح کے محتاج رہے شہ ۲ ہجری میں شہید ہوئے رحمۃ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف *

ترجمہ دینوری صاحب کتاب المجالۃ رضی اللہ عنہ

ابوبکر احمد بن مروان مالکی نزیل مصر اور اسی جگہ انتقال کیا قاضی اسمعیل و یحییٰ بن یعقوب ابن ابی الدنیا
سے اخذ کیا انپر حدیث غالب ہو گئی انکی ایک کتاب ہے فضائل امام مالک میں ۲۹۳۰ میں بعمر ۸۶
سال باہ صفر وفات پائی ابن فرجون نے انکا ذکر طبقات مالکیہ میں کیا ہے ذکوۃ السیوطی
رحمہ اللہ فی حسن المحاضرۃ بستان المحدثین میں فرمایا ہے کہ کتاب المجالۃ دینوری کی ایک کتاب
مشہور ہے کتب قدیمہ میں اوس سے بہت نقل آئی ہے کشف الطنون میں کہا ہے کہ اس کتاب
کو کتب احادیث و اخبار سے اور محاسن نوادر و آثار سے اور حکم متقی و اشعار سے جمع کیا ہے بعض
نے اوسکا انتخاب فرمایا ہے اسکا نام نخبۃ الموائسہ من کتاب المجالۃ رکھا ہے اور تاریخ مآلک کی
انتقال کی ۳۱۰ لکھی ہے اتحاف النبلا کے باب اول میں بھی اسی طرح ہے واللہ اعلم *

ترجمہ جوہری صاحب صحاح رحمہ اللہ تعالیٰ

امام یافعی رضی اللہ عنہ نے تاریخ مرآۃ الجنان میں بذیل حوادث ۳۹۳ ہجری تحریر فرمایا ہے کہ اسی سنہ

۔ ہ ابوال سے شمار کئے جاتے تھے اور ایک جماعت علماء نے زہد و ورع تام و علم و عمل کی اوپنر نالی ہے انکی وفات ماہ محرم ۳۲۷ ہجری میں ہوئی کذا فی الاتحاف +

ترجمہ ابن مندہ صاحب ریخ اصہبان رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ بن مندہ العبیدی الحافظ المشہور حفاظ ثقات و خاندان کبیرے تھے ایک جماعت علماء کی اس خاندان سے اوٹھی اور عیہ سیدیہ میں سے نہ تھے لیکن چونکہ انکی ماں بڑہ بنت محمد بنی عبد یاسیل سے تھیں اس لئے طرف احوال کے منسوب ہو گئے وفات انکی ۳۲۷ ہجری میں ہوئی
مندہ بفتح میم و دال ہے رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ خلیل صاحب کرامات الاولیا رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو محمد حسن بن محمد بن حسن بن علی بغدادی ۳۵۲ ھ میں متولد ہوئے ابو بکر و راق و ابو بکر بن شاذان اور انکے طبقے سے علم حدیث شریف کا اخذ کیا خطیب بغدادی و ابو الحسن طیموسی و جعفر بن احمد سراج و علی بن عبد الواحد دیوسی و دیگر محدثان عمدہ اسے روایت رکھتے ہیں اور سب کے نزدیک ثقہ و معتمد تھے حفاظ حدیث شریف میں اپنے انبار و روزگار کے سرآمد تھے انکا ایک مسند صحیحین پر لیکن وہ تمام نہوا ماہ جمادی الاول ۳۳۹ ھ میں وفات پائی کذا فی البستان +

ترجمہ سلفی صاحب شیخ بغدادیہ رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو طاهر احمد بن محمد بن احمد سلفی اصفہانی لقب بصدرا الدین حفاظ مکثرین سے ہیں طلب حدیث شریف میں رحلت کی اور اعیان مشائخ سے ملے شافعی المذہب تھے بغداد میں وارد ہوئے کیا ابی الحسن علی ہر اسی ہفتہ کا اشتغال کیا خطیب ابی زکریا یحییٰ بن علی تبریزی لغوی پر لغت کا شغل فرمایا ابو محمد جعفر بن السراج وغیرہ ایسے اہل حدیث شریف سے حدیث کی روایت کی بلاؤ آفاق کا گشت کیا سیوطی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امام متقن حافظ ناقہ ثبت دین خیر تھے انکی طرف علماء اسناد منتهی ہوا انکی حیات میں حفاظ کے روایت کی انکی تصانیف میں علم حدیث میں اپنے زمانے کے نوادر و قوانین روایت کو خوب جانتے تھے انکا انتقال ہوا اور انکی عمر یکصد و شش سال کی تھی انتہائے انکے امانی و التالیق بہت ہیں ولادت

ترجمہ ابن العربی حمید اللہ فی صناعۃ لاخودی فی شرح الترمذی وغیرہ مؤلفات

ابوبکر محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن احمد معروف بابن العربی معافری اندلسی اشبیلی حافظ مشہور
یہ حافظ مستبحر ختام علمائے اندلس اور آخریئمہ و حفاظ اندلس ہیں ابن بشکوال نے کتاب الصلہ میں کہا ہے
کہ میں نے انکو اشبیلیہ میں وقت منجی اور فرد و شنبہ سوم ماہ جمادی الآخر ۷۱۵ھ کو دیکھا ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے
ہمراہ والد کے روز یکشنبہ مستهل ماہ ربیع الاول ۷۱۵ھ کو طرف مشرق کے رحلت کی شام میں داخل ہوا
ابوبکر محمد بن ولید طروشہی پر تفقہ کیا اور بغداد میں آکر وہاں کے اعیان مشائخ کی ہلک جماعت سے عہد
کر کے داخل حجاز ہوا ۷۱۹ھ کے موسم میں حج کر کے بغداد کی طرف عود کیا اور صحبت میں ابوبکر ثنائی و
ابو حامد غزالی وغیرہما من العلماء والاویار کے رہا اور انکے پاس سے آکر مصر و اسکندریہ میں ایک
جماعت محدثین سے ملا و ان سے لکھا اور استفادہ کیا اور فائدہ دیا پھر ۷۲۳ھ میں اندلس کی طرف
لوٹ آیا اور اشبیلیہ میں علم کثیر لیکر آئے کہ ان سے پہلے کوئی مثل انکے وہاں داخل نہ ہوا تھا و ان لوگوں
میں سے جنہوں نے طرف مشرق کے رحلت کی غرض سے انکی ولادت کا پوچھا تو کہا کہ میں شنبہ
بست و دوم ماہ شعبان ۷۲۸ھ کو پیدا ہوا اور وفات انکی ۷۴۳ھ ماہ ربیع الآخر کو شہر قایس میں ہوئی
انکا ترجمہ اتحاد و لیستان وغیرہ کتب طبقات و تاریخ میں خوب بسط سے لکھا ہے انکی تصانیف کثیرہ
کا ذکر کیا ہے *

ترجمہ ابن ابی حاتم صاحب تفسیر غیرہ مؤلفات فہرستہ رضی اللہ عنہ

عبد الرحمن بن محمد بن ادیس بن المنذر بن داؤد بن مہران ابو محمد بن ابی حاتم التمیمی الحنفی الامام
ابن الامام الحافظ بن الحافظ اپنے والد سے اور اور لوگوں سے سماعت رکھتے ہیں ابن منذر نے
کہا کہ انکا مسند نہارجزو میں ہے اور انکی کتاب الزہد و کتاب الکفی و فوائد کبری و فوائد الزائرین و مقتد
البحر و التذیل ہے اور فقہ و اختلاف صحابہ و تابعین و علماء اصحاب میں بھی تصنیف کی ہے جرح
و تعدیل انکی چند جلد میں ہے انکی سمعت حفظ و امامت پر دلالت کرتی ہے اور کتاب الرد علی الجہمیہ
ایک بڑی کتاب ہے اور ایک تفسیر کلان ہے اور آثار مسندہ ہیں چار جلد میں ابو علی خلیل نے کہا ہے کہ

اونکے حفظ وسیع پر امام ثقہ حجت مقبری مجود حسن الحاضرہ کیس متواضع تھے انکی شیخہ میں ہزار شیخ مشتمل ہے ستائیس سال سفر میں گزارے انکی ایک کتاب ہے القمیر المنیر فی المسند الکبیر اوسمیں ذکر ہر صحابی کا مع عدد اوسکی مرديات کے کیا ہے اور متولف و مختلف اور سہرا بن مالکولانے ذیل لکھی ہے اور متفق و منفق اور سبہ المحدثین الی آباء و اولاد البلدان و کتاب عوالی و کتاب معجم و حنبہ الناطرین فی معرفۃ التابعین و الکمل فی معرفۃ الرجال اور الدرۃ الثمینۃ فی اخبار المحدثین و نزہۃ الوری فی اخبار اہل القری و غیر الفوائد چہ مجلد میں اور سنائب امام شافعی رحمہ اللہ یا قوت نے معجم الاولاد بار میں کہا ہے کہ اونہوں نے مجکو یہ شعر اپنے سنائے ۵

وقائل قال يوم العيد لي وسراعي	تعلی و دموع العين تنهمر
مالي اراك حزينا باكيا اسفنا	كان قبلك فيه النار تستعر
فقلت اني بعيد الدار عن وطن	وخلق الكف ولا جاب تدحجرا

کذا فی اختلاف

ترجمہ ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب تصانیف غرر و تالیف زہراء
 ابو الفرج عبد الرحمن بن ابی الحسن علی بن محمد بن علی قرشی تہمی بکری بغدادی فقیہ حنبلی واعظ ملقب
 بہ جمال الدین حافظ نسل محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہیں علم حدیث شریف و صناعت و غلط
 میں علامہ عصر و امام وقت تھے فنون عدیدہ میں انکی تصانیف ہیں انکی کتابیں بیشمار ہیں اور اپنے
 خط سے بھی بہت کچھ لکھا ہے لوگ بطور سبائتہ کے کہتے ہیں کہ اگر انکے لکھے ہوئے اجزاء کو جمع کر کے
 انکی مدت عمر کا حساب کریں اور اجزاء کو اوس مدت پر تقسیم کریں تو ہر دن نو جزو حساب میں آئیں آہن
 خدا کان نے بعد اسکے کہا ہے کہ یہ ایک شئی عظیم ہے لگتا نہیں ہے کہ عقل اسکو قبول کرے حکایت
 کہا ہے کہ جب انکے قلموں کے چپیلن کو کہ جس سے اونہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث
 شریف لکھی تھی جمع کیا تو ایک بڑا انبار ہو گیا وصیت کی کہ موت کے غسل کا پانی اسی سے گرم کریں بعد
 اوسکے اوس پانی سے غسل دیں ایسا ہی کیا وہ چپیلن اس کام کو کافی ہوئی بلکہ کچھ بچگئی اشارۃ

اونکے حفظ وسیع پر امام فقہ حجت مقبری مجوز حسن الحاضرہ گیس متواضع تھے انکی شیخہ میں ہزار شیخ پر مشتمل
 ہے ستائیس سال سفر میں گزارے انکی ایک کتاب ہے القمیر المندیر فی المسند الکبیر اوسین ذکر ہر صحابی کا
 مع عدد اوسکی مرویات کے کیا ہے اور متوفی و مختلف اور سپر ان باکولانے ذیل لکھی ہے اور متفق و موافق
 اور نسبتہ المحدثین الی الآباء والبلدان و کتاب عوالی و کتاب معجم وجہ الناظرین فی معرفۃ التابعین و الکمال
 فی معرفۃ الرجال اور الدرۃ الثمینیۃ فی اخبار المدینۃ و زمرۃ الوری فی اخبار اہل القری و غیر الفوائد چہ مجلد
 میں اور مناقب امام شافعی رحمہ اللہ یا قوت نے معجم الادباء میں کہا ہے کہ اونہوں نے مجھکو
 یہ شعر اپنے سنائے ۵

وقائل قال یوم العید لی و سرائی	تعلی و دموع العین تنهمر
مالی اصراک حزینا باکیا اسفنا	کان قبلك فیہ النار تسمر
فقلت انی بعید الدار عن وطن	و ملق الکف و لا حجاب تدھجر

کذا فی الکلیات

ترجمہ ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب تصانیف غرر و تالیف زہراء

ابو الفرج عبد الرحمن بن ابی الحسن علی بن محمد بن علی قرشی تمیمی بکری بغدادی فقیہ حنبلی و اعظم ملقب
 بہ جمال الدین حافظ نسل محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہیں علم حدیث شریف و صناعت و غلط
 میں علامہ عصر و امام وقت تھے فنون عدیدہ میں انکی تصانیف ہیں انکی کتابیں بیشمار ہیں اور اپنے
 خط سے بھی بہت کچھ لکھا ہے لوگ بطور مبارک کے کہتے ہیں کہ اگر انکے لکھے ہوئے اجزاء کو جمع کر کے
 انکی مدت عمر کا حساب کریں اور اجزاء کو اوس مدت پر تقسیم کریں تو ہر دن نو جز و حساب میں آئیں انہیں
 خلکان نے بعد اسکے کہا ہے کہ یہ ایک شئی عظیم ہے لگتا نہیں ہے کہ عقل اسکو قبول کرے حکایت
 کہا ہے کہ جب انکے قلموں کے چسپلن کو کہ جس سے اونہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث
 شریف لکھی تھی جمع کیا تو ایک بڑا انبار ہو گیا وصیت کی کہ موت کے غسل کا پانی اسی سے گرم کریں بعد
 اوسکے اوس پانی سے غسل دیں ایسا ہی کیا وہ چسپلن اس کام کو کافی ہوئی بلکہ کچھ بچ گئی اشارۃً

خلق کثیر سے راوی ہیں محمد بن سلیمان بن عیسیٰ نے انکا ذکر اپنی کتاب فہرست نام میں کیا ہے تصانیف انکی فقہ وحدیث میں بہت ہیں ذکوہ الخطیب فی تاریخہ او لکھا ہے کہ ثقہ و صدوق دین سے اور انکی تصانیف بہت ہیں بغداد میں حدیث کی پہرے کی طرف انتقال کیا او میں سکونت کی یہاں تک کہ وہیں وفات پائی ایک جماعت حفاظ کی ہارنے سے راوی ہے مسجد اونکے ابو نعیم مصنف صاحب کتاب حلیۃ الاولیاء ابو الحسن بن بشران و ابو الحسن صامی وغیرہم ہیں کتاب الشریعہ سنت میں انکی تصانیف سے ہے زمانہ مجاورت مکہ معظمہ میں حجاج و مغاربہ کو ان سے فیض اس علم کا بہت پہونچا عالم باعمل مستبح سنت حاکمیت کہتے ہیں کہ جب مکہ میں داخل ہوئے تو مکہ معظمہ انکو خوش آیا کہا اللہم ادخر فی الاقامۃ بھما سنت یعنی آئی تو سال بہر بیہرنا کے میں نصیب کر ایک ہاتھ کو سنا کہ کہتا ہے بل ثلاثین سنت یعنی بلکہ تیس برس بعد اس کے تیس سال زندہ رہے ماہ محرم ۳۳۰ میں مکہ میں داخل رحمت حق ہوئے آجری بفتح ہمزہ مددودہ و ضم حمیم و تشدید راء مملہ نسبت سے طرف آجر کے میں نہیں جانتا ہوں کہ کون معنی سے طرف اس کے منسوب ہیں حاشیہ کتاب الصلوۃ میں دیکھا کہ یوں لکھا آجری منسوب ہیں طرف ایک قریہ کے قراہی بغداد سے جسکو آجر کہتے ہیں والد علم کذا فی الاتحاف

ترجمہ عمر بن شیبہ صاحب تاریخ مدینہ سکینہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام رحمہ اللہ تعالیٰ

عمر بن شیبہ نمیری متوفی ۲۶۲ھ کذا فی الاتحاف تاج مکمل میں لکھا ہے ابو یزید عمر بن شیبہ نام انکا زید ہے اور شیبہ لقب ابن عبیدہ بن زید کا اور ابن ابیہ نمیری بصری ہی کہتے ہیں یہ صاحب اخبار و نوادر و اطلاع کثیر تھے بصرہ کی تاریخ تصنیف کی ان سے ابو محمد بن جبار و دے سماع کیا ابو حاتم رازی سے کسی نے انکا پوچھا تو کہا کہ صدوق ہیں حافظ محمد بن ماجہ صاحب سنن وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے ماہ ربیع ۳۳۰ میں پیدا ہوئے اور ۲۶۲ یا ۲۶۳ کو سرمن راسی میں وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ *

ترجمہ زبیر بن بکار صاحب فقیات فی الحدیث رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو عبد اللہ زبیر بن بکار اور کنیت انکی ابو بکر بن عبد اللہ بن مصعب بن ثابت بن عبد اللہ بن الزبیر بن العوام

کہتے تھے مجالس وعظا میں اوجہ ناوہ اٹھنے منقول ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے حکایت بغداد میں در بیان
اہل سنت و شیعہ کے در باب مفاصلہ حضرت ابو بکر صدیق و حضرت علی رضی اللہ عنہما نزاع واقع ہوا دونوں
فریق ان کے جواب پر راضی ہو گئے یعنی جو کچھ وہ کہیں ہم اس کو قبول کرینگے ایک شخص کو پوچھنے کے واسطے
کہہ اکیا اور وہ مجلس وعظا میں اپنی کرسی پر تھے جواب دیا من کانت ابنت تحتہ اور فی الحال کرسی پر سے
اوتر پڑی تاکہ اس باب میں مراجعت کی صورت واقع نہواہل سنت نے کہا کہ وہ ابو بکر ہیں کیونکہ انکی صاحبزادہ
عائشہ آپکی بی بی تھیں اور شیعہ نے کہا کہ وہ علی ہیں کیونکہ حضرت فاطمہ علیہا السلام بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم انکی بی بی تھیں ابن خلکان نے کہا کہ یہ جواب لطائف اوجہ سے ہے اگر بعد فکر تام و اسعان نظر کے
حاصل ہوتا تو غایت حسن میں تھا چہ جامی اسکے کہ ادھنون نے فی البدیہہ امدیاسیوطی رحمہ اللہ نے
تاریخ الخلفاء میں کہا ہے کہ سائل اس سوال کا ناصر الدین الدخلیفہ عباسی تھا اسکو میل تھا طرف مذہب
امامیہ کے انکی ایک کتاب تلخیص الملبس نہایت عمدہ ہے لیکن خالی افراط و تجاوز حد اعتدال سے نہیں ہے
اسی لئے اوسکے مطالعہ سے تحذیر کی ہے یہ بغداد میں تھے زمانہ حضرت شیخ القادر جیلانی قدس سرہ
الغزیز میں اور اپنی کتابوں میں حضرت شیخ کا ذکر نہیں کیا خواجہ محمد یار سا رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے
کہ حضرت شیخ پر انکار کر نیکی سببے پانچ برس قید خانہ میں رہے حضرت شیخ عبدالحی نے اشته اللہ
میں نقل کیا ہے کہ بعض مشائخ و علماء حنا نہ ابن جوزی کو اٹھا کر حضرت شیخ کے حضور میں لینگے اور
اوسے عفو و صفح و تجاؤر طلب کیا پس حضرت شیخ نے عفو کیا اور اوسکے جرمیہ سے درگزر فرمائی جب یہ قصہ
میں شیخ عبد الوہاب متقی رحمہ اللہ سے ذکر کیا تو فرمایا الحمد للہ علی ذلک مرد عالم محدث کبیر ہے انکی ولادت ۵۰۱
یا ۵۰۲ میں ہوئی اور شب جمعہ ۱۲ رمضان ۵۹۷ھ میں وفات پائی اور باب حرب میں مدفون ہوئے جوزی
بفتح جیم و سکون واد نسبت ہے طرف فوضۃ الجوز کے کہ ایک موضع مشہور ہے کذا فی الاتحاف *

ترجمہ آجری صاحب کتاب الشریعی فی السنہ رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو بکر محمد بن حسین بن عبد اللہ آجری فقیہ شافعی محدث صاحب کتاب الاربعین حدیثا یہ کتاب انہیں سے
مشہور ہے عابد صالح تھے ابو مسلم کحی و ابو شعیبہ حنفی و احمد بن یحییٰ علوانی و مفصل بن محمد حنفی و ابو

ہیں ۱۰۰۰ مین وفات پائی کذا فی الفوائد البہیہ *

ترجمہ بزاز می حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ

محمد بن محمد بن شہاب بن یوسف کردری برقیینی خوارزمی شہیر بہ بزاز می صاحب فتاویٰ مسماۃ بوجیز معروف بہ بزاز یہ فروع و اصول میں افراد دہر سے تھے حاکم تفسیرات سبق تھے علوم میں اپنے والد سے اخذ کیا اپنے بلاد میں ماہر و مشہور ہوئے یہ بلد کہ سراسر قریب ہزار ایل میں تھے پھر رحلت کی طرف بلدہ قدیم کے ایک بلدہ ہے خارج ترخان کے ساحل نہر نکور میں وہاں کئی برس رہے وہاں ایسے اعلام سے مناظرہ کیا اور فقہاء کو درس دیا پھر اپنے بلاد کی طرف لوٹ آئے پھر بلاد روم کی طرف رحلت کی وہاں شمس الدین فنا کے ساتھ مباحثہ کیا اور روم میں داخل ہو نیسے پہلے وجیز کو جمع کیا آخر کتاب الاجارہ میں یوں کہا ہے ثم وقد مضی جز من اللیل فی اول ربیع الاول ۱۰۰۰ مین انکی ایک کتاب ہے بغایت نافع مناقب حضرت امام اعظم رحمہ اللہ میں مشتمل ہے مطالب عالیہ پر او اسطر رمضان ۱۰۰۰ مین وفات پائی کذا فی الفوائد البہیہ *

ترجمہ السنفی صاحب کنز رحمہ اللہ تعالیٰ

عبد الدین احمد بن محمود ابوالبرکات حافظ الدین السنفی اپنے زمانے میں امام کامل عظیم النظر فقہ و اصول میں راس و سردار حدیث و معانی حدیث میں بارع و فائق تھے شمس الاممہ محمد بن عبد الستار کردری اور حمید الدین ضریر اور بدر الدین خواہر زادہ پر تفقہ کیا انکی تصانیف معتبرہ ہیں منجملہ اونکے وافی ایک متن لطیف ہے فروع میں اور اوسکی شرح کافی اور کنز الدقائق متن مشہور ہے فقہ میں اور مصنفی شرح منظومہ السنفی اور مستصفی شرح الفقہ النافع اور منار ایک متن ہے اصول میں اور اوسکی شرح کشف الاسرار وراعتہ شرح العبدہ ۱۰۰۰ مین کو بغداد میں داخل ہوئے اور اسی سنہ میں اونکی وفات ہوئی علی قاری رحمہ اللہ نے انکی وفات ۱۰۰۰ مین لکھی ہے اور ذکر کیا ہے کہ مدارک تفسیر میں انکی تصانیف ہے کذا فی الفوائد البہیہ مختصر کشف الظنون میں بھی کنز الدقائق کو انہیں کی تصنیف بتایا ہے

ترجمہ السنفی صاحب بحر الکلام رحمہ اللہ تعالیٰ

شیخ امام ابو امین بیہون بن محمد السنفی الحنفی متوفی ۱۰۰۰ مین ہجری کذا فی کشف الظنون *

القرشی الاسلامی اعیان علماء سے ہیں قضاسی مکی کے متولی ہوئے کتب نافعہ تصنیف کے مجملہ اوکے کتب
النساب قریش ہے اوسین شئی کثیر جمع کی ہے اور لوگوں کا اوس پر اعتماد ہے اپنے نسب کی معرفت میں
اسکے موالد اور مصنفات ہیں جو انکی اطلاع و فضل پر دلالت کرتی ہیں ابن عیینہ اور انکے طبقے سے اوی
ہیں آتے ابن ماجہ وابن ابی الدنیا وغیرہ انے روایت کی ہے **حکایت** زبیر نے کہا کہ میرے بہانچے نے
میری بی بی سے کہا کہ میرے ماموں اپنی بی بی کے واسطے اچھے آدمی ہیں کہ نہ سوت رکھتے ہیں نہ لونڈی
خریدتے ہیں میری بی بی نے کہا کہ البتہ یہ کتابیں مجھ پر تین سو تون سے زیادہ تر سخت و دشوار تر ہیں ذکر
ابن خلکان وفات انکی ۵۶۷ھ بعمر ۸۸ سال مکہ معظمہ میں ہوئی حرمہ الدتقالی کذا فی الامتات *

ترجمہ امام نسفی رحمہ اللہ صاحب عقائد نسفیہ

محمد بن محمد بن محمد ابو الفضل البربان النسفی امام عالم فاضل مفسر محدث اصولی متکلم ارتکاب ایک مقدمہ خلافت
میں مشہور ہے اور ایک تصنیف کلام میں ہے اور ایک تلخیص ہے تفسیر کبیر امام رازی کی انکی ولادت
تقریباً ۶۸۰ھ میں ہے ماہ ذی الحجہ ۶۸۰ھ میں وفات پائی جامع فوائد مبہیہ کہتے ہیں کہ علی قاری حمہ
نے تاریخ وفات ۶۹۹ھ بتائی ہے اور ذکر کیا ہے کہ پہلوی مشہد منور حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
میں دفن ہوئے انکی تصنیف کلام میں مشہور بقائد نسفیہ ہے جسکی شرح سعد الدین تفتازانی رحمہ اللہ
وغیرہ نے لکھی ہے زرقانی وغیرہ نے اسی طرح ذکر کیا ہے اور صاحب کشف الظنون نے اس کتاب
کو ابو حفص عمر بن محمد نسفی کی طرف منسوب کیا ہے جسکی وفات ۷۳۷ھ میں ہوئی کذا فی الفوائد لمبہیہ
فی تراجم الخفیفہ لمولوی عبدالحی الکنوی رحمہ اللہ تفتازانی آئین اور جناب توفیق مد مجدہ نے بھی بغیۃ
الرائد فی شرح العقائد کے بیجاہ میں اس عقائد کو نجم الدین عمر نسفی کی طرف منسوب کیا ہے *

ترجمہ نکساری حنفی رحمہ اللہ تفتالی

محمد بن ابراہیم بن حسین محی الدین النکساری انہوں نے حسام الدین توقانی بن شمس الدین محمد بن
حمزہ قناری و محمد بن ارمغان پر قراءت کی اور بعد رسد اسمعیل بلدہ قسطنطنیہ میں مدرس ہوئے علوم شریعہ
وفنون عقلیہ کے عالم اور قرآن عظیم کے جمیع الروایات حافظ تھے شرح وقایہ و تفسیر بیضاوی پر انکے حواشی

ترجمہ محلی صاحب امانی رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو عبد اللہ حسین بن اسماعیل بن محمد طبری بغدادی محلی ایک محدث ہیں محدثان بغداد سے اور ایک شیخ ہیں مشائخ اوس بلد مبارک بنیاد سے انکو قاضی حسین بھی کہتے ہیں اسلئے کہ قضای کو فہرہ پرت ساٹھ برس تک رہے ہیں انکا تولد ۳۲۵ھ میں ہوا ہے ابتدائی طلب میں ابو حذافہ راسمی راوی موٹا سے اخذ اس علم کا سال ۳۴۴ھ میں کیا اور عمر بن علی فلاس واحد بن مقدم و یعفور بن ابراہیم و ورقی و محدثی وزیر بن بکار و دیگر علماء اوس طبقے سے روایت کی اور دارقطنی و جمیع و علی و دیگر محدث عمدہ نے اسے اقتباس کیا ہے انکے شیوخ اصحاب سفیان بن عیینہ سے قریب نشر آدمی کے ہیں انکی مجلس الامامین دس ہزار آدمی تقریباً حاضر ہوتے تھے آخر کو قضا سے استعفا دیا جب تک قاضی رہے محمود خلائق تھے کسی نے اونپر اعتراض و انتہام نہیں کیا انکا گھر کو فہ میں مجمع اہل علم تھا ہر روز لوگ واسطے شغل اس علم شریف کے انکے گھر میں جمع ہوتے تھے اور فائدے لیتے تھے حکایت محمد بن حسین ایک بزرگ نے اوس عہد کے بزرگوں میں سے کہا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ حق تعالیٰ اہل بغداد سے بسبب برکت محلی کے بلا کو دور کرتا ہے دوسری تاریخ ربیع الآخر ۳۲۵ھ ہجری کو بعد درس حدیث شریف حسب عادت اوٹے اور بیمار ہو گئے بعد پندرہ روز کے وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الامتاج

ترجمہ ابن شاہین صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

ابن شاہین عمر بن عثمان حافظ و اعظم بغدادی حدیث شریف میں ثقہ و مکثر تھے ایک جماعت سے روایت و حدیث کی اور اسلئے بہت لوگوں نے سماع کیا و لادت انکی ۳۹۱ھ میں اور وفات ۳۵۵ھ میں ہوئی انکی تالیفات مفیدہ ہیں بجز انکے ایک جز ہے حدیث میں اور کتاب ناسخ و منسوخ حدیث ہے ابراہیم بن علی معروف بہ عبد الحق نے اوسکو مختصر کیا ہے کذا فی التاج المکمل رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ بلقینی مصری رحمہ اللہ تعالیٰ

قاضی القضاہ علم الدین صالح بن شیخ الاسلام سراج الدین البلقینی حامل لواہی مذہب شافعی اپنے عصر میں تھے ۹۱۰ھ میں متولد ہوئے فقہ اپنے والد و برادر سے اخذ کی اور نحو شطرنجی سے اور اصول عزالدین بن جہا

ترجمہ حلیمی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو عبد اللہ حسین بن حسن بن محمد فقیہ شافعی معروف بحلیمی حرجانی ^{۳۲۸} سال کو حرجان میں پیدا ہوئے اور انکو طبرستہ کے لیگے حدیث شریف ابو بکر محمد بن احمد بن حبیب وغیرہ سے اخذ کی تفقہ ابو بکر اودنی اور ابو بکر قتال پر کیا امام عظیم جوع الیہ ما ورا النہر کے ہیں انکے وجوہ حسنہ ہیں مذہب میں نیسا بوری میں تحدیث کی حاکم وغیرہ نے اسنے روایت کی انکی وفات ^{۳۴۴} میں ہوئی انکی نسبت حلیمی طرف جدا علی حلیم نام کے ہے

کذا فی الاتحاف

ترجمہ صابونی صاحب کتاب المائتین حمہ اللہ تعالیٰ

ابو عثمان اسمعیل بن عبد الرحمن بن احمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن عابد بن عامر صابونی نیسا بوری میں رہتے و غلط و تفسیر میں مہارت تمام رکھتے تھے ^{۳۴۴} میں پیدا ہوئے علماء عمدہ سے اخذ کیا اور اسنے خلافت لیسار نے روایت کی مجملہ انکے ایک ہیقی بن ہبقی نے انکے حق میں یوں کہا ہے کہ اخبرنا امام المسلمین و شیخ الاسلام ابو عثمان الصابونی بعد اسکے ایک حکایت دراز بیان کی سارے علماء عصر نے انکے کمال کی علم تفسیر و حفظ احادیث میں گواہی دی ستر برس متصل و عظیم مشغول رہے اور جامع نیسا بوری میں بیس برس تک خطبہ و امامت نماز کی بھی کی انکی تصانیف بہت ہیں یہ کتاب انکی دو سو حدیث دو سو حکایات و دو سو قطعہ شعر پر مشتمل ہے کہ مناسب مضمون ہر حدیث کے لائے ہیں روز جمعہ چوتھی تاریخ ماہ محرم ^{۳۴۹} میں وفات پائی وقت عصر کے نماز جنازہ پڑھ کر انکو دفن کیا حکایت بشارت عمدہ سے انکے حق میں امام الحرمین کا خواب ہے کہ جناب سالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رویت سے خواب میں مشرف ہو اس خواب سے پہلے مذہب فلاسفہ و معتزلہ و اہل سنت میں نظر کی اور ہر طرف کے دلائل کو با قوت دیکھ کر سراسر وحیران ہو گئے تھے اس خواب میں جناب سالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یرک علیک باعقاد الصابونی یعنی تو عقیدہ صابونی کو لازم پکڑے عقیدہ مع دیگر عقائد اہل سنت کتاب معتقد المتقدمین بزبان اردو مطبع انصاری دہلی میں مطبوع ہو چکا ہے عجب منور عقیدہ ہے کہ اسکے ملاحظہ سے اسکی قدر معلوم ہوتی ہے صابونی کا مال بستان المحدثین میں بسط سے لکھا ہے یہ بقدر ضرورت لکھا گیا ہے

وجہ اس علم شریف میں قائل ہوئے اور خود پرانکو تقدیم و ترجیح دی غرض کہ انکی وفات شب شنبہ ۲ ذی حجہ ۵۲۸ کو قاہرہ مصر میں ہوئی اور قوائف صغریٰ متصل مزار بنی الجوزلی کے مدفون ہوئے انکے جنازہ میں لوگوں کا ازدحام بہت ہوا بادشاہ نے بنفس نفیس تبرکات کا جنازہ اوٹھایا بعدہ امر اور کوسا دست بدست تا مزار اونکو لیکئے اور انکے مرنے سے فن حدیث شریف ختم ہو گیا سیوطی رحمہ اللہ نے حسن الحاضری میں کہا ہے کہ شہاب منصور سی شاعر عصر نے مجھے بیان کیا کہ وہ اونکے جنازے میں حاضر ہوئے تھے آسمان نے اونکے جنازے پر پانی برسایا اور مصلے تک قریب رہا حالانکہ زمانہ مطر کا نہ تھا یہ تو انکے ترجمے کے چند لفظ ہیں امتحان وغیرہ کتب طبقات میں انکا ترجمہ خوب بسط سے لکھا ہے اور علماء نے مستقل کتابیں اس باب میں تالیف فرمائی ہیں رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ ابن وہب صاحب جامع رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو محمد عبد اللہ بن وہب بن مسلم قرشی بالولاء اپنے عصر کے ائمہ سے ایک امام تھے میں بس امام مالک رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے موطای کبیر و موطای صغیر تصنیف کی امام مالک نے انکے حق میں فرمایا ہے کہ یہ ایک امام ہے کہ اسنے اصحاب ابن شہاب زہری سے بیس آدمیوں سے زیادہ حکو پایا ہے انکی قبر میں اختلاف ہے ولادت انکی ۱۵۰ھ یا ۱۴۸ھ کو مصر میں ہوئی اور وہیں روز کیشنبہ ۲۵ شعبان ۹۷ھ کو وفات پائی فقہ میں انکی مصنفات معروفہ ہیں اور یہ محدث تھے حکایت یونس بن عبد الاعلی شاکر امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ خلیفہ نے قضا مصر کے باب میں انکی طرف لکھا یہ چپ گئے اور اپنے گھر میں بیٹھ رہے اسد بن سعد انپر مطلع ہو گئے یہ اپنے گھر کے صحن میں وضو کر رہے تھے اسنے کہا کہ تم کیوں نہنیں لوگوں کی طرف نکلتے کہ درمیان اونکے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حکم کرو اونکی طرف سر اوٹھایا اور کہا تیری عقل یہاں تک پہنچی کیا تو نہنیں جانتا ہے کہ علماء کا حشر انبیاء کے ساتھ ہو گا اور قاضی سلاطین کے ساتھ محشور ہونگے یہ عالم صالح خائف اللہ تعالیٰ تھے سبب انکی موت کا یہ تھا کہ کتاب الایہوال انکے جامع کی انپر پڑھی گئی اونکو ایک شئی نے مثل غشی کے پکڑ لیا اونکو اوٹھا کر گھر لائے اسی حال پر ہے یہاں تک کہ اونکا انتقال ہو گیا کذا فی التاج المکمل رحمہ اللہ تعالیٰ *

حاصل کی اور جزیرہ البحر و ختم دلائل وغیرہ اپنے والد پر اور جسندار بن نجیبہ شہاب جمعی پر سماعت کیا اور حافظ ابوالفضل عراقی کے نزدیک اطلالین حاضر ہوئے اور شیخہ و خشابہ کے متولی ہوئے اور بعد اپنے بھائی کے برقوقیہ میں مدرس تفسیر پڑھیں بعد قتی کے متولی تدریس شریفیہ کے ہوئے مدرسہ قایتبائی میں حدیث کا درس کیا اور قضای الکر کو پہونچے بعد عزل شیخ ولی الدین کے فقہ میں اپنے زمانے کے متفرد تھے نجم غفر نے اولیٰ سے اخذ کیا اصاغر کو ساتھ اکابر کے اور احفاد کو ساتھ اجداد کے ملحق کر دیا ایک تفسیر قرآن شریف پر لکھی اور تدریب والد کو کامل فرمائی وغیر ذلک سیوطی رحمہ اللہ حسن المحاضرہ میں فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے قرائت کی اور انہوں نے مجھ کو اجازت تدریس کی دی اور میری تفسیر میں حاضر ہوئے میں نے ان کا ترجمہ مستقل لکھا ہے روز چار شنبہ پانچویں رجب ۸۶۷ کو وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف

ترجمہ حافظ ابن حجر العسقلانی صاحب فتح البای و دیگر مولفات نافعہ

رضی اللہ عنہ

شہاب الدین ابوالفضل احمد بن علی بن محمد بن علی بن محمود بن حجر کنانی عسقلانی شہر المصری الشافعی قاضی لقضاۃ ۶۲ شعبان ۸۶۷ میں متولد ہوئے حکایت کہتے ہیں کہ انکے والد ماجد کا بچا جیتا نہ تھا کبیدہ خاطر شیخ صافی کے حضور میں آئے یہ اولیای کرام سے تھے شیخ نے فرمایا تیری پشت سے ایک ایسا لڑکا نکلیگا کہ تمام دنیا کو اپنے علم سے بہرہ لگا سکے علم میں اوقات میں جو برکت ہوئی وہ دعای شیخ سے تھی واسطے طلب علم کے مصر سے اسکندریہ کو گئے اور شام و قبرس و حلب و حجاز و یمن کا گشت کیا عیون علوم سے سیراب ہو گئے نظم و نثر میں قدرت تمام و پایہ عالی رکھتے تھے سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شعر سیکھا او میں غایت کو پہونچے پھر حدیث شریف طلب کی بہت کچھ سماع کیا اور رحلت فرمائی اور حافظ ابوالفضل عراقی سے تخریج کی اور او سمین فائق ہوئے اور حدیث شریف فنون میں مقدم ہوئی رحلت و ریاست حدیث کی ساری دنیا میں انکی طرف منتہی ہوئی سوائے عصر میں سوائے انکے کوئی حافظ نہ تھا انتہی انکی ساری تصانیف مقبول ہوئیں انکی حیات میں دور دور سے لوگوں نے انکی تصانیف طلب کئے اساتذہ و مشائخ انکی عظمت

اور خیمہ بن سلیمان طرابلسی و احمد بن خلد قاضی حسن بن صلت حصاری و ابو میمون بن راشد و دیگر علمائے خیار سے یہ علم حاصل کیا ابو الحسن سیدانی و ابو علی اہوازی و عبد العزیز بن احمد کتانی و احمد بن عبد الرحمن طریخی و دیگر محدثان عمدہ نے اسے تلمذ کیا یہ علل حدیث کے ساتھ اشناتے اور معرفت رجال میں ہمارت تمام رکھتے تھے حفظ حدیث و جمیع غیرات و محاسن میں اپنے زمانہ میں ضرب المثل تھے وفات انکی تیسری محرم ۳۸۴ھ میں ہوئی شیخ کی حدیث میں اسے زیادہ تر حافظ کوئی نہیں گزرا کذا فی البستان البستان میں انکی کتاب مذکور آیا جلد ثانی

ترجمہ ابن حرب صلی رحمۃ اللہ تعالیٰ صبا طبقات

علامہ زین الدین ابی الفرج عبد الرحمن بن شہاب الدین ابی العباس احمد بن حسن بن حرب شیخ الحنابلہ و الحمدین نعمان افندی قسطلی نے اپنی کتاب فضہ غنائہ تاریخ دمشق و شتق فی حارمین لکھا ہے کہ ابن حرب امام اصولی محدث فقیہ و اعظم شہیر علوم میں امام تھے انکی مصنفات کثیرہ ہیں بجز انکے شرح بخاری و شرح اربعین نوویہ و طبقات حنابلہ و قواعد و ریاض الانس و غیرہ ہے دمشق میں انتقال کیا اور باب صغیر میں نزدیک قبر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مدفون ہوئے کذا فی التاج المکمل انکا ترجمہ محاسن الحسنین میں بھی لکھا گیا ہے رحمہ اللہ تعالیٰ *

ترجمہ ابن السککن رحمۃ اللہ تعالیٰ

ابو علی سعید بن عثمان بن سعید بن السککن بفتح سین و کاف بغدادی زریل مصر ۳۹۴ھ میں پیدا ہوئے ابو القاسم بنغوی و ابن جوہر سے سماع کیا اور اسے عبد النبی بن سعید نے اور اس شان و علم کے ساتھ اعتنا کیا اور صحیح منتقی تصنیف کی انکی فیصلت کا بلاد و دست میں شہرہ ہوا ۳۵۳ھ میں وفات پائی کذا فی الاتحاف *

ترجمہ ابن ابی عاصم رحمۃ اللہ صاحب السنہ

اتحاف میں لکھا ہے ابن ابی عاصم ابی بکر احمد بن عمرو شیبانی متوفی ۲۸۰ھ انکی ایک سند کا ذکر کیا ہے کہ اوہیں قریب پچاس ہزار حدیثوں کے ہیں رحمہ اللہ تعالیٰ *

ترجمہ برزالی صاحب التیارخ رحمہ اللہ تعالیٰ

قاسم بن محمد بن یوسف معروف بابن عدل امام حافظ محدث مورخ علم الدین برزالی و مشقی ۶۶۵ھ میں پیدا ہوئے شیوخ پر گشت کیا اور جماعت کثیر سے سماع کیا شمار انکے مشائخ کا جسے اونہوں نے سماع کیا

ترجمہ ابن لال صاحب بیسم الصحابہ رضی اللہ عنہ

شیخ ابن لال احمد بن علی ہمدانی شافعی متوفی ۳۹۸ھ قاضی ابن شہبہ نے اپنی تاریخ میں کہا ہے کہ میں نے اوس سے زیادہ تر بہتر کوئی چیز نہیں دیکھی ہے کہ لالہ او کی قبر کے نزدیک دعا مستجاب ہوتی ہے کذا فی الاتحاف

ترجمہ ابن خزیمہ صاحب صحیح

ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن خزیمہ رحمہ اللہ کذا فی البستان ابن خزیمہ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق نیشاپوری متوفی ۳۱۱ھ ہجری کذا فی الاتحاف

ترجمہ طحاوی صاحب شرح معانی الآثار رحمہ اللہ تعالیٰ

امام حافظ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن عبد الملک ازہی حجازی مصری طحاوی کا ایک یہ ہے دیہات مصر سے ہارون بن سعید ایلوی و یونس بن عبد الاعلیٰ و محمد بن الحکم و یحییٰ بن نصر اور ایک جماعت کثیر شاگردان ابن وہب سے سماع حدیث شریف کا کیا اور اسے احمد بن قاسم خثابہ ابو بکر مقری و طبرانی و محمد بن بکر بن مطر و اور محمد ثمان دیگر نے روایت کی ہے ۳۹۸ھ میں پیدا ہوئے مروثقہ و فقیہ و عاقل تھے مصر میں ریاست حنفیہ کی اور اسے تعلق رکھتی تھی اول حال میں شافعی تھے اور مرزنی شاگرد امام شافعی رحمہ اللہ سے تلمذ کرتے تھے اثنائے درس میں مرزنی نے او کو بلا دت کی عار دلائی اور کہا قسم بخدا تجھے کچھ نہو گایہ کہ لالہ گر ان گزرا اور صحبت مرزنی کی ترک کر کے ابو جعفر احمد بن ابی عمران حنفی کے درس کی طرف انتقال کیا اور بہت سعی کی یہاں تک کہ فقہ میں مہارت پیدا کی اور ایک مختصر تصنیف کیا کہ او کو مختصر طحاوی کہتے ہیں اور بعد اس مختصر کے کہتے ہیں کہ ابواب راہیم یعنی مرزنی کو اللہ رحم کرے کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو اپنی قسم کا کفارہ دیتے انکی تصانیف بہت ہیں بستان المحدثین میں او کا ذکر فرمایا ہے غرۃ الوقیعہ ۳۲۱ھ ہجری بعمر ہشتاد و چند سال انتقال کیا رحمہ اللہ تعالیٰ

سید بن حسن الخمر
دو دیگر کتب میں لالہ
انکی ۳۹۸ھ میں لکھی
۴۱۷ھ

ترجمہ تمام بن محمد الرازی صاحب کتاب التہذیب رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو القاسم تمام بن محمد ابی الحسین بن جعفر بن الجعفی الحملی الرازی ثم اللہ مشقی ۳۳۰ھ ہجری میں پیدا ہوئے انکے والد ماجد ابو الحسین محمد بھی حفاظ حدیث تھے انہوں نے اپنے والد سے روایت حدیث کی کی

ترجمہ ابوالقاسم سعدی صاحب کتاب الروح رحمہ تعالیٰ

تاج الدین ابوالقاسم عبدالغفار بن محمد بن عبدالکافی السعدی الشافعی المحدث عن ابن عزرون والنخب عدہ
وخرج الساعات والسلسلات وتمیز القن وولی مشینہ الصالحیہ وافتی ربيع الاول ۳۲۳ھ من انتقالہ
حسن المحاضرہ میں اسی طرح لکھا ہے انکی تالیف کا ذکر نہیں کیا حسن المحاضرہ تالیف امام سیوطی رحمہ اللہ
واللہ اعلم صاحب کتاب الروح ہی شخص ہیں یا اور کوئی

ترجمہ دارقطنی رضی اللہ عنہ

ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن ممدی بغدادی دارقطنی حافظ مشہور عالم حافظ فقیہ امام شافعی رحمہ اللہ
کے مذہب پر تھے ۳۱۳ھ میں پیدا ہوئے فقہ ابوسعید اصطخری فقیہ شافعی سے اور تراوت عرضاً وسماعاً محمد
بن حسن نقاش اور ابوسعید قزاز اور محمد بن حسین طبری اور انکے طبقے سے اخذ کی اور سماعت ابوبکر بن مجاہد
سے قرآنی حالت صخر بن بغدادی کو فہم وبعہ وشم وواسط وصر و دیگر بلاد اسلام میں پھرے اور سماع محمد
کا ابوالقاسم لغوی وابن صاعد وحسین محاملی اور دیگر علمای بیہمار سے کیا اپنے عصر میں علم حدیث میں
ساتھ امام کے منفرد بلا منازع تھے آخر عمر میں واسطہ پڑا نیک بغداد میں صدر ہو گئے اختلاف فقہاء
کے عارف تھے اور بہت سے دواوین عرب کے ازبیر یاد رکھتے تھے بخلاف انکے سید حمیری کا دیوان ہے اور اس
جہت سے طرف تشیع کے منسوب ہوئے حافظ ابوالعینم اصضانی صاحب حلیۃ الاولیاء وحاکم وعبد الغنی مصری
وحافظ منذری وتمام رازی اور جماعت کثیر اسے روایت رکھتے ہیں فن حدیث و معرفت و علل و اسما
رجال میں بی نظیر وقت و یگانہ عصر تھے جیسے کہ خطیب حاکم و دیگر ائمہ اس صنعت انکی تفوق کی ان علوم
میں گواہی دی ہے مذاہب فقہاء و علم ادب کو خوب ہی جانتے تھے کتاب السنن اور مختلف و مؤلف وغیرہ
انکی تصنیف ہے انکا حافظہ بہت قوی تھا انکا قصہ لبنان و تحاف میں خوب لکھا ہے بخلاف انکے لطائف و
ظرائف کے ایک یہ لطیفہ ہے کہ ایک دن ابوالحسن بعبادہ ایک آدمی کو کہہ دوں سے واسطہ طلب حدیث
شریع کے آیا تھا اونکے حضور میں لائے اور کہا کہ یہ شخص مسافر ہے دور سے آیا ہے چاہے کہ آپ اوپر
چند حدیثیں المافرایں دارقطنی نے قائل کیا اور کہا مجھ کو فرصت و فراغت نہیں ہے جب ابوالحسن بہت

لکھنا بقیہ فی اللہ
مبسوط آئندہ آگیا
وہ تراجم الحفاظ
لکھا گیا ہے ۶۱۱

دو ہزار آدمیوں سے زیادہ ہے اور جنہوں نے انکو اجازت دی وہ ایک نہر سے زیادہ ہیں شوکانی رحمہ اللہ
نے بدیع الطالع میں کہا ہے کہ ابن عبدالبر ابن عولان نے انکو اجازت دی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
فرمایا کرتے تھے کہ نقل البرزالی فقر فی الحج یعنی برزالی کی نقل تہر کی لکیر ہے کئی مواضع میں تدریس حدیث
کے متولی ہوئے ذہبی نے کہا کہ صدق لہجہ دمانت میں راس سے صاحب سنت و اتباع تھے اور لزوم
فرائض کا رکھتے تھے قلوب صدور میں انکے دو وجہ تھے یہاں تک کہ کہا کہ ان ہی نے طلب حدیث کو میر
طرف محبوب کر دیا مجھے کہا کہ تیرا خط محدثین کے مشابہ ہے اونکے قول نے مجھ میں اثر کیا ۳۹
مکے کی طرف جاتے ہوئے مسافر ۴۷ سال ۶ ماہ کی عمر تھی لوگوں نے اوپر افسوس کیا کہ ذی التاج المکمل
اتحاف میں کہا ہے کہ تاریخ برزالی شیخ علم الدین ابی محمد قاسم بن محمد دمشقی کی ہے جنگی وفات ۳۲۰
ہوئی اس تاریخ میں وفیات محدثین کو جمع کیا ہے بلکہ ان لوگوں کے ساتھ مختص ہے جو سماع رکھتے
ہیں لیکن اسکا مسودہ سے مبعضہ نہیں ہوا اوپر ایک ذیل ہے تقی الدین بن رافع کی اونکی تاریخ سے ذہبی
نے اسکی تہذیب کی اور کئی چیزیں اوپر زیادہ کیں اور ابن رافع پر ایک ذیل ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی

ابو حنیفہ اسحق بن شبر صاحب المبتدأ رحمہ اللہ

اتحاف میں لکھا ہے کتاب المبتدأ من کتب الاحادیث للابی حنیفہ اسحق بن نصر القرشی شرح الصدور میں بجا
نصر کے بشر ہے واللہ اعلم کون صحیح ہے

ترجمہ ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو الولید ابو احمد عبداللہ بن عدی حمہ جانی معروف بابن القصار صاحب کتاب الکامل فی الحج والتعلیل حا
کبیر امام شہیر ایک محدث تھے اعلام محدثین سے ۳۷۰ میں پیدا ہوئے خلافت و امم کثیرہ سے سماع کیا ابن
عساکر نے کہا ہے کہ ثقہ تھے مع اوس لحن کے جو انہیں ہے حمزہ سہمی نے کہا ہے کہ وہ حافظ و متقی ہیں
اونکے زمانے میں مثل انکا نہ تھا غیلی نے کہا عدیم النظیر ہیں حفظ و جلالت میں عبداللہ بن محمد حافظ سے
میں انکا حال پوچھا کہ عبدالباقی بن نافع سے حافظ ہیں ماہ جمادی الآخر ۳۶۵ میں وفات پائی کذا فی

سبل السلام شرح بلوغ المرام اتحاف

شافعی اور ابو احمد عبد الوہاب بن علی صوفی وغیرہا سے حدیث کی سماعت کی اور طرف شام و قدس کے رحلت کر کے ایک جامعہ و ہاں سنا اور موصول کی طرف عود کیا منقطع ہو کر خانہ نشین ہو گئے علم و تصنیف میں توفیر نظر فرماتے تھے انکا گھر مجمع اہل فضل موصول کا تھا حفظ حدیث و معرفت متعلقات حدیث میں امام تھے تواریخ مقدمہ و متاخرہ کے حافظ انساب و ایام و وقائع عرب کے خیر تھے تاریخ میں ایک بڑی کتاب سبھی بکمال لکھی اوس میں ابتدائی زمانہ سے شروع کیا ۲۸۰ تک ابن خلکان فرماتے ہیں کہ وہ خیال تواریخ سے ہے کتاب انساب سمعانی کو مختصر کیا اور اوپر استدراک فرمایا اونکی اغلاط پر تنبیہ کی اونکے اہلالت کو بڑھایا ایک مفید کتاب ہے آج کل لوگوں کے ہاتھ میں یہی مختصر ہے تین جلد میں ہے اور اصل کتاب جو آٹھ جلد میں ہے وہ عزیز اللہ جو وہ ابن خلکان نے کہا میں نے اسکو سو ایک بار مدینہ حلب میں نہیں دیکھا دیا مصر یہ میں یہی مختصر نہ کر رہو بچا ہے اسکے سوا انکی اور تصانیف ہیں غرضکہ ولادت انکی ۵۵۰ھ کو جزیرہ ابن عمر بن ہونی یہ اس جزیرے کے لوگوں سے ہیں انکی وفات ۶۳۰ھ شعبان کو موصول میں ہوئی *

میں ہوئی *

ترجمہ حافظ شرف الدین میاطی صاحب المعجم رحمہ اللہ تعالیٰ

عبد المؤمن بن خلف بن ابی الحسن بن شرف التونی الشافعی الامام العلامہ حافظ المعجم الفقہ النسابہ الجود الباع شیخ المحققین عالم النقاد شرف الدین ابو محمد الدیاطی صاحب المعجم قد توفیہ تعالیٰ عنہ ۳۰۰ھ میں متولد ہوئے اولاً فقہ میں مشغول ہوئے دمیاط میں نشو و نما پایا تہذیب کا کیا قرأت پڑھے بعد حدیث شریف کا علم طلب کیا اسکندریہ میں اصحاب حافظ سلفی سے سنا قاہرہ میں آئے روایت و درایت اس شان کا اعتنا کیا حافظ زکی الدین منذری کے ملازم ہوئے ابن المقیر علی بن مختار ابو القاسم بن رواحہ عیسیٰ خیاط و دیگر علماء عصر سے علم اخذ کیا ۶۳۳ھ میں حج کو گئے حرمین محترمین میں سماعت کی جزیرہ و عراق کی دوبار سیر کی اور عالی و نازل کو لکھا مصر و اسکندریہ و بغداد و حلب و حماہ و مارین و حران و دمشق و دیگر بلاد و اوس ضلع کا گشت کیا صدق و دیانت و حفظ و اتفاق میں سرآمد ابنا می زمان تھے لغت و عربیت میں مہارت تمام رکھتے تھے علم نسب کو خوب جانتے تھے حسن صورت میں ضرب النشل تھے اونکو ابن الما بکہتے تھے

بجہ ہوئے تو انہوں نے بیس سند سے زیادہ اوسپر لکھا اور متن سب کا یہی تھا کہ نفع الشیء المحدثہ امام
 الحاجتہ وہ مومناں دوسرے دن یہی مناسب لایا اوسکو اپنے نزدیک بٹھایا اور سترہ حدیثیں اوسپر لکھا
 کیں کہ سب کا متن یہ تھا اذا تاکہ کر یہ قہم فاکرموہ لطیفہ اسی طرح دارقطنی ایک دن نوافل
 پڑھ رہے تھے ایک شخص انکے متصل بیٹھا ہوا حدیث پڑھ رہا تھا اور اوس نسخے میں اسما بعض روایات
 میں کثیر واقع ہوا تھا بنوں وسین مملہ بصیغہ تصغیر پڑھنے والے نے بشیر پڑھایا یہی موجدہ و شین معجمہ
 دارقطنی نے نماز میں سبحان اللہ کہا پڑھنے والے نے متنبہ ہو کر پھر بشیر پڑھا انہوں نے پھر سبحان اللہ
 کہا پڑھنے والے نے یسیر پڑھا بضم یامی تحتیہ جب دارقطنی نے دیکھا کہ لفظ صحیح نہیں سمجھتا ہے تو آواز
 بلند یہ آیت پڑھی قل القلم وما یسطرون لطیفہ ایک روز نوافل میں تھے حدیث پڑھنے والے نے
 عمرو بن شعیب کو عمرو بن سعید پڑھا دارقطنی نے سبحان اللہ کہا پڑھنے والا سند کو دہرا کر اس لفظ میں متوقف
 ہوا دارقطنی نے یہ آیت تلاوت کی یا شعیب اَصْلُوکَ تَأْمُرُکَ ولادت حافظ کی تسبیح میں ہوئی
 اور روز چہار شنبہ ہشتم یاد مزی قدہ یا ذمی حجر ۸۵ کہ کو بغداد میں وفات پائی ابو حامد اسفرائینی نقیہ
 نے اوپر نماز پڑھی اور قریب حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ کے مقبرہ باب حرب میں مدفون ہوئے
خواب حافظ ابن ماکولا نے کہا کہ میں نے اونکو خواب میں دیکھا اور گویا فرشتوں سے اونکا حال پوچھتا
 ہوں کہ آخرت میں کیونکر ہوا فرشتوں نے کہا کہ جنت میں اونکو امام کہتے ہیں دارقطنی بفتح وال مملہ
 و ما مفتوحہ وقاف مضمومہ نسبت سے طرف دارالقطن کے کہ بغداد میں ایک بڑا محلہ تھا رضی اللہ عنہ
 کذا فی الامتخا

ترجمہ ابن الاثیر الجوزی رحمہ اللہ صاحب تاریخ

ابو الحسن علی ابن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکرم بن عبد الواحد الشیبانی المعروف بابن الاثیر الجوزی ملقب
 عزالدین جزیرہ میں پیدا ہوئے اور وہیں نشوونما پایا ہمراہ اپنے والد اور بہائیوں کے موصل میں آئے
 اور سکونت اختیار کی وہاں ابو الفضل عبد الدین احمد خطیب طوسی اور انکے طبقے سے سماعت کی بارہا
 بغداد میں بطریق حج رسالت طرف سے صاحب موصل کے آئے اور شیعین ابی القاسم عیش بن صدوقہ فقیہ

ترجمہ یقنی بن محمد رضی اللہ عنہ

عبدالرحمن یقنی بن محمد القرطبی الحافظ متوفی ۳۷۴ھ ابن حزم نے کہا کہ انکی مسند میں ایک ہزار تین سو اور چند صحابی سے روایت کی ہے اور اوسکو ابواب فقہ پر مرتب کیا ہے پس وہ ایک ایسا مسند و مصنف ہے کہ مثل اوسکے کسی کا نہوا رحمہ اللہ کذا فی الاتحاف کشف الظنون میں بذیل تفاسیر کہا ہے ہوا الشیخ الامام الحافظ ابو عبد الرحمن یقنی بن محمد القرطبی المتوفی سن۶۳۲ و سبعین و مائتین و هو صاحب المسند قال ابن حزم ما صنف تفسیر مثله اصلا و کان محققا لا یقلد احدا بل یفتی بالاثار کذا فی المقنی شرح الشفا۔

ترجمہ صاحب عشرین معانی الصحاح ای الاحادیث الصحاح

ابو المظفر الوزیری عن الدین نجی بن ہبیرہ بن محمد بن ہبیرہ متوفی ۳۷۵ھ ہجری یہ کتاب فوزہ کتاب پر مشتمل ہے اوسمیں جمع بن الصمیمین کی حدیثوں کی شرح کی ہے اور حکم نبویہ کا کشف کیا ہے ابو علی الحسن بن الخطیر النعمانی الفارسی متوفی ۳۹۰ھ نے اوسکی تلخیص کی ہے رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف۔

ترجمہ شیخ عبد الغفار صاحب حمود اللہ تعالیٰ

کشف الظنون میں کہا ہے کہ حمود فی سلوک اہل التوحید تالیف شیخ عبد الغفار بن عبد المجید قوسی کی ہے یشتغل علی حکایات من صحبہ و اخبار من دآہ و ما بلغہ عن الاقطاب و الاوتاد فی کل اقلیم من البلاد اس کتاب کو ماہ ربیع الاول ۳۸۵ھ میں تفراسکندریہ میں تالیف کیا اوسکے اول میں اسی طرح لکھا ہے

ترجمہ ابوسعید حبیب المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حافظ ابوسعید عبدالملک بن محمد نسیا بوری خرکوشی متوفی ۳۸۵ھ ہجری رحمہ اللہ تعالیٰ یہ کتاب آٹھ مجلد میں ہے کذا فی کشف الظنون

ابو عبد اللہ ثقفی رحمہ اللہ تعالیٰ

حافظ ابو عبد اللہ بن فضل ثقفی اصہبانی متوفی ۳۸۹ھ ہجری صاحب ثقیات یعنی طائفتہ من اجزاء الحدیث

دمیاط میں مثل مشہور ہے کہ جب کسی عروس کا حسن میں مبالغہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں کاٹھا ابن المکجد
غرضکہ فضائل و مناقب بے حد ہیں اور صاحب تصانیف کثیرہ ہیں انکو ذمہ علم منطق میں مبالغہ تھا اور اسکی
بہت ہجو کرتے تھے چند فقرے ذمہ منطق کے بستان و اتحاف میں ذکر فرمائے ہیں *

ترجمہ ابن الاثیر جزری صاحب نہایہ رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو السعادات مبارک بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکرم بن عبد الواحد الشیبانی المعروف بابن الاثیر
الجزری الملقب بحج الدین انکی مصنفات بدیعہ و رسائل وسیعہ ہیں مجملہ اوکے جامع الاصول فی احادیث الرسول
و کتاب النہایہ فی غریب الحدیث پانچ جلد اسکے سوا اور بہت تصنیفات و ولادت انکی جزیرہ ابن عمر میں ۵۴۴
کو ہوئی وہیں نشو و نما پایا اور روز پنجشنبہ سلخ ذی الحجہ ۶۲۸ میں انتقال کیا اور اپنے بیاہن مدنون ہوئے

ترجمہ دارمی صاحب مسند رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الفضل بن بہرام بن عبد الصمد الدارمی السمرقندی القیمی صاحب مسند صاحب
رحلت و اسفار میں اکثر بلاد اسلام کا گشت کیا اور علم حدیث کا بلدان بعیدہ سے جمع کیا مسلم صاحب
صحیح و ابوداؤد و ترمذی و عبد اللہ بن الامام احمد و محمد بن یحییٰ ذہلی اسنے روایت رکھتے ہیں عبد اللہ بن امام احمد
نے کہا ہے کہ میرے والد کہتے تھے کہ علم شریف حدیث کے خراسان میں چار آدمی ہیں ابو زرعہ و محمد بن اسمعیل
بخاری و دارمی و حسن بن شجاع بلخی جب انکی وفات کی خبر محمد بن اسمعیل بخاری کو پہونچی تو سر ہنچا کیا او
اناللہ پڑھا اور آنکھ سے آنسو جاری ہوئے اور یہ شعر انکی زبان پر گزرا باوجود اسکے کہ وہ کبھی شعر نہیں
پڑھتے تھے مگر وہ جو حدیث میں وارد ہوا بنا بر ضرورت روایت کی ۵

وفاء نفسك لا ابالك الفجع

ان بق تفجع بالاجتہد کلہم

تولد دارمی کا ۱۸۱ ہجری میں ہوا اور اسی سال میں ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا دارمی نے
روز عرفہ جمعرات کے دن وفات پائی اور روز جمعہ یوم النحر کو مدنون ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ انکی وفات
۲۲۵ ہجری میں ہوئی کنذ فی الاتحاف والبستان *

مشیدہ ہیں تصنیف میں مشغول تھے بہت چیزیں تصنیف کیں منجملہ اسکے رسالہ اربعہ و ایک سالہ میں مسئلہ طلاق و مسئلہ زیاہ کے باب میں ابن تیمیہ رحمہ اللہ پر رد کیا ہے وجہ کی سوا اسکے نہیں کہ اونکا اجتہاد اسی طرف مودی ہوا ورنہ شاہی علم اور عمل شیخ الاسلام میں پیشقدم جامعہ علماء ہین انکو واسطے قضای مصر کے طلب کیا تھا بلبیس میں پہونچکر سولہویں رمضان ۷۸۴ھ کو قضا کی اونکے جنازے کو اوٹھا کر قارہ میں لائے قریب امام شافعی رحمہ اللہ کے دفن کیا رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف ترجمہ محب طبری شارح التنبیہ رحمہ اللہ تعالیٰ امام محب الدین احمد بن عبد اللہ الطبری الہمدانی ۶۹۴ھ انکی شرح تنبیہ مبسوط دس طبعی جلدوں میں ہے مگر یک اکثر وجہ ضعیفہ کو اختیار کرتے ہیں امام یافعی رضی اللہ عنہ نے اپنی تاریخ میں اسکی تصریح فرمائی اور انکی نکت میں تنبیہ پر کبریٰ و صغریٰ اور انکا ایک مختصر ہے تنبیہ کا اوسکا نام مسلک النبیہ فی تلخیص التنبیہ کہا ہے یہ مختصر کبیر ہے انکا ایک اور مختصر صغیر ہے اوسکا نام تحریر التنبیہ لکل طالب نبیرہ کہا ہے رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الکشف ترجمہ ذہبی صاحب تاریخ رحمہ اللہ تعالیٰ نعیم بن عثمان بن قایما ز الشیخ الامام علائہ اللہ علیہم الہدی ابو عبد اللہ الذہبی حافظ لایہ جاری و لا یایب رسی حدیث و رجال حدیث میں متقن تھے علل و احوال حدیث میں ناظر تراجم مردم و ابانت یاہام کے عار تھے اونکی تواریخ میں بہت کچھ جمع کیا اور بہت لوگوں کو نفع بخشا تصنیف میں کثرت فرمائی مطولات کو تیار مختصر میں کیا شیخ کمال الدین بن زملکانی جب انکی تاریخ کبیرہ جو حسب کا نام تاریخ الاسلام ہے جزو یک جزو واقف ہو تو کہاکہ یکتا جلیل القدر ہے یہ تاریخ منیل جلد میں ہے اور کتاب تاریخ بلادہی منیل مجلد ہے منجملہ انکی تصانیف کے الدول الاسلامیہ و طبقات القراء و طبقات الحفاظ و مجلد اور میزان الاعتدال تین مجلد اسکے سوا اور بہت تصنیف ہے ہانکی ولادت ۳۸۶ھ چھ سو تترہ میں ہوئی اور ۴۷۸ھ میں وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ ترجمہ بسکی رحمہ اللہ تعالیٰ البسکی علامہ تقی الدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی بن تمام بن حماد بن یحییٰ بن عثمان الانصاری امام فقیہ محدث حافظ مفسر اصولی متکلم نحوی لغوی ادیب جدلی خلا فی نظار شیخ الاسلام بقیۃ المجتہدین مجتہد مطلق بسبک میں اعمال منوفیہ ماہ صفر ۴۸۳ھ میں متولد ہوئے ابن الرافدہ تفسیر کیا حدیث شریف دیماطی سے اخذ کی تفسیر عراقی سے قراءت تقی بن الرافع سے اصول و معقول علامی باجی سے نحو البویان سے حاصل کی تصوف میں شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ کی صحبت پائی ریاست علم کی مصر میں طرف اونکے منتہی ہوئی صلاح صفدی نے کہا لوگ کہتے

کذا فی کشف الظنون

ابن مردویہ صاحب تفسیر رحمہ اللہ تعالیٰ

حافظ ابو بکر احمد بن موسیٰ اصبہانی متوفی ۳۱۸ھ ہجری کذا فی الکشف آدم بن ابی ایاس
عقلانی صاحب تفسیر متوفی ۲۲۸ھ رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الکشف ثعلبی صاحب تفسیر ابو منصور
عبد الملک بن احمد بن ابراہیم الثعالبی متوفی ۳۲۳ھ ہجری کذا فی الکشف مجاہد ابو الحجاج مجاہد بن جبر الملکی
المتوفی ۳۲۸ھ اعلیٰ تفسیر کے کئی طریق ہیں بجز اول کے ایک طریق ابن ابی نجیح کا اور ایک ابن جریر کا اور ایک
لیث کا ہے کذا فی الکشف ابن السنی حافظ احمد بن محمد معروف بابن السنی دینوری متوفی ۳۶۲ھ
ہجری صاحب عمل الیوم واللیلہ ایک کتاب اس نام کی تالیف امام حافظ عبد العظیم بن عبد القوی منذری
متوفی ۵۶۶ھ کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ عمل الیوم واللیلہ ودعوات واذکار میں علماء نے بہت سی کتابیں
تصنیف کی ہیں اور سب احسن و فوہر کتاب امام ابو عبد الرحمن احمد نسائی متوفی ۳۸۳ھ ہجری کی ہے
اور اس سے احسن کتاب ابن السنی کی ہے وہ اس فن میں سب کتابوں سے زیادہ ترجیح دے گا
لیکن مطول ہے کہا پس میں بسبب ضعف ہمت طالبین کے اسانید کو حذف کر دیا انتہی چوتھی کتاب
ابو نعیم اصفہانی کی پانچویں سید علی رحمہ اللہ کی ہے کذا فی الکشف *

ترجمہ کمال الزملکانی رحمہ اللہ تعالیٰ

جمال الاسلام کمال الدین محمد بن علی بن عبد الواحد بن عبد الکریم الانصاری الشیخ الامام العلامة قاضی القضاۃ
المعروف بابن الزملکانی السماکی الدمشقی کبیر الشافعیۃ فی عصرہ وہابی نے کہا کہ عالم عصر و بقایا سی مجتہدین
میں سے تھے اور بجز اول ذکر کیا اہل زمان تھے تخرج بالاصحاب اعلیٰ ولادت ماہ شوال ۶۶۶ھ میں ہوئی
صفی ہندی سے اصول پڑھا بعد الدین بن مالک سے نحو ماصل کی ابن علان سے سماعت کی اور حدیث
شریف طلب کی فصیح مشرق بصیرت ہر باب اصول ذکی صحیح الذہن صائب الفکر خوش شکل مرغوب منظر لباس و
ہیئت میں متجمل تھے اور اول انکا بڑا پانور اسلام سے تابان و درخشندہ ہوا فتوات الوفیات میں کہا ہے
کہ یکاد الورق یقطف من وجنتہ عقیدہ انکا طریق اشاعرہ پر صحیح تھا صاحب فضائل عدیدہ و فوائد

ترجمہ ابن عبد السلام رحمہ اللہ تعالیٰ

شیخ عبدالدین بن عبدالسلام بن ابی القاسم بن حسن بن محمد بن مہذب السہلی ابو محمد شیخ الاسلام و سلطان العلماء تفتہ فخر بن عساکر پکڑا اصول سیف اموی سے اخذ کیا حدیث عمر بن طبرزد وغیرہ سے سنی عربیت میں باع و فائق ہوئے ذہبی نے عمر بن کساکہ معرفت مذہب یازہد و ورع او انکی طرف منتہی ہوئی اور رتبہ اجہتا کو پہونچے تھے مصر میں بیس برس سے زیادہ نشر علم و امر بمعروف و نہی منکر کے بسر کئے بادشاہوں پر سختی کرتے دوسروں کا کیا ذکر ہے جب مصر میں تشریف لائے تو منذری نے انکے ادب میں مبالغہ کیا اور فتویٰ دینے سے رُک گئے اور کہا کہ ہم او انکی تشریف لانے سے پہلے فتویٰ دیتے تھے اور بعد حضور انکے منصب فتویٰ کا اونہیں میں متعین ہے مصر میں تفسیر کے کئی درس کئے اور کتابیں تالیف کیں صاحب کلمات تھے خرقہ تصوف شیخ شہاب الدین سہروردی رمنی الدعۃ سے پہنا تھا اور شیخ ابوالحسن شاذلی رمنی الدعۃ سے حقیقت میں کلام سنا تھا حکایت حضرت شاذلی فرماتے ہیں کہ مجھ سے کہتے ہیں کہ رومی زمین پر کوئی مجلس فقہ میں ابھی مجلس شیخ عبدالدین سے اور حدیث میں ابھی مجلس منذری سے اور علم حقائق میں ابھی تیری مجلس سے نہیں ہے اب کثیر نے اپنی تاریخ میں کہا ہے کہ ریاست مذہب کی طرف او انکے منتہی ہوئی سائر آفاق سے فتویٰ او انکی طرف آتا تھا آخر عمر میں قید مذہب نہیں کرتے تھے بلکہ لطاق او انکا متبع ہو گیا تھا اور فتویٰ اپنے اجتہاد سے دیتے تھے ابن دقیق العید کہ او انکے شاگرد ہیں کہتے ہیں کہ ہوا حد سلاطین العلماء اور ابن حاجب نے کہا انفقہ من الغزالی حکایت قاضی عزالدین ہکاری نے کہا کہ ایک بار اونہوں نے فتویٰ دیا بعد او اسکے اونکو اوسمیں اپنی خطا ظاہر ہوئی مصر و قاہرہ میں اپنی جان پر منادی کرائی کہ جس کسی کو ابن عبد السلام نے ایسا فتویٰ دیا ہو چاہئے کہ وہ او پر عمل نہ کرے اس واسطے کہ اوں سے اوسمیں خطا واقع ہوا ہے قطب بونی نے کہا باوجود اس تمام شدت و مصلابت کے حسن المحاضرہ تھے بنوادر و اشعار سماع میں حاضر ہوتے اور وجد فرماتے ابن کثیر نے کہا الطیف ظریف تھے استنشاہ باشعار فرماتے انکی وفات مصر میں ۶۶۰ھ میں ہوئی رمنی الدعۃ کذا فی الاتحاف ۛ

ہیں کہ بعد امام غزالی کے مانند ان کے نہیں آیا میرے نزدیک لوگ اوپر اس قول میں ظلم کرتے ہیں نزدیک میرے وہ نہیں
ہیں گزشتہ سفیان ثوری کے بالجملہ مصنفات سبکی کے جلیبہ فائقہ نہیں کہ سبب ان نفساں بدلیہ و ترقیقات
نفیسہ کے جو ان میں ہیں اس لائق ہیں کتاب زر سے لکھی جائیں انکی وفات جزیرۃ الفیل کنارہ نیل پر روز و شب
جو تہی جادی بالآخر ۳۵۷ھ میں ہوئی ترجمہ عبدالحق صاحب کتاب العاقبہ رحمہ اللہ تعالیٰ عبدالحق
بن عبد الرحمن بن عبد السد بن حسین ابی محمد لازدی الاشبیلی یعرف بابن الخراط شیخ شریح بن محمد و ابی الحکم بن جابر
وغیرہ سے روایت رکھتے ہیں ابن عساکر نے انکو اجازت دی وقت فتنہ اندلس کے جابیہ کے نزول ہوئے علم
انکا وہیں منتشر ہوا خطبہ نماز کی ولایت رکھتے تھے فقیہ عالم حافظ عارف بحدیث و عمل و رجال حدیث تہذیب و اصلاح
وزہد و ورع و قتل دنیا کے ساتھ موصوف تھے انکی کتاب الزہد و کتاب العاقبہ فی ذکر الموت و کتاب الرقائق وغیرہ
کتاب نافع ہیں وفات انکی ۳۵۷ھ میں ہوئی رحمہ اللہ تعالیٰ انکا فی الاتحاف کشف الطنون میں کہا ہے کتاب
العاقبہ فی البعث للامام ابی محمد عبدالحق بن عبد الرحمن الاشبیلی لازدی المتوفی ۳۵۷ھ انتہی *

۱۳۲

۱۳۲
اصل میں ہندو
نہیں ہے ۳۱۲

ترجمہ مقریزی صاحب الخط و الآثار

۱۳۳

احمد بن علی المعروف بابن المقریزی صاحب الخط و الآثار للقاهرہ سخاوی کہتے ہیں کہ انکا مولد موافق
او سکے جبکی وہ خبر دیتے اور اسکو لکھتے تھے بعد ساٹھ کے ہے یعنی اور سات سو بڑے بڑے لوگوں سے
ملاقات کی ائمہ کے ہمشین ہے تفقہ حنفی کیا اپنے نانا کے مذہب پر پڑا فنی ہو گئے سخاوی نے کہا
لیکن ظاہر کی طرف مائل تھے ایسا ہی حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انہوں نے حدیث کو دوست
رکھا پھر اوپر مواظبت کی یہاں تک کہ وہ بزم مذہب ابن حزم مہتمم ہوتے تھے انتہی انکو ظاہر برقوق کے ساتھ
اتصال ہوا و مشتق میں ہمراہ اپنے فرزند ناصر کے داخل ہوئے گئے بار و نہرو انکی قضا پیش کی گئی انکا کیا
بہت بار حج کیا اور مجاور رہے پھر اس سبب اعواصن کیا اور اپنے شہر میں اقامت کر کے تاریخ کے
شغل پر عاکف ہوئے یہاں تک کہ تاریخ میں انکا ذکر نہ کر ہوا و در و شہر پہونچا انکے خط سے پایا
گیا کہ انکی تصانیف دو سو مجلد پر زیادہ ہے ۳۵۷ھ میں وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ انکا
فی التاج المکمل *

ترجمہ خطابي صاحب الم سندن رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو یلیمان حمزہ بن محمد بن ابراہیم بن الخطاب الخطابی البستی الفقیہ الادیب المحدث انکی تصانیف بدیعہ میں مجسمہ اوکے غریب الحدیث ومعالی السنن فی شرح سنن ابی داؤد و اعلام السنن فی شرح صحیح البخاری وغیرہ عراق میں ابو علی صفار اور ابو جعفر راز وغیرہا سے سماعت کی اور ان سے حاکم نسیا بوری و عبد الغفار فارسی اور ابو القاسم عبد الوہاب بن ابی سہل الخطابی وغیرہم سماعت و روایت رکھتے ہیں وفات انکی بیع الاول ۳۸۸ ھ ہجری کو مدینہ البست میں ہوئی البست بضم موحدہ و سکون سین مملہ ایک شہر ہے بلاد کابل سے درمیان ہرات وغزنیہ کے کثیرۃ الاشجار والامناہ البستی اوسکی طرف نسبت ہے اور خطابي نسبت ہے انکی وجہ خطاب کبیر بن کبیر تھا معجہ طای مملہ بعض نے کہا کہ وہ ذریعہ زید بن الخطاب سے ہیں اور انکی طرف منسوب ہیں والد اعلم

کذا فی الاختلاف

ترجمہ شیخ سعد الدین تقی زانی صاحب شرح عقائد نسفیہ مولفانافہ اللہ تعالیٰ

سعود بن عمر التقی زانی الامام الکبیر المعروف بسعد الدین ۲۲ ھ ہجری میں پیدا ہوئے اپنے عصر کے اکابر اہل علم سے اخذ کیا مثل عضد وغیرہ اور بہت سے علوم میں فائق ہوئے انکا ذکر مشہور ہوا طلبہ علم نے انکی طرف رحلت کی تصنیف میں عمر شانزده سالہ شروع کیا ۹۲ ھ میں انتقال ہوا تصانیف انکی کثیرہ شہیرہ منذ اول ہیں درمیان اہل علم کے جیسے مطول ومختصر وغیرہ کذا فی التاج المکمل *

ترجمہ ابن الصلاح رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو عمرو عثمان بن عبد الرحمن بن عثمان بن موسیٰ بن ابی النصر النضری الکردی الشہر زوری المعروف بابن الصلاح الشہر خانی المقلب تقی الدین الفقیہ الشافعی ایک فاضل تھے فضلاء عصر سے تفسیر و حدیث وفقہ و اسما و رجال میں اور جو کچھ اوس سے متعلق ہے ساتھ علم حدیث شریف ونقل لغت کثرت میں انکو مشارکت تھی اور قاضی رانکے مسدہوتے تھے یہ ابن خلدکان کے استاد تھے روز چہار شنبہ وقت صبح ۵ ربیع الآخر ۷۳۳ ھ کو دمشق میں وفات پائی بعد ظہر کے اونپر نماز پڑھ کر مقابر صوفیہ خارج بابک میں دفن کیا انکی ولادت ۷۳۳ ھ کو شہر خان میں ہوئی یہ ایک قریہ ہے اعمال اہل سے قریب شہر زور کے

میں پیدا ہوئے اپنے والد اور نسائی سے سماع کیا انہوں نے مصر سے رحلت نہیں کی نہ غیر مصر میں سماع کیا لیکن یہ اس شان میں امام متیقظ حافظ مکثر خیر بایام و تواریخ مردم ہین جمادی الاولیٰ ۷۳۲ھ میں وفات پائی کذا فی حسن المحاضرہ

ترجمہ قاضی حسین رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو علی الحسین بن محمد بن احمد المروزی الفقیہ الشافعی المعروف بالقاضی صاحب التعلیقہ فی الفقہ امام کبیر صاحب وجوہ غریبہ تہذیب میں منکحہ حیووت امام الحرمین کتاب نہایتہ المطلب میں اور امام غزالی وسیطہ و بسیطہ میں یہ لفظ کہیں کہہ دیا قال القاضی تو مراد بالذکر یہی قاضی ہوتے ہیں نہ انکے سوا اور کوئی انہوں نے فقہ کو ابو بکر فقال مروزی سے اخذ کیا اور اصول و فروع و خلافت میں تصنیف کی اور ہمیشہ درمیان لوگوں کے حکم کرتے درس دیتے فتویٰ بتاتے رہے ایک جماعت اعیان نے انہیں فقہ اخذ کی منجملہ انکے ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی صاحب کتاب تہذیب کتاب شرح السنہ وغیرہما ہیں انکی وفات ۷۶۲ھ کو مروزی میں ہوئی رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی ابن خلکان +

ترجمہ ابن فورک رحمہ اللہ تعالیٰ

استاذ ابو بکر محمد بن الحسن بن فورک متکلم اصولی ادیب نحوی واعطاء اصہبانی ایک مدت عراق میں اقامت کی علم کا درس دیتے رہے پھر رنجی کی طرف متوجہ ہوئے مبتدعہ نے انکی سعایت کی اہل نیسا بور نے انکو مراسلت کی اور انکی طرف متوجہ ہو نیکا التماس کیا انہوں نے مانا اور نیسا بور میں تشریف لائے یہاں انکے لئے ایک مدرسہ اور ایک گھر بنایا گیا اللہ تعالیٰ نے انکے سبب علوم کے کئی انوار کو زندہ کیا جبکہ انہوں نے نیسا بور کو وطن ٹھہرایا اور وہاں فقہاء کی ایک جماعت پر انکے برکات ظاہر ہوئے اور انکی مصنفات اصول فقہ و دین و معانی قرآن شریف میں قریب یکصد کے پہونچی تو یہ مدینہ غزنہ کی طرف بلائے گئے اور یہاں انہیں مناظرات کثیرہ ہوئے منجملہ انکے کلام کے ایک یہ ہے شغل العیال نتیجہ متابعت الشہوۃ بالحلال فما ظنک بقضیۃ شہوۃ الحرام یہ اصحاب ابو عبد اللہ بن کرام پر بہت سخت تھے پھر نیسا بور کی طرف عود کیا راہ میں انکو زہر دیا وہیں انتقال فرمایا اور نیسا بور

حکایت ابن الصلاح نے فرمایا کہ خواب میں مجھ کو یہ کلمات الہام ہوئے ادفع المسئلة ما وجدت التحمل یکنک فان لكل یوم رزقا جدیدا والا لحاج فی المطالب ینذهب البهاء وما احسر الضعیف الی المہوف واسباب کانت الغیر نوعا من ادب اللہ تعالیٰ والحفظ من ان فلا تعجل علی شرة قبل ان تدرك فانک ستناکھا فی اوانھا ولا تعجل فی حوائجک فتضیق بھاذر عاویفشاک القنوط واللہ اعلم کذا فی الاتحاف +

ترجمہ زرکشی رحمہ اللہ تعالیٰ

برالدین محمد بن عبدالسبب بہادر الزکشی ^{۷۴۵} ھ میں متولد ہوئے اسنوی وغلطائی و ابن کثیر واذریعی وغیرہ سے اخذ کیا اور تالیف کی آنکے فنون عدیدہ میں تصانیف کثیرہ ہیں منجملہ اوکے الخادم علی الرافی والروضة وشرح المنہاج والدیباچ وشرح جمع الجوامع وشرح البخاری والتقیہ علی البخاری وشرح التنبیہ والبرہان فی علوم القرآن والقواعد فی الفقہ واحکام المساجد وتخییم احادیث الرافی وتفسیر القرآن الی سورۃ مریہ والبحر فی الاصول وسلاسل المذہب فی الاصول والنکت علی ابن الصلاح وغیر ذلک روزیکشنبہ تیسری رجب ^{۷۹۲} ھ میں انتقال ہوا واولادہ صغریٰ میں مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف +

ترجمہ ابن الہمام الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ

کمال الدین محمد بن عبدالواحد بن عبدالحمید بن مسعود السیراشی ثم السکندری المعروف بابن الہمام الحنفی انکی ولادت تقریباً ^{۷۹۰} ھ میں ہوئی قاری ہدایہ سراج پر فقہ کیا انواع علوم فقہ و اصول ونحو ومعانی وغیرہ میں اقوان پر فائق ہوئے علامہ محقق جدلی نظارت میں انکو اشرف نے مدرسہ کاشیہ کیا ایک مدت اوسکے مباشر رکے ترک کیا اور شیخہ شینوئیہ کے متولی ہوئے اوسکو بھی ترک کر دیا انکی تصانیف ہیں منجملہ اوکے شرح ہدایہ اور تحریر اصول فقہ میں رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف +

ترجمہ ابن یونس رحمہ اللہ تعالیٰ

الحافظ الامام ابوسید عبدالرحمن بن احمد بن الامام یونس عبدالاعلیٰ الصدقی المصری صاحب تاریخ مصر ^{۸۱۰} ھ

فرا نسبت سے ہر طرف عمل و بیع فوار کے اور بغوی بفتح موحده وغین معجمہ بعد اسکے واو یہ نسبت سے ہر طرف ایک شہر کے خراسان میں جو کہ درمیان مرو و ہرات کے ہے اوسکو بغ و بغشور کہتے ہیں یہ نسبت شاذ بر خلاف اصل ہے اوسکو سمعانی نے کتاب الانساب میں کہا ہے کذا فی ابن خلکان *

ترجمہ رافعی صاحب شرح کبیر رضی اللہ عنہ

عبدالکریم بن محمد بن عبدالکریم بن الفضل الامام العلامة امام الدین ابی القاسم الرافعی القزوينی صاحب الشرح الکبیر ابن الصلاح نے انکا ذکر کیا اور کہا ما اظن فی بلاد الجحیم مثله صاحب فنون نیک سیرت تھے شرح چیز بارہ مجلد میں لکھی کسی نے انکی طرح و چیز کی شرح نہیں کی نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ الرافعی من الصالحین المتکملین انکی کراست بہت تھی ابو عبد اللہ محمد بن محمد اسفرائینی نے اربعین میں لکھا ہے کہ شیخنا امام الدین و ناصر السنہ اپنے زمانے کے اوجہ عصر تھے علوم دینیہ میں اصولاً و فروعاً ۶۲۳ کو قزوین میں انتقال کیا رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف

ترجمہ ابن حزم ظاہری رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم بن غالب بن صالح بن خلف بن معد بن سفیان بن یزید مولایزید بن ابی سفیان اموی اول آدمی جو انکے اجداد سے مسلمان ہوا وہ انکے دادا یزید میں اصل انکی فارس سے تھی انکے آبا میں سے پہلے پہل جو شخص اندلس میں آیا وہ انکے دادا خلف ہیں انکا مولد قرطبہ میں بلا دانلس ہے روز چہار شنبہ قبل طلوع شمس سلخ شہر رمضان ۳۸۴ کو قرطبہ کی جانب شرقی میں پیدا ہوئے علوم حدیث و فقہ کے عالم و حافظ مستنبط احکام کے کتاب سند سے تھے امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب سے طرف مذہب اہل ظاہر کے انتقال کیا متفہن تھے علوم جمہ کثیرہ میں عامل تھے ساتھ اپنے علم کے دنیا میں زاہر تھے باوجود اس ریاست کے جو انکو اور انسے پہلے انکے والد کو وزارت و تدبیر ملک میں تھے متواضع صاحب فضائل و توفیق کثیرہ میں علوم حدیث شریف میں مصنفات و مسندات سے بہت کچھ جمع کیا اور بہت سماعت کی شعبان ۵۶۷ میں انتقال کیا رحمہ اللہ تعالیٰ

کی طرف لائے جبرہ میں مدفون ہوئے ازاں کا مشہد بیان ظاہر ہے اوسکی زیارت کی جاتی ہے وسیقتی
 بہرہ و تحاکب الداعیۃ عندہ انکی وفات ۱۲۸۵ھ میں ہوئی رحمہ اللہ تعالیٰ **حکایت** ابو القاسم قشیری
 رحمہ اللہ نے رسالہ میں کہا ہے کہ میں نے ابو علی دقاق رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں ابو بکر
 ابن فورک کی عیادت کو گیا جب اونہوں نے مجھے دیکھا تو اونکی آنکھوں میں آنسو بہا آئے میں نے کہا
 اللہ سبحانہ تمکو عافیت و شفا دے گا مجھ سے کہا کیا تو مجھ گمان کرتا ہے کہ میں موت سے ڈرتا ہوں میں تو
 ماوراء موت سے خوف کرتا ہوں **ف** فورک بضم فاء و سکون و اوقع را بعد اوسکے کاف اسم علم ہے اور حیرہ
 بکسر حاء مہملہ و سکون تحتانیہ و فتح را بعد اوسکے ہامی ساکنہ ایک بڑا محلہ ہے نیسا بورد میں اوسکی طرف
 ایک جماعت علماء کی منسوب ہے یہ اوس حیرہ کے ساتھ ملتبس ہوتا ہے جو ظاہر کو فہم میں ہے اور
 غورہ بفتح غین معجمہ و سکون زامی معجمہ و فتح نوں بعد اوسکے ہامی ساکنہ ایک مدینہ عظیمہ ہے اوائل ہند
 میں جہت خراسان سے کذا فی ابن خلکان

ترجمہ لغوی صاحب السنہ الدتالی

ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد المعروف بالفراء البغوی الفقیہ الشافعی المحدث المفسر علوم میں دریا
 فقہ قاضی حسین بن محمد المذکور سے اخذ کی تفسیر کلام الدین تصنیف فرمائی مشکلات قول حضور صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کو واضح کیا حدیث شریف کی روایت کی درس دیا درس نہیں دیتے مگر با وضو کتب کثیرہ
 تصنیف کیں مجملہ اونکے کتاب التہذیب ہے فقہ میں اور کتاب شرح السنہ حدیث میں اور معالم التنزیل
 تفسیر قرآن کریم میں اور کتاب المصابیح و جمع بین الصحیحین وغیرہ انکی وفات ماہ شوال ۱۱۵۵ھ کو مروڑ
 میں ہوئی قاضی حسین اپنے شیخ کے نزدیک مقبرہ طالقانی میں دفن ہوئے قبر انکی وہاں مشہور ہے
 رحمہ اللہ تعالیٰ ابن خلکان فرماتے ہیں میں نے کتاب فوائد سفریہ میں دیکھا جسکو شیخ حافظ زکی الدین
 عبد العظیم منذری نے جمع کیا ہے کہ اونکی وفات ۱۱۶۵ھ میں ہوئی میں نے یہ اونکے خط سے نقل کیا
 والد علم **حکایت** اسے منقول ہے کہ انکی ایک بی بی مرگئیں انہوں نے اونکی میراث میں سے
 کچھ نہ لیا اور یہ نرمی روٹی کھاتے تھے انکو اس بات میں ملامت کی تو روٹی کو زیر سے کھانے لگے

کہ طبیعت اوسکی غیران کا دودھ پی کر فاسد ہو جائے امام الحرمین سے منقول ہے کہ بعض وقت مجلس مناظر
مین اونکو فترت لاحق ہوتی تو کہتے کہ یہ اوس رضاعت کے بقیہ سے ہے انکی ولادت ۸ محرم ۱۹۸۵ مین ہوئی
جب یہ بیمار ہوئے تو انکو شفقان کو اوٹھا لیگئے یہ ایک گائون ہے اعمال نیسا بورت سے بیان کی ہو ہتھل
اور پانی ہلکا ہے شب چہار شنبہ وقت عشاء ۲۵ ربیع الآخر ۱۰۸۵ھ کو انتقال ہوا اوسی رات نقل
کر کے نیسا بورت کو لیگئے اوسکی صبح کو اونکے گھر مین دفن کیا بعد چند سال کے وہاں سے مقبرہ حسین مین
نقل کیا پہلوی والد مین دفن کر دیا انکے فرزند ابوالقاسم نے نماز جنازہ پڑھی انکی وفات کے دن بازار نہ
ہوئے انکا منبر جو جامع مسجد مین تھا ٹوٹ گیا لوگ اوسکی تعزیت کے لئے بیٹھے اور بہت سے مراشی انکے
حق مین کئے انکے شاگرد اوسدن قریب چہار صد ایک نفر تھے سب اپنی دوات و قلم توڑ ڈالی ایک برس
اسی حال پر ہے رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ حضرت بشر حافی رضی اللہ عنہ

ابونصر بشر بن الحارث بن عبدالرحمن بن عطاء بن ہلال بن ماہان بن عبدالسدر وزی معروف بہ حافی عبداللہ
کا نام لعوبو تیا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اسلام لائے تھے حضرت بشر کبار صالحین و اعیان القیاء
متورعین سے تھے اصل انکی مرو کے ایک قریہ سے ہے اوسکا نام ماتر سام ہے انہوں نے بغداد
مین سکونت اختیار کی یہ اولاد سے رؤسا و کتاب کے تھے حکایت انکی تو بہ کایہ سبب ہوا کہ انہوں
راہ مین ایک ورقہ پایا اوسمین اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا تھا قدمون نے اُسکو روز ڈالا تھا انہوں نے
اوسکو اوٹھا لیا کئی درہم انکے پاس تھے اوسکی خوشبو خریدی پہر اوس سے ورقہ کو خوشبودار کیا اور اُسکو
دیوار کے درار مین رکھ دیا خواب مین دیکھا کہ کوئی قائل اونسے کہتا ہے اسی بشر تو نے میرے نام کو خوشبودار
کیا مین ضرورت میرے نام کو دنیا و آخرت مین خوشبودار کر دے گا جب بیدار ہوئے تو تو بہ کی حکایت
حکایت کیا ہے کہ یہ معافی بن عمران کے دروازے پر آئے حلقہ در کو ٹونکا لکھا گیا کون ہے انہوں نے
کہا بشر الحافی ایک لڑکے نے گھر کے اندر سے کہا اگر تو دودا ننگ کی جوتی خرید لیتا تو حافی کا نام تجھے
جاتا رہتا حافی اسلئے لقب ہوا کہ یہ چرم دوز کی طرف گئے اوس سے اپنی ایک جوتی کے واسطے لستہ

ترجمہ امام الحرمین رحمہ اللہ تعالیٰ

ابوالمعالی عبدالملک بن الشیخ ابی محمد عبداللہ بن ابی یعقوب یوسف بن عبداللہ الجعفی الشافعی ملقب بشیخ الاسلام
معروف بامام الحرمین اعلم علمائے متاخرین اصحاب امام شافعی سے علی الاطلاق مجمع علیہ امامت متفق علیہ
غزوات ماوراء و قفقاز کے علوم اصول و فروع و ادب و غیرہ میں تھے جو توسع عبادت میں انکو روزی ہوا
تھا وہ انکے غیر سے معلوم و معہود نہیں ہے درس جو کہتے وہ چند ورقوں میں سماتا اور اسکے کسی حرف
میں اونکی زبان لنگی نہیں کرتی تھی لڑکپن میں اپنے والد پر پڑھا وہ انکے طبع و تحصیل وجودت و پیچہ
و فحائل اقبال سے جو اونپر ظاہر تھی تعجب کرتے تھے اپنے والد کی تمام تصانیف پر گزر کیا اور اوہیں نظر
فرمایا یہاں تک کہ تحقیق و تدقیق میں اونپر فائق ہو گئے حجاب و نکاح انتقال ہو گیا تو بجای پیروا سٹے تدریس
کے بیٹھے اور بعد تدریس کے نزدیک استاد ابو القاسم اسکافی الفرائسی کے مدرسہ بیہقی میں جاتے اور
علم اصول نیکیتے بغداد کا سفر کیا ایک جماعت علماء کو وہاں دیکھ کر حجاز میں آئے اور مکہ معظمہ
کے چار برس تک مجاور رہے اور مدینہ منورہ گئے درس و فتویٰ کیا اور مذہب کے طرق کو جمع کیا اسلئے
اونکو امام الحرمین کہتے ہیں انکی ہر فن میں تصنیف ہے حافظ ابو نعیم صاحب حلیہ سے اجازت لی انکی
تصانیف شامل فی اصول الدین والبرہان فی اصول الفقہ و التخیص التقریب الارشاد والعقیدۃ النظامۃ
وغیرہ ہے جب بیان علوم صوفیہ کرام اور انکے اقوال کی شرح میں شروع کرتے تو حاضرین کو رلاتے
ہمیشہ طریقہ رضیہ حمیدہ پر اول عمر سے آخر تک رہے **حکایت** انکے والد ابو محمد ابتدائیں کتابت باجرا
کیا کرتے تھے اس کسب سے کچھ جمع کر کے ایک لونڈی موصوفہ بخیر و صلاح خرید کی اور اپنے ہاتھ کے کسبے
اوسکو کمانا کھلاتے امام الحرمین اس لونڈی کے شکم سے ہن انکے والد نے جاریہ کو وصیت کی کہ کسی عورت
کو اسکے دودھ پلانے پر قدرت نہ دینا ایک دن لونڈی کے پاس آئے دیکھا کہ وہ درد مند بیٹی ہوئی ہے اور
بچہ رو رہا ہے ایک عورت ہمسایہ نے اوسکو لیکر اپنی چھاتی اوسکے موندہ میں رکھ دی کچھ دودھ اوس سے
پی لیا تھا انکے والد کو یہ امر شاق گزرا بچے کو پکڑ کر گھر ہی بہراوند ہا کیا اور اوسکے پیٹ پر ہاتھ ملا اور اوسکے
حلق میں انگلی ڈال کر جو کچھ پیا تھا بطور قی کے نکال ڈالا اور کہا اس بچے کا مرجانا چھپا اس سے آسان ہے

لائے اور درسہاسی امام الحرمین ابی المعالی حمزہ بن آئے گئے اور اشتغال میں کوشش کی یہاں تک کہ مدت
 قریب میں تخریج فرمائی اور اپنے استاد کے زمانے میں اعیان مشارالہم سے ہوئے اور اسی وقت میں
 تصنیف کا شغل کیا ان کے استاد ان سے پیچ کرتے تھے تا وفات استاد ان کے ملازم رہے بعد اسکے
 نیساہور سے نکلے عسکرین وزیر نظام الملک سے ملاقات کی وزیر نے انکی تعظیم تکریم کی اور اپنی متوجہ ہوئے
 میں مبالغہ کیا حضور میں وزیر کے ایک جماعت افاضل کی تھی درمیان ان کے چند مجلسوں میں جدال و
 مناظرہ ہوا ان سب میں تمام لوگوں پر غالب ہوئے ان کا نام مشہور ہوا قافلے کے قافلے ان کا ذکر خیر و نام
 نیک لیکر سائر دائرہ ہوئے وزیر نے تدریس مدرسہ نظامیہ کی ان کے سپرد کی وہاں درس کرتے رہے اہل
 عراق ان پر فریفتہ تھے اور ان کا مرتبہ و منزلت ان کے نزدیک مرتفع و بلند تھا بعد اسکے اس سب کو ترک کر کے
 سالک طریق زہد و انقطاع ہوئے اور حج کا قصد کیا جب وہاں سے پہرے تو شام کی طرف متوجہ ہوئے
 ایک شہر دمشق میں جامع مسجد کے زاویہ جانب غربی کے اندر درس کہتے تھے وہاں سے بیت المقدس
 گئے اور عبادت میں اجتہاد و کوشش اور زیارت مشاہد و مواضع معظمہ کی بجائے اور ایک مدت
 اسکندریہ میں مقیم رہے وہاں سے ارادہ رکوب دریا کا طرف بلاد مغرب کے بعزم ملاقات امیر یوسف بن تہان
 صاحب اکش کیا تھا کہ اس اثنائے میں اس کے مرنے کی خبر پہنچی ناچار اوس ارادے سے پھر کر اپنے وطن
 طوس کی طرف عود کیا اور اپنے نفس کے ساتھ مشغول ہوئے اور چند فن میں تصنیف کتب مفیدہ
 کا شغل فرمایا انکی تصانیف میں سے زیادہ تر مشہور کتاب الوسیط والبسیط والوجیز والخلاصہ فقہ میں
 ہیں اور منجملہ ان کے کتاب احیاء علوم الدین ہے یہ کتاب النفس واجمل کتب ہے اصول و جدل وغیرہ
 انکی کتب ہیں غرض کہ انکی کتابیں بہت اور سب کی سب نافع و مفید ہیں بعد اسکے واسطے تدریس مدرسہ
 نظامیہ کے لکھنؤ میں طلب کیا بعد تکرار بسیار قبول کیا بعدہ اوس کو ترک کر کے طرف وطن کے لوٹ آئے
 خانقاہ صوفیہ و مدرسہ واسطے مشتغولین علم کے بنایا اور اپنی اوقات کو وظائف خیر پر تقسیم کیا مثل ختم
 قرآن شریف و مجالست اہل قلوب و تدریس یہاں تک کہ انتقال فرمایا ان سے روایت اشعار کی بھی
 کی ہے ولادت انکی شہرہ میں ہوئی اور دو شنبہ ۱۱ جمادی الآخرہ ۱۰۵۵ ہجری کو طہران میں وفات

طلب کرتے تھے وہ شمسہ ٹوٹ گیا تھا چرم دوز نے کہا ما اکثر کلفتکم علی الناس یعنی لوگوں کو تم
 بہت تکلیف دیتے ہو اس پر انہوں نے اپنے ہاتھ سے جوتا پہن لیا اور دوسرا انکے پاؤں میں تھما اور
 قسم کھالی کہ اب کے بعد جوتا نہ پہنیں حکایت کسی نے حضرت بشر سے پوچھا کہ تم کس چیز سے روٹی
 کھاتے ہو کہا میں عافیت کو یاد کرتا ہوں پس اس کو سالن بنالینا ہوں سبھل انکے دعا کی ایک یہ ہے
 اللهم ان کننت شھرتی فی الدنیا لتفضحنی فی الآخرۃ فاسلبہ عنی و مرج کلامہ عقوبۃ
 العالم فی الدنیا ان یعی بصر قلبہ وقال مر طلب الدنیا فلیتہی اللذل بعض نے کہا کہ میں نے
 بشر سے سنا کہ اصحاب حدیث سے فرماتے تھے کہ تم اس حدیث کی زکوٰۃ ادا کرو کہا اس کی زکوٰۃ کیا ہے فرمایا کہ
 دوسو حدیثوں میں سے پانچ حدیثوں پر عمل کرو حضرت سری سقطی و ایک جماعت صالحین رضی اللہ عنہم
 نے ان سے روایت کی ہے انکی ولادت ۱۷۵۰ھ ہجری میں ہوئی اور شہر ربیع الآخر ۲۶ یا ۲۷-۱ اور دوسو
 میں وفات پائی یا بدہ کے دن دسویں محرم یا رمضان میں بغداد یا مرو میں وفات ہوئی رضی اللہ عنہ
 کذا فی ابن خلکان

ترجمہ حضرت جنید رضی اللہ عنہ

ابو القاسم الجنید بن محمد بن الجنید الخزاز القواریری الزاہد المشہور اصل انکی ہناوند سے ہے اور انکا مولد و نشا
 عراق ہے اپنے وقت کے شیخ و فرید عصر میں کلام انکا حقیقت میں مشہور و مدون ہے ابو ثور صاحب امام
 شافعی رضی اللہ عنہ پر تعلق کیا کسی نے کہا بلکہ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کے مذہب پر فقیہ تھے انکا
 حال ابن خلکان وغیرہ میں خوب لکھا ہے شنبہ کے دن ۲۹۰ یا ۲۹۱ھ میں آخر ساعت جمعہ کو بغداد
 وفات پائی اور شونیزہ میں روز شنبہ کو نزدیک حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ اپنے ماموں کے دفن ہوئے

رضی اللہ عنہ

ترجمہ امام غزالی رضی اللہ عنہ صاحب احیاء العلوم

ابو حامد محمد بن محمد بن احمد الغزالی المقلب بحجۃ الاسلام زین الدین الطوسی الفقیہ الشافعی انکے آخر عصر
 میں طالعہ شافعیہ میں مثل الکائنات تھا ابتدا طوس میں احمد رازکافی پر مشغول کیا بعد اسکے نیسا ابو میں شرف

توضیح کا اثر موجود تھا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انکی کتب میں لوگوں نے عبارتیں ٹھونس دی
ہیں ابن السبکی نے فرمایا کہ امام غزالی کو مہنوس نہیں رکھتا ہے مگر ماسد یا زندق حکایت شیخ کمال الدین
دمیری نے حیوۃ المحیوان الکبریٰ کی مجلد اول میں بذیل ذکر حام لکھا ہے کہ امام غزالی ایک شخص ہیں اصحا
وجہ سے مذہب میں اور مجملہ اون چیزوں کے جو ہرے حکایت کی گئیں اور مشہور ہوئیں اور روایت
اونکی ہم بسند صحیح شیخ عارف باللہ تعالیٰ ابو الحسن شاذلی سے رکھتے ہیں یہ ہے کہ اونہوں نے کہا میں نے رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور آپ نے امام غزالی کے ساتھ حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام
سے مباہات کی اور فرمایا آیا ہوا ہے تمہاری امت میں کوئی جبر مثل اسکے اور اشارہ طرف غزالی کے فرمایا
اونہوں نے کہا نہیں شیخ عارف استاد رکن الشریعۃ ابو العباس المرسی نے وقت ذکر امام غزالی
کے واسطے اونکی صدیقیت عظمیٰ کی شہادت دی اور فرمایا حسبک من باہم بہ النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم موسیٰ و عیسیٰ و شہد لہ الصّدیقون لہ بالصّدیقۃ العظمیٰ اور ہمارے
شیخ جمال الدین اسنوی نے مہات میں اونکا خوب ترجمہ لکھا ہے اور یوں کہا ہوا قطب لوجہ دالبکرۃ
الشاملۃ لکل موجود و روح خلاصۃ اہل الایمان والطریق الموصلة الی رضا الرحمن
یتقرب بہ الی اللہ تعالیٰ کل صدیق ولا یغضد الا ملحد او ذندق قد انفراد فی ذلک
العصر عن اعلام الزمان کما انفراد فی هذا الباب فلا یرجمہ معد انفسان انتہی اور انکی کتب نافع
ومفید ہیں خصوصاً احیاء علوم الدین کیونکہ یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ طالب آخرت اس سے مستغنی نہیں ہوتا
انتہی کلام الدمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کشف الظنون میں لکھا ہے کہ کتاب حیا پہلے پہل مغرب میں گئی بعض
مغاربہ نے اس میں سے کئی چیزوں کا انکار کیا اور ملا فی الرد علی الاحیاء نام کتاب لکھی بعدہ رد کر نیوالے
نے ایک خواب دیکھا کہ اس میں شیخ کی کرامت اور اونکا صدق ظاہر ہو گیا پس اپنے اعتقاد بد سے جو اونکے
حق میں تھا تائب ہوا حکایت ابن السبکی نے نقل کیا ہے کہ شیخ ابن جرازم اپنے یاروں پر نکلے اور اونکے
پاس ایک کتاب تھی کہ اتم پہچانتے ہو کہ یہ احیا ہے اور شیخ امام غزالی میں طعن کرتے تھے اور اس کتاب
کے پڑھنے سے منع کرتے تھے پس اپنے جسم کو ظاہر کیا کہ وہ کوڑوں سے مارا گیا تھا اور کہا کہ غزالی میرے

پائی طاہران قصبہ طوس ہے اور طوس ناحیہ ہے خراسان میں مشتمل ہے دوشہر پر ایک طاہران دوسرا نوقان اور غزالی نسبت سے طرف غزال کے بفتح غین معجمہ تشدید زہی معجمہ آورکتے ہیں کہ تخفیف زہی معجمہ نسبت سے طرف غزالہ کے کہ ایک قریہ ہے قرائی طوس سے اور یہ خلاف مشہور ہے لیکن بمعانی نے کتاب الانساب میں اسی طرح کہا ہے یہ تو ابن خلکان نے کہا ہے اور زرقانی نے شرح مہاسب لئنیہ میں ابن کثیر سے تشدید زہی نقل کی ہے اور نووی نے بتیان میں غزالی رحمہ اللہ سے ذکر کیا ہے کہ اونہوں نے تشدید کا انکار کیا ہے اور کہا کہ میں تخفیف ہوں منسوب طرف غزالہ کے یہ ایک قریہ ہے قرائی طوس سے اور مصباح میں اور بعض ذریعے نقل کیا ہے کہ کہا لوگ تشدید میں ہمارے دادا کی خطا کیا ہے لیکن ابن کثیر نے اسکو خلاف مشہور کہا ہے اور حکایت کیا کہ اونکے بعض منتسبان اہل طوس نے مجھ سے کہا کہ وہ منسوب ہیں طرف غزالہ بنت کعب لآخبار کے سبکی رحمہ اللہ نے طبقات میں کہا ہے کہ انکے والد صوف کو کاتتے اور اسکو دکان طوس میں فروخت کرتے تھے انتہی کلام الزرقانی **حکایت** ابن العربی نے کہا میں نے اونکو طوا میں کیا اونپر ایک مرقعہ تھامیئے کہا کہ تمہارے پاس سوار اسکے کوئی کپڑا نہیں ہے حالانکہ تم تو صدر ہو تمہارے ساتھ اقدار کرتے ہیں اور تمہارے نور سے طرف معالم معارف کے راہ پاتے ہیں کہا ہیہات جسوقت کہ فرسعات اس ارادت میں طالع ہوا تو شمس افول مصباح اصول پر چکے اور خالق واسطے ارباب الباب و بصائر کے متبیین ہوا کیونکہ رجوع و صیرورت ہر ایک کی طرف اوسی چیز کے ہوتی ہے جسپر وہ مطبوع ہوا ہے اور یہ ابیات پڑھو

ترکت ہوی لیلی ولجئی بمعزل	و صرت الی مصحوب اول منزل
و نادتنی الا کو ان حتی اجبتھا	الا ایھا الساری دوید لافانزل
فعرست دار اللندی بجزیمہ	قلوب ذوی التعریف منھا بمعزل
غزلت طوع غزلہ رقیقا فلما جد	لغزلی نسا عجا فلکست مغزلی

حکایت بعض مشائخ نے حضرت امام کور و بر و حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیکھا کہ وہ کسی شخص کا شکوہ کر رہے ہیں جو انہیں طعن کرتا ہے آپ نے اوس شخص کے کوڑے مارنے کا حکم دیا جب بیدار ہوئے

اوسین آرام لون پس سینے دروازہ بیت الجماعہ بنا طراشتی کا نزدیک باب عبورہ کے کھلا ہوا یا قلت یعنی فی
 جہۃ الباب المسمی فی الحدیث المحورہ کہا پس سینے اوسکا قصد کیا اور اوسین داخل ہوا اور اپنی سیدھی کروٹ پر بقیۃ
 کعبہ مشرفہ گر پڑا اپنے ہاتھ کو گال کے نیچے بھپایا تاکہ نیند نہ آجائے کہ وضو ٹوٹ جائے ناگاہ ایک شخص اہل بیت
 میں سے جو کہ بدعت کے ساتھ معروف مشہور تھا آیا اور اپنا مصلیٰ اوس گھر کے دروازے پر بھپایا اور ایک تختی
 اپنے جیب سے نکالی میں گمان کرتا ہوں کہ وہ پتھر کی تھی اور اوسپر کچھ لکھا ہوا تھا پہراوسنے اوس تختی کو بوسہ دیا
 اور اوسکو اپنے سامنے رکھا اور حسبِ عادت اپنے ہاتھ چمڑ کر ایک لبنی نما پڑھی اور ہر بار اوس تختے پر سجدہ کرتا تھا
 پھر حقیقت اپنی نماز سے فارغ ہوا تو اوس تختی پر سجدہ کیا اور دیر تک سجدے میں رہا اور جانین سے اپنے گال
 کو اوسپر ملتا تھا اور دعائیں تضرع و زاری کرتا تھا پہراپنا سراوٹھایا اور اوسکو چوما اور اوسکو اپنی آنکھوں پر کما
 پھر دوبارہ اوسکو چوما اور اپنی جیب میں رکھ لیا جیسے وہ پہلے رکھی ہوئی تھی کہا جب میں نے یہ دیکھا تو میں نے
 اس بات کو مکروہ جانا اور اوس سے وحشت ناک ہوا اور سینے اپنے جی میں کہا کہ کاش رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان میں زندہ ہوتے کہ انکو انکے سور صنیع و فعل بد اور جس بدعت پر یہ ہیں اوسکی
 خبر دیتے اور میں باوجود اس تفکر کے اپنے نفس سے نیند کو دور کرتا تھا تاکہ مجھے پکڑنے لے کہ میرا وضو بگڑ جائے
 پس میں اس حال میں تھا کہ مجھ پر اونگہ طاری ہوئی اور غلبہ کرائی سو میں درمیان بیداری و خواب کے تھا پس
 سینے ایک وسیع میدان دیکھا کہ اوسمیں بہت سے لوگ کھڑے ہوئے ہیں اور انمیں سے ہر ایک کے ہاتھ میں
 ایک کتاب مجلد ہے پہر وہ سب ایک شخص پر داخل ہوئے سینے لوگوں سے اونکا حال اور اوس شخص کا
 حال جو حلقہ میں تھا پوچھا اونہوں نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور یہ لوگ اصحاب
 مذاہب ہیں چاہتے ہیں کہ اپنے مذاہب و اعتقاد کو اپنی کتابوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑ
 اور آپ پر اونکی تصحیح کریں کہا پس میں اس حال میں تھا لوگوں کی طرف دیکھ رہا تھا کہ حلقے والونمیں سے
 ایک شخص آیا اور اوسکے ہاتھ میں ایک کتاب تھی کہا گیا کہ بیشک یہ شافعی رضی اللہ عنہ ہیں پہر وہ وسط
 حلقے میں داخل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیا کہا پس سینے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کو اونکے جمال و کمال میں دیکھا تو مجھے مست پوچھہ آپکے لباس سفید لطیف عمامہ و قمیص کا

خواب میں آئے اور مجھ کو پکڑ کر پیش گاہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لیکئے اور کہا اے رسول خدا یہ مرد عزم
 کرتا ہے کہ میں آپ پر وہ چیز کھتا ہوں جسکو آپ نے نہیں فرمائی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے
 مارنے کا حکم دیا پس میں مار گیا ہکذا نقلا عن النواوی فی طبقاتہ غرض کہ حضرت امام غزالی رضی اللہ
 عنہ اس امت مرحومہ میں ایک فتنہ بانی تھے ان کے فضائل و مناقب بیشمار ہیں علماء دین نے ہر وقت میں
 ان کی مدح و ثنا کی ہے منکرین کے انکار کو خوب دکیا ہے اور ان کے کلام حسن نظام کو محال حسنہ پر اوٹا
 ہے یہ جو یہاں کچھ لکھا گیا ایک شعاع ہے ان کے فضائل کی مہر منیر کا تفصیل اسکی اتحاف النبلاء میں
 ہے جناب توفیق دام مجدد کو ان کے ساتھ ایک اس قسم کی فریفتگی ہے کہ ان کی بعض تصانیف کو انور
 و اقسام کے قالبوں میں ڈال کر رسائل جداگانہ تالیف فرمائے ہیں اور ان کے مضامین دقیق کو عبارت
 سمجھ سہلہ میں ادا کیا ہے ناظر غیر مناظر وقت مطالعہ کے ان کی قدر دانی فرمائیگا اور عافیت دارین و
 حسن ختام و نیک انجام کی دعا دیگا حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ نے جناب امام کی ثناء و مدح رو
 الیاحین میں خوب لکھی ہے چنانچہ اوسکا ترجمہ ترجمہ الحسنین میں ہو چکا بالفعل ان کی تاریخ
 مرآة الجنان وقت تحریر اس مقالہ عجالہ کے زیر مطالعہ تھی دیکھا تو اس میں بھی بہت مدح تحریر فرمائی ہے
 اور بذیل ترجمہ ایک منام فیض التیام بعض علماء کرام کا زیب رقم فرمایا ہے جی میں آیا کہ وہ یہاں لکھ دیا جا
 گو فی الجملہ طول ہو جائے کیونکہ اوس میں بعض فوائد غریبہ ہیں اگر وہ گوشہ خاطر مؤمن متدین میں امانت
 رہیں تو خالی برکت سے نہیں ہیں **حکایت** حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ مرآة الجنان میں فرماتے ہیں
 کہ امام حافظ ابوالقاسم بن عساکر رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے فقیہ امام ابوالقاسم سعد بن علی بن ابی القاسم
 بن ابی ہریرہ اسفرائینی صوفی شافعی سے دمشق میں سنا انہوں نے کہا میں نے امام اوحد زین القراء
 جمال الحرم ابوالفتح عامر بن کام بن ابی عامر السامی سے سنے میں سنایا کہ میں نے روز یکشنبہ
 چودھویں تاریخ ماہ شوال ۵۴۵ھ کو درمیان نماز ظہر و عصر کی مسجد الحرام میں داخل ہوا اور وجد و احوال فقرا
 جواوہر ظاہر ہوئے تھے اوسکا کچھ ذکر کیا کہا کہ میں قدرت نہیں رکھتا تھا کہ کڑا رہوں اور نہ اسکی کہ بیہوش
 بسبب شدت اوس چیز کے جو مجھ میں تھی اس لئے میں ایک ایسی جگہ طلب کرتا تھا کہ گڑی بہر اپنے پہلو پر

کا جواب یا اور آپ نے اپنا دستِ عزیز غزالی کو دیا وہ اسکو چومتے تھے اور اپنے دونوں رخساروں پر رکھتے تھے
 واسطے برکت لینے کے آپ کے اور آپ کے دستِ عزیز و مبارک سے پہر غزالی بیٹھ گئے کہا پس رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے نہیں دیکھا کہ وہ جیسے میری قوائتِ قواعد العقائد سے خوش ہوئے ویسی کسی
 کی قوائت سے زیادہ تر خوش ہوئے ہوں پھر میں بیدار ہو گیا اور میری آنکھوں پر آنسو کا اثر تھا بسبب
 اس چیز کے کہ میں نے وہ احوال و کرامات دیکھے کیونکہ وہ ایک نعمتِ جسیم تھی طرف سے اللہ تعالیٰ کے خصوصاً
 زمانہ آخر میں باوجود کثرتِ اہواء کے پس ہم اللہ تعالیٰ سے اس بات کا سوال کرتے ہیں کہ ہکو عقیدہ اہل
 حق پر ثابت رکھے اور اوسی پر ہکو جلائے اور اوسی پر ہکو مارے اور انہیں کے ساتھ ہمارا حشر کرے
 اور ہم راہِ انبیاء و مرسلین و صدیقین و شہداء و صالحین کے کرے و حسن و اولئک دینقا فاندہ بالفضل
 جدی و علی ما یشاء قدیر حکایت امام یا نعمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض طاعنین امام ابو
 حامد رضوان اللہ علیہ نے ابو البزج اسمعیل بن شیخ فقیہ امام عارف ذی المناقب والکرامات والمعارف
 محمد بن اسمعیل حضرمی قدس الدار وراح الجمع سے سوال کیا کہ آیا کتب غزالی کا پڑھنا جائز ہے تو انہوں نے
 جواب میں کہا اناللہ وانا الیہ راجعون محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید الانبیاء
 و محمد بن ادریس سید الائمہ و محمد بن محمد الغزالی سید المصنفین ہذا جواب دہ
 رحمۃ اللہ علیہ حضرمی شیخ فقیہ امام عارف بالدر رفیع المقام ہیں جنکی کرامات عظیمہ مشہور و متراوت
 ہیں ایک دن آفتاب کے کمانہ کہ ٹیڑھا جاوہ ٹیڑھا گیا یہاں تک کہ اس منزل میں پہونچکے چھکا ارادہ کرتے
 تھے جاسی دور سے رضی اللہ عنہ وارضاه امام یا نعمی نے کتاب الارشاد میں امام غزالی کے سید المصنفین
 ہونے کی وجہ لکھی ہے اور انکی کتب کی مدح کی ہے اور مرآۃ الجنان میں بھی کچھ ذکر کیا ہے *

ترجمہ قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ

قاضی ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمر بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن
 سبکی علوم حدیث و نحو و لغت و کلام عربی اہم و انساب عرب میں امام وقت تھے انکی تصانیف مفیدہ ہیں
 مسہلہ انکے کتاب الکمال شرح مسلم اس سے المعلم فی شرح کتاب مسلم تالیف مازری کو کامل کیا ہے اور شارح

سب لباس آپ کا نسی اہل تصوف پر تھا آپ نے امام شافعی کے سلام کا جواب دیا اور انکو مرہب کہا امام شافعی
 آپ کے روبرو بیٹھے اور کتاب اپنے مذہب اعتقاد کو آپ پر پڑھا بعد اسکے ایک اور شخص آئے کہتے ہیں کہ
 امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ تھے اور انکے ہاتھ میں ایک کتاب تھی اونہوں نے سلام کیا اور امام شافعی کے
 برابر بیٹھ گئے اور کتاب اپنا مذہب اعتقاد پڑھا پھر انکے بعد ہر صاحب مذہب آیا یہاں تک کہ باقی نہ رہے مگر
 تھوڑے اور جو شخص پڑھتا وہ دوسرے کے برابر بیٹھ جاتا تھا جب سب فارغ ہو چکے تو ناگاہ ایک شخص مبتد
 ملقبہ بالرافضہ سے آیا اور اسکے ہاتھ میں کئی جزو غیر مجلد تھے اور اونہیں انکے عقائد باطلہ تھے اوسنے قصد
 کیا کہ حلقے میں اخل ہو اور انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھے تو جو لوگ آپ کے ہمراہ تھے اونہیں
 سے ایک آدمی نکلا اور اوسکو زجر کیا اور اجزا کو اوسکے ہاتھ سے لیکر حلقے سے خارج کی طرف پسینکدیا اور
 اوس شخص کو نکال دیا اور اوسکی اہانت کی کہا جب میں نے دیکھا کہ لوگ فارغ ہو چکے اور کوئی باقی نہیں رہا
 کہ آپ پر کچھ پڑھے پس میں ذرا سا آگے بڑھا اور میرے ہاتھ میں ایک کتاب مجلد تھی میں نے ندا کی اور کہا یا رسول
 اللہ یہ کتاب میرا معتقد اور اہل سنت کا معتقد ہے اگر آپ مجھے اذن دین کہ میں اوسکو آپ پر پڑھوں تو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا والیش ذلک یعنی یہ کیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ قواعد العقائد
 ہیں جسکو غزالی نے تصنیف کیا ہے پس آپ نے مجھے پڑھنے کا اذن دیا میں بیٹھا اور شروع کیا
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کتاب قواعد العقائد وفیہ اربعۃ فصول الفصل الاول فترجمۃ عقیدۃ
 اہل السنۃ فی کلماتی الشہادۃ الّتی ہی احد مبانی الاسلام اور ذکر کیا کہ اونہوں نے
 عقیدہ مذکورہ مشہورہ کو پڑھا یہاں تک کہ امام ابو حامد کے اس قول تک پہونچے کہ معنی الکلمۃ الثانیۃ وہی
 شہادۃ الرسول واند تعالیٰ بعث النبی الامی القرشی محمد اصلہ اللہ علیہ وسلم الی کافۃ
 العرب والعجم والجن والانس کہا جب میں یہاں تک پہونچا تو میں نے بشاشت و تبسم کو حضور صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک میں دیکھا یہاں تک کہ جب میں آپ کی لغت و صفت تک پہونچا تو آپ نے میری طرف
 التفات فرمایا اور کہا غزالی کہاں ہے ناگاہ غزالی موجود تھے گویا وہ حلقے پر آپ کے روبرو کھڑے ہوئے
 تھے کہا میں یہ ہوں یا رسول اللہ اور آگے بڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیا آپ نے انکے سلام

کہا اگر تو مجھ میں حکم کرے گا تو ملک قادر کہ میان حق و باطل کے فارق ہے تجھ میں حکم کرے گا بیع نے کہا اسی امیر المؤمنین
اس ایسے جاہل کو پہنچتا ہے کہ آپ کے ساتھ ایسی بات کرے حکم دو تو میں اسکی گردن ماروں ممدی نے
اوسکو خاموش کیا اور کہا اگر ایسے لوگوں کو مار ڈالوں تو میں شقی ہو جاؤں واسطے اوسکے قضای کو فہم لکھو
باین مضمون کہ کسی حکم میں اونپر اعتراض نہ کیا جائے سفیان نے اوسکو لیکر حب باہر آئے تو ورقہ کو وجہ میں
ڈال کر ہباگ گئے ہر شہر میں اونکی جستجو کی نہ ملے ناچار شریک بن عبدالمدنخی کو بجای اوسکے مقرر کیا انکی وفات
بصرے میں ۱۱۰ ہجری میں ہوئی شب کو عشا کے وقت سلطان کی پوشیدگی کی حال میں دفن ہوئے
انہوں نے کوئی اولاد نہ تھی چوڑھی ثوری بفتح اول نسبت کے طرف ثور بن عہد منات کے ایک اور ثوری
ہیں بنی تمیم میں اور ایک ہمدان کے بھی ہیں کذا فی الاتحاف *

ترجمہ حضرت حارث محاسبی رضی اللہ عنہ

شیخ کبیر عارف معدن اسرار و حکم و معارف امام الطریقہ لسان الحقیقہ حارث بن اسد المحاسبی رضی اللہ عنہ بصری الاصل
یہاں حضرات میں سے ہیں جنکے لئے علم ظاہر و باطن و فضائل فاخرہ و محاسن جمیلہ جمع ہوئے ہیں سلوک و موعظ
و اصول میں انکی تصانیف ہیں انکی کتب مشہورہ نفیسہ سے کتاب الارغایہ ہے منجملہ انکے دقیق ورع کے یہ ہے
کہ یہ اپنے والد ماجد سے شہر زہر درہم کے وارث ہوئے تھے انہوں نے اونہیں سے کچھ لیا کیونکہ انکے والد
بالقدر تھے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت صحیح ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ لا یتواثر
اہل ملتین شتی از کانتقال ہوا اور یہ ایک درہم کے حاجت مند تھے انکے والد نے ضیاع و عقار چھوڑا
تھا انہوں نے اوسمیں سے کچھ لیا یہ مشہور ہے کہ یہ محفوظ تھے جب اپنے ہاتھ کو شتبہ کمانے کی طرف
درا کر تے تو انکی انگشت میں ایک گ حرکت کرتی تو اوسکے کمانیسے باز رہتے یہ منجملہ شیوخ حضرت جنید
رضی اللہ عنہ کے ہیں محاسبی کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اپنے نفس کا کثرت سے محاسبہ کرتے تھے انکی وفات
۱۱۳ ہجری میں ہوئی کذا فی مرآۃ الجنان *

حضرت ذوالنون رضی اللہ عنہ

شیخ کبیر عارف بالمدائحیر ابو الفیض ثوبان و قیل بن ابراہیم المصری المعروف بزی النون احد

وشفا وغیرہ قاضی مدینہ سبتہ کے ایک مدت دراز رہے جو کہ ان کا وطن ہے انکی سیرت محمود رہی انکے شیوخ
یکصد نفر کو پہنچتے ہیں انکی ولادت سبتہ میں نصف شعبان ۳۸۳ھ کو ہوئی اور روز جمعہ سالوتین
جمادی الآخرہ یا رمضان ۳۸۳ھ شہر مراکش میں وفات پائی باب ایلان داخل مدینہ مدفون ہوئے
رحمہ اللہ کذا فی الاتحاف

ترجمہ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ

ابو عبد اللہ سفیان بن سعید بن مسروق بن حبیب بن افع الثوری الکوفی علم حدیث وغیرہ علوم کے امام
ہیں لوگوں نے انکے دین و ورع و ثقت پر اجماع کیا ہے یہ ایک ایسے مجتہدین میں سے ہیں خطیب نے
اسرار رجال مشکوٰۃ میں کہا ہے کہ یہ امام مسلمین ہیں اور خدا کی حجت ہیں اور سکی خلق پر اپنے وقت میں
جامع تھے درمیان فقہ و اجتہاد و حدیث و عبادت کے علم حدیث وغیرہ میں طرف انکے منتهی ہے انکے امین
کسی نے اختلاف نہیں کیا ہے اقطاب اسلام و ارکان دین سے ایک شخص نہ انکی ولادت زمانہ
سلیمان بن عبد الملک میں ۹۹ھ میں ہوئی ایک خلق کثیر نے انسے سماع کیا معمر و اوزاعی و ابن جریج
و مالک و شعبہ و ابن عیینہ و فضیل بن عیاض وغیرہم خلافت بسیار انسے روایت رکھتے ہیں انتہا ابن خلکان
نے کہا کہتے ہیں کہ شیخ الاسلام حنبلہ رضی اللہ عنہ انکے مذہب پر تھے سفیان بن عیینہ نے کہا میں
نہیں دیکھا کہ کوئی شخص عالم حلال و حرام او انسے زیادہ ترہو کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ
اپنے وقت میں راس الناس تھے بعد انکے حضرت ابن عباس بعد انکے شعبی بعد انکے سفیان سماع
حدیث شریف کی ابو اسحق سبیعی و اعشش اور انکے طبقے سے کی اور انسے محمد بن اسحق اور انکے
طبقے نے سماع کیا حکایت مسعودی نے مروج الذهب میں ذکر کیا ہے کہ ققاع بن حکیم نے کہا کہ
میں نزدیک ہمدی کے تھا کہ سفیان ثوری آئے مثل عامہ کے سلام کیا تسلیم خلافت نہ کی اور ربیع
سپر تلوار کا تکیہ لگا دے منتظر حکم کا کھڑا ہوا تھا ہمدی بکشاہدہ روئی پیش آیا اور کہا اسی سفیان
تم مجھ سے یہاں اور وہاں بہا گئے ہو اور تم گمان کرتے ہو کہ اگر میں تمہارے ساتھ ارادہ بد کروں تو
قادر نہ ہوں اب میں نے تم پر قدرت پائی تم نہیں ڈرتے ہو کہ تمہارے حق میں حکم کروں سفیان نے

حفظ کر لیا اور مین چہرہ یا سات برس کا تھا ہمیشہ روزہ کرتا اور میرا قوت جو کمی روٹی تھی بارہ برس تک پہر مجھے ایک مسئلہ واقع ہوا اور مین تیرہ برس کا تھا لپس میں نے درخواست کی کہ مجھے بصرے کی طرف بھیج دو کہ مین اوسکو پوچھوں پہر بصرے مین آیا اوسکے علماء سے سوال کیا میری تسلی نہوئی پہر مین عبادان کی طرف گیا ایک آدمی کے پاس کہ اوسکو ابو جیبہ بن عبد اللہ عبادی کہتے تھے میں نے اوسے اوس مسئلہ کا سوال کیا اونہوں نے مجھے جواب دیا مین ایک مدت اوسکے پاس ٹھہرا رہا اوسکے کلام سے نفع لیتا اوسکے اوسے متناوب ہوتا تھا پہر تستر کی طرف لوٹ آیا پہر میں نے اپنی قوت کو اس پر اقتضا کیا کہ میرے واسطے ایک درہم کا ایک فرقہ جو کا خریدا جاتا پسایا جاتا پکایا جاتا سحر کے وقت ہر رات ایک اوقیہ پر بغیر نمک و سالن کے افطار کرتا یہ ایک درہم سال بہر مجھے کفایت کرتا پہر میں نے قصد کیا کہ تین رات خالی شکم ہوں پہر اوسکو پانچ پہر سات کیا یہاں تک کہ پچیس رات کو پہونچا اس حال پر مین بیس برس باہر مین نکلا کئی سال زمین مین سیاحت کرتا پہر اوسکو کر تستر کی طرف آیا اور مین ساری رات قیام کرتا تھا انکی وفات ۸۳ھ ہجری مین ہوئی کذا فی مرقۃ الجنان

ترجمہ حضرت شقیق بلخی رضی اللہ عنہ

ابو علی شقیق بن ابراہیم بلخی مشائخ خراسان سے ہیں کہ لسان فی التوکل حسن الکلام فیہ حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں اوسنے طریق لیا اور یہ استاد ہیں حاتم اصم رضی اللہ عنہ کے پیچھے کے واسطے بلاد ترک کی طرف گئے تھے اور یہ نوعمر تھے اوسکے بچانے مین داخل ہوئے انہوں نے اوسکے عالم سے کہا کہ تو جہمیں ہے وہ باطل ہے اور اس خلق کا ایک خالق ہے کہ اوسکے مثل کوئی شئی نہیں ہے ہر شئی کا رزق دینے والا ہے اوسنے کہنے کا کہ تیرا قول تیرے فعل کے موافق نہیں ہے شقیق نے کہا کیونکہ اوسنے کہا کہ تو نے زعم کیا کہ تیرا ایک خالق ہر شئی پر قادر ہے اور تو نے یہاں تک واسطے طلب رزق کے لقب اوٹھا یا شقیق فرماتے ہیں کہ میرے زہد کا سبب ترکی کا کلام ہوا پہر یہ لوٹے اور اپنا سا مملوہ خیرات کو دیا اور علم طلب کیا انکی وفات ۳۵۱ھ مین ہوئی رحمہ اللہ تعالیٰ ابن جوزی نے انکا ذکر شذویر مین کیا ہے کذا فی تاریخ ابن خلکان

رجال الطریقہ کان لسان ہذا الشان واوحد وقتہ علما وورعا وحالا وادبالکے والد نوبی تنے اکثر حکایا
انکی محاسن الحسینین میں مذکور ہیں اور بعض مرآۃ الجنان میں منجملہ انکے کلام کے یہ ہے من علامۃ الحب
لله متابعتہ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اخلاقہ وافعالہ واوامرہ وسنتہ
وسئل عن التوبۃ فقال توبۃ العوام من الذنوب وتوبۃ الخواص من الغفلة انکی وفات
سکۃ ہجری میں ہوئی کذا فی مرآۃ الجنان

ترجمہ حضرت سہل تستری رضی اللہ عنہ

قدوة السالکین حجة السد علی العارفين کريم المقامات عظیم الکرامات الولی الکبیر العظیم الشیر ابو محمد سہل بن عبد
التستری قدس لدہ المتوفی شہر المحرم ولہ نحو من ثمانین سۃ تسلوک و مواظمین انکا کلام جلیل ہے سبب
انکے سلوک طریق کا انکے مامون محمد بن سوار ہوئے کہا کہ میں تین برس کا تھا میں رات کو اوٹتا میرے
مامون محمد بن سوار کی نماز کی طرف نظر کرتا وہ کہتے امی سہل توجا اور سورہ تو نے میرے دل کو مشغول
کر دیا ایک دن اوٹھوں نے مجھے کہا کیا تو اس کا ذکر نہیں کرتا ہے جسے تجھ کو پیدا کیا میں نے کہا میں
اوسکو کس طرح یاد کروں کہا تو رات کو اپنے بچوں پر دل سے کہہ تین بار اللہ معی اللہ ناظر اللہ
شاہدی میں نے کئی رات اسکو کہا پر میں نے اونکو خبر کی فرمایا تو اسکو ہر رات سات بار کہہ میں نے اوسکو کہا
پھر خبر کی تو فرمایا کہ ہر روز گیارہ بار اسی طرح کہہ بعض نے کہا کہ رسالہ میں یوں کہا ہے کہ ہر رات گیارہ
بار کہہ میں گمان کرتا ہوں کہ یہی اصح والنسب ہے کیونکہ رات غفلت کا وقت ہے ذکر اور میں افضل ہوتا ہے
کہا پس میں نے اسکو کہا میرے دل میں اوسکی حلاوت واقع ہوئی پہلے سال بہر کے مجھے فرمایا کہ جو میں نے
تجھ کو سکھایا ہے اوسکو یاد رکھ پہر اوپر دعا و مست کر یہاں تک کہ تو قبر میں داخل ہو کیونکہ وہ تجھے دنیا و آخرت
میں نفع دیگا کہا پس میں نے کئی بار اسی پر رہا میں نے اپنے سر میں اوسکی حلاوت پائی پہر ایک دن مجھے میرے
مامون نے فرمایا کہ جس شخص کے ساتھ اللہ ہوا اور وہ اوسکا ناظر و شاہد ہو کیونکہ وہ اوسکی معصیت کرے
خبر از معصیت سے بچنا کہا پہر تجھ کو ملک کے طرف بھیجا میں نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ مجھے میرا ہم متفرق ہو جائے
لیکن تم علم سے شہر کر و کہ میں گٹری بہر اوسکے پاس جاؤں سیکھوں اور لوٹ آؤں پس میں نے قرآن شریف

بیارا پا ہج اندھے گونگے مینے اوس جگہ میں ٹھہرنے کا اونے پوچھا اونہوں نے کہا کہ اس غار میں ایک شخص ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے انکو چھوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے اچھے ہو جاتے ہیں اور اوسکی دعا کی برکت سے مین ٹھہر گیا اونکے ساتھ انتظار کرنے لگا پس ایک شیخ نکلا اوپر صوف کا جبہ تھا او سنے اون لوگوں کو چھوا اور اونکے واسطے دعا کی وہ بہشتیہ الدعویٰ وحل اپنی بیاریوں سے اچھے ہوتے تھے مینے شیخ کا دامن پکڑا او سنے کہا اسی سری تو چھوڑ دے وہ تجھے نہ دیکھے کہ تو اوسکے غیر سے انس کر پرتو اوسکی آنکھ سے گر جائے انکی وفات ۲۵۱ھ یا ۲۵۰ھ کے دن ۶ رمضان بعد فجر کے ۲۵۶ھ یا ۲۵۷ھ کو بغداد میں ہوئی اور شونیزہ میں دفن ہوئے خطیب نے تاریخ بغداد میں کہا ہے کہ مقبرہ شونیزی وہی اوس محلہ کی ہے جو معروف بہ توشہ ہے قریب نہر عیسیٰ بن علی ہاشمی کے اور مینے اپنے بعض شیوخ سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ مقابر قریش قدیم سے معروف بہ مقابر شونیزی صغیر تھے اور وہ مقبرہ جو توشہ کے ورے ہے وہ معروف بہ مقبرہ شونیزی کبیر ہے یہ دونوں بہائی تھے اونہیں سے ہر ایک کو شونیزی کہتے تھے اور اونہیں سے ہر ایک ان دونوں قبرستانوں سے ایک میں مدفون ہوا ہے اور قبرستان اوسکی طرف منسوب ہوا واللہ اعلم قبر شریف حضرت سری کی ظاہر معروف تھا اور اوسکے پہلو میں حضرت جنید رضی اللہ عنہ کی قبر ہے مغلس بضم میم وفتح فین معجمہ کسر لام مشددا اور بعد اوسکے سین ہلکا ہے حضرت سری یہ شعر بہت پڑھا کرتے تھے ۵

اذا ما شکوت الحب قالت کذبتنی	فما لی اسی الا عضاء منک کوا
فلا حب حتی یلصق الجلد بالحشا	وتذہل حتی ما تجیب المنادیا
کذا فی التاریخ ابن خلکان امام یاقعی رضی اللہ عنہ نے مرآۃ الجنان میں تاریخ انکی وفات کی علاوہ تاریخ مذکورہ کے ۲۵۳ھ لکھی ہے بلکہ اسکو اول لکھا ہے بعد کو اور تاریخین لکھی ہیں اور بجای فلا حب فیما الحب اور بجای تنہل کے تنہل لکھا ہے اور یہ شعر اور زیادہ کیا ہے ۵	
وتخل حتی لا یبقی لك الهوائی	سوی مقلہ تبکی بها وتناجیا
ترجمہ شیخ ابن الفارص رضی اللہ عنہ	

ترجمہ حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ

ابو الحسن سری بن المغلس سقطی رجال طریقت و ارباب حقیقت کے ایک شخص ہیں وربع و علوم توحید میں اپنے وقت کے یکتا ہیں حضرت ابوالقاسم جنید کے ماسون اور ان کے اوستا فاذر حضرت معروف کرخ کے شاگرد ہیں **حکایت** ایک دن یہ اپنی دکان میں تھے کہ ان کے پاس معروف تشریف لائے اور ان کے ہمراہ ایک یتیم بچہ تھا اس لئے کہا کہ تو اسکو کپڑا پہنا دے سری کہتے ہیں کہ میں نے اسکو کپڑے پہنا دیئے معروف اس سے خوش ہوئے اور فرمایا اللہ طرف تیرے دنیا کو مبنغوض کر دے اور جسمین تو ہے اوس سے تجھے راحت دے میں دکان سے کھڑا ہوا اور کوئی چیز دنیا سے زیادہ تر مبنغوض میری طرف نہ تھی اور میں جس حال میں ہوں وہ سب برکات معروف سے ہے **حکایت** حضرت سری فرماتے ہیں کہ ایک ات میں نے اپنا ورد پڑھا دیا پانچون محراب میں دراز کر دیئے مجھے مذاکی لگی اسے سری تو اسی طرح ملوک کی محالست کرتا ہے پس میں نے اپنے پانچون ہمیت لے اور میں نے کہا قسم ہے تیری عزت کی کہ میں کہی اپنے پانچون دراز نہ کرونگا حضرت جنید فرماتے ہیں کہ اٹھانوے برس گزر گئے وہ لیٹے ہوئے دکھائی نہیں دیئے مگر اپنے غسل میں اور مرض موت میں معنی متصوف حضرت سری نے فرمایا کہ متصوف نام ہے واسطے تین معنوں کے متصوف وہ ہے کہ نہ بھماوے نور اوسکی معرفت کا اوسکی ورع کے نور کو اور کلام نہ کرے ساتھ باطن کے علم میں جسکو ظاہر کتاب اوسکو اوسپر نقض کر دے اور کلمات اوسکو آادہ نہ کرے ہتک محارم اللہ تعالیٰ پر **حکایت** حضرت سری سقطی نے فرمایا میں دوست رکھتا ہوں کہ ایسا لقمہ کھاؤں جس میں کوئی تبعہ نہ ہو اور نہ واسطے کسی مخلوق کے اوس میں کسی طرح منت ہو سو میں نے نہیں پایا میرے پاس حی جرجانی آئے بالا خانے کا دروازہ ٹھونکا میں اونکی طرف نکلا مجھے کہا اسی سری تیرا نمک کٹا ہوا ہے میں نے کہا ہاں کہا تو فلاح نہ پایا گناہ پر کہا اگر اللہ عزوجل کا لون کو فہم قرآن سے عقیم نہ کر دیتا تو کمیتی کرنے والا کمیتی نہ کرتا نہ تاجر تجارت کرتا نہ اوسکو لوگ رستون میں پڑھتے پہرہ چل دیئے پس مجھے لقب میں ڈالا اور مجھکو رولایا **حکایت** حضرت سری فرماتے ہیں کہ میں اپنے واسطے طلب صدیق میں تیس برس نہ پایا وہ میرے ہاتھ نہ لگا بعض پہاڑوں میں میرا گزر کسی قوموں پر ہوا

ذوالمحاسن العبدۃ والسیرۃ الحمیدۃ والتصانیف مفیدۃ الذی فاق جمیع الاقران وسارت بحجاسنہ الکرمان وادب
فضائلہ فی سائر البلدان وشوہرت سنۃ الکرامات وارلقی فی علما المقامات ناصر اسنہ ومعتمد الفتاوی الشیخ
محمی الدین الننوسی بحیمی بن شرف بن مزنی بن حسن الشافعی مؤلف الروضۃ المنہاج والمناسک تہذیب
الاسماء واللغات وشرح مسلم وشرح المہذب وکتاب التبیان وکتاب الارشاد وکتاب التقریب والتیسیر و
کتاب الریاض وکتاب الاذکار وکتاب الاربعین وکتاب طبقات الفقہاء الشافعیۃ اختصرہ من کتاب
ابن الصلاح وزاد علیہ اسماء نبی علیہا وغیر ذلک مما اشتهر فی سائر الجهات وظهر بہ النفع والبرکات لبعض متفرغین
واہل طبقات کما ہے کہ ارکلی ولادت ۱۱۳۸ عشرۃ اوسط محرم مین ہوئی اور ۹۸۸ھ مین دمشق کو آ
سار ہے چار مہینے مین تنبیہ پڑھی اور بقیہ سال مین رجب مہذب کا حفظ کر لیا قریب دو برس کے بعد
اپنا پہلو زمین پر نہیں رکھتے تھے اور دن بہر مین بارہ درس پڑھتے تھے پہر انکے پڑھنے کی کیفیت بیان کی ہے
حکایت اسنے منقول ہے کہ ایک دن مینے طابکے ساتھ شغل کر لیا ارادہ کیا پس مینے قانون خرید
میرے قلب پر تاریکی ہو گئی اور کئی دن ایسا رہا کہ کسی چیز کا شغل نہیں کرتا تھا پہر مینے فکر کی تو ناگاہ وہ قانون
تھے مینے اسکو فی الحال بیچ ڈالا کہتے ہیں کہ وہ حمام مین داخل نہیں ہوتے اور نہ فواکہ دمشق سے کھاتے تھے اور
دن رات مین سوامی بعد شاکے کھانیکے نہیں کھاتے تھے اور نہ سوامی بعد سحر کے پینے کے پیتے تھے
اور کثیر السہر تھے عبادت و تلاوت و تصنیف مین خشونت عیش و وع پر صابر تھے **حکایت** مشہور ہے کہ بعض
مشائخ صوفیہ کا اقتدا کرتے تھے اور وہ شیخ شہید عارف بالحد النجیر کی کسیر یاسین المزمین ہیں اونسکے ساتھ بااد
رستہ اونکی مجاہست کرتے اونکا اشارہ قبول کرتے مجھے بعض علماء شامیہ مین خبر دی کہ شیخ نے اونکو ذرا
مرئیے پہلے یہ مشورہ دیا تھا کہ تم کتب مستعار کو جو تمہارے پاس ہیں پہر دو اور اپنے گھر والوں کی زیارت
کرو اونہوں نے یہی کیا پہر اونہوں نے اونہیں کے پاس ۲۴ رجب ۸۳۷ھ کو وفات پائی اور اونکی داڑھی
مین کئی بال سفید تھے رحمۃ اللہ تعالیٰ امّ یا فعی نے امّ نووسی کو خواب مین دیکھا اونہوں نے انکو یہ دعا دی
وفعلک اللہ وزادک فضلایا کما من فضلہ وثبتک بالفقوال الثابت فی الحیوۃ الدنیا و فی الآخرة
امّ یا فعی کہتے ہیں مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ اونکے انسواونکے رخسار پر رات کو بہتے پہر یہ شعر پڑھتے تھے

ترجمہ ابن القاضی ج ۱۱۹

ابو حفص عمر بن ابی الحسن علی بن المرشد بن علی الحموی الاصل المصری المولود والدار والوفاة المعروف
بابن الفارض المنعوت بالشرع ۵۷۶ ۵۸۶ ۵۹۶ ۶۰۶ ۶۱۶ ۶۲۶ ۶۳۶ ۶۴۶ ۶۵۶ ۶۶۶ ۶۷۶ ۶۸۶ ۶۹۶ ۷۰۶ ۷۱۶ ۷۲۶ ۷۳۶ ۷۴۶ ۷۵۶ ۷۶۶ ۷۷۶ ۷۸۶ ۷۹۶ ۸۰۶ ۸۱۶ ۸۲۶ ۸۳۶ ۸۴۶ ۸۵۶ ۸۶۶ ۸۷۶ ۸۸۶ ۸۹۶ ۹۰۶ ۹۱۶ ۹۲۶ ۹۳۶ ۹۴۶ ۹۵۶ ۹۶۶ ۹۷۶ ۹۸۶ ۹۹۶ ۱۰۰۶
کثیر الخیر قدم بخبر پر تھے ایک زمانہ مکہ مشرفہ کے مجاور رہے حسن الصبیح العشرۃ تھے ایک دیوان لطیف ہے
اور انکا اسلوب طرز اوس دیوان میں رائق و ظریف ہے فقرہ کی چال چلتے ہیں انکا ایک قصیدہ بمقدار
چہ سو بیت کے فقرہ کے اصطلاح و نہج پر ہے لغتوں میں وہ تائید کبریٰ کے ساتھ معروف و مشہور ہے
یا ساتھ نظم السلوک کے اول اوسکایہ ہے ۵

وکاسی نھیما من عن الحسن حدث

سقتی حسیا الحب راحة مقلق

انکی وفات قاہرہ میں ۸۰۶ کو ہوئی انکا ترجمہ تاج مکمل میں فی الجملہ سب سے لکھا ہے *

ترجمہ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ

امام یا فقی رضی اللہ عنہ نے مرآۃ الجنان میں بذیل حوادث ۷۲۶ ۷۳۶ ۷۴۶ ۷۵۶ ۷۶۶ ۷۷۶ ۷۸۶ ۷۹۶ ۸۰۶ ۸۱۶ ۸۲۶ ۸۳۶ ۸۴۶ ۸۵۶ ۸۶۶ ۸۷۶ ۸۸۶ ۸۹۶ ۹۰۶ ۹۱۶ ۹۲۶ ۹۳۶ ۹۴۶ ۹۵۶ ۹۶۶ ۹۷۶ ۹۸۶ ۹۹۶ ۱۰۰۶
شیخ حافظ کبیر تقی الدین احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد الدین تیمیہ کا انتقال ہوا قلعہ دمشق میں
بحالت قید اور پانچ مہینے پہلے وفات سے اونکا دوات و ورق روک دیا گیا تھا انکی ولادت دسویں
ربیع الاول روز دوشنبہ ۶۶۶ کو حتران میں ہوئی ایک جماعت سے سماع کیا اور حفظ علم حدیث اور
صلین میں فائق ہوئے غایت درجہ کے ذکی تھے کہتے ہیں کہ انکی مصنفات دوسو مجلد سے زیادہ ہیں انتہی
جناب توفیق دام ظلہ نے انکا ترجمہ حافلہ اپنی مصنفات میں لکھا ہے کتاب اتحاف میں ایک جزو سے
زیادہ میں انکا ترجمہ تحریر فرمایا ہے انکی تصانیف کو نام بنام ذکر کیا ہے اور اکثر حالات اور مناقب انکے
لکھے ہیں رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ امام نووی رضی اللہ عنہ صاحب شرح مسلم

امام یا فقی رضی اللہ عنہ نے مرآۃ الجنان میں بذیل حوادث ۷۲۶ ۷۳۶ ۷۴۶ ۷۵۶ ۷۶۶ ۷۷۶ ۷۸۶ ۷۹۶ ۸۰۶ ۸۱۶ ۸۲۶ ۸۳۶ ۸۴۶ ۸۵۶ ۸۶۶ ۸۷۶ ۸۸۶ ۸۹۶ ۹۰۶ ۹۱۶ ۹۲۶ ۹۳۶ ۹۴۶ ۹۵۶ ۹۶۶ ۹۷۶ ۹۸۶ ۹۹۶ ۱۰۰۶
الفقہ الامام شیخ الاسلام مفتی الانام الحدیث المتقن المحقق الموفق النجیب الجبر الفید المقرب البید محمد المذہب
ومذہبہ وضابطہ و مرتبہ احد العباد الورعین الزہاد العالم العاقل المحقق الفاضل الولی الکبیر السید الشہیر

کہا تعجب ہے کہ کہا جائے کہ میں مر گیا میں کہتا ہوں کہ یہ اس قول کی تائید کرتا ہے کہ بعض مشائخ صوفیہ نے کہا
 کہ الصوفی لا يموت پھر شیخ عمر مذکور شکور نے اسی خواب میں میرے واسطے دعا کی بعد اسکے کہ میرے سینے
 پر مسح کیا اور فرمایا اَصْلَحَكَ اللهُ صَلاَحًا لَا فُسَادَ لَهُ لِنَسْأَلُ اللّٰهَ الْكَرِيمَ اَنْ يَّحَقِّقَ ذَلِكَ ۲ شیخ
 مسعود رضی اللہ عنہ نے پہلے پہل مجھ کو خرقہ پہنایا وہ میرے پاس آئے اور میں ایک مکان میں عزالت کے
 تھا اور مجھے کہا کہ آجکی رات میرے واسطے یہ اشارہ واقع ہوا کہ میں تجھ کو خرقہ پہناتا ہوں پس مجھے خرقہ پہنایا
 ۳ مجھے بعض اولیاء کبار نے کہا اے لوگوں میں سے جو کہ کثرت کرامات کے ساتھ بلاد میں مین مشہور
 کہ تو شیخ علی کو سلام کہنا اور یہ بعد میری صحبت کے تھا واسطے شیخ کے اور میں اس وقت دس اولیاء کی
 زیارت کرنے والا تھا سو انہوں نے او میں سے سوامی شیخ علی کے اور کسی کا سلام وغیرہ کے ساتھ
 ذکر نہیں کیا پس کہا کہ تم میں سے ہر ایک اپنے صاحبے اخذ کر لیا تو اس سے نور لیا اور وہ تجھے علم
 اخذ کر لیا میں نے اپنے جی میں متعجب ہو کر کہا کہ وہ کیونکر مجھے علم لینے کا لانا کہ وہ علم وغیرہ کا افادہ کرتے ہیں
 رہا میرا نور لیا اور اسے سو وہ اسکے اہل ہیں اور میں ان کی طرف محتاج ہوں پس میں اللہ سے سوال کرتا
 ہوں کہ اس بات کو محقق کر دے اور یہ کلام میرے اور ان کے درمیان میں ایک سر تھا کہ سوامی اللہ تعالیٰ
 کے اور کو اس کی اطلاع نہ تھی پھر جس وقت میں سیدی شیخ علی کے پاس آیا تو انہوں نے ایک کتاب
 امام حجت الاسلام ابو حامد غزالی رضی اللہ عنہ سے نکالی اور مجھے کہا کہ تو اس مسئلے میں کیا کہتا ہے اور ایک
 کلام کی طرف اشارہ کیا جو اوس میں تھا واسطے ابو حامد کے میں نے عرض کیا کہ آپ سادھی مجھے آدمی سے
 پوچھے پس مجھے کہا کہ فلان شیخ نے کیا کہا تھا اوس قول کی طرف اشارہ کیا جو میں نے اوس شیخ کا قول
 ذکر کیا ہے کہ وہ تجھے علم اخذ کر لیا جب انہوں نے مجھے یہ کہا میں نے تعجب کیا اور جان لیا کہ وہ صاحب
 تکمیل ہیں اطلاع میں قلوب پر ہم میں شیخ علی رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ میں دیکھتا ہوں فلان کو کہ وہ
 مجھے بشارت دیتے ہیں اور آج مجھے بشارت نہیں دیتے تو مجھے فرمایا کہ میں تیرے واسطے آخر عمر میں مسیہ
 رکھتا ہوں ۵ مجھے انہوں نے فرمایا کہ تو جا کر مری سے نا امید ہو وہ تیرے پاس آئیگا گو زمانہ دراز
 ہو جائے یعنی اوس قصیدے پر حسین میں نے اور کا ذکر کیا ہے ۶ میرے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا

لَنْ كَانَ هَذَا الدَّامِجُ بِجَرَى صَبَاً ۛ عَلَى غَيْرِ لَيْلٍ فَعَمَّا لَشَاكَ ضَايَعِ

یہ تلخیص ہے مرآۃ الجنان کی +

ترجمہ شیخ ابن الشجاع حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ

محمد بن عبد الکریم بن عثمان المعروف بابن الشجاع انکو ذرعو داصل بن طویلی اتھائس الدین عبد اللہ بن عطاء
اخذ کیا ۴۷۰ ہجری میں وفات پائی کذا فی فوائد البیہ فی تراجم الحنفیہ +

ترجمہ امام یافعی رضی اللہ عنہ صراط الیاسین و مرآۃ الجنان و ارشاد و کفایۃ المعتقد

وغیرہ مؤلفات نافعہ

عبداللہ بن اسعد بن علی بن سلیمان بن فلاح ابو محمد عقیف الدین الیافعی البیہ المکی ۴۷۰ ہجری سے کچھ پہلے
پیدا ہوئے جو وقت انکے والد ماجد نے انپر آثار اصلاح کے دیکھے تو انکو عدل بہجد یا شرف الدین قاضی عد
و بصال پر علم کا شغل کیا اور اپنے بلاد کی طرف لوٹ آئے اور خلوت و تنہائی انکو محبوب ہوئی پھر مکہ منظمہ
کے مجاور ہوئے اسنوی نے کہا ایک امام تھے جنکے علوم سے ہدایت لیجاتی اور انکے نور سے راہ ملتی تھی
تصانیف کثیرہ انواع علوم میں تصنیف اور شعر حسن کہتے تھے ابن رافع نے کہا کہ انکا ذکر مشہور ہوا اور
انکا شہرہ دوردور پہونچا تصوف و اصول میں ماہ جادی الآخرہ ۴۷۰ ہجری کو سکے میں وفات پائی کذا
فی طبقات ابن شہبہ کذا فی التعليقات السنیہ لمولوی عبد الحی الکنوی رحمہ اللہ تعالیٰ فا کسار عفا الدرعۃ
انکا ترجمہ مبارکہ محاسن الحسنین میں لکھا ہے یہاں منظوریہ ہے کہ بعض مناقب و بشارات انکے جو خود او نہون
نے مرآۃ الجنان میں ذکر فرمائے ہیں اور حضرت مخدوم جانیان جہان گشت رضی الدرعۃ نے اپنے ملفوظات
میں ذکر کئے ہیں وہ لکھے جائیں تاکہ انکی قدر و منزلت خوب نشین ہو جائے حضرت مخدوم کئی سال انکی خدمت
بابرکت میں مکہ منظمہ میں رہے اور فیض کثیر حاصل کیا ہے چنانچہ انکے ملفوظات اسکے شاہد عدل ہیں
حکایت امام یافعی رضی الدرعۃ مرآۃ الجنان میں بذیل حوادث ۴۷۰ ہجری ترجمہ شیخ کبیر ولی شہیر شیخ
عمر معروف بابن الصغار میں فرماتے ہیں کہ میں نے انکو انکی زندگی میں دیکھا ہے اور بعد وفات کے او نہون نے
خواب میں میرے واسطہ دعا کی بعد اسکے کہ میں نے اسنے سوال کیا اور کہا کہ تم اسی میرے سید مرے نہیں ہو

۱۲۰

۱۳۱

۱۳۲

یا مایحجج الله من هذا الصدق من المحکم یعنی اللہ تعالیٰ اس سینے سے کیا کچھ حکمتیں نکالے گا
مجھ سے فرمایا مآظنک بعدین اشرف الموالی علیہما ایزد ہما خائبین یعنی تیرا کیا گمان ہے
ساتھ اور بندوں کے کہ مولیٰ اوپر مطلع ہوا ہے کیا اونکو خائب نامراد پیر دیگا یعنی نہیں یہ بعد اسکے
فرمایا کہ میں اونکے ساتھ ایک مجلس میں تنہا بیٹھا اوسمیں اوپر ایک وارد شریف وارد ہوا انا ضحک کثیراً
بعد مآحزنہ تخویفہ و ابکاہ ۸ جب میں اونکے پاس زیارت کرنے کو آیا تو مجھ سے فرمایا کہ میں نے
تجھ کو دیکھا کہ تو میرے پاس سے جاتا تھا اور تجھ پر سفید کپڑے تھے ۹ مجھ سے فرمایا کہ میں تیرے لئے ایک
تلوار چاہتا ہوں جس سے تو مارے اسیں دو باتیں ہیں ایک یہ کہ میں اوس ضرب میں حق پر ہوں گا
اور مضروب میں باطل پر ہوں گے اور اگر اس طرح نہ ہوتا تو یہ بات جائز نہ تھی کہ میرے واسطے سیف مذکور کو محبوب
رکھتے دوسرے یہ کہ میرے بہت دشمن ہونگے نسأل الله ان يجعلنا هداة مهتدين غیر ضالین
ولا مضلین حرباً لاعداً المعتدین سلماً لاولیائہ المہتدین آمین اللهم آمین ۱۰ ایک
حال اوپر وارد ہوا تھا بعد اوسکے مجھ سے فرمایا کہ تیرا مقام عالی ہے حقاً اللہ ذلک بمنہ و کرمہ ۱۱
مسجد خیف میں اوپر تواردا حوال کا ہوا خلق و سائر اشغال سے خالی تھے ایک ساعت میں جبکہ فضل
کی میں الدکریم سے آزر کرتا ہوں کہ اوسکو پہنچوں بحالت سکر فرمایا کہ اذا جاء سيل الفضل
غسل الا و ساخ کلھا اسکا ذکر بعض قصائد میں بھی کیا ہے ۱۲ میرے واسطے اپنے خطوط میں دعوت
صالحات دئے ہیں اور صفات جمیلہ کے ساتھ میرا وصف کیا ہے میں الدکریم منان ملک سے سوال
کرتا ہوں کہ اپنے سترق سے اس سب کو محقق کر دے یہ اونکے خط کے لفظ ہیں بسم الله الرحمن الرحیم
وبہ استعین الفقیر الی عفور بہ و احسانہ خویدم الفقراء علی بن عبد الله سلام
الله و رحمۃ وبرکاتہ و تحیاتہ علی الموالی الشیخ الفقیر العالم العامل الورع الزاهد
عبد الله بن اسعد الیافعی زادہ الله علماً و حکماً و معرفتہ و فصلاً و رفع فی العلم و دتہ
واظہر علی الختم حجتہ و نشر اعلام و کلایتہ و کلاہ بحسن کلایتہ و جعلہ موفقاً للصواب
فی کل سوال و جواب و تصنیف کتاب و جعلہ داعیاً الیہ و ذاکراً لکثیر علیہ ثمر

حکایت حضرت مخدوم نے فرمایا کہ اس طرف کے مشائخ نے جیسے شیخ مکہ عبدالسیافعی اور شیخ مرید عبدالسدری اور مشائخ دیگر قدس السدرہم نے دعاگو سے کہا کہ عراق میں شوکارہ نام ایک شہر ہے وہاں شیخ الشیوخ کے خلیفہ ہیں تو انکو جا کر پالے پس دعاگو نے انکو پایا نام مبارک اور کا شیخ شرف الدین محمود شاہ تستری قدس السدرہ ہے جہدن میں نے انکو پایا صدوسی و دو سالہ تھے شیخ معمر سے خرقہ تبرک پہنا اور اجازت پہنانے کی دی اور عوارن کو اوٹنے سنا ایک واسطہ درمیان مصنف شیخ الشیوخ کے ہے اور جو کوئی مجھ سے سنی تو دو واسطہ ہونگے حکایت حضرت مخدوم نے فرمایا کہ ایک عامی شیخ عبدالہد کا مرید تھا وہ شغول ہوا اسکو یہاں تک مکاشفہ ہوا کہ ایک ن قاری نے یہ آیت قعۃ اصحاب کف میں پڑ ہے ویقولون سبعة وثلاثہم کلہم اس مرید عامی مکاشف نے کہنا شروع کیا کہ میں یہ ایک غار دیکھ رہا ہوں کہ سات جوان غار کے اندر ہیں اور آٹھوان انکا کتنا نزدیک دروازے کے ہے یہ قاری متعلم تھا کہ تو کا فر ہو گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو یوں کہا ہے قل دبی اعلم بعد تم شیخ کے پاس خبر لیگئے کہ فلان مرید تمہارا کفر کہتا ہے شیخ نے فرمایا کیا کہتا ہے کہ کہتا ہے کہ ایک غار دیکھتا ہوں سات جوان غار کے اندر ہیں اور آٹھوان کہتا ہے شیخ نے فرمایا کفر نہیں کہتا ہے سچ کہتا ہے اسکو مکاشفہ ہوا ہے قولہ تعالیٰ ما یعلم الا قلیل یعنی اصحاب کف کو نہیں جانتے ہیں مگر تھوڑے پس یہ بھی اونہیں قلیل سے ہے سچ کہتا ہے حکایت حضرت مخدوم نے فرمایا کہ دعاگو شیخ مکہ عبدالسیافعی رضی اللہ عنہ سے سماع رکھتا ہے کہ ایک دن شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ منبر پر وعظ کرتے تھے عین تذکیر میں منبر سے اتر آئے اور آخر زینہ منبر پر بیٹھے اور مونہ طرف منبر کے کیا اور پشت طرف خلق کے اور چپ رہے بعد تھوڑی دیر کے اوٹھے خلق کہنا شروع کیا شاید شیخ دیوانے ہو گئے ایک عزیز انکا معتقد تھا پوچھا کیا تھا کہ آپ اثنار وعظ میں اتر آئے اور آخری زینے پر بیٹھ گئے اور چپ رہے کتنی بار آپ نے وعظ کہا ہے یہ واقعہ کہی نہیں ہوا خلق کہتی تھی کہ شاید شیخ دیوانے ہو گئے جواب دیا کہ میں پیغمبر علیہ السلام کو دیکھا کہ منبر پر آئے اور بیٹھ گئے میری کیا مجال ہے کہ میں مقابل رسول کے بیٹھا رہوں میں اتر آیا بجانب رسول کیونکہ پشت کروں میری کیا قدرت ہے کہ آگے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بات کہوں اور وعظ کروں اس سے میں چپ رہا

جلال الدین حسین بن احمد بنی نجاری قدس سرہ میں ذکر کیا ہے کہ فرمایا یعنی حضرت مخدوم نے کہ یہ مشکل تھی دعا گو کو شیخ عبداللہ یافعی سے حل ہوئی ایک دن میں اون بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہوا اونکو وضو کی حاجت ہوئی میں نے کہا اسی شیخ آپ میرے استاد ہیں میں آپ کے وضو کے واسطے پانی ڈالوں فرمایا نہیں کیونکہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وَلَد ہو پھر کیونکر میں تمکو حکم کروں شیخ واسطے وضو کے گئے دروازہ حجہ کا بند کر دیا پس دعا گو نے پانی ڈالنے کی آواز سنی جیسے کوئی دوسرا وضو کرتا ہے جب وہ آگے تو میں نے پوچھا اسی شیخ آپ کو کس نے وضو کرایا اور وضو میں پانی ڈالا فرمایا میں تجھ سے کہتا ہوں اور اگر دوسرا ہوتا تو نہ کہتا اسلئے کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرزند ہے مجھکو فرشتوں نے وضو کرایا یہ آواز پانی ڈالنے کی وہ تھی بعد اسکے فرمایا کہ جس آدمی کی فرشتے خدمت کریں ملوک سلاطین کہنا کہ میں

سر برنیاورم ز سلاطین روزگار ۵ چون من زندگان تو باشم کیستہ

پھر روئے اور یا لوگ بھی روئے بعد اسکے یہ نظم عربی طرہی ۵

کَا بَتُّ لِقَلْبِیْ اَهْوَاؤُ مُفَرَّقَةً ۵ فَا سَجَعْتُ اِذَا نَدَا لَعَلِّیْنَ اَهْوَاۤیْ ۵

یعنی میرے دل کی خواہشیں متفرق و پریشان تھیں جب آنکھ نے تجھکو دیکھ لیا تو میری خواہشیں جمع ہو گئیں فائدہ حضرت مخدوم نے فرمایا کہ اگر کوئی سائل سوال کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں آرام فرمایا اور اخذ طینت مکہ سے کیونکر ہوا تو اسکی یہ جواب ہے کہ طوفان نوح علیہ السلام میں پانی نے موج ماری طینت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ منورہ میں ڈال دیا اوس جگہ پر اب آپ کی قبر مبارک ہے پس آپ کو مٹی بھی کہتے ہیں اور مدنی بھی حکایت حضرت مخدوم نے فرمایا کہ دعا گو نے عوارف کو شیخ عبداللہ مطری سے پڑھا ہے اصل اوس نسخے سے جو مصنف یعنی شیخ الشیوخ کہ نظر سے گزرا ہے بعد اسکے شیخ مدینہ عبداللہ مطری نے وقت وفات کے وصیت کی کہ اس عوارف کو نزدیک شیخ مکہ عبداللہ یافعی کے بھیج دینا قدس الدروحماء اور کہا کہ اس عوارف کو نزدیک سید جلال الدین کے پہنچا دینا شیخ مکہ نے حاجی کے ہاتھ بھیجی اوس حاجی نے عوارف دعا گو کو پہنچائی وہ نسخہ میرے فرزند محمود کے پاس ہے وہ کسی کو نہیں دیتا ہے اور وہ نسخہ سخت مُوَجَّہ ہے اوسمیں زیادت و نقصان نہیں ہے

ترجمہ لاکانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو القاسم محمد بن عبد بن حسن بن منصور رازی طبری فقیہ شافعی محدث بغدادی تھے انکی ایک کتاب سنت میں اور ایک کتاب جال صمیمین میں اور ایک سیر من تالیف ہے لیکن انکی موت نے جلدی کی جلد انتقال کر گئے رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی شمار التلکیت ۴

ترجمہ عبد الجلیل قسری رحمہ اللہ تعالیٰ

عبد الجلیل بن عطیہ قسری ابوداؤد و نسائی و بخاری نے تاریخ میں انسے روایت کی ہے اور انکی حدیث کو لائے ہیں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تقریب میں فرمایا ہے عبد الجلیل بن عطیہ القسری ابو صالح البصری صدوق یحکم من السابغة

ترجمہ ابن جریج رحمہ اللہ تعالیٰ

عامری نے غریب میں کہا ہے عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج القرشی المکی اول من صنف الکتاب فی الاسلام علی اقل وقداثنی علیہ ابن خلکان وغیرہ وفاته فی سنۃ خمسین و مائۃ انتہی کذا فی شمار التلکیت ابن خلکان نے کہا ہے کہ کان عبد الملک احد العلماء المشهورین و يقال انه اول من صنف الکتاب فی الاسلام و کان یقول کنت مع معن بن زائدة باليمن فحضر وقت الحج ولم یحضر فوفیت فخطر بیالی قول عمر بن ابی ربیعۃ المخزومی ۵

ماذا اردت بطول الملک فی الیمن

باللہ قولی لہ من غیر معتبۃ

فما اخذت بترك الحج من ثمن

ان کنت حاوت دنیا و نعت بها

قال فدخلت علی معن فاخبرته انی قد عزمت علی الحج فقال لی ما یدعوك الیه و تکن تذکرۃ فقلت لہ ذکرت بیتین لعمر بن ابی ربیعۃ و انشدتہا یا ہا فحضر فی و انطلقت و کانت ولادۃ سنۃ ثمانین للهجرة و قد امد علی ابی جعفر المنصور و توفي سنۃ تسع و اربعین و مائۃ و قیل سنۃ خمسین و قیل احدی و خمسین و مائۃ رحمہ اللہ تعالیٰ و جریج بغم الجحیم و فتح الرء و سکوز الباء المشاکة من تحتها و بعد حکیم ثانیۃ ۱

شیخ شریک الدین بنیرہ
شیخ عبداللہ بن زکریا
کتاب جہان من ترغیب
میں حضرت مخدوم نے اول
تہیت پائی اور پیران نمود
کا فرقہ حاصل کیا کذا فی
تذکرۃ السادات ۱۱۲

حکایت حضرت مخدوم نے فرمایا کہ جب دعا گو رہتے سے مکہ مبارک میں آیا تو شیخ مکہ عبداللہ یافعی نے
ترتیبین کرین مصلیٰ قطب عالم رکن الحج والین اور شیخ نصیر الدین کا لکھا یا مصلیٰ رکن الدین کا مصلیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
ہے متصل دیوار کعبہ کے اور مصلیٰ شیخ نصیر الدین کا اس قدر پیچھے ہے کہ چار آدمی کڑے ہوں ایک عزیز نے پوچھا حکمت کیا
ہے کہ مصلیٰ شیخ نصیر الدین کا پیچھے ہے فرمایا کہ شیخ رکن الدین اقرب تھے پس شیخ مکہ عبداللہ یافعی رحمہ اللہ
نزدیک مصلیٰ کے لیگئے اور فرمایا یہاں نماز پڑھ اور مشغول ہو دعا گو دو نوں مصلون کے پیچھے مشغول ہوا میرے
کیا مجال ہے کہ میں اونکی جگہ میں نماز پڑھوں جب شیخ مکہ عبداللہ یافعی نے یہ ادب مجھے دیکھا تو متحسین
کی اور دعا کی سینے ادب نگاہ رکھا اسکے سوا اور جگہ سہی ملفوظات حضرت مخدوم میں حضرت امام یا فعی رضی
عنه کا ذکر خیر ہے یہاں بطور نمونہ کے اسی قدر پر کفایت کی گئی تاریخ وفات حضرت امام یا فعی رضی اللہ
اذ کتاب مخبر الواصلین تالیف ابو عبد اللہ محمد فاضل حشمتی ترندی اکبر آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ

آن امانے کہ یا فعی بودہ	تالیع راہ شا فعی بودہ
مقتدای خدا شناسان ست	صاحب فیض وجود و احسان ست
از مریدان او کہ دلخواہ ست	نور دین شاہ نعمت اللہ ست
سال ترحیل آن ستودہ سرت	خردم قطب اوج خلد نوشت
ہست در مکہ قبر آن مغفور	زارش روز و شب ملائک و حور

ترجمہ ابوالشیخ بن حیّان صاحب التفسیر رحمہ اللہ تعالیٰ

ابوالشیخ بن حیّان عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیّان الاصفہانی انکی کنیت ابو محمد ہے حافظ ذہبی نے کہا ہے
ابوالشیخ الحافظ ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیّان الاصفہانی صاحب التفسیر سلخ محرم ۳۶۹ ھ میں بعمر
۹۵ سال انتقال ہوا حافظ ثبت متقن تھے تفسیر و کتب کثیرہ احکام وغیرہ میں تصنیف کئے کذا فی دائرۃ المعارف
صاحب قاموس نے مادہ حین میں لکھا ہے ابوالشیخ عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیّان الحیّانی الاصفہانی
اس سے معلوم ہوا کہ حیّان بیای تختیہ ہے

اونہیں سے بڑی شہرت برس کی عمر کی ہے اور اونہیں کی چوٹی ترسیٹھ برس کی ہے اور کسی کا بیاہ نہیں کیا
اسلئے کہ اسباب بیاہ دینے کا میسر نہ آیا برتانی نے جب ارقطنی سے پوچھا کہ میں انکی حدیث کو صحاح میں
داخل کروں فرمایا البتہ داخل کرتا تو سہ برس کی عمر پائی ۲۲۲ سنہ ہجری میں رحلت کی انکی وفات کے دن عرفہ

تمارحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی البستان

ترجمہ شیخ ابن حجر مکی صاحب جرحہ و اچہ اللہ تعالیٰ

شہاب الدین احمد ابن حجر المکی البیتیمی بالفوقیہ صاحب الزواجر والصلوٰۃ وغیرہما حضرت شیخ عبدالحق دہلوی
رحمہ اللہ نے انکا ترجمہ ادا المتقین فی سلوک طریق الیقین میں یوں لکھا ہے کہ وہ اپنے وقت میں عظم علمائے
وفقہار و شیخ الاسلام مکہ معظمہ تھے فقہات میں نظیر نہیں رکھتے تھے علم حدیث شریف و دیگر علوم میں ماہر
تھے اگرچہ شیخ ابن حجر مستقلانہ بزرگ کے ساتھ علم حدیث میں کوئی نسبت نہیں رکھتے تھے لیکن علم فقہ میں
احتمال ہے کہ مساوی بلکہ فائق ہوں یہ شیخ زکریا مصری کے شاگرد ہیں جو شیخ ابن حجر مستقلانہ کے شاگرد
ہیں انکی تصانیف ہیں منہج شیخ زکریا پر ایک شرح لکھی ہے غایت بسط و اطناب میں اور انکی شرح ہے
شمائل ترمذی واربعمین نووی پر اور مشکوٰۃ پر بھی ایک شرح لکھی ہے اوسمیں فقہات کی داو دی ہے
انکی ایک اور تصنیف ہے زواجر نام بیان کبار میں بغایت مفید اسکے سوا اور تصانیف ہیں شیخ علی
مستقی ابتدائی قدم مکہ معظمہ میں شاگرد شیخ ابن حجر کے تھے آخر میں وہ خود کو تلمیذ حقیقی شیخ کا کہتے تھے
اور خرقہ خلافت کا پہنا سہ ۹۷۵ میں وفات پائی کذا فی الاتحاف

ترجمہ عماد الدین بن یونس رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو عماد محمد بن یونس بن محمد بن منعم بن مالک بن محمد ملقب بعماد الدین فقیہ شافعی یہ اپنے وقت کے ہمام
تھے مذہب اصول و خلاف میں اور اپنے زمانے میں انکا بڑا شہرہ تھا دور دور شہر دن سے شغل علم کے
لئے فقہاء انکے پاس آئے اور ایک خلق کثیر نے اسنے علم حاصل کیا وہ سب کے سب ائمہ مدرسین
مشار الیہم ہو گئے اول شغل علم کا انہوں نے اپنے والد سے کیا اور یہ موصل میں تھے پھر بغداد کی طرف
متوجہ ہوئے مدینہ نظامیہ میں سدید محمد سلماسی پر تفقہ کیا اور وہیں حدیث شریف کا سماع کیا ابو عبد اللہ

ترجمہ تجویب رحمہ اللہ تعالیٰ

تقریب میں فرمایا ہے جویر تصغیر جابر و یقال اسمہ جابر و جویر لقب ابن سعید الازدی ابو القاسم البلخی نزیل الکوفہ
راوی التفسیر ضعیف جداً من الخامسة مات بعد الاربعين

ہناد بن السری

کسر الراء الخفیفۃ ابن مصعب التیمی ابو السری الکو فی ثقۃ من العاشرة مات سنة ثلث واربعين ولد احمی
وتسعون سنة کذا فی التقریب ہناد بن السری بن یحیی بن سری التیمی قریب الذی قبلہ ثقۃ من الثانیۃ
عشرۃ مات سنة احمی وثلثین وثلث مائۃ کذا فی التقریب علی بن معبد بن شداد الرقی نزیل مصر
ثقۃ فقیر من کبار العاشرة مات سنة ثمان عشرۃ کذا فی التقریب علی بن معبد بن نوح البغدادی
نزیل مصر و هو الضعیف من الحادیۃ عشرۃ مات سنة تسع وخمسين کذا فی التقریب ہشام بن عمار
بن نصیر بنون مصفر السلی المشقی الخطیب صدوق مقرئ کبر فصارت یلقن فخذیہ القدیم اصح من کبار العاشرة
وقد سمع من معروف النخایط لکن معروف لیس بثقۃ مات سنة خمس واربعين علی الصبیح ولد اثنا عشر وتسعون
سنة وکذا فی التقریب خلف بن ہشام بن ثعلب بالمثلثۃ والمهملۃ البزار الراؤ آخره المقری
البغدادی ثقۃ له اختیارات فی القراءات من العاشرة مات سنة تسع وعشرين کذا فی التقریب +

ترجمہ حارث بن ابی اسامہ رحمہ اللہ صاحب مسند

کنیت انکی ابو محمد ہے اور انکو ابن ابی اسامہ نسبت بخبر کہتے ہیں انکے والد کا نام محمد ہے اور انکا نام
ابو اسامہ دائر ہے یہ قبیلہ بنی تميم ساکنان بغداد سے ہیں یزید بن ہارون و روح بن عبادہ و علی بن عاصم
وواقعی و دیگر علمای حدیث اخذ اس علم کا کیا ہے معتبر لوگوں کو انسے استفادہ کرنے اور انکی
شاگردی کرنیسے تردد تھا اسلئے کہ یہ روایت حدیث پر روپیہ لیتے تھے اور اجرت چاہتے تھے لیکن
ابو حاتم و ابن حبان و ابراہیم جہرتی و دارقطنی و دیگر محققین اس شان نے یعنی احوال رجال کے لوگوں نے
انکی توثیق کی ہے اور انکو صدوق جانا ہے اور روایت حدیث پر انکا روپیہ لینا اس سبب تھا کہ یہ مرد
فقیر و عیالدار تھے اور بیٹیاں بے خاوند کی گھر میں رکھتے تھے کہتے تھے کہ میں چہ بیٹیاں رکھتا ہوں کہ

ہیہات ان یجی الفعاً	د محبتین علی استواء
کہا کہ میرے والد حبوت ابتدا سے حج کی طرف نکلے تو مجھے یہ شعر سنا ۵	
مددت الی تودیع کفا ضعیفہ	واخزل الرضاء فوق فؤادی
فلاکان هذا الصداخر محمدنا	ولاکان ذا التودیع آخر نادی
<p>جمع کے دن ۱۷ ماہ صفر ۳۹۴ ہجری کو بغداد میں وفات پائی اور باب ابرزین شیخ ابو اسحق شیرازی رحمہ اللہ کے محاذی دفن ہوئے عزیز بفتح عین مہملہ وبدوزامی معجہ درمیان اونکے یامی ثناۃ تہتہ ساکنہ اور بعد زامی دوم کے یامی تہتہ دوسری شیدلہ بفتح شین معجہ وسکون یامی ثناۃ تہتہ وفتح ذال معجہ ولام اور بعد او سکے ہامی ساکنہ یہ اونکا لقب ہے ابن خلکان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اسکے معنی نہیں جانتا ہوں مع کشفی عنہ والد علم قال السید آ زاد البحر اعی رحمہ اللہ تعالیٰ فی سبجۃ الموحان ونقل السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ فی قولہ تعالیٰ سندس خضر عن شیدلہ ان السندس رقیق الیاباج بالہندیۃ اقول شیدلہ بالشین والذال معجہ تین بینہما یاء تختانیہ کنخیلۃ لقب عزیز بن عبد الملک صاحب کتاب البرہان تفسیر متشابہ القرآن انتھ</p>	
ترجمہ طیبی شاح مشکوٰۃ شریف رضی اللہ عنہ	
<p>حسین بن محمد بن عبد اللہ طیبی صاحب شرح مشکوٰۃ امام مشہور و عالم مہر و رستہ اول عمر میں صاحب ثروت عظیم تھے وجوہ خیرات میں مال خرچ کر ڈالا یہاں تک کہ آخر عمر میں فقیر ہو گئے بدر طالع میں کہا ہے کہ یہ حسن المعقد شدید الرد تھے فلاسفہ و مبتدعہ پر اونکے فضائح ظاہر کرتے باوجود اسکے کہ وہ انکے عقیدہ بلا و مسلمین پر مستولی تھے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت محبت رکھتے تھے کثیر الحیاہ و ملازم جمہ و جماعت ملازم تدریس طلبہ کے علوم اسلامیہ میں تھے استخراج دقائق پر کتاب و سنت متوجہ رہتے تھے انکا حاشیہ کشف پر او سکے حواشی سے علی الاطلاق النفس ہے اوسمیں احادیث پر کلام کیا ہے بعض حالات میں جبکہ حال اسکا متعقبنی ہوا ہے طریقہ محمدین پر یہ اونکے ارتقاء</p>	

محمد بن محمد کشیمہنی سے جبکہ وہ بغداد میں آئے اور ابو حامد محمد بن ابی البریغ غزنائی سے بھی سماع کیا اور
موصل کو واپس گئے وہاں کئی مدرسوں میں تدریس کی اور کئی کتابیں مذہب میں تصنیف فرمائیں
مبجلہ انکی کتاب المحیط فی الجمع بین المذہب والوسیط اور شرح وحیہ امام غزالی رحمہ اللہ رضی اللہ عنہ کی ہے
اور جدل و عقیدہ و تعلیقہ خلاف میں تصنیف کیا لیکن اسکو تمام نہیں کیا انکا ورع بہت بڑا ہوا تھا
نئے کپڑے کو بدون دھونیکے نہیں پہنتے تھے اور بغیر ہاتھ دھوئے قلم کو لکھنے کے واسطے نہیں چھوتے
تھے انکی ولادت قلعہ اربل میں ۳۵۰ ہجری کو ہوئی اور جمعرات کے دن نوین تاریخ ماہ جمادی الآخر
۳۸۰ کو موصل میں وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ خواب ملک معظم مظفر الدین صاحب اربل رحمہ اللہ تعالیٰ
کہتے تھے کہ میں شیخ عماد الدین کو بعد انکی وفات کے خواب میں دیکھا میں نے اسے کہا کیا تم مر نہیں گئے
کہا ہاں لیکن میں محترم ہوں ابن خلدان نے انکا ترجمہ فی المجلد بسط سے لکھا ہے رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ شیدائہ رحمہ اللہ صاحب کتاب خلاص

ابو المعالی عزیزی بن عبد الملک بن منصور حلی معروف بشیدائہ فقیہ شافعی و اعظیہ فقیہ فاضل و اعظماہر
فصیح اللسان حلوا عبارت کثیر الخفوطات تھے انہوں نے فقہ و اصول دین و وعظ میں تصنیف کی بہت
سے اشعار کے جمع کئے بغداد کے باب رنج میں متولی قضا کے ہوئے انکے اخلاق میں کچھ حدت
تھی ایک جماعت کثیرت بہت کچھ حدیث شریف سنی مذہب اشعری کا ظاہر کرتے تھے مبجلہ انکے کلام کے
ایک یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام سے جو لن ترانی کہا گیا سوائے کہ حب اؤن سے کہا گیا کہ تم بہاڑ کی
طرف نظر کرو تو انہوں نے اسکی طرف نظر کی پس اسنے کہا یا طالب النظر الینا لم تنظر
الی سوا نا یعنی اسی طلب کرنیوالے نظر کے طرف ہمارے تو ہمارے غیر کی طرف کیوں نظر کرتا ہے اور

اس باب میں یہ شعر پڑھے

یا مدعی بمقتالہ	صدق المحبۃ والاخاء
لو کنت تصدق فی المقام	لما نظرت الی سواہی
فسلکت سبیل محبتی	واخترت غیر فی الصفاء

طلب حدیث شریف میں اصفہان سے رحلت کی پہر لوٹ کر اصفہان میں آئے اور یہاں اقامت کی ولادت انکی ۱۸۵۸ھ ہجری میں ہوئی اور شب چہار شنبہ نہم جمادی الاولیٰ ۱۸۵۸ھ کو اصفہان میں وفات پائی مدینہ نسبت کطرف مدینہ اصفہان کے حافظ ابو سعد سمعانی نے کتاب الانتساب میں اس نسبت کو طرف کئی شہروں کے ذکر کیا ہے اول مدینہ رسول الصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرا مرو تیسرا انیسابور چوتھا اصفہان پانچواں مدینہ مبارک قزوین چٹا بنی راسا تو ان سمرقند آٹھواں نسف اور ذکر کیا ہے کہ نسبت ان سب شہروں کی طرف مدینہ ہے اور کہا کہ اکثر جو نسبت کہ طرف مدینہ مبارک رسول الصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیجاتی ہے وہ مدنی ہے کذا فی التاج اتحاف میں ذکر کیا ہے کہ رہا وی نے کہا ڈیڑھ برس سینے اونکے نزدیک آمد و رفت کی اس مدت میں کوئی چیز خلاف مروت سینے اونکے منہ میں دیکھی ہنوز اونکے دفن سے فارغ نہوئے تھے کہ بہت بارش ہجوم کر آئی موسم گرمی کا تھا پانی اصفہان میں اون دنوں کہ تھا اونوقت کے بعض صلحا نے خبر دی کہ سینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ گویا آپ نے وفات پائی میں ایک مجبر کے پاس گیا اوسنے کہا کہ اگر تیرا خواب راست ہے تو کوئی امام ائمہ مسلمین سے کہ بے نظیر وقت ہوگا انتقال کرے گا کیونکہ اسی طرح کا خواب وقت رحلت امام شافعی و وفات سفیان ثوری و امام احمد بن حنبل کے بھی دیکھا تھا خواب کیکنے والے نے کہا کہ ہنوز شام نہیں ہوئی تھی کہ وفات ابوموسیٰ کی خبر کوچہ و بازار میں شایع ہو گئی۔

ترجمہ منذری رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب ترغیب و ترہیب

عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ حافظ امام زکی الدین ابو محمد منذری مصری تاج مکمل میں کہا ہے کہ قوۃ و تادب علی جماعۃ من اهل العلم و یرع و سمع من جماعۃ و خیر لنفسہ معجم کبیر امفیلانسنے میاطی و ابن دقیق العید اور ایک خلق کثیر نے روایت کی جامع صافری فاہر میں درس دیا پھر دار حدیث کالمیہ کی مشیخت انکے سپرد ہوئی اور قریب بیس برس کے اسی پر رہے انکی ولادت ۱۸۵۸ھ ہجری میں ہوئی اور ۱۸۶۶ھ میں وفات پائی انکی کتاب ترغیب و ترہیب نہایت مفید و نافع ہے ۱۸۹۸ھ ہجری کو دہلی میں طبع ہو چکی اور ایک شرح ابو داؤد کی ہے اوسکو مختصر

طبقہ پر دلالت کرتا ہے علم معقول و منقول میں تفسیر میں ایک کتاب جمع کرنا شروع کیا تھا اور ایک مجلس عظیم واسطے قراءت کتاب بخاری کے منعقد کی تھی سو صبح سے ظہر تک تفسیر میں قراءت کرتے اور عصر تک واسطے بخاری سنائیکے یہاں تک کہ اونکی وفات کا دن ہوا تو وہ قراءت تفسیر سے فارغ ہو چکے تھے اور مجلس حدیث شریف کی طرف متوجہ ہوئے اونکے گھر کے نزدیک ایک مسجد تھی اوسمیں داخل ہوئے پھر بیٹیکانفل نماز پڑھی اور اقامت فرض کے منتظر بیٹھے پس قبلہ کی طرف موہنے کئے ہوئے اونکا انتقال ہو گیا ماہ شعبان ۳۲۷ھ ہجری اونکی تاریخ وفات ہرحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ امین سکرہ رحمہ اللہ تعالیٰ

حسین بن محمد بن فیرہ بن حیون معروف بابن سکرہ انہون نے باجے سے روایت کی اور مشرق کی طرف رحلت کی اور حج کیا پھر مصر کی طرف چلے اور بغداد واسطہ میں داخل ہوئے وہاںکی ایک جماعت حفاظ سے سماع کیا اور اندلس کو وطن ٹھیرایا اور اوسکی جامع مسجد میں بیٹھ کے حدیث کرنے لگے لوگ شہر وں سے رحلت کر کے طرف اونکے آئے اور اونکا سماع اپر بہت کچھ ہوا حدیث و طرق حدیث کے عالم اور اوسکے عل و اسما و رجال و ناقلین کے عارف اور مصنفات حدیث شریف کے حافظ اور اونکے متون و اسانید و روا کے ذاکر تھے مجملہ اونکے صحیح بخاری کو ایک سفر میں اور صحیح مسلم کو ایک سفر میں لکھا تھا ان دونوں کتابوں پر مع سنن ترمذی کے قائم تھے فتنہ گندہ میں ۳۲۷ھ ہجری کو مفقود ہو گئے کذا فی التاج المکمل

ترجمہ حافظ ابو موسیٰ مدینی رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو موسیٰ محمد بن ابی بکر عمر بن ابی عیسیٰ احمد بن عمر بن محمد بن ابی عیسیٰ اصہبانی مدینی حافظ مشہور اپنے عصر کے حفظ و معرفت میں امام تھے انکی حدیث و علوم حدیث میں تو الیف مفید ہیں انہون نے کتاب مغیث ایک مجلد میں تصنیف کی اس سے کتاب غریبین ہر وی کا تکملہ کیا اور ہر وی پر استدراک فرمایا یہ ایک کتاب نافع ہے انکی دوسری کتاب کتاب الزیادات ایک جزیل لطیف میں ہے اوسکو ابو الفضل محمد بن طاہر مقدسی اپنے شیخ کی کتاب کا ذیل ٹھیرایا ہے جسکا نام کتاب الانساب رکھا ہے جن لوگوں کو اونکے شیخ نے چھوڑ دیا اور جو کچھ اوسمیں مقصور کیا اوسکا انہون نے ذکر کیا ہے

انکی ولادت ۴۹ھ ہجری میں ہوئی ابن جوزی اور انکے طبقے سے بغداد میں بہت کچھ سنا دو بار
اصفہان کی رحلت کی اور وہاں اس قدر سماع کیا کہ اسکی کثرت کا وصف نہیں ہو سکتا ہے اپنے
خط سے بہت بڑی بڑی کتابیں لکھیں کہتے ہیں کہ انہوں نے زیادہ پانچ سو سے لکھا ہے اور اصول کثیرہ کی
تحصیل کی اور ایک مدت ہرات و مرو میں اقامت کی انکو سلفی سے اجازت تھا ابن بخاری نے کہا ہے
میں نے اسنے لکھا ہے اور یہ حافظ متقن ثبت ثقہ صدوق نبیل حجة عالم بالحديث و احوال رجال ہیں انکی
مجموعات و تحریجات ہیں یہ اکل حلال میں محتاط اور مجاہد فی سبیل اللہ تھے و لعمری ما دأت
عینا فی مثله انہر ایک جماعت کثیر حفاظ نے ثنائی ہے بخلاف انکے عمر بن حاجب ہیں کہا کہ میں نے ایک جماعت
محمد ثنیں کو دیکھا ہے کہ انہوں نے انکا ذکر کیا اور انکے حق میں طول کیا اور انکے حفظ و زہد کی مدح
کی ہے اور بخلاف انکے برزالی و ابن نابلسی و صریفی ہیں ذہبی نے منزی سے نقل کیا ہے کہ وہ
حافظ عبد الغنی سے حدیث و رجال کے زیادہ تر عالم تھے اور انکے وقت میں انکا مثل نہ تھا ذہبی نے
یوں کہا ہے کہ امام عالم حافظ محدث شام شیخ السنہ منیار الدین نے تصنیف و تصحیح و تلخیص و ترجیع
و تعدیل کی اس شان میں طرف انکے رجوع تھا اور شریف ابوالعباس کا یہ قول ہے کہ وہ اس شان
کے امام عارف باحوال رجال و عارف صحیح و سقیم حدیث تھے انتہی انہوں نے باوجود فقر و قلت
کے ایک مدرسہ واسطے محمد ثنیں و غرباء و اریین کے بنایا اور خود اپنی ذات سے اوسمین کام کرتے تھے
اور کسی سے کچھ قبول نہیں کیا انکے مناقب حصہ سے زیادہ ہیں انکی مولفات سے احادیث مختارہ
ہیں قال ابن رجب وہی الاحادیث التي يصلح ان يحجج بها سوى ما في الصحيحين نحوها
من مسما عات کتب منها تسعين جزءاً و لم تکمل قال بعض الائمة هي خير من صحيح
الحاکم و له کتاب مناقب اصحاب الحديث اربعة اجزاء و اطراف الموضوعات لابن
الجوزی و جزء فی الاستدراك علی الحافظ عبد الغنی و جزء الامر باتباع السنن واجتناب
البدع الی غیر ذلک مما لا يحصى توفي رحمه الله تعالى سنة ۶۲۳ و دفن بسفح قاسيون

کذا فی التاج المکمل

ابو عبدالله الحمیدی محمد بن ابی نصر الاندلسی مولف الجمع بین الصحیحین کان احداً
 او عتبه العلم صحب ابن حنّام الظاهری بالاندلس وابن عبد البر ورحل وسمع بالقیروان
 والحجاز ومصر والشام والعراق وكتب عن خلق كثير وكان كثير الاطلاع ذكياً
 فطنا صيناً ورعاً اخبارياً متفناً ذوّياً في تحصيل العلم كثير التصانيف حجة ثقة
 ظاهری المذهب وله جزوة المقتبس في تاريخ علماء الاندلس وكان يقول
 ثلاثة اشياء من علوم الحديث يجب تقدیم الاهتمام لها كتاب العلل وحسن
 كتاب وضع فيه كتاب الدارقطني وكتاب الموتلف والمختلف واحسن كتاب وضع
 فيه كتاب الاميد ابی نصر بن ماکولا وكتاب فيات الشيوخ وليس فيه كتاب قال
 وقد كنت احدث ان اجمع فيه كتابا فقیل لی رتبہ علی حروف المعجم بعد ان رتبته
 علی السمنین قال ابو بکر بن طرخان فشغلہ عندہ الصحیحان الی ان مات وقال
 ابن طرخان المذکور انشدنا ابو عبد الله الحمیدی المذکور لنفسه ۵

لقاء الناس ليس يفيد شيئاً	سوى المذهبان مزقيل وقال
فاقلل من لقاء الناس الا	لاخذ العلم واصلاح حال

انتہی بستان المحمّدين من فوایا ہے ابو بکر شاشی کہ از مشاہیر فقہای شافعیہ ست برومی نماز جنازہ خواند
 وز قبر شیخ ابواسحق شیرازی مدفون شد ووسی قبل از موت بارہا بمنظر کہ رئیس الرؤساء بغداد بود و
 این خدمت از خدمات عمدہ آن وقت بود کہ صاحب آن بمنزلہ چودہری تمام شہر می شد وصیت
 کردہ بود کہ مرا نزد بشر حافی دفن خواہی کرد رئیس الرؤساء در آن وقت بسبب مانعی با او دیگر خلافت
 وصیت او بعمل آورد بعد موت او را بنجواب دیدند کہ نہایت گلہ و شکایت این میکنند ناچار در ماہ صفر
 سنہ نو و یک از انجا نقل کردہ متصل حضرت بشر حافی رضی اللہ عنہ مدفونش ساختند کرامات
 حمیدی کفن او تازہ و بدن او ہرگز نکاہیدہ بود و خوشبو از وی تا دور میرفت *

ترجمہ واحدی صاحب تفسیر حمزہ ثانی

۱۵۴

امام ابو الحسن علی بن احمد الواحدی النیسابوری انکی تین تفسیریں ہیں ایک کا نام بسیط و دوسری وسیط تیسری وجیز اور ان سب کے مجموع کا نام حاوی ہے انکی وفات ۴۶۹ھ ہجری میں ہوئی امام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ مرآۃ الجنان میں بذیل حوادث ۴۶۹ھ فرماتے ہیں و فیہا توفی الامام المفسر ابو الحسن علی بن احمد الواحدی النیسابوری استاذ عصرہ فی النحۃ والتفسیر تلمیذ ابی اسحق الثعلبی و احد من برع فی العلم و صنف التفاسیر الشہیرۃ المجمع علی حسنہا و المشتغل بتدریسہا والمرزوق السعادیۃ فیہا وھی البسیط والوسیط والوجیز ومنہ اخذ ابو حامد الغزالی رضی اللہ عنہ اسماء کتبہ الثلاثہ ولہ کتب اخری بعضہا فیما یعلق باسماۃ اللہ الحسنی و کتاب اسباب النزول و شرح کتاب المتبنی شرحاً مستوفی قیل و لم یکن فی شرحہ مع کثرتها مثله و ذکر فیہ اشیاء غریبۃ منها انہ تکلم فی شرح هذا البيت

و نبات اعوج کل شیء یجمع

واذا المکارم والصوارم والقنار

ثم قال اعوج فخل کریم کان لبنی ہلال بن عامر و انہ قیل لصاحبہ ما رایت من شدۃ عدوۃ قال ضللت فی بادیۃ و انار اکبہ فرایت سرب قطا یقصد الماء فتبعته و انا اعرض من لجامہ حتی توافینا الماء دفعتہ واحدۃ و هذا شیء غریب فان القطا شدید الطیران و اذا قصد الماء اشتد طیرانہ اکثر من غیر قصد الماء و هو کان یعض من لجامہ ای یکفه عن شدۃ العدو و قیل انہا القتب اعوج لانہ کان صغیرا فجاءتہ غارۃ فہربوا منها و طرحہا فی خرب و حملوہ لعدم قدرتہ علی المشی معہم لصغرہ فاعوج ظہرہ من ذلک فقیل لہ اعوج و الواحدی نسبتہ قیل الی الواحد بن فہرۃ علی ما حکاہ العسکری +

ترجمہ حافظ حمیدی رضی اللہ عنہ مؤلف المجمع بین الصحیحین

۱۵۵

مرآۃ الجنان میں بذیل حوادث ۴۶۹ھ فرماتے ہیں و فیہا توفی الامام المفسر ابو الحسن علی بن احمد الواحدی النیسابوری انکی تین تفسیریں ہیں ایک کا نام بسیط و دوسری وسیط تیسری وجیز اور ان سب کے مجموع کا نام حاوی ہے انکی وفات ۴۶۹ھ ہجری میں ہوئی امام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ مرآۃ الجنان میں بذیل حوادث ۴۶۹ھ فرماتے ہیں و فیہا توفی الامام المفسر ابو الحسن علی بن احمد الواحدی النیسابوری استاذ عصرہ فی النحۃ والتفسیر تلمیذ ابی اسحق الثعلبی و احد من برع فی العلم و صنف التفاسیر الشہیرۃ المجمع علی حسنہا و المشتغل بتدریسہا والمرزوق السعادیۃ فیہا وھی البسیط والوسیط والوجیز ومنہ اخذ ابو حامد الغزالی رضی اللہ عنہ اسماء کتبہ الثلاثہ ولہ کتب اخری بعضہا فیما یعلق باسماۃ اللہ الحسنی و کتاب اسباب النزول و شرح کتاب المتبنی شرحاً مستوفی قیل و لم یکن فی شرحہ مع کثرتها مثله و ذکر فیہ اشیاء غریبۃ منها انہ تکلم فی شرح هذا البيت

جبل مطل علیہا وآلقة بفتح المیر واللام والقات مدنیة کبیرة بالاندلس وغلط
السمغانی فی قوله انها بکسر اللام

ترجمہ ابن منیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد بن منیع بن عبد الرحمن البغوی البجعفی الاصب الحافظ صاحب المسند عن
ہشام بن عیینة وابن المبارک ومروان بن شجاع وابی بکر بن عیاش وخلق
وعنه (خ ۴۲) له فی (خ) فود حدیث اقام بخوار بعین سنة یختلف فی کل ثلاث
وثقه صالح جزرة والنسائی مات سنة اربع واربعین ومائتین عن اربع وثمانین
سنة کذا فی خلاصة اسماء الرجال

ترجمہ علامہ مقبلی صاحب ابحاث مسدودہ وغیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ ورضی عنہ

صالح بن ہدی بن علی معروف بہ مقبلی صنعانی ثم المکی شہنشاہ ہجری میں پیدا ہوئے ابن وزیر پرتلند کیا
بد رطال میں کہا ہے کہ درمیان ان کے اور درمیان علماء صنعاء کے مناظرات واقع ہوئے یہی مناظرات
موجب منافرت ہوئے انہیں جدت اور مقتضای دلیل پر تقسیم تھی اور تقلید کی طرف ملتفت
نہ تھے پہر طرف مکہ معظمہ کے رحلت کی وہاں امتحانات واقع ہوئے وہیں مقیم رہے یہاں تک کہ
شہدائے وفات پائی یہ منجملہ اون لوگوں کے ہیں جو کہ جمیع علوم کتاب سنت میں باسع وفائق
ہوئے ہیں اور اصول و عربیت و معانی و بیان و حدیث و تفسیر کو محقق کیا اور ان سب میں فائق
ہوئے ان کی مؤلفات ہیں وہ سب علماء کے نزدیک مقبول و محبوب ہیں اور نین رغبت کرتے
ہیں اور ان کی ترجیحات سے محبت کرتے ہیں اور وہ اسی لائق ہیں ان کی عبارتوں میں ایسی قوت و فصاحت
و بلاست ہے جس پر کان عاشق ہوتے اور اونسے دل لذت پاتے ہیں منجملہ ان کی مؤلفات کے ایک کتاب
الاتحاف لطیفہ الکشاف ہے اس میں بہت سے مباحث کا زخشری پر انتقاد کیا ہے اور جو اون کے
نزدیک راجع ہے اور کا ذکر کیا ہے اور ایک کتاب ابحاث مسدودہ ہے اس میں مباحث تفسیریہ و
حدیثیہ و فقہیہ اصولیہ کو جمع کیا ہے زمانہ اقامت مکہ معظمہ میں محمد بن عبد الرسول بنی بنی رحمہ اللہ

و
لحقہ المکملہ لابی
خط الخطیب شہدائے
واربعین اہم ملحق

ترجمة الامام السهيلي صاحب كتاب الروض الالف حمه تعالى

امام يافى رمى السد عنه مرآة الجنان بين بذيّل حوادث سنة هجرى فراتة بين وفيها الامام الحافظ العلامة المشهور ابو زيد عبد الرحمن بن الخطيب عبد الله بن الخطيب احمد الخثعمي ^{له} السهيلي الاندلسي المالقي صاحب كتاب الروض الالف في شرح سيرة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وكتاب التعريف والاعلام فيما ابرهم في القرآن من الاسماء الاعلام وكتا نتائج الفكر ومسئلة روية الله سبحانه في المنام ورؤية النبي عليه افضل الصلوة والسلام ومسئلة السر في عورال دجال ومسائل كثيرة مفيدة وقال ابن دحية انشدني وقال ما سأل الله تعالى بها حاجة الا اعطاها اياها

يا من يرى ما في الضير وسمع	انت المعد لكل ما يتوقع
يا من يرجى للشدة ائد كلها	يا من اليه المشتكى والمفرج
يا من خزان رزقه في قول كن	امن فان الخير عندك اجمع
ما لي سوى قرعى لبابك حيلة	فلان سر ددت فاي باب قرع
من ذا الذي ادعوا هتف با ^{سم}	وان كان فضلك عن فقيرك ميمع
حاشا لمجدك ان تقطع عاصيا	الفضل اجزل والموهب اوسع

قلت قوله فان الخير عندك اجمع محتاج الى تاويل في اعرايه والا لزم ان يكون من الاقوال المعيب في الشعر فان اجمع تأكيد للخير وهو منصوب فيكون منصوبا وله اشعار كثيرة نافعة اخذ القراءة عن جماعة وروى عن ابن المغربي والكبار وبرع في العربية والنحو واللغة وفي الاخبار والاثار وكان يبذل ما يتصف بالعرفان ويتبلغ بالكفاف حتى سأل خبره الى صاحب مراكش وطلب اليها واحسن اليه واقبل بوجه الاقبال عليه واقام بها نحو ثلاثة اعوام وتوفي بها والسهيلي نسبة الى قرية بالقرب من مالقة سميت باسم الكوكب لانها لا يرى في بلاد الاندلس الا من

جنازے میں ملے فرزدق نے حضرت حسن سے کہا اسی ابو سعید کیا آپ جانتے ہیں کہ لوگ کیا کہتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس جنازے میں خیر الناس وشر الناس جمع ہوئے ہیں حضرت حسن نے فرمایا ہرگز یوں نہیں ہے نہ تو انکا خیر ہی ہے اور نہ انکا شر ہے ولیکن تو نے اس دن کے لئے کیا تیار کیا ہے کہا شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ ساٹھ برس سے بیٹے تیار کر رکھی ہے بعض متمیم والوں کا یہ زعم ہے کہ فرزدق کو خواب میں دیکھا اونسے پوچھا کہ تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشید یا پوچھا کس سبب سے کہا سبب اس کلمے کے جبکہ میں نے حسن سے نزاع کیا تھا فرزدق بفتح فاء و راو مسکن زامی و فتح دال مملہ اور بعد اس کے قاف ہے یہ انکا لقب ہے ابن قتیبہ کا کلام اس لقب کے وجہ میں مختلف ہے ادب الکاتب میں یوں کہا ہے کہ فرزدق قطعات آرد سرشتہ کو کہتے ہیں واحد اسکا فرزدقہ ہے یہ لقب انکا اسلئے ہوا کہ یہ صاف چہرہ نہ تھے اور کتاب طبقات الشعراء میں اس وجہ بیان کی ہے صحیح تریبی وجہ ہے کیونکہ انکے چہرے میں نیچک نکلی تھی بہر اوس سے اچھے ہو گئے پس انکا چہرہ چمک پڑا رہ گیا کذا فی ابن خلکان رحمہ اللہ تعالیٰ *

ترجمہ باجی رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو الولید سلیمان بن خلف بن سعد بن ایوب بن وارث التجیبی المالکی الاندلسی الباجی یہ سچا علما و حفاظ اندلس کے ہیں شرق اندلس میں سکونت کی اور ۲۴۴ھ یا اسکے قریب مشرق کی طرف سفر کیا مکہ معظمہ میں ہمراہ ابو ذر ہرومی کے تین برس اقامت فرمائی اس مدت میں چار حج کئے پھر بغداد کی طرف رحلت کی یہاں تین برس مقیم رہے فقہ کا درس دیتے اور حدیث شریف پڑھتے تھے یہاں سادات علماء کی ملاقات کی جیسے ابو الطیب طبری فقیہ شافعی اور شیخ ابو اسحق شیرازی صاحب مہذب ال بہر موصل میں ہمراہ ابو جعفر سمنانی کی اقامت کی اوپر درس فقہ کا کرتے تھے انکی اقامت مشرق میں قریب تیرہ برس کے تھی انہوں نے حافظ ابو بکر خطیب روایت کی اور خطیب نے اسے بھی روایت کی خطیب کہتے ہیں ابو الولید باجی نے مجھے یہ شعر اپنے سنائے ۵

بان جمیع حیات کساعة

اذ كنت اعلم علما یقینا

سے اور اسے مناظرہ ہوا اور یہی ذکر کیا ہے کہ مکے میں انہوں نے شیخ ابراہیم کو سی رحمۃ اللہ سے اخذ کیا ہے یہ تلخیص ہے تاج مکمل کی فرزدق رحمۃ اللہ تعالیٰ ابو فراس ہام تمیمی معروف بہ فرزدق ایک بڑے شاعر مشہور ہیں انکے والد کا نام غالب اور والدہ کا نام لیلی بنت حابس خواہر اقرع بن حابس ہے انکے والد کے مناقب و محامد معروف مشہور ہیں بعض کا ذکر ابن خلکان نے کیا ہے اور ان کا حال خوب لکھا ہے انہوں نے سلیمان بن عبد الملک کو قصیدہ میمہ سنایا اور اسکے بعض اشعار میں ذکر زنا کا تھا اور سپر سلیمان نے کہا کہ تو نے میرے روبرو زنا کا اقرار کیا اور میں امام ہوں تجھ پر حد قائم کرنا ضرور ہے فرزدق نے لکھا اسی امیر المؤمنین آپ نے مجھ پر کہا ان سے حد واجب فرمائی سلیمان نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منهما مائة جلدۃ فرزدق نے کہا کہ اللہ کی کتاب نے تو مجھے بائیں قول حد کو دفع کر دیا ہے والشعراء یتبعہم الغادون والحدتہم فی کل وادی یحییون وانہم یقولون مالا یفعلون سو میں نے وہ بات کہی ہے جو نہیں کی سلیمان نے قسم کیا اور کہا تیرے لئے لائق تر ہے حکایت محمد بن حبیب کہ اکا و ولید بن عبد الملک منبر پر چڑھا ناقوس کی آواز سنی کہ یہ کیا ہے لوگوں نے کہا کہ بیعہ ہے ولید نے اسکی ہدم کا حکم دیا اور کچھ خود اپنے ہاتھ سے گرایا پھر لوگ پیغمبر گرامی لگے احزم شاہ روم نے ولید کو لکھا کہ اس بیعی کو اون لوگوں نے برقرار رکھا جو تجھے پہلے تہی سو اگر او انہوں نے اچھا کیا تو تو نے خطا کی اور اگر تو نے اچھا کیا تو او انہوں نے خطا کی ولید نے کہا اسکا جواب کون دیتا ہے لوگوں نے کہا کہ فرزدق پس فرزدق نے طرف او سکے یہ آیت کریمہ لکھی وداؤد و سلیمان اذ یحکمان فی الحرث اذ نفسشت فیہ غنم القوم وکنا لحکمہ شاہدین ففہمنا ما سلیمان وکلا آتینا حکمًا وعلما الا یتہ اس قسم کے انجاء بہت کچھ ہیں انکی وفات بصرے میں سنہ ۱۱۰ کو چالیس دن پہلے جبر سے ہوئی کسی نے کہا اشی دن پہلے ابن جوزی نے کتاب شذور العقود میں کہا ہے کہ دونوں سنہ ۱۱۰ میں مرے عسکری نے کہا کہ فرزدق حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ۷۰ ہجری سنہ ایک سو دس یا بارہ باچودہ میں وفات پائی حکایت منبر نے کتاب کامل میں ذکر کیا ہے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اور فرزدق ایک

عندہ نے فرمایا ہے کہ اسحقؑ ہمارے نزدیک ایک امام ہیں ایسے مسلمان ہیں سے و ما عجز الجافقہ من اسحق یعنی پل سے کسی نے گزر نہیں کیا کہ فقیر تر ہوا اسحقؑ سے اسحقؑ نے فرمایا ہے کہ میں ستر ہزار حدیثیں یاد رکھتا ہوں اور ایک لاکھ حدیثوں کے ساتھ مذاکرہ کرتا ہوں میں نے کسی کوئی چیز نہیں سنی مگر اسکو یاد کر لیا اور نہ کسی چیز کو حفظ کیا پہر میں اسکو بھولا ہوں اور کا ایک مسند مشہور ہے انہوں نے حجاز و عراق و یمن و شام کی طرف سفر کیا اور سفیان بن عیینہ اور جولوگ ان کے طبقے میں تھے اولے سنہ بخاری و مسلم و ترمذی ان سے سماعت رکھتے ہیں انکی ولادت سنہ یکصد و شصت و یک یا شصت و سہ یا شصت و شش میں ہوئی آخر عمر میں نیسا اور جالب سے تھے اور شہید شہید نصف شعبان یا روز یکشنبہ یا شنبہ سنہ دو صد و سی و ہشت یا سی و ہفت یا سی کو وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ ماہویہ بفتح را و مملہ و ہای ساکنہ بعد الف پہر و مفتوحہ اور بعد اوسکے ہای تختانیہ ساکنہ اور بعد اوسکے ہای ساکنہ انکے والد ابو الحسن ابراہیم کا لقب ہے و جہ اس لقب کی یہ ہے کہ یہ لکے کی راہ میں پیدا ہوئے طریق کو فارسی میں راہ کہتے ہیں اور وہی کے معنی و جد کے ہیں یعنی یہ راہ میں پائے گئے راہویہ کو بغیر ہا و سکون و او و فتح یا ہی بھی کہا ہے حکایت اسحقؑ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن طاہر امیر خراسان نے مجھے کہا کہ تجھے ابن راہویہ کیوں کہتے ہیں اور اسکے کیا معنی ہیں اور آیا تو مکروہ رکھتا ہے کہ تیرے واسطے یہ کہا جائے میں نے کہا اسی امیر تم جان لو کہ میرے والد راہ میں پیدا ہوئے تو مرا وزہ نے اونکو راہی کہہ دیا اس لئے کہ وہ راہ میں پیدا ہوئے تھے میرے والد اسکو مکروہ رکھتے تھے راہ میں سوا اسکو مکروہ نہیں رکھتا ہوں کذا فی ابن خلکان رحمہ اللہ

ترجمہ ابو الحسن اشعری رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو الحسن علی بن اسماعیل بن ابی بشر اسحق بن سالم بن اسماعیل بن عبداللہ بن موسیٰ بن بلال بن ابی بردہ عامر بن ابی موسیٰ الاشعری صاحب سؤل اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ صاحب اصول اور قائم بصیرت مذہب سنت ہیں انہیں کی طرف طائفہ اشعریہ منسوب ہے انکی تعریف میں طول کر نیسے انکی شہرت معنی ہے قاضی ابوبکر باقلانی رحمہ اللہ انکے مذہب کے ناصر اور انکے اعتقاد کے مؤید ہیں یہ ایام جمع ہیں

واجعلها فی صلاح و طاعة

فلعل اکون ضنیابها

بہت سی کتابیں تصنیف کیں منجملہ اونکے یہ کتب ہیں کتاب المنتقی کتاب احکام الفصول فی احکام اصول
کتاب التعیل والتجریح فیمین وہی عنہ البخاری فی الصحیح وغیر ذلک یہ ایک امام ہیں ایہ مسلمان سے کہتے تھے
کہ میں نے ابو ذر عبد بن احمد ہر وہی کو کہتے سنا ہے کہ لو صحت الاجازۃ لمطلت الرحلة یہ پھر اندلس کی طرف
لوٹ آئے اور وہاں متولی قضا ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ قضای حلب کے بھی متولی ہوئے تھے والد علم
راکلی ولادت روز سہ شنبہ نصف ذی قعدہ سن ۳۸۰ کو مدینہ بطلیدوس میں ہوئی اور مرہ میں شنبہ شنبہ کو
درمیان عشائین کے ۱۹ رجب سن ۴۲۰ کو وفات پائی اور رباطین کنارہ دریا پر مدفون ہوئے اور انکے
فرزند قاسم نے اپنا ناز پڑھی ابو عمر بن عبد البر صاحب کتاب استیعاب نے اسے اخذ کیا ہے درمیان انکے اور
درمیان ابو محمد بن حزم ظاہری کے مجالس و مناظرات و فصول ہوئے اسکی شرح میں طول ہے باجمی بفتح
بامی موحده اور بعد الف کے جمیم یہ نسبت سے طرف باجر کے یہ ایک شہر ہے اندلس میں یہاں ایک اور باجر
ہے اور وہ ایک شہر ہے افریقیہ میں اور ایک اور باجر ہے وہ ایک قریہ ہے قوامی اصہبان سے
کذا فی ابن خلکان *

ترجمہ اسحق بن اہویہ رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو یعقوب اسحق بن ابی الحسن ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ بن مطرب بن عبید اللہ بن غالب بن عبد اللہ
بن عبید اللہ بن عطیہ بن مرۃ بن کعب بن ہام بن اسد بن مرۃ بن عمرو بن حنظلہ بن مالک بن زید مناة
بن تمیم بن مرۃ الحنفلی المروزی المعروف بابن راہویہ جامع حدیث وفقہ و ورع اور ایک امام کلمہ اسلام
کے تھے دارقطنی نے انکا ذکر اون لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے شافعی رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے بیہقی نے انکا شمار اصحاب شافعی میں کیا ہے انہوں نے مسئلہ جو از بیع دور کہ سعظیمین
شافعی سے مناظرہ کیا تھا شیخ فخر الدین رازی نے اوس مجلس کی صورت کا جو درمیان اونکے جاری
ہوئی تھی اپنی کتاب میں استیفا کیا ہے جسکا نام مناقب الامام الشافعی رکھا ہے جب اسحق نے امام
شافعی کے فضل کو پہچان لیا تو اونکی کتابوں کو لکھا اور مصر میں اونکی مصنفات کو جمع کیا امام احمد رضی اللہ

ابو احمد عبد اللہ بن عدی بن عبد اللہ بن محمد الجرجانی المعروف بابن القطان الحافظ من اہل جرجان یہ اپنے زمانے کے حافظ تھے مابین اسکندریہ سے سمرقند تک شہروں کا سفر کیا اور شیوخ کو پایا ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی علی بن سعید رازی قاسم بن عبد اللہ خمیس قاسم بن زکریا سطر اور ایک خلق سے ملے اونکے ذکر میں طول ہے حاکم ابو عبد اللہ حافظ ابو القاسم حمزہ بن یوسف سہمی ابو بکر احمد بن حسن جبیری وغیرہم نے اسے روایت کی انہوں نے اول حدیث لکھی جرجان میں ۹۰۰ھ ہجری کو احمد بن جعفر وغیرہ سے اور ۹۰۹ھ میں عراق و شام و مصر کی طرف رحلت کی معرفت ضعفاء محدثین میں ایک کتاب بقدر ساٹھ جزو کے تصنیف کی اوسکا نام کامل رکھا اور احادیث مالک بن انس داود زاعی و سفیان ثوری و شعبہ و اسمعیل بن ابی خالد اور ایک جماعت مقلین کو جمع کیا اور کتاب مزنی پر ایک کتاب تصنیف کی اوسکا نام انتصار رکھا یہ حافظ متقن تھے انکے وقت میں انکا مثل نہ تھا تقریباً احادیث و قد کان وھب احادیث لم یضرب بھا البنیہ عدی و ابی زرعة و منصور تغرد و ابو داود و ابن ابی عمیر و ابنہ عدی سکن سجستان الی ان مات بھا و حدث بھا حمزہ بن یوسف سہمی کہتے ہیں کہ میں نے دارقطنی سے اس بات کا سوال کیا کہ ضعفاء محدثین میں ایک کتاب تصنیف کریں تو کہا کیا تیرے پاس کتاب ابن عدی نہیں ہے میں نے کہا ہاں ہے کہا اسمین او سپر زیادہ نہیں ہو سکتی ہے انکی ولادت روز شنبہ غرہ ذی قعدہ ۳۰۰ھ دو صد و ہفتاد و ہفت میں ہوئی اور یہ وہی سال ہے جس میں ابو جاتم رازی نے وفات پائی اور غرہ جادی الآخرہ ۳۰۰ھ صد و شصت و پنج کو جرجان میں انتقال کیا ابو بکر اسماعیلی نے اونپر نماز پڑھی پہلوی مسجد کرز بن دبرہ جانب راست قبلہ میں دفن ہوئے میں نے اونکی قبر کی زیارت کی ہے انتہی مرزا بدخشی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ذہبی و ابن ناصر الدین نے طبقات حفاظ میں انکا ذکر کیا ہے رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ ابن بطلہ رحمہ اللہ تعالیٰ

عبد اللہ بن محمد بن محمد بن حمدان العکبری المعروف بابن بطلہ ذکرہ السمعانی فی نسبۃ البیہ و قال بفتح الباء الموحدة والطاء المشددة المكسورة هذه النسبة الى البطنة وهو لقب لبعض اجداد النسب اليه ورواه ابو عبد

ابو اسحق مروزی فقیہ شافعی کے حلقہ میں اندجامع منصور کے جو کفندادین ہے بیٹھا کرتے تھے انکی ولادت سنہ ۲۵۷ و ہفتاد یا شصت کو بصرہ میں ہوئی اور سنہ ۳۵۷ و چھ اور چکھ اوپر تیس یا سنہ ۳۵۷ و چھار یا سنہ ۳۵۷ کو کفندادین ناگمان وفات پائی حکام ابن الہذانی فی ذیل تاریخ الطبری اور درمیان کنج و باب بصرہ کے مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ اشعری بفتح ہمزہ و سکون شین معجمہ و فتح عین محلہ اور بعد اسکے راہ محملہ نسبت ہے طرف اشعر کے اور نام اشعر کانت بن اود بن زید بن شجب ہے اشعر کہنے کی یہ وجہ ہے کہ اونکو اونکی ماں نے جنا اس حال میں کہ اونکے بدن پر بال تھے سمعانی نے اسی طرح کہا ہے والد علم حافظ ابو القاسم ابن عساکر نے انکے مناقب میں ایک مجلد تصنیف کیا ہے ابو الحسن اشعری اول معتزلی تھے پھر قول بالعدل اور خلق قرآن سے بصرہ کی جامع مسجد میں جمعہ کے دن توبہ کی کرسی پر چڑھے اور با واز بلند ندا کی کہ جس شخص نے مجھے پہچانا سوا دسے پہچان لیا اور جس نے مجھے پہچانا تو میں خود کو اس سے پہچناتا ہوں میں فلان فلان کا بیٹا ہوں میں خلق قرآن کا قاتل تھا اور اس بات کا کہ ابصار اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھیں گے اور افعال شرک کے میں خود کرتا ہوں میں تائب ہوں کیسویں معتقد ہوں رد کا معتزلہ پر اور اونکے فضائل و معائب کا نکالنے والا ہوں انکی طبیعت میں خوش طبعی دل لگی تھی انکی کتابیں یہ ہیں کتاب اللع کتاب الموجز کتاب ایضاح البرہان کتاب التبیین عن اصول الدین کتاب الشرح و التفصیل فی الرد علی اہل الافاک التفصیل انکی اور کتب ہیں ملاحظہ وغیرہ کی رد میں جیسے معتزلہ و رافضیہ و جمہیہ و خوارج اور سایر اصناف مبتدعین و دقت فی مشرع الزوایا فی تہتہ الی جانبہا مسجد و بالقرب سنہ ۳۵۷ و ۳۵۸ میں بازار من السوق الی و جلتہ و کان یا کل من غلۃ ضعیفۃ و فقہا جلد بلال بن ابی بردۃ بن ابی موسیٰ علی عقبہ و کانت لفقۃ فی کل یوم سبتۃ عشر درہا کہذا قالہ الخطیب قال ابو بکر الصیرفی کا المعتزلہ قدر فعا و رسم حتی اظہر اللہ الاشعری فخر ہم فی اقماع المسم و قال ابو محمد علی بن حزم اللاندلسی ان ابا الحسن لم یمن التقانیف خستہ و خمسون تصنیفا کذا فی ابن خلکان *

ترجمہ ابن عدی صاحب کامل رحمہ اللہ تعالیٰ

عبد اللہ بن عدی الجرجانی ابو احمد احد الاسماء مرزا محمد بخشی رحمہ اللہ نے تراجم الحفاظ میں لکھا ہے

ترجمة عقيلي صاحب كتاب الضعفاء رحمه الله تعالى

محمد بن عمرو بن موسى الغقيلي المكي أبو جعفر أحد الأئمة ذكروه السمعاني في نسبة الغقيلي وقال بضم العين المهملة وفتح القاف وسكون الياء المنقوطة بانتساب من تحتها وفي آخرها اللام هذه النسبة إلى عقيل بن كعب بن عامر بن ربيعة بن عامر بن صعصعة بن معاوية بن بكر ثم ذكر في غير ذلك من المشهورين بهذه النسبة صاحب الترجمة فقال وأبو جعفر محمد بن عمرو بن موسى الغقيلي الحافظ قال أبو الفضل المقدسي هو منسوب إلى عقيل انقضى ولم يزد على هذا قال المرزلي محمد البدخشي في تراجم الحفاظ هو صاحب كتاب الضعفاء وكان من الحفاظ الكبار روى عن أبي عبد الرحمن النسائي والحسن بن الطيب البلخي وزكريا الساجي وعلي بن عبد العزيز البغوي وأحمد بن علي الأبار ومحمد بن اسماعيل الصائغ ومحمد بن موسى البلخي وإسحاق الدبري وخلق روى عنه أبو بكر بن المقرئ ومحمد بن نافع الخزاعي ومسلمة بن قاسم وطائفة مات سنة اثنتين وعشرين وثلاثمائة رخصها الذي وابن ناصر الدين وذكره في طبقات الحفاظ رحمه الله تعالى +

ترجمة مالبيني رحمه الله تعالى

أحمد بن محمد بن أحمد بن عبد الله الهراوي أبو سعد الماليني ذكره في نسبة الماليني وقال بالميم والياء المنقطاة من تحتها اثنتين بعد اللام المكسورة وفي آخرها النون هذه النسبة إلى مالكين وهي اسم موضعين أحدهما قرى مجتمعة على فرسخين من هراة يقال لجميعها مالين وأهل هراة يقولون مكالن ومالكين أيضاً من قرى باخره فاما أبو سعد أحمد بن محمد بن أحمد بن عبد الله بن حفص بن الخليل الأنصاري الصوفي الماليني فمن مالين هراة كان أحد الرجالين في طلب الحديث والمكثرين منه كتب الحديث ببلاذخر أسكن ثم خرج إلى الرحلة وطاف

عبد السد بن محمد بن محمد بن حمدان بن بطة العکبری البطی اہل عکبر اسی ہیں امام فاضل عالم بحديث وفقہ حدیث
تھے حدیث کا بہت کچھ سماع کیا اور ایک جماعت عراق سے سنا فقہاً حنابلہ سے تھے تصانیف حسہ مفیدہ ^{لنصف}
کئے ابو القاسم بغوی و ابو محمد بن صاعد و ابو بکر بن عبد السد بن زیاد نسیا بوری و ابو طالب محمد بن نصر حافظ و
ابو ذر بن باغندی و ایک جماعت کثیرہ عراقیین و غرباء سے حدیث کی بصرہ و شام و غیرہ بلاد کی طرف بہت
سفر کیا ابو الفتح محمد بن ابی الفوارس حافظ و ابو علی حسن بن شہاب عکبری و عبد العزیز بن علی ازجی اہل
بن عمر برمکی اور ایک جماعت نسواری اسکے اہل بلد و غرباء نے اسنے روایت کی نقل کیا ہے کہ حسب وقت
یہ سفر سے لوٹ کر آئے تو چالیس برس اپنے گھر میں جمے رہے ان برسوں میں سے کسی دن کسی
بازار میں دیکھے نہیں گئے اور نہ انکو سوامی روز فطر و اضحی کے مفطر دیکھا امر بالمعروف بہت کرتے
تھے جس منکر کی انکو خبر پہونچی اوسکو متغیر ہی کر دیا و تکلم ابو الحسن الدارقطنی فی سماعہ کتاب
السفن لرجاء بن المرجان ابن بطة کان یرویہا عن حفص بن عمر الازد سلی و حکی
ابن حفص ان اباه لم یسمع من رجاء شیئاً و کان یصغر عن السماع عنہ و تکلموا فی
روایتہ عن ابی القاسم البغوی المعجم ایضاً و مات بعکبر فی المحرم سنۃ سبع و ثمانین
و ثلاثاً و دفن یوم عاشور اقلت و نہرت قبرہ بعکبر انتہی کلام فی نسبة البطی شرح
اعاد ذکرہ فی نسبة الحنبلی و قد مر تحقیقہا فی ترجمۃ الامام احمد بن محمد بن حنبل
فقال واشتہر بهذه النسبة جماعة منهم ابو عبد الله عبيد الله بن محمد بن محمد
بن حمدان بن بطة العکبری الحنبلی من اهل عکبر اصنف التصانیف و کان فاضلاً
ذاہلاً حدث عن ابی القاسم البغوی و ابی بکر بن ابی داؤد و روی عنہ ابو محمد
الحسن بن علی الجعہ ہری و ابو اسحق ابراہیم بن احمد البرمکی و غیرہا انتہی قال
المرز البید خشی فی تراجم الحفاظ ذکرہ ابن ناصر الدین فی طبقات الحفاظ و لہ
یذکرہ الذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ

بن غالب البرقاني الخوارزمي الفقيه الحافظ الاديب الشاعر كانت له معرفة تامة بالحد^ث
 جمع الجميع وتلمذ في الحديث لابن الحسن الدارقطني ببغداد ولابن بكرا^١ اسمعيل
 بجرجان وكان سمع بخوارزم ابا العباس احمد بن محمد بن حمدان النيسابوري
 وبمرو وعبد الله بن عمر بن علك الجوهري وبهامة ابا الفضل بن حمد وية الهروي
 وبنيسابور ابا عمر ومحمد بن احمد حمدان الحيري وباسفرائين ابا اسمعيل بشر بن ا^{حمد}
 الاسفرائيني وبجرجان ابا بكر احمد بن ابراهيم اسمعيلي وببغداد ابا علي محمد
 بن احمد بن الحسن ابن الصواف وغيرهم من الشيوخ وغيرها من البلاد روى^{عن}
 ابو بكر احمد بن علي بن ثابت الخطيب الحافظ وابو يعلى محمد بن احمد لعبد^ع
 البصري وابو اسحق ابراهيم بن علي بن يوسف الشيرازي وابو الفضل محمد بن
 عبد السلام الانصاري وابو المعالي ثابت بن بندار المقرئ وابو مسعود سليمان
 بن ابراهيم الحافظ وخلق ذكره الخطيب ابو بكر الحافظ في تاريخ بغداد وقال سمع
 ببغداد وورد بغداد وسمع بها ثم خرج الى جرجان وكتب باسفرائين وسمع في
 بلاد اخر من خلق يطول ذكرهم ثم عاد الى بغداد فاسق طهرها وحدث بها
 وكتبنا عنه وكان ثقة ورعا متقنا مثبتا فهم المروني شيوخنا ثبت منه
 حافظ القرآن عارفا بالفقه حظ من علم العربية كثير الحديث حسن الفهم
 له البصيرة فيه وصنف مسندا ضمنه ما شتم عليه صحيح البخاري ومسلم
 وجمع ولم يقطع التصنيف الى حين وفاته كان حريصا على العلم منصرفا للهمة
 اليه وسمعت يوما يقول لرجل من الفقهاء معروف بالصلاح وقد حضر عنده
 ادع الله ان ينزع شهوة الحديث من قلبي فان حبه قد غلب على فليس لي اهتمام
 في الليل والنهار الاية وكانت ولادته في آخر سنة ست وثلاثين وثلثمائة ووفاته
 اول يوم من رجب سنة خمس وعشرين واربعمئة ببغداد ودفن في مقبرة

ما بين الشاش الى الاسكندرية وادرك المشائخ وسمع الحديث وسمع منه وكان فاضلاً
 عالماً صوفياً ورعاً متخلقاً باحسن الاخلاق سمع ابا عمر واسماعيل بن نجيد السلمي
 وابا احمد عبدالله بن عدي الحافظ وابا بكر احمد بن ابراهيم الاسمعيلى وابا
 محمد الحسن بن رشيقي العسكري وابا بكر محمد بن عدي بن زهر المنقري وابا القاسم
 تمام بن محمد عبدالله الحافظ الدمشقي وجماعة كثيرة روى عنه ابو بكر احمد بن الحسين
 البجلي وابو بكر احمد بن علي بن ثابت الخطيب ابو القاسم عبد الرحمن بن محمد الذكواني
 وابو عبدالله الحسين بن احمد بن طلحة النعالي وكان سمع وكتب من الكتب الطوال
 والمصنفات الكبار لم يكن عند احد وذكره مشهور مدون في الكتب ومات بمصر
 في شوال سنة اثنى عشرة واربعمائة انتهى قال المرزا محمد البدر خشي في تراجم الحفاظ
 ذكره الذهبي وابن ناصر الدين في طبقات الحفاظ *

ترجمة ابو عمر و احمد بن محمد نيسابوري رحمه الله تعالى

قال في تراجم الحفاظ احمد بن محمد بن عمر النيسابوري ابو عمر والخفاف ذكره في
 نسبة الخفاف وقال بفتح الخاء المعجمة وتشديد الفاء الاولى هذه الحرقة ليعمل
 الخفاف التي تلبس ثم ذكر جماعة من المشهورين بهذه الحرقة الى ان قال وابو عمر
 احمد بن محمد بن عمر والخفاف من اهل نيسابور كان من الحفاظ يروى عن ابي
 زرعة حدث عنه عبدالله بن عدي الحافظ انتهى ولم يورخ وفاته *

ترجمة ابو بكر برقاني رحمه الله تعالى

احمد بن محمد بن احمد بن غالب الخوارزمي ابو بكر البرقاني احد الاثنتي عشرة
 في نسبة البرقاني وقال بفتح الباء المنقوطة بواحدة وسكون الراء المهملة
 وفتح القاف وفي آخرها النون هذه النسبة الى قرية من قرى كاث بنواحي خواند
 خربت اكثرها وصارت مزرعة والمشهور بهذه النسبة ابو بكر احمد بن محمد بن احمد

له في القصة
منه

رضي الله عنه والعسطناس في العروض ومعجم الحدود والمنهاج في الأصول ومقدمة
الأدب وديوان الرسائل وديوان الشعر والرسالة الناصحة والأمالى في كل فن وغير ذلك
وكان شروعه في تأليف المفصل في غرة شهر رمضان سنة ثلاث عشرة وخمسمائة و
فرغ منه في غرة المحرم سنة خمس عشرة وخمسمائة وكان قد سافر إلى مكة حرسها
الله تعالى وجاور بها زماناً فصار يقال له جارا لله لذلك وكان هذا الأسير علماً
عليه قال ابن خلكان وسمعت من بعض المشائخ أن أحد رجليه كانت ساقطة
وانه كان يمشي في جرن خشب وكان سبب سقوطها أنه كان في بعض أسفاره
ببلاد خوارزم أصابه ثلج كثير وبرد شديد في الطريق فسقطت منه رجله و
انه كان بيده محضر فيه شهادة خلق كثير ممن اطلعوا على حقيقة ذلك خوفاً من
ان يظن من لم يعلم صورة الحال انها قطعت لرؤية الثلج والبرد كثيراً ما يؤثر
في الأطراف في تلك البلاد فتسقط خصوصاً خوارزم فانها في غاية البرد ولقد
شاهدت خلقاً كثيراً ممن سقطت اطرافهم بهذا السبب فلا يستبعد من
لا يعرفه ورأيت في تاريخ بعض المتأخرين ان الزمخشري لما دخل بغداد واجتمع
بالفقيه الخنفي الدامغانى سأله عن سبب قطع رجله فقال دعاء الوالدة وذلك
اني كنت في صباى امسكت عصفورا وربطته بخيط في رجله فافلت من يدي فادركته
وقد دخل في خرق فحذبتة فانقطعت رجله في الخيط فتألمت والدتي لذلك و
قالت قطع الله رجلك الا بعد كما قطعت رجله فلما وصلت الى سن الطلب رحلت
الى بخارى لطلب العلم فسقطت عن الدابة فانكسرت رجلي وعلمت على عملاؤى
قطعها والله اعلم بالصحة وكان الزمخشري المذكور معترى الاعتقاد متظاهراً به
حتى تقل عنه انه كان اذا قصد صاحباً له واستأذن عليه في الدخول يقول لمن
ياخذ له الاذن قل له ابو القاسم المعتزلى بالباب وأول ما صنف كتاب الكشاف

الجامع انتهى قال في تراجم الحفاظ ذكره الذهبي وابن ناصر الدين في طبقات الحفاظ

ترجمة ابو بكر البرقي رحمه الله تعالى

احمد بن عبد الله بن عبد الرحيم المصري ابو بكر المعروف بابن البرقي ذكره في نسبة البرقي وقال بفتح الباء المنقوطة بواحدة وسكون الراء بعد هما القاف هذه النسبة الى برقة وهي بلدة من اعمال المغرب ثم ذكر جماعة من المشوبين اليها ان قال وابو بكر احمد بن عبد الله بن عبد الرحيم بن سعيد بن زرعة البرقي مولى بني زهرة حدث عن عبد الملك بن هشام وعمر بن ابي سلمة وسعيد بن ابي مسير وأسدي بن موسى وابي صالح كاتب الليث وغيرهم وكان ثقة ثبتا قافي في شهر رمضان سنة سبعين ومائتين فجاءه ضربة داية في سواد الدواب انتهى قال البديخي رحمه الله تعالى ذكره الذهبي وابن ناصر الدين في طبقات الحفاظ +

ترجمة زكريا بن محمد بن زكريا صاحب كشاف

ابا لقاسم محمود بن عمر بن محمد بن عمر الخوارزمي الزمخشري الامام الكبير في التفسير والحديث والنحو واللغة وعلم البيان كان امام عصره من غير مدافع تشد اليه الرجال في فنونه اخذ الادب عن ابي منصور نصر وصنف التصانيف البديعة منها الكشاف في تفسير القرآن العزيز لم يصنف قبله مثله والحاجاة بالمسائل النحوية والمفرد والمركب في العربية والفاظ في تفسير الحديث واساس البلاغة في اللغة وبيع الابرار ونصوص الاخبار ومتشابه السامي الرواة والنصائح الكبار والنصائح الصغار وضالة الناشد والرائض في علم الفرائض والمفصل في النحو وقل عتني بشرا خلق كثير والامناج في النحو والمفرد والمؤلف في النحو ورؤس المسائل في الفقه وشرح ابيات سيديويه والمستقصى في امثال العرب وصميم العربية وسوائرها لأمثال ديوان التمثيل وشقائق النعمان في حقائق النعمان وشأني الهى من كلام الشافعي

عنهم وفادة المياز والصنائع عليهم وعزة النفس والرب وبها عن السفاست الدنيا
والاقبال على خويصتي والاعراض عما لا يعنيني فجللت في عيونهم وغلطوا في ونسبوني الى
ما لست منه في قبيل ولا ديرو ما انا فيما اقول بها خذ نفسي كما قال الحسن البصري رحمه الله
تعالى في قول ابي بكر الصديق رضي الله عنه وليتكم ولست بخيركم ان المواسر ليهم
نفسه وانما صدقت الفاخص عني وعرج كنه روايتي ودراتي ومن لقيت واخذت
عنه وما بلغ علمي وقصاري فضلي واطلعت طلع امرى وافضيت اليه بخفية سر
والقيت اليه عجري ويجري واعلمته بخي وشجري واما المعالذ فقرية مجھولته من قرى
خوارزم تسمى زرخش وسمعت ابي رحمه الله تعالى يقول اجتاز بها اعرابي فسأل عن
اسمها واسم كبيرها فقبل له زرخش فقال لا خير في شرورده ولم يلعب بها ووقت الميلاد
شهر الله الاصم في عام سبع وستين واربعمائة والله المحمود والمصلح على محمد
 وآله وصحبه هذا آخر الاجازة وقد اطال الكلام فيها ولم يصح له بمقصودة فيها
وما علم هل اجازة بعد ذلك ام لا وبيدني وبينه في الرواية شخص واحد فانه
اجاز زينب بنت الشعرى ولي منها اجازة ثم ذكر ابن خلكان من نظم الراقي وشعره
الفاثق الى ان قال وما انشده لغيره في كتابه الكشف عند تفسير قوله تعالى
في سورة البقرة ان الله لا يستحي ان يضرب مثلاً ما بعوض فما فوقها فانه قال

انشدت لبعضهم

يا من يرى مد البعوض جناحاً	في ظلمة الليل البهيم الا ليل
ويرى مناظر وقها في غمرها	والخ في تلك العظام النخل
اغفر لعبد تاب عن فرطاته	ما كان منه في الزمان الاول

وكان بعض الفضلاء قد انشد في هذه الابيات بسدينته حلب وقال انا زرخش
المذكور اوصني ان تكتب هذه الابيات على لوح قبره ثم انشد في الفاصل الرئيس

كتب استفتاح الخطبة الحمد لله الذي خلق القرآن فيقال انه قيل له متى تركته على
 هذه الصيغة هجرة الناس لا يرغب احد فيه فغيره ليقوله الحمد لله الذي جعل
 القرآن وجعل عند هم بمعنى خلق والبحث في ذلك يطول ورايت في كثير من النسخ
 الحمد لله الذي انزل القرآن وهذا اصلاح الناس لا اصلاح المصنف وكان الحافظ ابو الطاهر
 احمد بن محمد السلفي قد كتب عليه من الاسكندرية وهو يومئذ مجاور بمكة
 رحمه الله تعالى يستجيزه في مسموعاته ومصنفاته فرد جوابه بما لا يشفي الغليل
 فلما كان في العام الثاني كتب اليه ايضا مع الحجاج استجازة اخرى اقترح فيها
 مقصودة ثم قال في آخرها ولا يحوج ادا ما الله توفيقه الى المراجعة فالمسألة
 بعيدة وقد كانت في السنة الماضية فامحى بما يشفي الغليل وله في ذلك
 الاجر الجزيل فكتب اليه الزمخشري جوابه ولو لا خوف القطيول لكتبت الاستدعاء
 والجواب لكن يقتصر على بعض الجواب هو ما مشى مع اعلام العلماء الاكمل السهام مع مصابيح السما والجوام
 الصفر من الرهام مع الغواصي الغامرة للقيعان والاكمام والسكيت المخلف مع
 خيل السباق والبعثات مع الطير العتاق وما التقيب بالعلامة الاشبه الروح
 بالعلامة والعلم مدينة احد بابيها الدراية والثاني الرواية وانا في كلا التباين
 ذو بضاعة مزجاة ظلي فيه اقلص من ظل حصاة اما الرواية فحديثة لليلاد
 قريبة الاسناد لم تستند الى علماء نخادير ولا الى اعلام مشاهير واما الدراية فثمة
 لا يبلغ افواها وبرض ما يبل شفاهها ثم كتب بعد هذا ولا يغيرنكم قول فلان في
 ولا قول فلان وعد جماعة من الشعراء والفضلاء مدحوا بمقاطيع من الشعر و
 اوردها كلها ولا حاجة الى الاتيان بها هنأ فلما فرغ من امرها كتب فان
 ذلك اغترار منهم بالظاهر الموهو وجهل بالباطن المشاهدة ولعل الذي غرهم
 مني ما رأوا من حسن النصح للمسلمين وتبليغ الشفقة على المستفيدين وقطع المطامع

والمجسطى وفاقه اضعافا كثيرة حتى اوضح له منها رموزا وفهمه اشكالات لم يكن الناس على
 يد ربحها وكان مع ذلك يختلف في الفقه الى اسمعيل الزاهد يقرأ ويبحث وينظر ولما
 توجه النائي نحو خوارزم شاه مامون بن محمد اشتغل ابو علي بتحصيل العلوم كالطبيع
 والالهى وغير ذلك ونظر في الفصوص والشروح وفتح الله عليه ابواب العلوم ثم رغب
 بعد ذلك في علم الطب وتامل الكتب المصنفة فيه وعالج تاديبا لا تكسبا وعلمه حتى فاق
 فيه الاول والآخر في اقل مدة واصبح فيه عديم القرين فقيد المثل واختلف
 ائمه فضلا عن هذا الفن وكبراهة يقرؤن عليه النواع والمعالجات المقتبسة من التجربة
 وسنة اذ ذلك نحو ست عشرة سنة وفي مدة اشتغاله لم يغم ليلة واحدة بكما لها ولا
 اشتغل في النهار بسوى المطالعة وكان اذا اشكت عليه مسألة توضحا وقصد المسجد
 الجامع وصلى ودعا الله عز وجل ان يسهلها عليه ويفتح مغلقها له وذكر عند الامير
 نوح بن نصر الساماني صاحب خراسان في مرض مرضه فاحضره وعالج حتى برئ ^{وتصل}
 به وقرب منه ودخل الى دار كتبه وكانت عديمة المثل فيها من كل فن من الكتب
 المشهورة بايدى الناس وغيرها مما لا يوجد في سواها ولا سمع باسمه فضلا عن
 معرفته فظفر ابو علي فيها بكتب مرعى الاول والاول وغيرها وحصل نخب فوائد ها و
 اطلع على اكثر علومها واتفق بعد ذلك احتراق تلك الخزانة فنقر د ابو علي بها حصلا
 من علومها وكان يقال ان ابا علي توصل الى احراقها لينفر دبغ عزه ما حصله منها و
 ينسبه الى نفسه ولم يستكمل ثمانى عشرة سنة من عمره الا وقد فرغ من تحصيل العلوم
 بأسرها التي عاها الى ان قال ابن خلكان وكان نادرة عصره في علمه وذكاؤه وقصايفه و ^{صنف}
 كتاب الشفاء في الحكمة والنجاة والاشارات والقانون وغير ذلك مما يقارب مائة مصنف
 ما بين مطول ومختصر ورسالة في فنون شتى وله رسائل بدعيمة منها رسالة ^ن في بن قنطرة
 ورسالة سلامان وابسال ورسالة الطير وغيرها وانتفع الناس بكتبه وهو احد فلا ^{سفة}

بیتین و ذکران صاحبهما اوصی ان یکتبا علی قبریه وهما ٥

المی قد أصبحت ضیفک فی الثری	وللضیف حق عند کل کریم
فصب لی ذنوبی فی قرای وناها	عظیم ولا یقری بغیر عظیم

واخبرنی بعض الاصحاب انه رای بحزیرة سواکن تربة ملکها عزیز الدلالة ریحان وعلی قبره ^{مکتوب}

یا ایها الناس کان لی امل	٥	قصری عن بلوغه الاجل
فلتیق الله ربّه رجلا		امکنه قبل موته العمل
ما انا وحدهی نقلت حیث تری		کل الی ما نقلت ینتقل

وكانت ولادة الزمخشري يوم الاربعاء السابع والعشرين من شهر رجب سنة سبع وستين واربعائة بزمخشري ولف في ليلة عرفت سنة ثمان وثلاثين وخمسائة بزمخشري جانيته خوارزم بعد رجوعه من مكة رحمه الله تعالى وزمخشري بفتح الراء والميم وسكون الخاء المعجمة وسكون الشين المعجمة بعد هاء وهى قرية تكبير من قري خوارزم وجرجانية قصبة خوارزم وهى على شاطئ جيحوان كذا فى ابن خلكان

ترجمه ابن سینا رحمه الله تعالى

الرئيس ابو على الحسين بن عبد الله بن سينا الحكيم المشهور كان ابوه من اهل بلخ وانتقل الى بخارا وكان من العمال الكفاة وتولى العمل بقريته من ضياء بخارا يقال لها خرميشنا من امهات قراها وولد الرئيس ابو على وكذلك اخوه بها واسم امه مستاق وهى من قرية يقال لها افشنة بالقرب من خرميشنا ثم انتقلوا الى بخارا وانتقل الرئيس بعد ذلك فى البلاد واشتغل بالعلوم وحصل الفنون ولما بلغ عشرة سنين من عمره كان قد اتقن علم القرآن العزيز والادب وحفظ اشياء من اصول الدين وحساب الهند والجبر والمقابلة ثم توجه نحوهم الحكيم ابو عبد الله الناطلى فانزل ابو الرئيس ابى على عند ذهابه فقرأ عليه كتاب ايساغوجى واحكم عليه علم المنطق واقلیدس

١٤

ستأتم مات الجنول وجزولي بضلع الجديم والزاى وسكون الواو وبعد هاء هذه النسبة
الى جزولة ويقال لها ايضا كزولة بالكاف وهو بطن من البربر مشهور

ترجمة مريسي

يد
ابو عبد الرحمن بشر بن غياث بن ابي كريمة المريسي الفقيه الحنفى المتكلم هو من موالى ز
بن الخطاب رضى الله عنه اخذ الفقه عن القاضى ابي يوسف الحنفى الا انه اشتغل بالكلام
وجرد القول بخلق القرآن وحكى عنه فى ذلك اقوال شنيعة وكان مرجباً والية تنسب
الطائفة المريسية من المرجبة وكان يقول ان السجود للشمس والقمر ليس بكفر ولكنه
العلامة الكفر وكان نياظ الامام الشافعى رضى الله عنه وكان لا يعرف النحو ولحن
لحنافا حشاً وروى الحديث عن حماد بن سلمة وسفيان بن عيينة وابي يوسف
القاضى وغيرهم رحمهم الله تعالى ويقال ان ابا ه كان يهودياً صابغاً بالكوفة وتوفي
فى ذى الحجة سنة ثمان عشرة وقيل تسع عشرة ومائتين ببغداد والمريسي بفتح الميم
وكسر الراء وسكون الياء المثناة من تحتها وبعد هاء سين مهملة هذه النسبة
الى مريسي وهى قرية بمصر كذا فى ابن خلكان وقيل فى هذه النسبة غير ذلك

ترجمة بلخي

ابو القاسم عبد الله بن احمد بن محمود الكعبى البلخي العالم المشهور كان راس طائفة
من المعتزلة يقال هم الكعبيية وهو صاحب مقالات ومن مقالاته ان الله سبحانه و
تعالى ليست له ارادة وان جميع افعاله واقعة منه بغير ارادة ولا مشيئة منها وكان
مركباً للتكلمين وله اختيارات فى علم الكلام وتوفى مستهل شعبان سنة
سبع عشرة وثلاثمائة رحمه الله تعالى والكعبى نسبة الى بنى كعب والبلخي نسبة الى بلخ
احدى مدن خراسان ابن خلكان

المسلمين وله شعر ثم ذكر قصيدته المشهورة في النفس ثم قال وفصلاً كثيرة مشهورة
وكأنت ولادته في سنة سبعين وثلاثمائة في شهر صفر وتوفي بجمندان يوم الجمعة
من شهر رمضان سنة ثمان وعشرين وأربعمائة ودفن بها وحكي شيخنا عز الدين
أبو الحسن علي بن الأثير في تاريخه الكبير أنه توفي بأصبهان والاول أشهر رحمه الله
تعالى وسيناء بكسر السين المهملة وسكون الياء المثناة من تحتها وفتح النون وبعد
الف همدودة

ترجمته جز ولي رحمه الله تعالى

نحو

أبو موسى عيسى بن عبد العزيز بن بليخت بن عيسى بن يونس ماري الجزي ولي اليزدكتنى
كان أماً ما في علمه الخوا كثير الاطلاع على دقائقه وغريبه وشاذة وصنف في المقدمة
التي سماها بالقانون ولقد اتى فيها بالعجائب وهي في غاية الايجاز مع الاشتغال
على شئ كثير من النحو ولم يسبق الى مثلها واعتنى بها جماعة من الفضلاء فشرحوها
ومنهم من وضع لها امثلة ومع هذا كله فلا تفهم حقيقتها واكثر النخاة من لم يكن
قد اخذوها عن موقف يعترفون بقصور انفاهم عن ادراك مرادها منها فانها
كلها رموز واسارات قال ابن خلكان ولقد سمعت من بعض ائمة العربية المشار
اليه في وقته وهو يقول انا ما اعرف هذه المقدمة وما يلزم من كونى ما اعرفها ان
لا اعرف النحو بالجملة فانه ابدع فيها وسمعت ان له مالى في النحو ولكنها لم
تشهر ورايت له مختصراً لفسر لابن جني في شرح ديوان المتنبي ويقال انه كان لا
يدرئ شيئاً من المنطق ودخل الديار المصرية وقرأ على الشيخ أبي محمد بن بوي
وقد نقل عنه شيئاً في المقدمة المذكورة ان قال وتوفي الجزي في سنة عشر وستمائة
بمدينة مراکش رحمه الله تعالى هكذا سمعت جماعة يذكرون تاريخ وفاته ثم فقت
على ترجمته وقد رتبها أبو عبد الله بن الأبار القضاعى فقال في سنة ست اوسبع و

ترجمه هارون الرشيد رحمه الله تعالى

قال الامام اليافعي رضي الله عنه في رواية الجحان وفيها اي في سنة ثلاث وتسعين
وأمة توفي الخليفة ابو جعفر هارون الرشيد بن المهدي محمد بن المنصور عبد الله
بطوس وكانت ولايته ثلاثا وعشرين سنة ومولده بالري سنة ثمان واربعين
وأمة روى عن ابيه وجده ومبارك بن فضالة وجم مرات في خلافة وغاز عدة
غازات حتى قيل فيه

فبا الحرمين واقصى الثغور

افمن يردن لقاك او ترده

وكان شهما شجاعا حازما جوادا امدا وحافيا بين سنة وتخشع وقيل كان يصلى
في اليوم مائة ركعة ويتصدق في كل يوم من صلب ماله بالف درهم وكان يخضع
لل كبار ويتادب معهم ووعظه الفضيل وابن السالك وغيرهم وله مشاركة في الفقه
وبعض العلوم والادب وانهمالك على اللذات ولقيان الجوارى الفائقات الجمال
وسماع اشعار مغادلاتهن بلسان الخيال ما نظمها الشعراء من الابيات النفائس وقد
ذكر شيئا في ترجمة ابى نواس وكذلك في ترجمة الاصمعي ذكر اشياء كثيرة جرت له
معه ومع غيره فيها عجائب وغرائب *

ترجمه زبير بن جبر رحمه الله تعالى

ام جعفر زبير بن جعفر بن ابى جعفر المنصور عبد الله بن محمد بن علي بن عبد الله
بن العباس بن عبد المطلب بن هاشم وهي ام الامين محمد بن هارون الرشيد و
كان لها معروف كثير وفعل خير وقصتها في حجازها وما اعتمدت في طريقها مشهورة
فلا حاجة الى شرحها قال الشيخ ابو الفرج بن الجوزي في كتاب الالقاب انها سقت
اهل مكة الماء بعد ان كانت الراوية عندهم بدينا وانها اسالت الماء عشرة اميال
بخط الجبال ونحت الصخر حتى غلغلت من الحبل الى الحرم وعملت عقبة البستان

ترجمة جيبائي

١٥٨

ابو علي محمد بن عبد الوهاب بن سلام بن خالد بن حمران بن مابلان مولى عثمان بن عفان
 رضي الله عنه المعروف بالجيبائي احد ائمة المعتزلة كان اماما في علم الكلام واخذ
 هذا العلم عن ابي يوسف يعقوب بن عبد الله الشحام البصري رئيس المعتزلة بالبصرة
 في عصره وله في مذهب الاعتزال مقالات مشهورة وعنه اخذ الشيخ ابو الحسن
 الاشعري شيخ السنة علم الكلام وله مع منازعة روتها العلماء فيقال ان ابا الحسن لهذا
 سأل استاذة ابا علي الجيبائي عن ثلاثة اخوة احد هو كان مؤمنا براتقيا والثاني كان
 كافرا فاستفاد شقيا والثالث كان صغيرا فماذا نكف حالهم فقال الجيبائي اما الزاهد ففى
 الدرجات واما الكافر ففى الدرجات واما الصغير فمن اهل السلامة فقال الاشعري
 ان الاد الصغير ان يذهب الى درجات الزاهد هل يؤذن له فقال الجيبائي لا لانه يقال
 له ان اخاك اما وصل الى هذه الدرجات بسبب طاعته الكثيرة وليس لك تلك
 الطاعات فقال الاشعري فان قال ذلك الصغير التقصير ليس منى فانك ما اقيمتى ولا
 اقدرتني على الطاعة فقال الجيبائي يقول الباري جل وعلا كنت اعلم انك لو بقيت
 لعصبت وصرت مستحقا للعذاب الا ليم فراعيت مصلحتك فقال الاشعري فلو قال
 الاخ الكافر يا الله العالمين كما علمت حاله فقد علمت حالى فلم راعيت مصلحتى وبنى
 فقال الجيبائي للاشعري انك مجنون فقال لا بل وقف حمار الشيخ في العقبة وانقطع الجيبائي
 وهذه المناظرة دالة على ان الله سبحانه خص من شاء برحمته وخص آخر بعداياه
 وان افعاله غير معللة بشئ من الاغراض قال ابن خلكان ورايت في كتاب المسالك
 والممالك لابن حوقل في فصل خوزستان ان جيبى مدينة ورستاق عريض مشتبك
 العمائر بالخل وقصب السكر وغيرها قال ومنها ابو علي الجيبائي وكانت ولادته فسنه
 خمس وثلاثين ومائتين وتوفي في شعبان سنة وثلاثمائة رحمه الله تعالى *

تھی البدع و اظہر السنہ دہ بعضہم فی النعم فقال له ما فعل الله بك قال غفر لي
 بقليل من السنۃ احييتہ و زدوۃ ایضا کانه بین یدی الله تعالی فقليل له ما
 تصنع ههنا قال انتظر محمد ابني اخاصمه الى الله الحكيم الکریم العظیم و کان
 المتوکل قد اسر فی سنۃ ست و ثلاثین و مائتین بھدم قبر الحسين رضی الله
 تعالی عنه و ھدم ما حوله من الدور و ان یعمل مزارع و یحراث و منع الناس عن زیارۃ
 و بقی صحراء و کان معروفا بالنصب قتال المسلمون لذلك و کتب اهل بغداد شتمہ
 علی الحیطان و ھجاء الشعر و دعبل و غیرہ و فی ذلک یقول یعقوب بن السکیت و
 قیل ھو للبسامی

تالله ان كانت امیة قد ماتت	قتل ابن بنت نبيها مظلوما
فلقد اتاه نبوا بیه بمثلہ	هذا لعرك قبرة مهدوما
اسفوا علی ان لا یكونوا اشارکلو	فی قتله فتتبعوا رمیما

ترجمہ قسطلانی رضی اللہ عنہ

شہاب الدین احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن الحسین القسطلانی المصری الشافعی ولادت
 انکی ۸۵۰ھ ہجری بامہوین ذی قعدہ کو مصر میں ہوئی ابتدائی نشوونما میں مشغول بعلوم قراءت ہوئی سائنس
 قراءت میں یاد کر لین بعد کو اور فنون میں مشغول ہوئے صحیح بخاری کو پانچ مجلس میں احمد بن عبد القادر
 سادی پر پڑھا جامع عمری میں درس و وعظ کا شغل رکھتے تھے ایک عالم الکا وعظ سننے کو جمع ہوتا تھا
 اس باب میں اپنے وقت کے بنی نظیر تھے انکی بات پراثر ہوتی تھی بعد مدت دراز کے تصنیف کا شوق
 ہوا تصانیف مقبولہ اسے یادگار رہیں بزرگتر انکی تصانیف کی شرح بخاری شریف کی ہے دوسری
 مواہب لدنیکہ اپنے باب میں بے عدیل ہے انکے سوا سات کتابیں اور اتحاف میں ذکر کی ہیں شیخ
 جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کو اسے شکایت تھی کہتے تھے کہ انہوں نے میری کتابوں سے مواہب لدنیہ
 میں مدلی بدون اعلام اس امر کے کہ میری کتابوں سے نقل کرتے ہیں یہ بات ایک نوع کی خیانت ہے

فقال لها وكيلا يلزمك نفقة كثيرة فقالت اعلمها ولو كانت ضربة فاس بديناك روانه
كان لها مائة جارية يحفظن القرآن ولكل واحدة ورد عشر لقرآن كان يسمع في قصرها
كدهوى النخل من قراءة القرآن وان اسمها امته العزيز ولقبها جدها ابو جعفر المنصور
زبيدة لبضا ضمتها ونضارتها قال الطبري في تاريخها عرس بها هارون الرشيد في
سنة خمس ومائتين ومائة وكانت وفاتها سنة ست عشرة ومائتين في جمادى
الاولى ببغداد رحمه الله تعالى وتوفي ابوها جعفر بن المنصور في سنة ست
وثمانين ومائة رحمه الله تعالى انتهى من ابن خلكان رحمه الله تعالى قال الامام اليا فاع
رضي الله عنه في مرآة الجنان وهذه العين المذكورة التي اجرتها آثارها باقية
مستلمة على عمارة عظيمة هما يتنزه برؤيتها على يمين الذهاب الى منى من مكة
ذات بنيان محكم في الجبال تقصر العبارة عن وصف حسنه وينزل الماء منه الى
مصنع تحت الارض عميق ذي دبح كثيرة جدا الا يوصل الى قوارة الا بهبوط كثير
كالبرسيم انه المظلمة يفرغ بعض الناس اذا نزل فيه وحدها فاضلا عن

الليل انتهى

ترجمه متوكل رحمه الله تعالى

جعفر بن محمد المتوكل على الله بن المعتصم بن الرشيد بويع له بالخلافة بعد
موت اخيه الواثق وذلك في ذي الحجة سنة اثنتين وثلاثين ومائتين وقتل
سنة سبع واربعين ومائتين وكان اسمر مليح العينين نحيف الجسم خفيف
العارضين ولما استخلف اظهر السنة وتكلم بها في مجلسه وكتب الى الافاق
برفع المحنة واظهار السنة وسبط اهلها ونصرهم وقال ابراهيم بن محمد
السيبي قاضي البصرة الخلفاء ثلاثة ابوبكر الصديق رضي الله تعالى عنه قاتل
اهل الردة حتى استجابوا وعمر بن عبد العزيز رد مظالم بني امية والمتوكل

فی الفقہ انکی ولادت ۶۲۶ھ ہجری میں ہوئی اور اول ربیع الاول ۶۸۳ھ کو اسکندریہ میں وفات پائی
رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف

ترجمہ ابو الفضل عراقی رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو الفضل زین الدین الحافظ الامام الکبیر عبدالرحیم بن الحسین بن عبدالرحمن العراقی حافظ العصر ولادت انکی
منشأۃ المہرانی میں مابین مصر و قاہرہ کے ماہ جمادی الاولیٰ ۵۲۵ھ ہجری میں ہوئی انہوں نے فن حدیث
شریف کا اعتقاد و اہتمام کیا اوسمیں بارع و فائق ہوئے اور یہاں تک مستقیم ہوئے کہ معرفت علوم میں
اونکے عصر کے شیوخ اونپر نہا کرتے تھے جیسے سبکی و علائی و ابن کثیر وغیرہم اسنوی نے اسنہ معات میں
نقل کیا اور بحافظ العصر انکا وصف کیا اسی طرح ابن سید الناس نے انکے ترجمہ میں انکی بہت کچھ
تعریف توصیف کی ہے فن حدیث میں انکی مؤلفات بدیعہ ہیں جیسے الفیہ کہ مشہور آفاق ہے اور اسکی
شرح اور نظم اقراح اور تخریج احادیث احیاء العلوم اور تکرار شرح ترمذی لابن سید الناس ۹۳۳ھ میں
املا شدوع کیا حق تعالیٰ نے انکے سبب سنت املا کو بعد اسکے کہ پرانی پڑ گئی تھی از سر نو زندہ
کیا پس انہوں نے چار سو مجلس سے زیادہ املا کیا تا صالح متواضع تنگ معیشت تھے آٹھویں شعبان
۶۲۶ھ میں انتقال فرمایا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے انکے مرثیہ میں ایک قصیدہ طویل فی کمالہم تحائف میں اونکے
اشعار کو نقل فرمایا ہے رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ

نور الدین علی بن محمد سلطان القاہری الرومی الفقیہ الحنفی سید محمد بن ابی کبر الباعلی علوی نے انکا ترجمہ
عقد الجواہر والدررین یون لکھا ہے کہ علی قاری جامع علوم عقلیہ و نقلیہ و متفلسف تھے سنت نبویہ سے
جاہلہ اعلام و مشاہیر اولی الحفظ و الافہام سے ایک شخص تھے ہر اہل علم میں پیدا ہوئے اور طرف کمال مظہر
کے رحلت کی خاتمۃ المحققین احمد بن حجر ہیتمی کی سے اخذ کیا چند فنون میں صاحب تصانیف کثیرہ ہیں منجملہ
اونکے یہ کتب ہیں شرح مشکوٰۃ شرح الشامل شرح الوتر و الجزیرہ شرح علی شرح النخبہ اصول حدیث میں
شرح شفا و الطبیبہ اور قاموس کی تلخیص کی اور اوسکا نام ناموس رکھا الاثر الجنبیہ فی اسماء الحنفیہ شمع

نقل میں اور ایک شتمہ کتمان حق کا بھی ہے جب یہ شکایت شائع ہوئی تو شیخ الاسلام بن الدین زکریا کے حضور میں محاکمہ ہوا سیوطی نے قسطلانی کو بہت جگہ الزام دیا منجملہ اونکے یہ کہا کہ انہوں نے مواہب میں چند جگہ بیہقی سے نقل کیا ہے مؤلفات بیہقی سے انکے پاس کتنی مؤلف ہیں یہ پتا بتائیں کہ اون مؤلفات سے کون مؤلف میں دیکھ کر انہوں نے نقل کیا ہے قسطلانی یقین موضع نقل میں عاجز ہوئے سیوطی بولے کہ یہ نقلیں میری کتابوں سے کی ہیں اور میں نے بیہقی سے کی ہیں پس واجب تھا کہ یوں کہتے کہ نقل السیوطی عن البیہقی کذا وکذا تاکہ میرے استفادہ کا حق بھی بجا آئے اور تصحیح نقل کے عہدے سے بھی فارغ الذمہ ہو جاتے قسطلانی ملزم ہو کر مجلس سے اڑھ گئے ہمیشہ دل میں رکھتے تھے کہ شیخ جلال الدین سیوطی کے دل سے اس کدورت کو دور کریں یہ بات اونکو میسر نہیں ہوئی تھی ایک دن باین قصد شہر مصر سے روضہ تک کہ دور دراز مسافت ہے پیادہ گئے اور سیوطی کے دروازے پر کڑے ہو کر دستک دی شیخ نے پوچھا تو کون ہے کہا میں ہوں احمد کہ برہنہ پا و برہنہ سر متارے دروازے پر کڑا ہوں تاکہ تم مجھے دل کی کدورت دور کرو اور راضی ہو جاؤ شیخ نے گھر کے اندر سے جواب دیا کہ میں دل کی کدورت دور کی لیکن نہ دروازہ کھولا نہ ملاقات کی وفات قسطلانی کی شب جمعہ ساتویں محرم ۹۲۳ ہجری کو قاہرہ مصر میں ہوئی بعد نماز جمعہ کے جامع انہرین اور شہر نماز پڑھی مدرسہ عینیہ میں جو کہ اونکے پڑوس میں تھا دفن کر دیا کذا فی البستان اس حکایت کو شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ بھی زائد المتقین میں باختصار لائے ہیں کذا فی الاتحاف *

ترجمہ ابن المنیر رحمہ اللہ تعالیٰ

العلامة ناصر الدين ابو العباس احمد بن محمد بن منصور الجذامي الاسكندراني يه ابيك امام بين ائمة المتبحرين علوم تفسير وفقه واصول ونظر عربيت وبلغت والنسابة انهمون نے ایک جماعت سے اخذ کیا ہے منجملہ اونکے ابن الحاجب ہیں شیخ عزالدین بن عبد السلام رحمہ اللہ نے فرمایا ہے الدیاد المصریہ تفہیم برجلین فی طریقہا ابن دقیق العید بقوص وابن المنیر بالاسکندریۃ منجملہ انکی تصانیف کے یہ کتب ہیں تفسیر قرآن انتصاف من الکشاف اسرار مناسبات تراجم البخاری مختصر التہذیب

کشف الظنون نے اول کا تفصیلاً ذکر کیا ہے تاریخ کتاب مذکور شب چہار شنبہ سترہویں تاریخ ماہ شعبان
۹۸۰ھ ہجری ہے

ترجمہ مولانا الشیخ عبدالحق المحدث الدہلوی رضی اللہ عنہ

ابوالمجد الشیخ عبدالحق بن سیف الدین بن سعد الدنکرک الدہلوی البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ خود حضرت اپنے
حال خاتمہ اخبار الاخیار میں یوں تحریر فرمایا ہے کہ میں چار سالہ تھا کہ میرے والد نے اس گروہ کی باتیں
اس حقیر کے کام جان میں ڈال کر تربیت باطنی کو شفقت ظاہری کا ضمیمہ کیا اونہیں سے بعض باتیں
با خصوصیات وقت اب تک خزنہ خیال میں رہی ہیں خالی غراست منین ہیں اور اونہیں غریب تر بات
یہ ہے کہ فقیر کو اپنے دودھ چھڑانے کی حالت کہ مدت عمر دواڑائی سال کی ہوگی ایسی دل میں ہے کہ گویا کل
کی حکایت ہے وہ قرآن مجید سے سبق در سبق لکھتے اور میں پڑھتا تھا اسی قدر سیکھ کر دو تین ماہ میں
قرآن شریف تمام کر لیا اور مقدار ایک ماہ میں قدرت کتابت کی اور سلیقہ انشا کا پیدا ہو گیا نظم و اشعار
کی کتابوں سے شاید چند جزو بوستان و گلستان و دیوان حافظ سے تعلیم کئے ہوں بعد ختم قرآن شریف کے
میزان صرف یاد کر ائی مصباح و کافیہ تک خود تعلیم فرمائی اور کتب دارشاد سے میں نے شاید ایک جزو طے کیا
تھا بارہ برس کا تھا کہ میں شرح شمسیہ شرح عقائد پڑھتا تھا پندرہ برس کی عمر میں مختصر مطول پڑھ لیا
بعد اسکے قرآن شریف کے حفظ کی بھی مجھے توفیق ہوئی اور اسی قیاس پر سائر کتب پر میں نے عبور کر لیا سات
آٹھ برس کی مدت تک بعض دانشمندان ماوراء النہر کے درس کا ملازم رہا وہ کہتے تھے کہ ہم تجھے استفاد
ہیں ہماری تحفہ کوئی منت نہیں ہے لڑکا پن سے میں نہیں جانتا ہوں کہ کیل کیا چیز ہے نیند کیا ہے
آرام کیا ہے آسائش کیا ہے ہرگز شوق کسب علم میں کما نا وقت پر نہیں کمایا اور نیند محل میں نہیں کی
سردی گرمی میں مدرسہ دہلی کی طرف کہ دو میل دور ہے جاتا تھا اور سائے چراغ میں جز کینچا تھا اور باوجود
احاطہ اوقات کے مطالعہ و بحث میں جو کچھ شروح و حواشی سے نظریں آتا تھا اسکا لکھ کر مقید کر لینا ضروری
وقت سے تھا چند بار پگڑی اور سر کے بالونین چراغ سے آگ لگ گئی اور اسکی حرارت حجرہ داغ میں پہونچنے
تک مجھ کو خبر نہیں اور باوجود اسکے کثرت صلوٰۃ و اوراد و شب خیزی و مناجات میں بھی بربانہ طفولیت

ثبات البخاری نزہۃ الخاطر فی ترجمۃ الشیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ لیکن سبب اعتراض کہ نیکے اسمہ پر خصوصاً
امام شافعی اور انکے اصحاب پر متعن ہوئے اور امام مالک رحمہ اللہ پر مسئلہ ارسال یدین فی الصلوۃ میں
اعتراض کیا اور اس باب میں ایک سالہ لکھا پس شیخ محمد مکین نے اسکا جواب دیا اور انکے اعتراضات
کو انہیں پر رد کر دیئے ولما تاجد مولفانہ لیس علیہا انوار العلم ومن ثم نہی عن مطالعتهما کثیر من العلماء
والاولیاء وتوفی فی ستہ اربع عشرۃ والذات انتی کلامہ جناب توفیق دام مجددہ لے اتحاد النبلاء میں فرمایا
ہے کہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے ان رسالوں کا جواب الجواب دیا ہے اور انکی تصانیف سے قریب چالیس
رسالوں کے انکے خط خاص کے فقہ وحدیث میں میرے پاس ہیں شرح فقہ اکبر اور حزب اعظم انکے
اشہر مؤلفات ہیں انکی ساری تالیف مقبول اور اہل علم میں متداول ہے پس اوپر نو علم نہونے کے
کیا معنی ہیں بلکہ فقہامی حنفیہ میں کم کوئی شخص ان جیسا منصف مزاج محقق طبع اس دور میں اوٹھا
تحریر عبارت عربی میں انکا ایک طرز خاص اور ایک طرز مخصوص ہے کہ جز کے جز ایک وضع کے مسجع و
لکھتے ہیں اور تحقیق فقہ وحدیث اور دریافت علوم کلام ومعقول میں ید طولی رکھتے ہیں انکی ہر
کتاب سے تہ تحقیق نمایاں ہے اور دست گاہ انکی اوس علم میں عیان ہے انکا اعتراض ارسال
مالک رحمہ اللہ پر اور اصحاب امام شافعی رحمہ اللہ پر بعض مسائل میں کچھ براہ عصبتیت و ہوا نہیں ہے
بلکہ اسلئے ہے کہ اولاً اسکے خلاف پر واضح ہیں اس قسم کا اختلاف جمیع اصناف علماء میں قدیماً
وحديثاً موجود ہے کچھ مخصوص انکے ساتھ نہیں ہے زاد المتقین میں بیکر شیخ علی متقی رحمہ اللہ
تعالیٰ لکھا ہے کہ مروی بود از اہل عجم خوش خطا اور ملا علی قاری گویند بلا حفظ فضیلت و اہلیت و
افلاس او تفسیر جلالین بدو از دہ جدید خریدند و ہنوز میگفتند کہ عجائب مشقت کشیدہ ست زیارہ
می توان گرفت و تفسیر مذکور بخط اہل مکہ بیک جدید ہم میرسد انتہا کذا فی الاتحاف

صاحب طریقہ محمدیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ

۱۶۲

محمد بن پیر علی المعروف ببرکلی المتوفی ۹۸۱ ہجری یہ کتاب مفید و معتبر ہے اول اسکا یہ ہے
الحمد للہ الذی جعلنا امتہ وسطا خیر الامم الخ علماء نے اسکی بہت سی شرحیں لکھی ہیں صاحب

واقع ہے آپ کی اشہر کو لغات سے لغات شرح مشکوٰۃ عربی میں اور اشعۃ اللغات فارسی میں اور شرح
سفر السعادت اور اخبار الاخیار و مدارج النبوت و ما ثبت بالسنہ و چہل رسالہ و جذبا لقلوب الی غیر ذلک
ہیں آپ کی اطلاع اور عبور کتب فقہ حنفیہ پر اتنا ہے کہ اوسکا بیان نہین کر سکتے ہیں جناب توفیق
دام مجیدہ فرماتے ہیں کہ میں مرقد شریف کی زیارت سے مکر فیضیاب ہوا ہوں ایک عجیب کشش و دوستگی
غریب اوس مقام میں پائی آپ کی تالیفات بلاد ہند میں قبول و شہرت تام رکھتی ہیں اور سب کے سب
نافع و مفید ہیں شعر کی طرف بھی میل خاطر رکھتے اور حقی تخلص فرماتے تھے منجملہ آپ کے اشعار شہر میں

حقی کجا و صحبت کس کو خیال دوست	دارد بخود چو مردم دیوانہ عالمے
حقی بیان شوق بیایان نہی رسد	کو تہ ساز قصہ دور و دراز را

آپ کا ایک قصیدہ ہے نعت نبوی میں قریب ساٹھ بیت کے کہ دینے میں پہونچنے کے بعد بارگاہ عالی جا
عالم پناہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں پڑا گیا ہے اول اوسکا یہ ہے ۵

بیا اسی دل دمی از ہستی خود ترک نہ کن	مینگل چشم بر صورت نظر در عین معنی کن
--------------------------------------	--------------------------------------

جناب توفیق دام مجیدہ کو آپ کے الفاظ و عبارت کے ساتھ عجیب فریفتگی ہے اور ایک غریب تعلق روحانی ہے
اسی لئے اپنی تالیف میں کئی جگہ آپ کا ترجمہ تحریر فرمایا ہے اور بہت کچھ مدح و ثناء کی ہے حقیقت میں
حضرت شیخ رحمہ اللہ ایسے ہی بابرکت شخص ہیں کہ مسلمان کو اللہ سے محبت رکھنی چاہئے انکی محبت رکھنا
لہذا فی اللہ ہے اس قسم کی محبت عالم آخرت میں نافع ہوگی اور اجر عظیم کا ثمرہ دیگی ای اللہ تو ہمارے
اور اپنے دوستوں کی محبت عطا فرما اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین اور جو لوگ تیرے دوستوں سے براہ عصیت
و ہوا ہی نفس و خود پرستی بغض رکھتے ہیں انکو ہدایت کر اور انکے قلب سے حجاب ہوا کو دور کر دے اور صراط
مستقیم پر لگا دے تو ہر شئی کر سکتا ہے آمین

ترجمہ صاحب مجمع البحار رضی اللہ عنہ	
-------------------------------------	--

محمد بن طاہر الفتنی مولف مجمع البحار فی غریب الحدیث خادم حدیث نبوی و ناصر سنن مصطفوی ہیں بلدہ
نہروالہ میں ۱۴۱۵ھ ہجری کو پیدا ہوئے علوم و فنون کی تحصیل و تکمیل اپنے عصر کے عظام و فضلا اس کی

ایسا جد واجتہاد وجود میں آتا تھا کہ لوگ حیران ہوتے تھے اب تک تعلیم و افادہ معاذ اللہ بلکہ تعلم و استفادہ میں لمبر کرتا ہوں حضور و جمعیت میری موقوف اختلاط خلق کی نہیں رہی ہے ذکر و یاد و عمر و سہمی کہ تراکیب بخوبی مذکور ہوتے ہیں ملال میں ہوں اور بحکم وصیت پدر کہ میگفت ہاں تا ملاسی خشک و ناہموار بناشی ہمیشہ عشق و محبت کا دم مارتا ہوں چارہ گریچا رنگان نے مجھ کو اپنی طرف بلایا اور اپنے گھر کی طرف کیپنا جو کچھ کہ انعام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں بشارت پائی ہے اسکا اشارہ نہیں کر سکتا ہوں طریقت میں مرید سید موسیٰ کا اولاد شیخ جیلانی سے طریقہ علیہ قادریہ میں ہوں انتہی ملخصاً آپ کی لوح سنگ مزار پر چند سطریں لکھی ہوئی ہیں کہ وہ آپ کے احوال کی محصل ہیں یہاں تاثر الکلام تاریخ بگرام سے نقل کیا جاتا ہے ابوالمجد عبدالحق نے مبادی شعور سے طاعت حق و طلب علم کے واسطے کم باندھی نزدیک باوان بلوغ اکثر علوم دین حاصل کر لئے بائیس برس کی عمر میں اون سے فارغ ہو گئے اور کلام مجید حفظ کر لیا مسند افادہ پر جلوس فرمایا عفو ان جوانی ہی میں جاذبہ الہی آپہونچا کبارگی یار و دیار سے دل او کبیر کر حرمین شریفین کی طرف متوجہ ہوئے ایک مدت مدید اون مقامات شریفہ میں اقامت گزین رہے اقطاب زمان اور اولیاء کبار کی صحبت میں رہ کر ودائع ارجمند اور خصص ارشاد طالبون کے ساتھ اختصاص پایا علاوہ اسکے فن حدیث شریف کی تکمیل کر کے بہت سے برکات لیکر وطن مالون کی طرف مراجعت فرمائی باوان سال جمعیت ظاہر و باطن حکمران اولاد اور طالبون کی تکمیل بجالائے اور نشر علوم خصوصاً علم شریف حدیث میں اوس طور پر مشغول رہے کہ دیار عجم میں متقدمین و متاخرین علماء سے کسی کو میسر نہوا فنون علیہ خاصۃ فن حدیث شریف میں ایسی معتبر کتابیں تصنیف کیں کہ علماء زمان اونکے ساتھ اعتناء کر کے اپنا دستور العمل رکھتے ہیں اور خواص و عوام اہل دانش جان سے اونکی خریداری کرتے ہیں رانکی تصانیف چوٹی بڑی سومجلد کو اور بحسب شمار ابیات پانصد ہزار کو پہونچتے ہیں ماہ محرم ۹۵۰ھ ہجری میں آپ کی ولادت ہوئی اور ۹۵۸ھ ہجری کو تمام آگئی و کشادہ پیشانی عالم قدس کو شریف لیکئے تاریخ ولادت شیخ اولیا اور تاریخ رحلت فخر العالم ہے انتہی کلاماً آپ کا مقبرہ شریف دہلی میں کنادرہ حوض شمس پر

لاش کو مالوہ سے پٹن میں لاکراونگے اسلام کے مقابلہ میں فن کر دیا کذا فی تاثر الکلام تاریخ بلگرام السید
 آزاد رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ اور حاجی رفیع الدین خان مراد آبادی مولف قصر الآمال نے حالات الحرمین میں
 لکھا ہے کہ جس وقت اکبر بادشاہ پٹن میں واسطے ملاقات شیخ محمد طاہر کے کہ اس وقت میں علوم ظاہر و باطن
 میں منجملہ اکابر عہد کے تھے آیا تو کہا کہ آپ کوئی خدمت فرماؤ شیخ نے فرمایا کہ میری آرزو یہ ہے کہ میرے کو
 میں سے اگر کوئی تمہارے پاس یا تمہارے لڑکوں کے پاس آوے تو اس کو اپنی طرف راہ مست
 رو اور نکال دو اور بعد از توقف فرمایا کہ میرا یہ کہنا فائدہ نہیں رکھتا ہے وہ آئیں گے اور تم ان کو
 راہ دو گے آخر کو ان کے پوتوں میں سے ایک نزدیک عالمگیر بادشاہ کے آیا اور لقب بشیخ الاسلام
 اور جابہ عظیم پائی انتہی مرزا رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ایک شخص ان کے اخلاص میں سے شیخ عبد القادر بن شیخ
 ابوبکر مکہ معظمہ کے مفتی تھے علم و فضل و فصاحت و بلاغت خصوصاً نقاہت میں ممتاز عصر تھے
 سالما انقاسی حرم محترم کی مسند پر سر بلند رہے انکی تالیفات سے ایک فتاویٰ ہے چار مجلد میں اور
 نسخہ منشآت ۳۰۰ ہجری میں انتقال کیا شیخ عبد اللہ طرفہ انصاری مکی شافعی ان کے استاد تھے
 شاگرد کی طرح میں ایک قصیدہ نظم کیا او میں شیخ محمد طاہر ان کے دادا کا نسب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
 عنہ کی طرف پہنچا کر کہتے ہیں ۵

قد کان جدایک بل ضریحہ	من اوحدا العلماء والفضلاء
اعنی محمد طاہر من منجی	الصدیق حقیقہ بغیر صراء

لیکن محمد طاہر اتفاقاً جمہور قوم بوہرہ سے ہیں اور کلام شیخ عبد الحق رحمہ اللہ تعالیٰ کا اخبار بالاخیر میں یہی
 تصریح کرتا ہے بعض کہتے ہیں کہ صدیقی باعتبار نسب کے مان کی طرف سے تھے بعض نے یوں کہا کہ جہت
 اعتقاد سے تھے چونکہ شیعہ خود کو حیدری کہتے ہیں اور انہوں نے اپنے آپ کو صدیقی کہا انتہی کلامہ جناب
 توفیق امتحان النبلاء میں فرماتے ہیں کہ قول ثانی ارجح معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ نسب ان سے نہیں
 ہوتا ہے بلکہ یا ہے ہوتا ہے خصوصاً شیخ محمد طاہر جیسے عالم محقق سے اس کا اعتبار کرنا بہت بعید ہے
 لیکن طرفہ کا بیت مذکور میں حقیقہ بغیر مراد ناظر ہے صحت میں اس کی صدیقیت کی قطع نظر اس سے کہ مان

جیسے استاذ الزمان ملامتہ و مولانا شیخ ناگوری و شیخ برہان الدین مہمودی و مولانا یاسین السوہی بعدہ حریم
 شریفین کا سفر کیا وہاں کے دیار کرامت آثار کے علماء و مشائخ سے استفادہ و استفادہ فرمایا جیسے شیخ
 ابو عبد اللہ زبیری و سید عبد اللہ مدنی و شیخ عبد اللہ حضرمی و شیخ جبار الدکی و شیخ ابن حجر مکی صاحب صواعق
 محرقہ و شیخ علی مدنی و شیخ بن خوردار سندھی و شیخ ابو الحسن البکری المکی خصوصاً ماشیہ محفل فیض منزل شیخ اجل
 علی بن حسام الدین متقی سے بہت فیض حاصل کئے اور فائز بسعادت ارادت ہوئے پہر وطن اصلی
 کی طرف مراجعت فرمائی اور ہنگامہ افادہ علوم و اعلا کلمۃ الحق کا گرم کیا اور تصانیف نفیسہ مدیہ میں
 مشغول ہوئے بمجلہ اوکی کتاب مجمع البحرین کہ اس سے شیخ علی متقی رحمہ اللہ اپنے شیخ کی خدمت کا
 توسل کیا اور اسکے دیباچہ میں ثنائی بلیغ اوکی کی ہمیشہ حسب وصیت شیخ خود واسطے امداد نسخہ نویسان
 علوم کے سیاہی حل کیا کرتے تھے یہاں تک کہ وقت درس کے بھی اس کے حل کرنے میں مشغول رہتے تھے
 تاکہ ہاتھ بھی کام میں رہے انہوں نے بواہر مدویہ کی شکست میں کہ ان کے ہم قوم تھے اور اقتدا
 سید محمد جوہوری مدعی ہدایت کا کرتے تھے مثل اپنے استاذ کے کمر باندھی اور عہد کیا کہ جب تک اوکی
 پیشانی سے بدعت کا داغ نہ دھو ڈالیں تب تک سر پر گڑی نہ باندھیں جس وقت اکبر بادشاہ نے ۹۰۸ھ ہجری
 میں گجرات کو مسخر کیا تو پٹن میں شیخ سے ملاقات ہوئی بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے شیخ کے سر پر دستار
 باندھی اور کہا کہ باعث ترک دستار کا ہمارے کان میں پہونچا دین تین کی نصرت ہمارے ارادے کو
 موافق میرے ذمہ معدلت پر لازم ہے اوسی سال حکومت گجرات کے خان اعظم میرزا عزیز کو کے سپرد
 ہوئی اوس کی اعانت سے اکثر رسوم بدعت کے منہدم ہو گئے لیکن عنقریب صوبہ گجرات عبدالرحیم خانان
 پر قرار پایا اوسکی حمایت سے پہر طائفہ مدد و یکمین سے کو دپڑے شیخ نے سر سے پگڑی اتار ڈالی اور
 اگرہ کا ارادہ کیا کہ اس ماجرے کو اکبر بادشاہ کے کان تک پہونچائیں اور کوئی تدارک عمل میں لائیں
 شیخ وجیہ الدین علکو نے ہر چند بطریق کنایہ منع کیا اور فرمایا کہ عالم مظہر اسماعیلی و جمالی ہے ہر اسم کے
 آثار و احکام کا حفظ کرنا صراط مستقیم ہے یہ بات کچھ سود مند نہ ہوئی کوچ کر دیا ایک جماعت مخالفوں
 کی پیچھے لگی مابین اومین و سارنگپور کے شیخ کو شہید کر ڈالا یہ حادثہ ۹۱۶ھ ہجری کو واقع ہوا شیخ کے

اور متصف بفضائل دینیہ ہیں انکے رسوم و عادات بسبب تاکید علماء و اکابر دین کے کہ اس قوم میں
 گزرے ہیں اکثر موافق سنت کے ہیں شیخ محمد طاہر مذکور بھی انہیں سے تھے زبان سابق میں ہر دو فریق
 باہم مختلط رہتے تھے کسی طرح کا امتیاز اونکے میان میں نہ تھا شیخ محمد طاہر پٹن میں اور سید جعفر احمد آباد میں
 دو عالم بزرگ تھے باشارہ نبویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام دونوں فریق کو ایک دوسری سے جدا کر دیا اور اس
 باب میں سعی بلیغ صرف فرمائی یہاں تک کہ دونوں فریق ایک دوسرے سے جدا ہو گئے بعد اسکے اختلاط
 باہمی کا امکان نہ رہا چوٹی جماعت صوبہ گجرات سے نکلا کہ صوبہ مالوہ میں متفرق ہو گئی عجائب حکایت ہے
 کہ اس قوم کے حال لکھنے پر باعث ہوئے یہ حکایت ہے کہ بربانی مولوی ولی اللہ سا گیا اور بعد
 اوسکے محمد بن جمال الدین نام اس قوم کے شخص سے بھی کہ سفر دریا میں شریک جہاز کا تھا تصدیق اوسکی
 سنی گئی کہ زمانہ شیخ محمد طاہر رحمہ اللہ تعالیٰ پٹن میں ایک درویش مسافر وارد ہوا وہاں کے بعض ساکنین
 سے اوسکے ساتھ بدسلوکی ظہور میں آئی اوس درویش نے بددعا کی اور کہا خداوند اس قوم کی روزی
 سفر میں مقدر کر جس وقت یہ خبر شیخ محمد طاہر کو پہونچی اور جان لیا کہ اوسکی دعا محل اجابت میں پہونچ گئی
 تو اونہوں نے دعا کی کہ خدا یا تو انکی روزی سفر حرمین میں مقدر کر اوس دن سے اب تک اس قوم میں
 سنت مستمرہ ہے کہ جسطرح والدین بعد تولد لہر کے اوسکی شادی بیاہ ختنہ و نکاح کی تدبیر میں رہتے
 ہیں اوسی طرح اپنے لڑکے کو حرمین بھیجنے کی اونکو فکر رہتی ہے چھوٹ لڑکا بارہ تیرہ برس کا ہو گیا
 اوسکو پٹن سے مکہ مکرمہ کو بھیج دیا ہر سال چند آدمی انکے اطفال سے حرمین کو جاتے ہیں اور وہاں
 پہونچ کر نزدیک بزرگان قوم کے رشتہ دار ہوں یا اجنبی برسم خادمی کے رہتے ہیں اور ہر قسم کی خدمت
 مثل خدمت گاروں کے بجالاتے ہیں اور اس زمانے میں زبان عربی اور فنون معاملات سے آشنا ہو جاتے
 ہیں پھر اگر والد اوس لڑکے کا مرد کم ہایہ ہے تو وہ آدمی جسکی خدمت لڑکا کرتا ہے جبکہ اوسمیں آثار
 رشد کے معاینہ کرتا ہے تو ایک مقدار اپنے مال سے اوسکو قرض دیتا ہے کہ وہ اوسکا راس المال
 ہو جائے تاکہ وہ اوس سے تجارت کرے اور چند سال میں کہ وعدہ کرتا ہے قرض کو ادا کر دیتا ہے اور
 منافع کو اپنا راس مال کر لیتا ہے اور اگر اوسکا والد مالدار ہے تو بقدر استطاعت کے ایک مقدار روپیہ

جانب سے ہو یا باپ کی طرف سے والد اعلم ولیکن صحیح تر یہی ہے کہ بوہرہ تھے حالات الحرمین میں لکھا ہے کہ شیخ محمد طاہر اونیہ سے تھے یعنی بوہرہ سنی سے اور کہا کہ بوہرہ ایک قوم جم غفیر ہے اصل انکی صوبہ گجرات ہے اور سب کے سب اگر تجارت و پیشہ وراہل حرفہ ہیں اور غالباً انکی شہرت ساتھ اس لقب کے بسبب اشتغال تجارت کے ہے کہ ہندی میں بیوپار کہتے ہیں یہ دو فرقے ہیں ایک شیعہ اسمعیلیہ کہ اسمعیل بن امام جعفر صادق علیہ السلام کو امام جانتے ہیں اور باقی اسمہ کے منکر ہیں اور تقیہ و اخفاء عقیدے اپنے میں نہایت مبالغہ رکھتے ہیں اور انکو جماعت خرد کہتے ہیں تمام ملک مالوہ اوجین و سر ونج وغیرہ راستے ہے اور فضاخ و شناع مذہب رسوم و عادات انکے بہت ہیں منجملہ ایک یہ ہے کہ ہر عصر میں انکا ایک امام ہوتا ہے اور اب وہ اوجین میں ہے اور وہ کسب نہیں کرتا ہے ویش ملوک کے اذہر حکمرانی فوٹا ہوا ویش مل عایا کے اوسکی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہیں کوئی دقیقہ اوسکے حکم سے تجاوز کا جائز نہیں کہتے ہیں اور جب کوئی مرجاتا ہے تو وارث میت کا امام یا نائب کے پاس کہ ہر شہر میں رہتا ہے جاتا ہے اور واسطے میت کے سفارش نامہ چاہتا ہے اور وہ بقدر حال کے ایک مقدار مال سے مقرر کر کے لیتا ہے چنانچہ ہزاروں تک نوبت پہنچتی ہے اور بقدر اوس مال کے ایک مکان بہشت کا اوسکے ہاتھ فروخت کرتا ہے اور جبریل علیہ السلام کی طرف بایں مضمون خط لکھ دیتا ہے کہ یا جبریل فلان المیت من اتباعی رجل صالح فادخلہ فی الجنة الفردوس والعدن فی فلان القصر وتحت ظل الرمان والتفاح اسی طرح منکر نکیر کو بھی رقعہ لکھ دیتا ہے کہ اوسکی کفن میں کہتے ہیں الی غیر ذلک من المفوات والندیانات عدا احمد شاہ عالمگیر ثانی میں بلدہ سورت کا علی نواز خان ایک حاکم تھا ایک برس امام بوہرون کا اوجین سے سورت میں آیا علی نواز خان نے اوسکو اپنے پاس بلا کر کہا کہ ہم اور تم سب بنی آدم ہیں اور بہشت میراث آدم کی چکو اور تمکو سب کو پہنچی حالانکہ تم نے بہشت کو لوگوں کے ہاتھ بیچ ڈالا اور ہمارا حصہ بزم خود تصرف میں لائے چاہئے کہ ہمکو کچھ دونا کہ دروازہ بہشت پر ایک مکان مختصر ہم اپنے واسطے بنائیں یہ کہا اور بھرب و قید شدید ایک لاکھ روپیہ لے لیا دوسری قسم اہل سنت و جماعت ہیں انکو طبری جماعت کہتے ہیں یہ لوگ پٹن و گجرات و احمد آباد میں ساکن ہیں اور انہیں سے ایک جماعت کثیر بندر سورت و جدہ و حرمین شریفین میں تجارت و حرفہ کا شغل رکھتے ہیں

یعنی شیخ محمد طاہر رضی اللہ عنہ اس قوم سے تھے اس لئے ان کے حال کی تحقیق اس جریہ میں بحکم
النشیء بالشئ نیک ضرور ہوئے والا مالی و للیبورہ ولنعم ما قیل ۵

امید بوسی تو انہوں نے ہمارے بود مرا | و اگر نہ با گل و گلشن چہ کار بود مرا

و بالمد التوفیق کذا فی الاتحاف

ترجمہ سید محمد بن ابراہیم وزیر رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب عجم و قواسم

سید محمد بن ابراہیم بن علی بن الرضی بن مفضل بن المنصور یہ حفاظ کبار حدیث و علماء مجتہدین یمانین
سے تھے سناوی نے ان کے ترجمہ نسب میں غلطی کی ہے جیسا کہ کتاب بدر طالع سے ظاہر ہوتا ہے
قال الشعاکانی رحمہ اللہ تعالیٰ ہوا لامام الکبیر المجتہد المطلق المعروف بابن الوزير انکی
ولادت ۵۷۷ھ ہجری میں ہوئی سناوی نے کہا کہ تقریباً ۶۵۷ھ میں پیدا ہوئے یہ تقریب بعید ہے صواب
اول ہی ہے جمیع علوم میں متبحر و اقران پر فائق ہوئے ان کا شہرہ ہوا انکا ذکر دور دور پہونچا انکا علم
اقطار و اطراف میں سا در اتر ہوا صاحب مطالع البدور نے کہا ہے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ
نے انکا ترجمہ درر کامنہ میں لکھا ہے انتہی اس قول کی کچھ اصل نہیں ہے کیونکہ حافظ صاحب مرحوم نے
انکا ترجمہ درر میں نہیں لکھا ہے بلکہ انباء الغمر میں تحریر فرمایا ہے اور تقی بن فہد نے اپنے معجم میں انکا ترجمہ
رقم کیا ہے انہوں نے زید یہ کی رد میں عوام و قواسم لکھے اور اسکا اختصار روضن باسم کیا ان کا
ترجمہ تاج مکمل میں خوب لکھا ہے

فصل شیخ ابو علی دقاق رضی اللہ عنہ

یہ زبان وقت اور اپنے فن کے امام تھے ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ ان کے داماد و شاگرد ہیں کسی نے ان سے
نزول کا پوچھا تو ان دو بیتوں سے جواب دیا ۵

باکرم من رب تمشی الی عبد

خلیلی هل ابصر تمأ اوسمعتا

اصوتك من تعلیق قلبك بالو

اتی نائرا من غیر وعد وقال لی

حکایت ایک نرمنی میں پہونچے ایک شخص نے انکو پہچانا اور کہا یہ ابو علی دقاق ہے بزرگ لوگ

ہمراہ لڑکے کے بہتیا ہے اور وہ مال اور خدمت کے حوالے ہو جاتا ہے اور اس کے منافع سے ثلث
 حق التعلیم مخدوم کا ہے باقی حق لڑکے کا اور خدمت میں مثل دوسروں کے مشغول رہتا ہے اور بعد
 کہ مدت دس سال میں سال تیس سال میں جمعیت پیدا کر لی اور سرمایہ ہم پہنچا لیا کہ کو آتے ہیں اور
 شادی بیاہ کرتے ہیں پہر اگر چاہیں تو ہندوستان میں دکان کریں چاہیں عربستان میں چلے جائیں اسلئے
 اس قوم میں کوئی ایک ایسا نہیں ہے الا من شاء اللہ تعالیٰ کہ اسے مکرر حج نہ کیا ہو اور زبان عربی نہ
 جانتا ہو ایک اور رسم کہ اس قوم میں معمول و جاری ہے یہ ہے کہ ہر چند روز میں صبیہ ہفتہ یا عشرہ ضیاء
 تمام قوم کی حاضر ہوں کہیں ہوں کیجاتی ہے اور عمدہ کمانا پکا کر ایک جگہ کھاتے ہیں اگر دعوت شہر میں
 قرار پاتی ہے تو ہر محلہ میں مہمانخانہ جدا ہے اور اگر باہر شہر کے باغ یا مزار کسی بزرگ میں قرار پاتی ہے تو
 خیمہ وغیرہ مایحتاج مہمان خانہ سے وہاں جاتا ہے اور سرانجام اسکا ایک شخص کے حوالے ہوتا ہے
 اور جو کچھ صرف ضیافت و ماہوار خدام و قیمت خرید خیمہ و فرش و دیگر لوازم مہمانخانہ کا سال بہر میں ہوتا
 ہے سب سب ابرادار کرتے ہیں اور ہر شادی میں کہ برادری میں ہوتی ہے اور وقت واپس آنیکے
 سفر سے شکرانہ دوستوں کا کہ اس دیار کے عرف میں اسکو شاد خوردی کہتے ہیں حسب قدر کہ معین ہے
 ضیافت خانہ میں پہنچا تا ہے اس سبب سے رابطہ الفت و محبت و موانست آپس میں ہو کہ دوستی
 رہتا ہے خبریات اس رسم کے بہت ہیں اور سب محمود و مستحسن اور اس طور پر قرار دیئے ہیں کہ
 نہ کسی پر دشوار ہے اور نہ مثبت و احسان ایک کا دوسرے پر یہ رسم چوٹی جماعت کے لوگوں میں بھی
 معمول ہے لیکن انہوں نے امام یا نائب امام کا عمدہ کر دیا ہے کہ وہ ضیافت کرتا ہے اور وجہ صرف
 اسکی تحصیل فرماتا ہے انتہی کلام حالات الحرمین اخبار الاخبار میں بذیل ترجمہ میان غیاث ساکن
 بروج صوبہ گجرات کہ ایک شخص صلحامی وقت سے یوں لکھا ہے کہ شیخ عبدالوہاب خلیفہ شیخ علی متقی
 رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کہ میں نے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا پوچھا
 یا رسول اللہ من افضل الناس فی هذا الزمان یعنی اس وقت میں افضل کون ہے فرمایا افضل الناس
 میان غیاث ثم شیخ ثم محمد طاہر انتہی بلفظہ ذکر بوہرہ کا بیان مقصود نہ تھا لیکن چونکہ حضرت ایشان

مخیر کیا ہے درمیان قرب و بعد کے بیٹے بعد کو اختیار کیا اسلئے کہ بیٹے طاقت قرب کی نہیں رکھی کہا کہ دشمنی فقر کی بعض کے ساتھ بعض کی غیرت الہی سے ہے کہ آپس میں آرام نہ پکڑیں فرمایا جس کسی نے یہ گمان کیا کہ میں جہد سے طرف حق کے پہنچ جاؤنگا وہ سنے خود کو بے نہایت بیخ میں ڈالا اور جو کوئی چاہتا ہے کہ بی جہد کے پہنچے وہ اپنے تئیں تمنائی بی غایت میں ڈالتا ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اولیاء کو کہ عتقا و مواخذہ کرتا ہے اوس جہت سے ہے کہ اوہنوں نے اللہ تعالیٰ کو سب پر اختیار کیا ہے وہ روائین رکھتا ہے کہ کوئی واسطہ درمیان میں آوے اور اوں کو راحت ہو جائے کسی چیز سے سوا اوسکے فرمایا من ظن انه يبذل الجهد فيصل فتمتع ومن ظن انه بغير بذل الجهد فيصل فتمتع وللنعم ما قبل ۷

بجستجوی نیابد کسی مرادو لے	کسی مراد بیابد کہ جستجو دارد
فرمایا کہ وقت ماضی کا تدارک کرنا وقت باقی کا ضائع کرنا ہے یہ دو بیت آپکے اشعار آبدار سے ہیں ۷	
الوجد يطرب من في الوجد حتم	والوجد عند وجود الحق مفقود
قد كان يطربني وجدى فاذهلني	عن دوية الوجد من الوجد مقصود

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ

آپ مذہب ابو ثور کا رکھتے تھے کہا ہے کہ مذہب ثوری کا درمیان صوفیہ کے معروف ہے آپ کو سلطان المحققین و اعدل المشائخ و طاؤس العلماء و لسان القوم و لسان التقویٰ کہتے ہیں اکثر اولیاء کرام کا توسل و ارادت آپ ہی سے ہے مناقب الاولیاء میں آپ کا حال بسط سے لکھا ہے حکایت ایک دن ایک صغیرین آپ لڑکوں کے ساتھ کھیلتے تھے حضرت سری سقطی نے فرمایا ما تقول فی الشکر یا غلام یعنی امی لڑکے تو شکر کے باب میں کیا کہتا ہے فرمایا الشکر ان لا تسقین بنعمۃ علی معاصیہ یعنی شکر یہی ہے کہ تو اوسکی نعمت کے ساتھ اوسکے معاصی پر مدد نہ لی حکایت ایک جوان آدمی لباس بیود آپ کی مجلس میں کھڑا ہوا اور کہا امی شیخ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتقوا فراستہ المؤمن فانہ یظرب بنور اللہ کے کیا معنی ہیں فرمایا تو مسلمان ہو جا اس لئے کہ تیرے

آئے درس کی درخواست کی قبول نہ کیا انہوں نے الحاح واصرار کیا اور منبر رکھ دیا تاکہ وعظ کیں منبر پر چڑھے اور سید ہی طرف اشارہ کیا اور کہا اللہ اکبر اور مونہ طرف قبلے کے کیا اور کہا درضوان من اللہ اکبر بائیں جانب اشارہ کیا اور کہا واللہ خیر و باقی خلق کیا رگی مختلط ہو گئی اور شور اوٹھا اور چند آدمی اوسے جگہ مر گئے اوس مشغلے میں منبر سے اترے اور چلے گئے بعد اوسکے انکو تلاش کیا نہ پایا رضی اللہ عنہ

ابو سلیمان دارانی رضی اللہ عنہ

یہ مشائخ قدما می شام سے ہیں ملقب بریحان القلوب انکی قبر شریف قریہ دارہ میں ہے یہ ایک دیہہ تھا دیہات دمشق سے ۷۰ سہ ہجری میں وفات پائی یہ فرماتے ہیں دبما ینکت الحقیقۃ فی قلبی اربعین یوما فلا اذن لها ان تدخل فیہ الا بشاہد الکتاب والسنہ اور فرمایا کہ جو چیز تجھ کو حق سے مشغول کرے وہ تجھ پر شوم ہے اور جو تیری عادت طرف اسباب کے کرے وہ تیری دشمن ہے اور جو سانس کے غفلت میں نکلے وہ تجھ پر داغ ہے اور فرمایا ابلغ الاشیاء فیما بین الدین والحدیث سبۃ ایک شخص نے نزدیک اونکے محصیت کا ذکر کیا بہت روئے اور کہا بخدا کہ میں طاعت میں اتنی آفت دیکھتا ہوں کہ حاجت معصیت کی نہیں ہے فرماتے ہیں کہ کل شیء صدأ و صدأ نور القلب الشیع یعنی ہر شیء کے لئے ایک ننگ ہے اور رنگ نور قلب کی سیر شکی ہے یہ بھی فرمایا کہ من اظہر کلام لا یقطع الی اللہ فقد جب علیہ خلع مادی و دنیوی و قبتہ احمد حواری نے کہ انکے مرید تھے کہا کہ ایک رات میں نے خلوت میں نماز پڑھی راحت عظیم پائی شیخ نے فرمایا تو ضعیف مرد ہے کہ خلا میں اور ہے اور ملا میں اور رضی اللہ عنہ *

ابو سعید خزاز رضی اللہ عنہ

یہ طبقہ ثانیہ کے ہیں حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ پہلے پہل علم فنا و بقا میں انہیں نے کلام کیا انکو سلمان التصوف کہا ہے انہوں نے علم تصوف میں چار سو کتابیں تصنیف کیں انکی جامی ولادت بغداد ہے حضرت ذوالنون رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا علما اظہر نے اپنی انکار کیا اور تکفیر کر ڈالی یہ ورع میں کلام کر رہے تھے ممدی عباسی گزر ا گیا تو شرماتا نہیں ہے بناؤ و انقی کے نیچے بیٹھتا ہے اور حوض زبیدہ کا پانی پیتا ہے اور ورع میں کلام کرتا ہے انہوں نے کہا تو سچ کہتا ہے اوسنے کہا تجھ کو

کہ خلق کے ساتھ آمیزش رکھو لگا پسند کیا میں رویا کہ خداوند اسکے مکوسے آگاہ فرما اقرار کیا کہ تو جھکو ہر روز بخلاف مراد کے صدمہ بار قتل کرتا ہے تو میں نے چاہا کہ لڑائی میں جاؤں تاکہ یکبارگی مارا جاؤں تجھے ہا ہونٹیاں اور جھکو شہادت کے ساتھ مشہر کر دوں میں نے کہا سبحان اللہ ایسا نفس پیدا کیا ہے کہ حیات میں بھی منافق ہے اور مہمات میں بھی گمان کرتا تھا کہ تو رستہ طاعت کا چلتا ہے یہ نہ جانتا تھا کہ تو زنا رڈ ہو ہڈ ہٹتا ہے

حضرت خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ

خواجہ بہاء الدین نقشبند محمد بن محمد بخاری اسکے شیوخ محمد بابا سماسی اور شیخ امیر کللال اور شیخ عبدالخالق غجدوانی ہیں اور بحسب حقیقت اولیسی تھے فواتے ہیں کہ تو سب احوال میں جادہ امرونی پر قدم رکھے اور عزیمت و سنت کے ساتھ عمل بجالائے اور رخص و بدع سے دور رہے اور ہمیشہ احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا پیشوا کرے اور اخبار و آثار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کبار کا مستفحص و متجسس رہے کسی نے آپ سے پوچھا کہ درویشی آپ کی موروث ہے یا مکتبہ فرمایا حکم جذبۃ من جذبات الحق تو انی عمل الثقلین کے ساتھ اس سعادت کے مشرف ہوا ہوں پوچھا آپ کے طریقے میں ذکر جہر و خلوت و سماع ہوتا ہے فرمایا نہیں ہوتا ہے پوچھا آپ کا طریقہ کیا ہے فرمایا خلوت در انجمن یعنی بظاہر ساتھ خلق کے اور باطن ساتھ حق کے رجال لا تلهیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ اشارہ ہے طرف اس مقام کے خواجہ کے غلام و لونڈی کچھ نہ تھے جب پوچھا تو فرمایا کہ بندہ ساتھ خواجگی کے راستہ نہیں آتی ہے کسی نے کہا کہ آپ کا سلسلہ کس جگہ پہنچتا ہے فرمایا کہ سلسلہ سے کوئی کسی جگہ نہیں پہنچتا ہے عرض کیا کہ فلاں بیمار ہے در یوزہ توجہ دار یعنی درخواست توجہ کی رکھتا ہے فرمایا اول بازگشت خستہ باید آنگاہ توجہ خاطر شکستہ یعنی اول اوسکو توبہ کرنا چاہیے تاکہ توجہ کا کچھ اثر ہو فرمایا تم نفس کو متمم رکھو کیونکہ جس شخص نے نفس کی بدیون کو اور اوسکے فکر کو پہچان لیا عمل آسانی پایا اور فرمایا کہ طریقہ ہمارا صحبت ہے کیونکہ خلوت مشرت چار و شہرت میں آفت کسی نے خوب کہا ہے

اگر شہرت ہو س داری اسیر دام عزالت شو کہ دیر و لمز دارد گوشہ گیری نام عنقا را

اور فرمایا کہ یا ایہا الذین امنوا فیلوا باللہ اس طرف اشارہ ہے کہ ہر طرفۃ العین میں اس وجود طبعی

اسلام کا وقت آپہنچا امام باغی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ حضرت جنید کے اس جواب میں ایک کلمہ مست ہے اور میں کہتا ہوں کہ دو کلمہ استین میں ایک تو اطلاع اوس جوان کی کفر پر دوسری اطلاع اس بات پر کہ وہ فی الحال اسلام لاتا ہے آپ نے فرمایا ہے استغراق الوجد فی العلم خیر من استغراق العلم فی الوجد اور فرمایا اشرف المجالس واعلاها المجلس مع الفکرۃ فی میدان التوحید آپ سے پوچھا کہ بلا کیا ہے فرمایا ہو الغفلۃ عن المبتلیٰ رضی اللہ عنہ

شیخ ابو علی رودباری رضی اللہ عنہ

یہ طبقہ رابعہ کے ہیں انکی نسبت طرف کسری کے پہنچتی ہے عالم وفقیہ و محدث و ادیب امام و سید قوم تھے نزع کے وقت یہ شعر پڑھا ہے

و حقا لا نظرت الی سوا کا بعین مودۃ حتی ادا کا

فرماتے ہیں کہ فضل مقال کا فعال پر منقصیت ہے اور عکس اسکا کلمہ است اور فرمایا کہ علامتہ اعراض الدعن العبدان یشغلہ بالانفعہ اور فرمایا مالم تخرج من کلیتک لم تدخل فی حد المحبۃ رضی اللہ عنہ *

احمد بن خضر و یحییٰ بن رضی اللہ عنہ

انہ وصیت کی درخواست کی فرمایا است نفسک حتی تجیہا یعنی تو اپنے نفس کو مار ڈال تاکہ تو اسکو زندہ کرے فرمایا الطريق واضح والحق لا غش والداعی قد اسمع فما التحید بعد هذا الا من العسی آپ حاتم اصم رضی اللہ عنہ کے مرید اور بایزید بسطا می رضی اللہ عنہ کے مصاحب ہیں سپاہیوں کا لباس پہنتے تھے ابو حفص حداد نے فرمایا اگر احمد نہوتے تو فتوت و مردت ظاہر نہ ہوتی انکی عیال فاطمہ کہ ناظم بلخ کی بیٹی تھیں ریاضت و طریقت میں ایک برہان تھیں حضرت بایزید نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ کسی مرد کو عورتوں کے لباس میں دیکھے تو اوس سے کہو کہ فاطمہ کو دیکھے احمد فرماتے ہیں کہ میں نفس کو کسی آرزو کو نہیں پہنچاتا تھا یہاں تک کہ اوسنے آرزو لڑائی کی کی میں نے جانا کہ طاقت روز کی نہیں رکھتا ہے میں نے کہا بشرطیکہ روزہ افطار نہ کر دنگا قبول کیا میں سمجھا کہ شب بیداری نہیں کر سکتا ہے میں نے کہا بشرطیکہ رات کو قائم نہ ہوں گنا قبول کیا میں نے دریافت کیا کہ عزلت نہیں چاہتا ہے میں نے کہا

مطابق عقل و شرع کے کوئی تحقیقات کے تتبع سے دریافت کرنا چاہئے مہملہ انکی تصنیفات کے نصوص و
فلوک و نفحات ائمہ مشہور ہیں مولانا جلال الدین رومی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بہت اختصاں رکھتے
تھے اور مولانا روم نے اپنی نماز کی وصیت انکو کی +

شیخ شرف الدین مصلح بن عبد اللہ السعدی الشیرازی رضی اللہ عنہ

افاضل صوفیہ و اعظم شافعیہ سے تھے علم سے بہرہ تمام اور آداب نصیب کامل رکھتے تھے سہروردی سے بہت
کیا اور اقبالیم گشت فرمایا اور بت خانہ سونمات ہند میں جا کر طے بت کو مثل ابراہیم علیہ السلام کے
توڑ ڈالا بہت مشائخ کو پایا اور بارہا سفر حج کا پیادہ کیا اور شیخ شہاب الدین سہروردی کی صحبت میں
پہونچے اور انکے ہمراہ ایک کشتی میں سفر دریا کا کیا انکی کتاب گلستان و بوستان جہانگیر سے اور
وہاں تک قبول لفظ و معنی میں پہونچے ہیں کہ مختلف زبانوں میں ترجمہ ہوا اور ایک جہان اصلاح ظاہر
و باطن میں انکے مضامین بلاغت آگین کا گرویدہ ہوا اور معارف بلند و حقائق ارجند کو پہونچا اس
قسم کی پذیرائی و دلربائی و قبولیت کسی اور کے کلام میں نہیں پائی جاتی ہے ۶۹۱ء میں وفات پائی
فرماتے ہیں ۵

گفتی برہم منشین یا از سر جان بر خیز
بر گرد سرت گردم بنشینم و بر خیزم

خواجہ قطب الدین بختیار کالی اوشی رضی اللہ عنہ و قدس

آپ خلیفہ بزرگ ہیں حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ کے آپ اکابر و اولیاء و اجلہ اصفیاء سے ہیں
بنایت ترک و تجرید و فقر و فاقہ کے ساتھ موصوف تھے اور نہایت استغراق رکھتے تھے شیخ نور بخش نے
سلسلۃ الذہب میں کہا ہے کہ لہ فی احوال الباطن شان کبیر دین المکاشفین دلیل العارفین
میں کہا ہے کہ کلام حکایت ملک الموت میں تھا فرمایا کہ دنیا بغیر موت کے ایک نہ برابر ہی نہیں ہے کہا
کیون فرمایا اسلئے کہ المعات جس یوصل المحبیب الی المحبیب یعنی دنیا ایک پل ہے کہ دوست
کو دست کی طرف پہونچاتا ہے وقت غلاف کے حضرت خواجہ بزرگ نے اپنے اوٹے فرمایا کہ چار چیزیں گو نفس
کی ہیں اول درویشی کہ تو نگر می ظاہر کرے دوسرے بہو کا کہ سیری ظاہر کرے تیسرے غمگین کہ خوشی ظاہر

حسی کی نفی کرنی چاہئے اور اثبات معبود حقیقی کا اور فرمایا کہ نفی وجود کی نزدیک ہمارے اقرب
 طرق ہے مگر بغیر ترک اختیار اور دید قصور اعمال کے حاصل نہیں ہوتی ہے فرماتے تھے کہ اس راہ
 کے چلنے والے کو تعلق ماسوی البدایک براجاب ہے اہل حقیقت نے ایمان کی یون تعریف کی ہے
 کہ الایمان عقد القلب بنفی جمیع ما تولعت القلوب الیہ من المنافع والمضار ماسوی البدیعی الی آپ نے
 فرمایا ہے کہ ہمارا طریقہ عروہ و تلقی ہے متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن میں
 چنگل مارنا اور آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اقتدار کرنا ہے اور اس طریقے میں تھوڑے عمل سے
 فتح بہت ہے لیکن سنت کی رعایت کرنا ایک بڑا کام ہے جو کوئی ہمارے طریقہ سے موئدہ پہیرتا
 ہے وہ خطر دین کا رکھتا ہے اور فرمایا لا الہ نفی الہ طبیعت کی ہے والا اللہ اثبات ہے معبود بحق کا
 اور محمد رسول اللہ خود کو مقام فاتبعونی میں لانا ہے فرمایا مقصود ذکر سے یہ ہے کہ
 کلمہ توحید کی حقیقت کو پہونچیں اور حقیقت کلمہ کی یہ ہے کہ کلمے کے کہنے سے ماسوی کی بکلی نفی
 ہو جائے بہت کمنا شرط نہیں ہے آپ کے کرامات کی طلب کی فرمایا ہماری کرامات ظاہر ہے کہ باوجود
 اتنے گناہوں کے ہم زمین پر چل سکتے ہیں ۹۱ھ ہجری شب دوشنبہ سترمہ ربیع الاول کو آپ نے
 وفات پائی خواجہ محمد پارسا اور مولانا یعقوب چرخنی رضی اللہ عنہما سبھلہ آپ کے خلفاء کے ہیں رضی اللہ عنہم

شیخ صدر الدین قونوی رضی اللہ عنہ

آپ جامع علوم عقل و نقل و فنون ظاہر و باطن تھے درمیان آپ کے اور فیض الدین طوسی کے سوال و
 جواب واقع ہوئے قطب شیرازی حدیث شریف میں ان کے شاگرد ہیں جامع الاصول کو اپنے خط سے
 لکھا اوپر پڑھا اور اس کا فخر کرتے تھے کسی نے آپ سے پوچھا کہ من این الی این و ما الحاصل فی بین
 فرمایا من العلم الی العین و الحاصل فی البین تجد نسبتہ جامعہ بین الطرفين ظاہرہ بالحکیم من قبلہ لاویا
 میں کہا ہے کہ یہ فرزند و مرید شیخ محی الدین بن عربی کے ہیں جسوقت شیخ روم سے طرف قونیہ کے
 پہونچے بعد ولادت صدر الدین اور وفات ان کے والد کے تو ان کی ماں شیخ محی الدین کے نکاح
 میں آئیں اور صدر الدین نے شیخ کی خدمت میں تربیت پائی کلام شیخ کے نقاد ہیں مسئلہ وحدت وجود کا

یعنی ہاتھ پر ہاتھ نہیں مارتے تھے بلکہ یاروں کو اس سے منع فرماتے اور کہتے کہ خوب نہیں کرتے ہیں انتہی چراغ
 دہلی فرماتے ہیں کہ غم ایمان کا کمانا چاہئے درپہنی کر است کے نہونا چاہئے یہی فرماتے تھے کہ میں حیران ہوں کہ
 خلق بدون مشاہدہ کے کیونکر جیتی ہے خیر العالی میں کہا ہے کہ ایک عزیز نے آپ سے پوچھا وہ حال کہ درویشوں کو
 ہوتا ہے کہاں سے ہے اور کیونکر ہے فرمایا حال نتیجہ ہے محنت اعمال کا اور عمل و طرح ہے ایک تو جوارح یعنی اعضا
 اور وہ معلوم ہے دوسرا عمل دل کا ہوا و سکومراقبہ کہتے ہیں والراقبہ ان تلازم قلبک بان الدناظر الیک یعنی
 تو اپنے دل میں اس بات کا علم لازم کرے کہ اللہ تعالیٰ تیری طرف دیکھ رہا ہے فرمایا کہ اگر درویش رات کو سو جاوے
 اور آخر رات کو جاگے اور مشغول ہو اور اس کے باطن کا کسی چیز سے تعلق نہ ہو تو نزل انوار کا ارواح پر مشاہدہ
 کرے خواہ اسی وقت کوئی شخص جائے اور ترک علائق کا کرے اور مجاہدہ اختیار فرمائے یہ حال پیدا ہو جائے گا
 اس میں کوئی شبہ نہیں ہے اور فرمایا کہ نظر دل پر کرے اور دل کو طرف حق کے متوجہ بنائے اور ساتھ اس کے
 مشغول کرے اور غیر حق کو دل سے نفی کر کے بیٹھنا چاہئے تو کیا کچھ پیدا ہو فرمایا کہ درویش جو استین کو کوتاہ کرتے
 ہیں یہ ہے کہ صوفی حیثیت سلوک میں آیا تو یہ تقاضا کیا کہ اپنے ہاتھ کو قلم کرے تاکہ کسی مخلوق کے آگے نہ پھیلا
 اور نہ لینے کی چیز کو نہ لے اور اگر ہاتھ کو قلم کر دے گا تو اتنی عبادتوں سے محروم رہیگا جیسے وضو غسل اور پہنا
 مسلمان سے مصافحہ پس کیا کرے جو نزدیک ہاتھ کے ہے یعنی استین سوا و سکوتاہ کرے تاکہ یہ اس کو ہاتھ کا
 کی یاد دلائے اور اسی طرح کپڑے کے واسطے کا کوتاہ کرنا اور سر کے بال منڈانا یہ ہے کہ جب طریقت میں آیا تو چٹا
 تھا کہ اپنے سر کو قلم کرے تاکہ اول قدم اس راہ میں سربازی ہے لیکن اگر سر کو قلم کر دے لیگا تو ساری چیزوں سے
 باز رہیگا پس کیا کرے سر کے بالوں سے دست بردار ہو چھنے سر کے بال تراشے گویا اس نے اپنے سر کو کاٹ ڈالا
 جیسا کہ سر بریدہ سے کوئی کام نہیں بنتا ہے چاہے کہ اسی طرح سر تراشیدہ سے بھی کوئی نام شروع وجود میں
 نہ آئے آپسے چپا کہ جاہد و افینا سے کیا مراد ہے فرمایا میں کہتا ہوں اس کے بیان میں ایک ایسی تقریر
 فرمائی کہ سننے والوں کی سمجھ و ہمت تک نہ پہنچے فرمایا نیچے اترتا ہوں ایک آسان تقریر کی اور فرمایا افینا ای
 لا جلتنا فی اللہ ای لا جل اللہ یعنی واسطے ہمارے اور واسطے اللہ تعالیٰ کے کلمہ فی میں وہ شدت
 اتصال ہے جو کہ کلمہ لام میں نہیں ہے فی واسطے ظرف کے ہے اور ظرف میں مضمون ہوتا ہے اور واسطے

کرے چوتھا جسکے ساتھ دشمنی ہو دوستی ظاہر کرے آپ دہلی میں تشریف لائے اور ساکن ہو گئے
ایک قوال نے شیخ احمد جام رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیت پڑھی اوس بیت نے خواجہ میں اثر کیا چار رات دن
تجربہ میں تھے اور اوس بیت پر ذوق رکھتے تھے پانچویں شب انتقال فرمایا میر حسن دہلوی نے اوس غزل
میں جو اس زمین میں کہی ہے اس قصے کی طرف اشارہ کیا ہے ۷

جان برین یک بیت دوست آن بزرگ	آری این گوہر زکان دیگرست
کشتگان خنجر تسلیم را	ہر زمان از غیب جان دیگرست

یہ واقعہ ۶۳۳ ہجری میں ہوا مناقب الاولیاء میں لکھا ہے کہ اوس ایک موضع ہے فرغانہ کا اور کاکلی اس
سبب کہتے ہیں کہ ان کاک یعنی خشک اوسنے نکلی ہے بیس برس پہر کی خدمت میں رہے بعدہ سیاحی
کی جب بغداد میں پہونچے تو شیخ شہاب الدین سہروردی کو دیکھا اور ملتان میں شیخ بہار الدین زکریا
رضی اللہ عنہ کو پایا ایک شخص آپ کی خدمت شریف میں اس بیت سے آیا کہ دنیا طر او سکے متوجہ ہو فرمایا
کہ دوستان خدا کے پاس آتے ہیں اور دشمن گرفتہ خدا کو طلب کرتے ہیں رضی اللہ عنہ خاکسار تو
ورود دہلی شریف کے زیارت مرقد منور حضرت خواجہ صاحب مشرف ہوا اللہ سبحانہ و تعالیٰ شمر برکات
و خیرات فرمائے آمین

شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہ

آپ کا نام و کام دونوں محمود ہیں آپ خلیفہ ہیں حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہ کے اور او
صاحب سر و ارث احوال بنایت اتباع شیخ کا رکھتے تھے طریقہ آپ کا فقر و صبر و رضا و تسلیم تھا جس
مجلس میں کہ مرید شیخ کے سرود سنتے تھے آپ اوس سے اوٹے تاکہ چلے جائیں دوستوں نے بیٹھنے
کی تکلیف دی فرمایا خلاف سنت ہے اونہوں نے کہا کہ تم اپنے پیر کے مشربے پہر گئے فرمایا حجت
نہیں ہوتا ہے دلیل کتاب سنت ہے چاہے بعض غرض گو لوگوں نے یہ بات خدمت شیخ میں پہونچائی
کہ شیخ محمود ایسا کہتے ہیں شیخ کو او انکا صدق معاملہ معلوم تھا فرمایا وہ سچ کہتا ہے حق وہی ہے جو
وہ کہتا ہے سیر الاولیاء میں لکھا ہے کہ حضرت نظام اولیاء کی مجلس میں مزا میر نہ تھی اور تصفیق نہ

مفتوح ہوئے آپ تماشاً کو حجرے میں رہتے اور دروازہ بند فرمادیتے تھے ساری رات راز و نیاز میں رہتے جب دن ہوتا تو جس کسی کی نظر آپ کے جل با کمال پر پڑتی تو تصور کرتا کہ ایک مست ہیں اور از بس بیداری شب آپ کی مبارک آنکھیں سرخ ہوتی تھیں کہا ہے کہ میر خسر و رحمہ اللہ نے یہ شعر آپ کے وصف میں کہا ہے

تو شبینہ می نمائی ببر کہ بودی امشب ۷ کہ ہنوز چشم مست است اثر خمار دارد

اس جگہ تبرکاً بعض ملفوظات آپ کے لکھے جاتے ہیں اور مایکہ مجھ کو واقعہ میں ایک کتاب می اوسمیں لکھا ہوا تھا کہ جب تک تجھے ہو سکے دل کو راحت پہونچا سلے کہ دل مومن کا ظہور بوبیت کا محل ہے ۳ فرمایا کہ بازار قیامت میں کسی سامان کو الیسا رواج نہوگا جیسا کہ دریافت دلون کو ہوگا ۴ حکایت کسی مستعلم نے دوسروں کے ہڈیوں کے ساتھ تھوڑی سی مٹی راہ سے اوٹھائی اور ایک کاغذ میں لپیٹی جسوقت آپ کی خدمت شریف میں حاضر ہوا تو ہر آدمی نے کوئی چیز آپ کے روبرو رکھی اوس مستعلم نے لپیٹی ہوئے کاغذ کو رکھ دیا خادم نے اوس سب ہدایا کو اوٹھانا شروع کیا چاہا کہ اوس کاغذ کو بھی اوٹھائے فرمایا اسکو یہیں چھوڑ دے کیونکہ یہ سرمہ شریف خاص ہمارے آنکھ کے واسطے ہے وہ مستعلم تائب ہوا ۵ حکایت ایک وقت کسی شخص نے رقعہ لکھا کہ خط ادسکا نہایت بُرا تھا اور حضرت شیخ کے دست مبارک میں آیا آپ اوسکے مطالعہ میں دیر ہوئی فرمایا مولانا یہ خط آپ کا ہے مولانا بمغذرت پیش آئے اور عرض کیا کہ جی ہاں مخدوم بندے کا خط طبعی ہے شیخ نے تبسم کیا اور فرمایا نہ ہی طبع ۵ حکایت آخر وقت میں کہ آپ اس عالم رحلت فرما رہے تھے پوچھتے تھے کہ نماز کا وقت ہو اور میں نے نماز پڑھ لی اگر لوگ عرض کرتے کہ آپ نے نماز پڑھ لی ہے تو فرماتے کہ دوبارہ پڑھ لیں ہر نماز کو مکرر ادا فرماتے تھے آپ کی وفات ۲۵ سہ ہجری میں ہوئی ۶ فرمایا کہ قفل سعادت کی کنجیاں میں سب کنجیوں کے ساتھ مستحک کرنا چاہئے اگر ایک سے نہ کھلے شاید دوسرے سے کھل جائے فرمایا کہ جسوقت خواجہ نے مجھ کو خلافت دی تو فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تجھے علم دیا عقل دے عشق دیا جسمیں یہ تین صفتیں ہوں وہ شایان خلافت مشائخ کا ہوتا ہے اوس سے یہ کام خوب بنتا ہے ۸ شیخ احمد بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ امی تھے تمام مسائل شرعیہ کی تحقیق میں رہتے تھے جب اوسہوں نے دنیا سے رحلت کی تو ایک رات بیٹے اونکو خواب میں دیکھا وہ اوسی طرح پر حکم معہود یعنی حسب عادت مجھے

سند کے یہ ایک کریمہ طرہی انشاء الصدقات للفقراء الی قولہ وفی الزکات فرمایا کہ اسکو بکلمہ فی کما او
 دوسروں میں کلمہ کلام کما اسلئے کہ رقاب میں وہ شدت ہے جو کہ اونہیں نہیں ہے یہ بیان تو علم نحو و معانی و بیان
 کا تارہا بیان مشائخ کا سو وہ یہ ہے کہ مجاہدہ کرنے والا تین حال سے خالی نہیں ہے یا تو ترس و زح سے
 کر لگا یا بامید بہشت کے یا خاص واسطے ذات پاک حق جل ذکرہ کے وہ مجاہدہ لہ ہوتا ہے اور یہ فی اللہ
 ہوتا ہے یہ چاہئے کہ سخت تر ہوتا کہ حق مجاہدہ کا بجایا جائے و جاحد و فی اللہ حق جہاد کا
 فرمایا کہ قدر مطلوب کو نہیں جانتے ہیں اسلئے مجاہدہ اختیار نہیں کرتے ہیں فرمایا قبول اعمال کا جذبے پر موقوف
 ہے یعنی ہر عمل کہ کرتے ہیں جب تک جذبہ نہیں آیا ہے قبول نہیں ہے چسوقت جذبہ اسکی طل کا نامزد ہوگا
 تو جو عمل وہ کر لگا قبول ہوگا اور اس جذبے کا وقت معین نہیں ہے یا لڑکا پن میں ہوتا ہے یا جوانی میں
 یا بڑھاپے میں لیکن جذبے کے مراتب ہیں جذبہ عوام کا توفیق پانا ہے اعمال میں جذبہ خواص کا توجہ قلب
 کی ہے طرف حق کے ساتھ انقطاع کے اس کے ماسوائے مجملہ فضلائی عصر جو کہ آپ کے حلقہ ارادت میں تھے
 ایک مولانا مظہر کہ ہیں دوسرے حمید شاعر قلندر جامع کتاب خیر المجالس کے جو ۷۵۰ ہجری میں ختم کی اور
 احوال و حکایات کو سادہ اور تفصیل لکھا رضی اللہ عنہ ۴

حضرت سلطان الاولیاء رضی اللہ عنہ و قدس سرہ

حضرت شیخ نظام الدین بدایونی شیخ فرید الدین گنج رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہیں آپ کا نام نامی محمد بن احمد
 بن علی بخاری ہے اور آپ کا لقب مبارک سلطان المشائخ اور نظام اولیاء آپ محبوبان و مقربان درگا
 اتی سے ہیں دیار ہندوستان آپ کے آثار برکات الوار سے ملو و مشحون ہے آپ نے دہلی میں علم پر ماحدث
 شریف حاصل کی مقامات حریری کو یاد کیا پہر اجدہن تشریف لیکئے اور چہ پارہ قرآن شریف کے حضرت گنج
 شکر قدس سرہ سے تجوید سیکھی اور چہ باب عوارف کی ہی سند حاصل فرمائی پوچھا کیا حکم ہے تعلم کو ترک
 کروں اور اوراد و نوافل میں مشغول ہوؤں فرمایا ہم کسی کو قلم سے منع نہیں کرتے ہیں وہ بھی کہ یہ بھی کہ یہاں
 کہ کون غالب آتا ہے فدویش کو قدر سے علم چاہئے بعد اسکے نعمت خلافت سے مشرف ہوئے اور دہلی میں
 بموضع غیاث پور کے کہ اب خانقاہ اوسی جگہ ہے ساکن ہوئے اور قبل عظیم پایا اور ابواب فتوح آپ پر

شمس الدین خوارزمی کہ بادشاہ غیاث الدین بلبن اور آخر بختاب شمس الملک نواختہ منصب وزارت تفویض فرمود چنانچہ تاج الدین سنگ ریزہ درمید او گفتمہ

شمس اکون بکام دل دوستان شدی | فرماندہ مالک ہندوستان شدی

وقبل از ان کہ وزیر شود مدرس اشتغال داشت پس شیخ اورا دیدہ در سلک تلامذہ اش کشید و حجرہ مسجد شت کہ خاصہ حجت مطالعہ اش بود و شاگردان صاحب استعداد کس بودند کہ در ان حجرہ درس میخواندند باقی شاگردان را در صفہ درس میگفت و ان سہ تن کی ملاقطب الدین نافلہ دوم ملا برہان الدین عبدالباقی سیم نظام الدین اولیا قدس سرہ و چون بر مولویت وحدت فہم شیخ آگاہی یافت از دیگران تعظیم او بیشتر نمود انتہی حضرت سلطان الاولیا قدس سرہ کی ملفوظات حسن علامہ اسنجر رحمہ اللہ آپ کے مرید نے فوائد الفوائد نام کتاب میں نہایت اچھی طرح سے لکھے ہیں نہایت منور کتاب ہے اس کے مطالعہ سے چشم کو نور دل کو سرور حاصل ہوتا ہے اس کے الفاظ و معانی سے شعاع نور چمکتی ہیں ذوق و شوق کے باب کے باب کلمتے ہیں جزاء اللہ تعالیٰ خیر الجزاء

علی بن حسام شافلی حشیتی معنی رابعی متقی رضی اللہ عنہ

سلطان بہادر کو جبکہ ہالیون بادشاہ سے ہزیمت ہوئی تو آپ اس معرکہ میں جرین شریفین تشریف لیکے شیخ ابن حجر مکی صاحب اجاز کے اوستا وہی ہیں اور میرد بھی ہیں حالت احتضار میں حکم کیا کہ وقت انزہاق روح تک مقابلہ کتاب جامع کبیر کا ہاتھ سے نہ دین شیخ نے کہا سبحان اللہ الی الان یصفی کتب الحدیث والوہد الوقت یصحہا یتبع سنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ آپ کے ملفوظات کے ہے کہ جو چیز و جہ حلال سے کسب کرتے ہیں وہ ہرگز ضائع نہیں ہوتی ہے اور اگر اسکو گم کرین تو پھر اسکو پالین اتحاف المتقی فی فضل الشیخ علی المتقی ایک کتاب ہے کہ آپ کے خلیفہ شیخ عبد الوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے مناقب میں لکھی ہے اس میں کہا ہے کہ آپ کی وفات ۸۹۹ ہجری میں ہوئی اور حضرت شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ نے زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین میں ایک باب آپ کے حال و مال کا منعقد فرمایا ہے اور شیخ محمد طاہر فتنی رحمہ اللہ نے آپ کے مدح عنوان مجمع البحار میں کی ہے حاصل یہ ہے کہ آپ بڑے بزرگ و عالم و عارف کامل تھے اور طریقہ آپ کا کتب حقائق و اشارات توحید و امثال آن از کلمات شطح و طامات سکوت و تسلیم تھا اور اعتقاد سماع میں وہی تفصیل و تقسیم تھی

مسائل و احکام پوچھتے تھے مینے کہا کہ یہ جو تم پوچھتے ہو حالت حیات میں کام آتا ہے آخر تم مرے نہیں ہو
 کہا تو اولیایہی خدا کو مردہ کہتا ہے رضی اللہ عنہ ۹ مولانا احمد رحمۃ اللہ حافظ مرد خدا و دانشمند تھے آپ نے
 فرمایا کہ ایک وقت میرا ارادہ شیخ شکر گنج رضی اللہ عنہ کی زیارت کا تھا حد و قصبہ سرسی میں سیری ملاقات
 اونسے ہوئی کہا کہ جس وقت تم روضہ متبرکہ کی شیخ پر پہنچو تو میرا سلام پہنچانا اور کہنا کہ میں دنیا نہیں طلب
 کرتا ہوں اور سکے طالب تو بہت ہیں اور عقبی بھی یہی حکم کرتی ہے میں تو یہی چاہتا ہوں کہ توفی مسلمان
 والمحقنی بالصالحین ۱۰ اشش الملک اپنے وقت میں صدور افاضل روزگار سے تھے اور علم و فضل کے ساتھ
 ممتاز حضرت شیخ نے مقامات حریری انہیں سے یاد کی اور اپنی تلمذ کیا فرمایا کہ میں جب سبق ناغہ کرتا اور دوسرے
 دن اونکے روبرو جاتا تو فرماتے ۵

آخر کم از ان کہ گاہ گاہ ہے	آئی و بجا کنی نگاہ ہے
----------------------------	-----------------------

تاج نذر دے کہ شہر و وقت تھے واسطے شمس الملک کے یہ کہا ہے ۵

صدر اکون بکام دل دوستان شدی	فرمان دو ممالک ہندوستان شدی
-----------------------------	-----------------------------

ف خاکسار ذرہ بمقدار رنگ روزگار کانسب شمس الملک رحمۃ اللہ تعالیٰ سے باین طور متصل ہوتا ہے
 کہ ذوالفقار احمد بن ہمت علی بن شاہ ولی بن شاہ عالم بن سردار عالم بن شہناز الدین عزیز الدین محمد الدین شاہ ولی بن
 شاہ محمد بن سید قمر الدین علی المعروف بسید چاند الخاٹب بخٹا الملک بن راجہ محمد بن عبد الخالق بن عبد الرحمن
 بن فتح محمد بن سید حسین بن امام الدین بن محمد اشرف بن شمس الدین اعلیٰ استاد حضرت سلطان الاولیاء
 رضی اللہ عنہ ابن امیر قاسم بن علاؤ الدین المعروف بسلطان العارفین ابن شرف الدین بن سید علی الحسین
 القباؤی ابن سید ابراہیم بن سید محمد بن سید حسین کی بن سید عبد اللہ المقلب بعلی الاکبر ابن امام علی لفتی بن امام محمد
 تقی بن امام موسیٰ رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر الصادق بن امام محمد باقر بن امام علی زین العابدین
 بن امام حسین بن سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہم اجمعین ابا و اجداد سے اسی طرح سنا ہے اور
 نسب نامہ قدیم میں اسی طرح ہے وللداعلم بحقیقۃ الحال ۱۱ تاریخ فرشتہ میں بذیل حال حضرت سلطان
 الاولیاء قدس سرہ یوں لکھا ہے کہ در اندر ت در دہلی فاضلی بود متبحر و سرآمد علماء وقت بود موسوم بخوجہ

افادہ کو زینت دی اور طلبہ کو نفع پہونچایا اور تصانیف غراء تصنیف کئے جنہیں علماء و اعلام نے رغبت کی وہ تالیفات یہ ہیں حاشیہ شرح مواقف حاشیہ شرح تہذیب علامہ دوانی حاشیہ تصور تصدیق ملا قطب الدین رازی حاشیہ شرح ہیا کل سید صاحب مرحوم فرماتے ہیں کہ میں نے اس سلمہ رائے کے پوئے سے وفات کا سنہ پوچھا تو کہا کہ سنہ ۸۰۰ ہے اور مدفن اونکا کابل ہے پھر سید صاحب مرحوم نے رائے والد ماجد کا حال ذکر کیا ہے اور بعض تحقیقات علمی کو بیان فرمایا ہے *

فصل

- ۱- ابو الفضل طوسی صاحب یون الاخبار
- ۲- ابو محمد سمرقندی صاحب فضائل القرآن
- ۳- ابو الحسن بن السری صاحب کتاب کرامات الاولیاء
- ۴- قاضی ابو الحسن بن العرف صاحب الفوائد
- ۵- ابو البریع المسعودی صاحب الفوائد
- ۶- ابو الحسن بن البراء صاحب کتاب الروضہ
- ۷- ابو بکر عبد العزیز بن جعفر الفقیہ الحنبلی صاحب کتاب الشافی فی الفقہ
- ۸- ابن الضیرس صاحب فضائل القرآن
- ۹- ابو اسحق ابراہیم بن سفیان ختلی صاحب کتاب بیاج
- ۱۰- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم صاحب اسیات
- ۱۱- ابن فارس کتبی صاحب ابن جوزی

جو کہ کتب متقدمین قوم میں ہے اور اسکے عمل میں توقف و اجتناب کہتے تھے جو اسم سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کو آپ نے ابواب فقہ پر ترتیب کیا ہے لوگوں نے کہا ہے کہ لسیوطی منہ علی العالمین والعلی منہ علیہ شیخ عبد الوہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک کہہ دیکھا کہ شیخ علی متقی اوسمین بیٹے ہیں اور انار و جد اعلیٰ صفرو کبر میں مختلف صحن خانہ میں جاری ہیں ایک نہر کی طرف اشارہ کیا کہ یہ جامع کبیر ہے اور دوسری نہر کی طرف کہ یہ جامع صغیر ہے اور ایک جدول کی طرف اشارہ کیا کہ یہ فلان رسالہ ہے دوسری جدول کی طرف اشارہ کیا کہ یہ فلان مقالہ ہے اسی طرح آپ نے کتب رسائل کا نام لیا اور ہر ایک کو ساتھ ایک نہر و جدول کے سمین فرمایا رضی اللہ عنہ شروع فصل سے یہاں تک یہ سب تراجم حضرات اولیا کرام رضی اللہ عنہم کے کتاب نقصار حبیب و الاحرار میں تذکار جنود الابرار یا لیف جناب توفیق دام مجیدہ سے لکھے گئے یہ کتاب اپنے باب میں بی مثل واقع ہوئی ہے ہر اسمین ایک جم غفیران حضرات بابرکات کا حال لکھا ہے عبارت اوسکی فارسی سہل متنع بغایت خوش محاورہ و متین و فصیح و بلیغ و مضمون خیر ہے اللہ سبحانہ قبول فرماوے اور لطیف اپنے احباب کے توفیق عمل حسن بخشے اور دنیا سے بایمان اوٹھائے اور معاشی و دنیوی سے درگزر فرمائے اور جزت الفردوس میں بجا رحمت جگہ سے آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فصل

ترجمہ میر محمد زاہد بن القاضی محمد اسم اللہوی الکابلی رحمہ اللہ تعالیٰ

سید غلام علی آزاد بلگرامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سبقتہ المرجان میں لکھا ہے کہ انکی ولادت ہند میں ہوئی اور ہند ہی میں نشو و نما پایا اور اپنے والد سے اور اون کے سوا اور علما ہند سے پڑھا صاحب ذہن ثاقب و فکر صائب تھے شاہجہان بادشاہ نے انکو منصب عطا فرمایا اور وقائع نگاری کا بل پر ماہ رمضان ۱۰۶۳ھ میں مامور کیا یہ کابل میں آئے اور ایک مدت مدید خدمت مفوضہ کو انجام دیا جب شاہ عالمگیر بادشاہ ہوئے تو کئی دن تک یہ اسی خدمت پر باقی رہے پھر عالمگیر بادشاہ کی لشکر کی طرف آئے انہوں نے خدمت احتساب لشکر ۱۰۷۳ھ میں انکو تفویض کی پھر انہوں نے کابل کی صدارت بادشاہ سے طلب کی وہ انکو سپرد کی پھر یہ لوٹ کر کابل کو گئے وہاں مسند

وظلان اجلہ نے تفصیل اون وقائع کی مع اور واقعات کے ایک سالے میں ضبط کی اور اسکا نام القول الجلی رکھا ہے جب پانچویں برس آئی تو مکتب میں بیٹا ساتویں برس پیر بزرگوار نے نماز پڑھا کر کیا اور روزہ رکھنے کو فرمایا اور ختم بھی اسی برس میں واقع ہوئی اور دل میں الیسا ماہ ہے کہ اسی سال کے آخر میں قرآن عظیم ختم کیا اور کتب فارسیہ و مختصرات پڑھنی شروع کر دئے دسویں برس میں شرح ملا پڑھتا تھا مطالعہ کی راہ فی الجملہ کھل گئی چودھویں برس بیاہ کی صورت ہوئی پندرہویں برس والد سے بیعت کی اور اشغال صوفیہ خصوصاً نقشبندیہ میں مشغول ہوا اور اسی سال کچھ بیضاوی پڑھی والد نے بہت سا کاما تیار کیا اور خاص عام کی دعوت کی اور فاتحہ اجازت درس پڑھی فنون متعارفہ سے حسب سم اس دیار کے پندرہویں برس فراغ حاصل ہوا علم حدیث شریف سے ساری مشکوٰۃ پڑھے گئے اور صحیح بخاری سے کتاب الطہارت تک اور شمائل النبوی تمام اور کچھ بیضاوی و مدارک اور چند بار مدارست قرآن کریم میں ساتھ تدبر معانی اور شان نزول تفاسیر کی طرف رجوع کر کے خدمت میں والد کے حاضر ہوا یہ معنی فتح عظیم کا سبب ہوا اور فقہ سے شرح وقایہ و ہدایہ تمامہ لکھ چکا ساد و نون سے اور اصول سے حُسامی اور کچھ توضیح و تلویح سے اور منطق سے شرح شمسیہ اور کچھ شرح مطالع اور کلام سے پورا شرح عقائد مع بعض خیالی کے اور شرح موافق سلوک سے کچھ عوارف اور ایک پارہ رسائل نقشبندیہ وغیرہ سے اور حقائق سے شرح رباعیات مولوی جامی رحمہ اللہ اور مقدمہ شرح لمعات اور مقدمہ نقد المصنوع اور خواص اسماء و آیات سے مجموعہ خاص و الدکا اور ماتہ فوائد اور طب سے موجز القانون اور حکمت سے شرح ہدایۃ الحکمت اور نحو سے کافیہ و شرح اور معانی سے مطول و مختصر اور ہیئت و حساب سے بعض رسائل مخقرہ اور اس درمیان میں بلند باتیں ہر فن کی دل میں گزرتی نہیں سترہویں برس والد بیمار ہو کر انتقال فرما گئے اور بیعت و ارشاد کی اجازت دی اور کمریدہ کیدی کا کلمہ فرمایا سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ والد نے نہایت رضا مندی میں فقیر سے انتقال فرمایا اور اونکی توجہ طرف فقیر کے اوس توجہ کے مانند نہیں ہے جو آباؤ کو ابناء کے ساتھ ہوتی ہے اونکی وفات کے بعد بارہ سال کما بیش کتب ینیہ و عقلیہ کے درس کے ساتھ مواظبت کی بعد ملاحظہ کتب مذاہب اربعہ اور اونکے اصول اور اون حدیثوں کے جو اون کا مستسک ہیں بہرہ نور غیبی روش فقہی محدثین قرار داد

- ۱۲- ابو عبید صاحب فضائل القرآن
 ۱۳- ابو القاسم ازہری صاحب کتاب فضائل القرآن
 ۱۴- حافظ شمس الدین بن عبد الواحد المقدسی الحنبلی
 ۱۵- طاہر بن محمد الصدق صاحب کتاب السیر المصون فیما کرم بہ المخلصون کشف الظنون میں
 یوں کہتا ہے للشیخ طاہر الصدق المتوفی سنہ انتہی

- ۱۶- ابو القاسم سعد بن علی زنجانی صاحب فوائد ۱- فاکہانی ۱۸- ابن رشیق بن
 یونس ۱۹- عبد العزیز صاحب الخلال و ان لوگون کا حال کتب موجود
 میں جو بالفعل زیر نظر تھیں نہیں ملا اسلئے بطور فہرست انکے اسماء مبارک آخر تراجم میں لکھ دئے
 گئے اور کچھ حال نہیں لکھا گیا اگر کسی برادر مسلمان کو انکا حال بلجائے تو اس رسالے میں ملحق
 فرمائے اور اگر مجھے آئندہ ملیگا تو انشاء اللہ تعالیٰ بشرط حیات میں ملحق کر دوں گا والسلام

فصل باینین بعض ترجمہ علی شریف کی حبیب کا ذکر طبعی الفرائض میں کیا
 ہی جیمز شاہ ولی احمد دہلوی صاحب انفاں العارفین وغیرہ مولفات یافتہ

ولی الدقطب الدین احمد بن عبد الرحیم بن وجیہ الدین الشہید بن عظیم بن منصور بن احمد بن محمود بن قوام
 الدین عرف قاضی قواذن بن قاضی قاسم بن قاضی کبیر عرف قاضی بدہا بن عبد الملک بن قطب الدین بن
 کمال الدین بن شمس الدین المقتی بن شیر ملک بن محمد عطا ملک بن ابو الفتح ملک بن عمر الحاکم ملک بن عادل ملک
 بن قارون بن جربیس بن احمد بن محمد شہر یار بن عثمان بن ہامان بن ہایون بن توش بن سلیمان بن عفا
 بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مکر ذکرہ فی اللامداد فی آثار الامجاد پس نسب لکھا
 خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تیس واسطے پہنچتا ہے خود اپنے اپنا حال برکت استلال جز لطیف نام رسالے
 میں لکھا ہے غلامہ سکا یہ ہے کہ ولادت باسعادت آپ کی سوز چہا شنبہ چہارم شوال مقارن طلوع شمس سنہ چودہ میں ہوتی
 قرن کے واقع ہوئی یعنی ۱۱۰۰ھ ہجری بعض دوستوں نے عظیم الدین تاریخ پائی اور حضرت والدین و ایک جماعت
 صلحاء نے مبشرات بسیار حق میں اس فقیر کے قبل ولادت و بعد ولادت دیکھی چنانچہ بعض اخوان اعزہ

۲۸۵ سجده بزمی بن یحییٰ بہت منشی محمد جمال الدین خان مرحوم دارالمہام بہوپال طبع ہو چکی ہیں ۳۴ مصنفی ستر
فارسی موطا ۳۴ مسوی شرح عربی موطا ۵ فیوض الحرمین ۶ انسان العین فی مشائخ الحرمین ۷ فوز الکبیر
فی اصول التفسیر ۸ قول الجلیل ۹ ہجرات ۱۰ الطاف القدس ۱۱ تاویل الاحادیث ۱۲ مقالہ تفسیر
فی النصیحة والوصیة ۱۳ عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید ۱۴ انصاف فی بیان سبب الاختلاف
۱۵ سرور المحزون ۱۶ لمحات ۱۷ سطعات ۱۸ المقدمة السنیة فی انتصار الفرقة السنیة
۱۹ فتح الرحمن ترجمہ فارسی قرآن ۲۰ انفاس العارفين ۲۱ خیر کثیر ۲۲ شفاء القلوب ۲۳
فتح الخیر ۲۴ قرۃ العینین فی تفصیل الشیخین ۲۵ البدور البازغہ ۲۶ الزہر اویں انکے سوا
ایک کتاب تفسیہات ہے اوسمیں دوسو سالوں سے زیادہ بلکہ کئی سوہین الی غیر ذلک تفسیہات ہیں
فرمایا ہے ومن نعم اللہ علی ولا فخر ان جعلنی اللہ ناطق ہذہ الدورۃ وحکیما وقائد
ہذہ الطبقة وزعیما فطلق علی لسانی ونفث فی نفسی فان نطقت باذکار القوام
واشغالہم نطقت بحوامعہا واتیت علی مذلہم جمیعہا وان تکلمت علی نسبہم القوام
فیما بینہم و بین ربہم زویت لی مناکبہا وبسطت فی جوابہا ووافیت ذرۃ سنانہا
وقبضت علی مجامع خطاہم وان خطبت باسرار اللطائف الانسانیۃ تغوصت
قاموسہا وتلمست ناعوسہا وقبضت علی جلاسیہا واخذت بتلابیبہا وان
تمطیت ظہر علم النفاس ومبالغہا فانا ابوعذر تہا آیتہم بجائب لا تحصی وغرأ
لا تکتہ ولا اکتناہا یرجی وان بحثت عن علم الشرائع والنبوات فان الیث عربیہا
وحافظ عربیہا وارث خرائثہا وباحت مغایبہا ۵

یدق خفاہ عن فہم الناکی

وکرہہ من لطف خفی

شیخ اکمل شرف الدین محمد نے اپنی کتاب مسمیٰ بوسیلۃ الی الدین کہا ہے ومن کان لہ لطف قریحتہ
وطالع مصنفاتہ الشریفۃ وتحقق بقوانینہا وقواعدہا لم یبق لہ ریبۃ فی تصدیق
ہذا المطلب الاہنی والمقصد الاقصیٰ قل الحق من ربکم فمن شاء فلیق من ومن شاء

خاطر ہوئے بعد اسکے ۳۳۰ میں مشرف حج ہوا اور ایک سال مجاورتِ حرمین و روایت حدیث کے ساتھ شیخ ابوطاہر مدنی وغیرہ مشائخ سے موافق ہوا اور ہمراہ متوطنانِ حرمین علماء وغیرہم کی رنگین صحبتوں کا اتفاق ہوا اور خرقہ جامعہ شیخ ابوطاہر کا پہنا کہ جسکو جمیع خرقماہی صوفیہ کا حامی کہہ سکتے ہیں اس سال کے آخر میں حج ادا کر کے اوائلِ شمس میں متوجہ وطن کا ہوا اور وزجمعہ چودھویں رجب کو صحیح و سالم وطن میں پہنچا نعمتِ عظمیٰ اس صفت پر وہ ہے کہ اسکو فنا حیت کا خلعت دیا اور دورہ باز پسین کا فتح اسکے ہاتھ پر کیا اور شاد فرمایا کہ رضی فقہ میں کیا ہے اسکو جمع کر کے فقہ حدیث کی سرے سے بنیاد کی اور اسرار حدیث و مصالح احکام و ترغیبات اور اس سب کو جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ لائے ہیں اور یہ وہ فن ہے کہ اس فقیر سے پہلی اس فقیر کی بات مضبوط تر اسکو کسی نے ادا نہیں کیا ہے باوجود جلالت اس فن کے اگر کسی کو اس حرف میں شبہ ہو تو اس سے کہہ کہ قواعد کبریٰ کو دیکھ کہ شیخ عزالدین نے اس جگہ کیا کچھ جدید کیا ہے اس فن کے عشرِ عشیر کو نہیں پہنچے اور طریقہ سلوک کا الہام فرمایا جو کہ اس زمانے میں مرضی حق ہے اور اس دورے میں فائز ہوتا ہے اسکو مہمات و الطاف القدس میں ضبط کیا ہے اور قدامی اہل سنت کے عقائد کا دلائل و جہتوں سے اثبات کیا اور اسکو معقولیوں کے خسر و خاشاک سے پاک کیا اور ایسے طور پر مقرر کیا کہ بحث کا محل نہ رہا اور علم کمالات اربعہ یعنی ابداع و خلق و تدبیر و تدلی کا باوجود اس عرض و طول کے اور علم استقادات نفوس الانسانیہ کا مجموعہ اور کمال و افعال ہر شخص کا افاضہ فرمایا اور یہ دو علم جلیل ہیں اس فقیر سے پہلے کوئی اسکے گرد نہیں پہرا ہے اور حکمتِ علی کہ جسمین اس دوری کی صلاح ہے بوسعت تمام افادہ کی اور توفیق اس کے مضبوط کرنیکے ساتھ کتابِ سنت و آثارِ صحابہ کی دسی اور علم دین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے اور جو محرم و مدخول ہے اور جو سنت ہے اور جو کچھ ہر فرقے نے بدعت نکالی ہے اس سب کی تمیز پر افادہ کیا

لسانالما استوفیت واجب حمدا

ولوان لی فی کل منبت شعرة

انتہی کلاسہ رضی اللہ عنہ آپ کی تصانیف بہت ہیں اور سب کے سب نافع و مفید اور بعض انہیں سے اپنے باب میں عظیم النظم غیر مسبوق منہا کتاب حجة اللہ الہالہ الغافلۃ الخفا عن خلفاء یہ دونوں

کان بخوئا و مضت فی الغیاب	۵	عیون الافاعی اور دوس الافاق
الی آخر القصیدۃ اور اشعار فارسی سے یہ اشعار ہیں		
علمی کہ نہ ماخوذ ز مشکوٰۃ نبی ست جانی کہ بود جلوه حق حاکم وقت		والد کہ سیرابی از ان تشنہ لبی ست تابع شدن حکم خود بلو لبی ست
کہ باورد از درین جوف از فقیر خاکسارین ندارد باطنش از خویش آئینہ صفت رنگی شعاع آفتاب از راه این وزن ہمی نرود	۵	کہ نخل عالم قدس ست از کار و قبول او طلسم حیرت آمو دست تمکین و فضول او بجز این نکته نتوان لبست بمنمون موصول او
نخستین بادہ کا نذر جام کردند شراب وحدت از خمخانہ غیب چو غلطیہ مزمسیتہا بہر سو	۵	مراجش عکس آن گلغف ہم کردند مرا صبح ازل در کام کردند حرلیقان مستی از من وام کردند
دل دادم تر خود خالی جالبش میتوان گفتن سویدای دل بایابی اندر پیرچ و تاب او	۵	در کیفیت جوش شرابش میتوان گفتن نفوس عالم الکتابش میتوان گفتن
تا یکی محنت مجوری و دوری بکشم تا یکی باخس و فاشاک بود صحبت من تا یکی ہمدی سنگ شود شیوہ من	۵	نازنین و ظنم سوی وطن باز روم صد بزم چہنم سوی چمن باز روم گوہری از عدم سوی عدن باز روم

۱۰۶۰ اللہ ہجری میں وفات پائی تاریخ وفات یہ مصرع ہے ع او بود امام اعظم دین و رضی اللہ عنہ و ارضا
آمین کذا فی الاتهام حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے کتاب النفاس العارفین خاص فر کر والد باجد حضرت
شاہ عبدالرحیم رضی اللہ عنہ اور عم بزرگوار شاہ ابوالرضا محمد رضی اللہ عنہ میں تالیف فرمائی ہے اوس میں ان کے
احوال و مقامات و کرامات و ملفوظات ذکر کئے ہیں چونکہ اس کے حصہ اول کے آخرین چند کلمات
سو دسند لکھے ہیں ان کا لکھنا یہاں مناسب معلوم ہوا فرماتے ہیں کہ اس فقیر نے بعض یاروں سے
سنا تھا کہ نام اوز کا عالم ملکوت میں ابوالفیض ہے میں نے تنہائی میں اس کا استفسار کیا تبسم فرمایا اور

فلیکفر خصوصاً کتاب حجۃ الباکتہ واللہات والطائف القدس واللہات والمکتوب
 المرسل الی المدینۃ والمسوی وغیر ذلک انتہی تفتیات میں فرمایا ہے لہذا تمت بی دوسرے
 الحکمۃ البسنی اللہ خلعت المجد دیتہ فعلمت علم الجمع بین المختلفات انتہی انصاف
 یہ ہے کہ اگر ان کا وجود صدر اول وزمانہ ماضی میں ہوتا تو امام الائمہ و تاج المجتہدین میں شمار کئے جاتے ثنائی
 علمای عصر و مشائخ دہر کی اوپر اس قدر ہے کہ فی مختصر اسکی نقل کی طاقت نہیں رکھتا ہے ایک جمع
 بیشمار نے اونکے ماشیہ بساط سے علوم ظاہر و باطن میں بحر حاصل کیا اور اعلامی مدارج کمالات
 صوری و معنوی کو فائز ہو گئے خصوصاً انکی اولاد امجاد کہ اونہیں سے ہر ایک بی نظیر وقت و فرید دہر
 و حیدر علم و عمل و عقل و فہم و قوت و تقریر و فصاحت و تحریر و تقوی و دیانت و امانت و مراتب ولایت میں تھا
 اور اسی طرح اونکی اولاد کی اولاد ۵

این سلسلہ از طلای ناب ست

این خانہ تمام آفتاب ست

قول جلی میں اونکے کلام فیض نظام سے ذکر کیا ہے کہ فرمایا کہ یہ لڑکے کہ لطف الہی نے ہمو عطا کئے
 ہیں سب سعدا ہیں ایک نوع کی ملکیت اونہیں ظہور کوگی لیکن تدبیر غیب تقاضا کرتی ہے کہ دشخص اور
 پیدا ہوں کہ مکہ و مدینہ میں سالما احیای علوم دین کرین اور اسی جگہ وطن اختیار کرین مان کی طرف سے
 نسب اونکا ہماری طرف متمکن ہو کیونکہ آدمی زادہ مان کے وطن کی طرف میلان طبعی رکھتا ہے انتقال
 ایک جماعت کا جو اپنی والدہ کے وطن میں متمکن ہوں کسی اور سرزمین کی طرف بالطبع مستحیل ہے مگر
 بقسرتا سرانتہ بلقظہ محر سطور کہتا ہے کہ مصداق اس آگاہی کا وجود ہر دونو اسے حضرت شاہ عبدالعزیز
 دہلوی قدس سرہ کا ہے مولوی محمد اسماعیل اور مولوی محمد یعقوب رحمہما اللہ تعالیٰ کہ دہلی سے ہجرت کر کے
 مکہ مکرمہ میں اقامت فرمائی اور سالما با حیا ی روایت حدیث شریف باہل عرب عجم مشغول رہے والد علم
 ولیکن اس وقت میں یہ خاندان علم و کمال کا تمامہ منقرض ہو گیا اور کوئی ایک اونہیں سے باقی نہ رہا
 یفعل اللہ ما یشاء و یحکمہ ما یرید میل طبیعت کبھی طرف نظر عربی و فارسی کے بھی فرماتے
 تھے منجملہ اونکی منظومات کے ایک قصیدہ طویل الذیل ہے نعت نبوی میں اول اسکا یہ ہے ۵

میں آئے تو چاہئے کہ انہی روزگار اور سکو تجھے دیکھیں عیادت کہ مقصود اعظم اوس سے رضا مندی نصین کی ہے نہ محض اطلاع اور سکی کیفیت مزاج پر اور اسی طرح تعزیت اور ایسے سفارش اور شل انکے پس جو شخص یہ سب کام بجالائے اور صاحب معاملہ کو محنت پر مطلع نہ کیا تو اپنی محنت کو ضائع کر دیا اور اسی طرح ہر وہ چیز جس سے مقصود اقامت مصلحتی الوقت و تالیف میان جمہور مردم کے ہو محل تو دلیع یا ران میں اور اونکی وصیت میں یہ بیت بہت پڑھتے تھے ۵

آسائش دو گیتی تفسیر اس دو حروف	باد و ستان تملطف باد شمنان مدارا
--------------------------------	----------------------------------

۹ فرماتے تھے جن لوگوں کا مرتبہ تیسرے مرتبے سے فروتر ہے اگر وہ ابتداء اسلام کریں تو اوسکو ایک لغمت لغم الہی سے جان اور شکر اوسکا بجالا اور اونکے سوبر و منسط ہو اور اونکے حال کا تفقد کہ بہت ہوتا ہے کہ انکی انتفات جو تیسرے نزدیک کچھ قدر نہیں رکھتا ہے وہ اونکی آنکھ میں عظیم دکھائی دیتا ہے اور وہ اوسکے ساتھ پورا اعتنا کرتے ہیں اور ملکا اوسکو نہیں پاتے ہیں تو غمگین ہوتے ہیں ۵

صد ملک دل بہ نیم نگہ می توان خرید	خوبان درین معاملہ تقصیر می کنند
-----------------------------------	---------------------------------

۱۰ فرماتے تھے احمقوں کی خصلت ہے کہ ساتھ کسی لباس و عادت کے نشا منند ہوتے ہیں یا تکلیف کلام مقرر کرتے ہیں یا کوئی کمانا مقرر کر لیتے ہیں کہ اوس سے متفرق ہوتے ہیں اور لوگ اوسکے سبب مسخرانہ کرتے ہیں ۱۱ فرماتے تھے بعض آشنا محبت ذاتی رکھتے ہیں کہ اگر تیری محبت بددیج اوںکے دل میں جگہ پکڑتی ہے بعد اوسکے کسی حاجت میں اوںکے دل سے باہر نہیں جاتی ہے نہ سترار میں نہ ضرار میں اس یا کو غنیمت شمار کرنا چاہئے اور فرزند سے بہتر رکھنا چاہئے اور بعض آشناؤں کی آشنائی کا سبب ظہور کسی فضیلت کا ہے تجھے یا ارتباط کسی حاجت کا ساتھ تیسرے قدر ہر آدمی کی پہچانتا چاہئے اور سب کو ایک منزلت و رتبہ میں نہ رکھنا چاہئے اور کسی آدمی پر زیادہ اوس سے جو اوس کا مرتبہ ہے اعتماد نہ کرنا چاہئے ۱۲ فرماتے تھے کہ عاقلوں حکیموں کا یہ کام ہے کہ فقط استیفاء لذت مقصود نہ ہو بلکہ اون چاہئے کہ وہ صغیر میں کسی دفع حاجت یا کسی فضیلت کے اقامت یا کسی سنت کی ادائی میں واقع ہو ۱۳ فرماتے تھے بات کہنے رستہ چلنے بیٹھنے اوٹنے میں اقویا کی رسم و عادت پر کام کر اگرچہ تو ضعیف ہی کیوں نہ ہو اور اگر کوئی غیب یا چین

کما اسی طرح ہے اور تیرا نام ابوالفیاض ہے ۳ ایک دن متصل نماز ظہر کے طرف اس فقیر کے متوجہ ہوئے
اور فی البدیہہ یہ دو بیتیں فرمائیں ۷

اگر تو راہ حق بخوابی اسی پسر	خاطر کس را مر نجان السحر
در طریقت رکن عظیم حمیت	این چنین فرمود آن خیر البشر

اوسوقت فرمایا کہ دعوات و قلم حاضر کرو اور اسکو لکھو کہ حضرت حق سبحانہ نے ناگاہ دل میں القا فرمایا ہے
تاکہ تجھکو اوسکی وصیت کروں اوسوقت اشارہ فرمایا کہ یہ ایک عظیم نعمت ہے شکر اوسکا لازم ہے ۳
انفاس نفیضہ حضرت ایشان سے یہ دو بیت ہیں ۷

ایکہ نعمتہا می تواز عد فزون	شکر نعمتہا می تواز حد برون
عجز از شکر تو باشد شکرا	گر بود فضل تو مارا رہنمون

اس فقیر کو مجلس صحبت میں حکمت عملی اور آداب معاملہ بہت سکھاتے تھے منجملہ اونکے جو کچھ حافظہ
میں رہا ہے یہ ہے کہ فرماتے تھے کہ مجلس میں بُرائی مت کر کہ اہل پورب ایسے ہیں اور اہل پنجاب
ایسے اور افغان ایسے اور مغل ایسے ہیں شاید درمیان اونکے کوئی آدمی اوس قوم کا اہل حمیت
اوس قوم سے ہو تو اوسکو بُرا لگے اور صحبت منقص ہو جائے ۳ فرماتے تھے کہ کوئی بات مخافت
جمہور کے عام مجلس میں ہرگز زبان پر مت لاگو وہ بات نفس الامر میں صحیح ہی کیوں نہ ہو کہ وہ اوسپر
انکار کریں اور صحبت منقص ہو جائے ۴ فرماتے تھے اگر تجھکو کسی سے کوئی حاجت ہو تو اوسکے واسطے
ایک تمہید شالیستہ کر اور اوس حاجت کی طلب میں تدریج کر ایسا نہ چاہئے کہ بات کو پتہ کی طرح والدہ
۴ فرماتے تھے مجلس عام میں ہرگز کسی پر زور صریح مت کر ۵ فرماتے تھے کہ آدمی کا لباس وزی ایسا
ہونا چاہئے کہ اوسکی صنعت و کمال پر مشعر ہو مثلاً جو آدمی دانشمند ہے اوسے چاہئے کہ دانشمندی
کا لباس پہنے اور ادنین کے آئین کے ساتھ زندگانی کرے اور جو فقیر ہے اوسکو چاہئے کہ فقر و
کا لباس پہنے اور ادنین کے آئین سے زندگانی کرے ۶ فرماتے تھے کہ بزرگوں کے مخاطبہ میں
سخن مغلق و موجز و آہستہ روا نہیں ہے ۷ فرماتے تھے کہ اگر تجھے شجاعت یا سخاوت یا فتوت ظہور

نہ جوانی میں نہ لڑکپن میں اتباعِ جادہ محمدیہ اور نکاحِ خلقِ جبلی تھا اپنے امور ضروری میں تصرف بہ بیع و شرا
 کرتے تھے عامہ وغیرہ میں نہ توفیقاً ہی متعشقہ کی ہیئت اختیار کرتے تھے نہ ہیئت فقرا آزاد کی بلکہ
 مشائخ صوفیہ پر فی الجملہ اہل بے تکلفی زندگی کرتے تھے قرض لینے کو مکروہ رکھتے مگر واسطے ضروری
 حاجت کے اور اوس شخص کو جو کہ واسطے تنعم طعام و تنفک و مثل اسکے قرض لیتا تھا ناخوش رکھتے تھے اور
 ملامت کرتے تھے اور ہر علم سے بہرہ معتد بہ رکھتے تھے اور ساتھ ترک مناسبت کسی فن کے فنون سے
 اونکی طبیعت راضی نہیں ہوتی تھی طلب میں حدس اور نکاحِ بنایت رسا و سلیم تھا ذکر و طیفہ و طیفہ و نکاح
 نوافل تہجد سے تہا بے تقید عدد رکعات کے بلکہ بلا حوصلہ نشاط و رغبت جب تک کہ ہو اور اشراق و مٹھی او
 اور در رکعت بعد مغرب کے واسطے ثواب الدین اور اپنے بڑے بہائی کے اور تلاوت میں ہمیشہ مشغول
 رہتے تھے مگر لبذرا اور بنیائت خوش آواز اور بارعایت قواعد تجوید پڑھتے تھے اور غالباً یاروں کے حلقے
 میں علاوۃ تلاوت ہر روز کے دو تین رکوع بہ تدریج بیان معانی پڑھتے تھے اور ایک نہار بار درود شریف
 اور ایک نہار بار نفی و اثبات بعض بھرتیل فخر کے اور بعض بخصیہ اور بارہ نہار بار اسم ذات ہمیشہ لازم تھا
 خارج اوقات غیبت کے باوجود کبر سن و ضعف کے اور حسب وقت متوجہ ہوتے تو غیبت ممتدہ گینچے بعد
 وفات سیدنا محمد و مناشیخ ابوالرضا محمد کے باسند عامی بعض یاران اوسی اسلوب سے وعظ فرماتے اکثر
 مشکوٰۃ و تنبیہ الغافلین و غنیۃ الطالبین سے اور آخرین تفسیر شریع کی تھی جبکہ زہراوین کے بیان سے
 فارغ ہوئے تو ضعف غالب ہوا اور وہ رشتہ موقوف رہا اس فقیر نے بارہا اونکی زبان سے سنا کہ
 ہم نے جو کچھ پایادہ بدولت درود و توجہ مجرب کے پایادوسرے ہر روز سورہ منزل گیارہ بار اور یا مغنی
 گیارہ سو بار واسطے غنائی ظاہری کے پڑھتے تھے اور ہمیشہ سارے احوال میں بے اسباب ظاہر کے
 حق سبحانہ قلوب عباد کو اونکی خدمت میں مصروف کرنا تھا اونکی آخر عمر میں جب رمضان آیا تو صیام و قیام
 بدستور قدیم کیا ہر چند بحسب شریعت رخصت افطار کے متحقق تھے کیونکہ وہ پیر فانی ہو گئے تھے اور روزے
 کی طاقت نہیں رکھتے تھے یہ فقیر اور سائر اہلیت جب سوال کرتے کہ اتنی مقاسات لقب کا باوجود رخصت
 شرع کے کیا سبب ہے تو فرماتے کہ زیادہ اس سے نہیں ہے کہ ضعف کے سبب بیہوش ہو جاتا ہوں اور بیہوش

یا بخل ناگاہ تجھے صادر ہو جائے تو اوسکے کمان و اخلاص میں کوشش کرنا چاہئے اور اوس سے شریکین ہونا چاہئے اور خود کو بتکلف صفتِ مقابل میں ظاہر کرنا چاہئے تاکہ نفس اوس کے ساتھ جوگر ہو جائے ۱۴ جب باتِ حیثیتِ سفر کے حال میں ہوتی تو چورون اوچکون سے بچاؤ کرنے میں غلو کرتے اور اوس باب میں اپنے واقائع جو کہ سفرِ کربہ آباد میں دیکھے تھے بیان فرماتے +

ذکر اخلاق حضرت ایشان

اخلاقِ سلیمہ رضیہ کے ساتھ شجاعت و فراست و کفایت و غیرت سے بوجہ اتم متصف تھے اور عقل معاش کی مثل عقلِ معاد کے کامل و وافر رکھتے تھے ہر امر میں توسط کو دوست رکھتے تھے نہ اتنا تنگ و تعمق کرتے تھے کہ ہبائیت کی طرف کیمنیج لیا وے نہ اتنے آداب کے ترک تقید میں سترسل تھے کہ تما دون کی طرف میل کرے لباس میں ہمیشہ اونکی وضع شریف عدم تکلف تھا سخت و نرم بہر طور کہ میسر ہو جائے یکساں جانتے تھے لیکن حق سبحانہ ہمیشہ اونکو نرم لباس دیتا تھا بغیر اختیار اونکے فرماتے تھے کہ جب میں نے ترک دنیا کیا ہے اب تک اپنے واسطے بازار سے کوئی لباس نہیں خریدا ہے نہ عمامہ نہ جامہ نہ پاپوش حق سبحانہ سب کچھ نزدیک حاجت کے وافر دیتا تھا **حکایت** ایک دن حضرت ایشان لباسِ فاخر رکھتے تھے صوفی متقشف نے اس باب میں بحث کی فرمایا کہ ہر تار میرے لباس کا اگرچہ شال درشا ہے کمند محبتِ الہی ہے اسلئے کہ میرے بے سعی و ارادے کے عطا فرمایا ہے اور ہر تار میرے لباس کا اگرچہ کرپاس لک ہے اڑ رہا ہے اس واسطے کہ تو نے اوسکو اپنی سعی و ارادے سے ہم پہنچایا ہے حضرت ایشان امرا کے گہر نہیں جاتے تھے یہ دروازہ بکلی مسدود کیا تھا اور اگر یہ گروہ اونکی زیارت کے واسطے آتا تو خلق سے پیش آتے اور کریم قوم کو بجز بدکرامت تخصیص فرماتے تھے اور اگر وہ نصیحت چاہتے تو نہایت نفق و لین سے ادا کرتے اور امر معروف و نہی منکر مسائل منصوصہ میں بشرط ظن قبول رفت و لین سے کرتے تھے ہمیشہ تعظیمِ علم و علماء کی اور نفرتِ جمل و جاہلون سے اونکا پیشہ تھا اور سب حال میں تتبعِ آئنا نبویہ کا کرتے تھے ایک اونکے آئنا استقامت سے یہ تھا کہ کبھی اپنی عمر میں جماعت فوت نہ کی مگر بغیر بزرگوں نے کہا ہے الاستقامۃ خیر من الکرامۃ اور کسی حال میں امورِ مہنومہ کی طرف میل نہ رکھتے تھے

موافق و مخالف کے معتقد فیہ تمام عمر تدریس و افتاء و فصل خصوصات و وعظ و تربیت مریدین تکمیل
شاگردوں میں گزار سی اور جاہ و عزت و صوری و احترام و تعظیم ظاہر کو ساتھ کمالات باطنی کے جمع
رکتے تھے ریاست علم و عمل بلاد ہند کی طرف ان کے اور ان کے بہائیوں کے منتھے ہوئی علمای بلاد
ہند وستان بلکہ بلاد دیگر کے کم کوئی ہو گا کہ اسے نسبت تلمذ کی یا استفادہ باطن کی اس خاندان کے ساتھ
درست نہ کی ہو ان کی شاگردی فخر ہے کبار علما کا اور ان کی کتب مؤلفہ معتبرہ علیہ ہیں فضلا کی فقیر کے والد ماجد
بھی اونسے روایت رکھتے ہیں اقد علوم کا اپنے والد ماجد اور ان کے خلفا سے کیا اور ایک خلق کثیر نے
ان کی جناب سے استفادہ کیا چونکہ اس اید ان کے علوم تحصیل کی فقہ و حدیث و تفسیر وغیرہ ان کی تصانیف میں
مرقوم ہیں اور لوگوں میں مشہور اسلئے ضرورت ان کے ذکر کی اس جگہ نہیں ہے ان کی اشہر مصنفات جو کہ
دلیل ہے کمال اطلاع و عبور کی تفسیر فتح العزیز ہے دو مجلد کلان میں بمقدار سہ پارہ کلام مجید اور مکرر
دیا رہند میں طبع ہو چکی ہے اور تحفہ اثنا عشریہ روزنہب شیعہ میں اور لیستان المحدثین و سر الشہادتین و عجائز
نافعہ و فتاویٰ کثیرہ وفات ان کی بعمر نو سال ۳۹۱ ھ ہجری میں ہوئی شعر و علمائے تاریخین کسی میں
آرام گاہ دہلی ہے پہلوی پرنیزہ گوار میں آرام فرمایا ان کا خاندان خاندان علوم حدیث و فقہ حنفی کا ہے حدیث
اس علم شریف کی جیسی کہ اس اہل بیت سے وجود میں آئی ویسی اس ملک میں اور خاندان سے معلوم
و معمود نہیں ہے تخم عمل بالحدیث کا درحقیقت ان کے والد نے اس سرزمین میں بویا اور انہوں نے
اوسکو برگ و بار بخشا ورنہ بلاد ہند میں سوا سی فقہ حنفی کے کوئی بھی علم حدیث شریف کا اور اسکے ساتھ علم
و عمل میں تمسک کرنا نہیں جانتا تا جہاں الدنالی اعنا خیر الجزاء امین کذا فی اتحات النبلا و کاتب حروف عفا
الدعۃ وقت درود دہلی شریف مزارات بابرکات ان حضرات کی زیارت سے مشرف ہوا ہے اس خاندان
عالیشان کا قبرستان دہلی دروازے کے باہر ہندیوں میں واقع ہے ایک چوترہ مسطح پر یہ سب قبور ہیں
زمین سے متصل صرف بقدر ایک بالشت کے بلند ہیں اول قبر حضرت شاہ عبدالرحیم قدس سرہ کی ہے ان کے
پائین حضرت شاہ عبدالقادر رضی اللہ عنہ صاحب موضع قرآن کا مزار شریف ہے اپنی وفات ۱۹- رجب روز
چهار شنبہ ۳۲۰ ھ ہجری کو ہوئی ہے اور حضرت شاہ عبدالرحیم کے برابر شاہ ولی الدقدس سرہ کا مزار ہے

کے ساتھ میں جو گرہا ہوں اور اس سے لذت لیتا ہوں یعنی غیبتِ جبّال آیا تو کیا رگی اشتہا
 ہو گئی اور ضعف غالب آیا اور ہینہ پیدا ہو گیا اور سقندر کا سید حیات کی منقطع ہو گئی اور مردے کی طرح
 پڑے یہ فقیر حاضر تھا اس پڑے میں کلمہ استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی المقوم اونکی
 زبان سے نکلا بعد اسکے رو بھوت لائے اور فی الجملہ تخفیف ہوئی یہاں تک کہ اوائل صفر میں پھر من
 غالب آیا اور قبل صبح صادق کے جب موت کے آثار ظاہر ہوئے تو غایت ہمت اونکی یہ تھی کہ فجر کی
 نماز فوت نہ ہو چند بار اس ضعف میں پوچھا کہ صبح طلوع ہوئی یا نہیں حاضرین نے کہا نہیں جب موت
 نزدیک پہنچی تو اون کہنے والوں کو بسختی جواب دیا کہ اگر تمہاری نماز کا وقت نہیں ہے تو ہماری نماز کا
 وقت تو پہنچا ہے اور سوقت کہا کہ مجھ کو قبلہ کی طرف متوجہ کرو اور سوقت باشارہ نماز ادا کی حالانکہ
 وقت میں شک تھا بعد اسکے ہذا اسم ذات زیر لب مشغول ہو کے حیات کی ودلیعت سپرد کی یہ واقعہ
 روز چار شنبہ بارہویں صفر ۱۱۵۹ ہجری او آخر محمد فرخ سیر میں واقع ہوا اور فرخ سیر بعد اونکے قریب
 پچاس روز کے قید ہوا ہر مرج عظیم پیش آیا عمر شریف اونکی ستر سال کی تھی فتح چٹوڑ کا قصہ اور عمارت
 جامع مسجد شاہجہان آباد کی یاد رکھتے تھے رضی اللہ عنہ وارضاه تارخ وفات

باد او چار شنبہ از صفر ثانی عشر

در ہزار و یکصد و سی و یک از ہجری رسول

کرد از دنیا ی دون رجت الماوی مقرر

ہادی راہ طر لیت شیخ دین عبد الرحیم

ترجمہ حضرت شاہ عبد العزیز قدس سرہ صاحب فتح العزیز و بستان المحدثین وغیرہ

مصنفات نافعہ

حضرت شاہ عبد العزیز بن الشیخ الابل ولی المدحدث دہلوی بن الشیخ عبد الرحیم العمری رضی اللہ عنہم
 استاذ الاساتذہ و امام لہذا بقیۃ السلف حجة الخلف خاتم المفسرین و المحدثین بالدیار الهندیۃ ولادت
 شریف ۱۱۵۹ ہجری میں ہوئی غلام حلیم نام تارخی ہے اپنے وقت میں مرجع علماء و مشائخ تھے دستگاہ
 آپ کی جمیع علوم متداولہ و غیر متداولہ میں فتون عقلیہ و نقلیہ سے فوق الوصف ہے کثرت حفظ و علم تعبیر
 رویا و سلیقہ و عطا و انشاء و تحقیقات نفائس علوم و مذاکرہ و مباحثہ با خصوم میں ممتاز اقران تھے اور

سُنی بعدہ فرمایا کہ حالتِ اعراب اہلِ اہل سے کہ ابتدا درس کی ہوگی پڑھو بعد شام کے غلام حسین نامی ایک شخص
مرید ہوا آواز مفہوم ہوئی نماز عشا کی پڑھی چار گھنٹہ رات باقی رہی تھی کہ اضطراب لاحق ہوا دو ٹپکے دُہن
بائیں ہلاتے تھے آرام نہیں تھا بر خلاف عادت کے کپڑے سواہی ازار کے بدن سے اوتاڑا لے تھے بعد
نماز فجر کے ساتویں ماہ شوال روزِ نیکِ ذیہ ۱۲۳۹ ہجری داعیِ اجل کو لبیک اجابت فرمائی اور اس دار
فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون سب شہر پر ایک ایسی حالت
واقع ہوئی کہ بیان میں نہیں آتی ہے انتہیٰ رُمنی الدعۃ وارضاء وجعل الجنة متقلبہ ومشوہ آمین وصلی اللہ
علی سیدنا و مولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم الی یوم الدین آمین بالفضل ایک سالہ کمالاتِ عزیزِ نام
مصنفہ ۱۲۸۹ مطبوعہ ۱۳۰۶ ہجری مولفہ مبارک علی خان ولد نواب فرحت اندیش خان نیرۃ نواب
خیز اندیش خان رئیس میرٹھ خاکسار کی نظر سے گزرا دیکھا تو اوسمیں ۵۳ سال لکھے ہیں وہ سب گویا حضرت
صاحب کی کرامات ہیں ۵۲ کہ است جو اس مقام کے مناسب ہے کہ جب حضرت مولانا صاحب کا اس
جہان فانی سے انتقال ہوا ہے کچھ کہانا نہیں کیا یا تھا اور مرض کی شدت تھی وعظ کا دن آیا حضرت نے
فرمایا مجھ کو کپڑے رکھو جب میں بیان کرنے لگوں تب چھوڑ دیجیو ولسیاء ہی کیا پہر بدستور وعظ فرمانے لگے ہزاروں آدمی
جمع ہوتے تھے اور حسبِ قدر آوازِ اشخاص قریب کی کان میں پہنچتی تھی اوسی قدر اشخاص بعید کے کان میں پہنچتی
تھی جو عالمِ فاضل سمجھتا تھا اوسے قدر جاہل سمجھتا تھا اقم نے ایک مرتبہ بچشمِ خود دیکھا کہ دو کا ناز لیور فروش سب
میں کہنے لگے کہ بھائی میرا جانا وعظ میں نہیں ہوا تو گیا تھا کیا بیان فرمایا تھا اوسنے کل حال مفصل بیان
کیا بعد اسکے وعظ آیتِ شریفہ ذوی القربی والیتامی والمساکین وابن السمیل کا فرمایا اور اسکے
مطابق نقدی واسباب سب تقسیم فرمایا بعد اسکے کچھ اشعار عربی کے پڑھے اور کچھ فارسی کے اور یہ
شعر مشہور من نیز حاضر میثوم تصویر جانان در بخل و آپ نے فرمایا من نیز حاضر میثوم تفسیر قرآن در بخل
اور بہت شعر ایسے کہ ایک مصرع مصنف کا اور دوسرا اپنا پڑھا کئی پہر آپ نے فرمایا کہ کفن میرا اسی کپڑے
کا ہو جو میں پہنتا ہوں گرتا آپ کا ادھر ترکا اور گاڑے گا پابجا مہ ہوتا تھا اور فرمایا کہ نماز جنازے کی باہر شہر کے
ہواور بادشاہ میرے جنازے پر نہ آوے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ۵۵ دفعہ نماز جنازہ کی ہوئی جو جوق جوق

اور اسکے برابر حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہ کی قبر شریف ہرضی اللہ عنہم +

ترجمہ خط میان سید احمد علی بجنوری متضمن حال پرختلال انتفال حضرت شاہ

عبدالعزیز صاحب قدس سرہ بطور اختصار

مختصر یہ ہے کہ ماہ رجب ۱۲۳۹ ہجری سے طریقہ خوارک حضرت صاحب کا ایسا مقرر ہوا تھا کہ بعد چار دن آدھ پاؤں بلکہ قدرے قلیل کھاتے تھے اور تمام رات تپ ہوتی تھی اور بخیرہ سوداویہ چڑھتی تھی آخر رمضان میں سابق سے زیادہ طبیعت بے مزہ ہوئی چنانچہ سبت و نہم رمضان المبارک سنہ الیہ کو وقت شام غشی طاری ہوئی ہاتھ پاؤں سرد ہو گئے ایک عجب قیامت گہرین برپا ہو گئی اوسکی صبح کو کہ عید کا روزیوم دوشنبہ تھا کچھ افاقہ ہوا موافق معمول کے پھر دن چڑھتا ہی ادا کی تھی کہ مسجد اکبر آبادی میں پھر غشی طاری ہوئی بہر حال گہر تشریف لائے طبیعت بے مزہ رہی روز سہ شنبہ کہ دن درس کا بکمال بیٹا قحی منبر پر آرام کر کے تفسیر آیہ ان اکرمک عند اللہ اتقا کہہ فرما کر بس کیا پھر بہر دن باقی رہا فقیر کو طلب فرما کے کاغذ وصیت نامہ مشتمل برہیہ فرش و کتب خاص ذات خود بمولوی محمد اسحق صاحب ام ظلم و دیگر امورات کا لکھوا کر مہر فقیر کی اوسپر ثبت کرائی من بعد مولوی رشید الدین خالص صاحب وغیرہ کو طلب کر کے اونکی میرین ثبت کرائیں اس دن حال بہت متغیر تھا دو تین گھنٹے دن باقی رہا تھا کہ اجازت نامہ کتب احادیث مہری خاص اس فقیر کو عنایت فرمایا طعام بالکلیہ موقوف ہوا روز چہار شنبہ کو اطباء نے جمع ہو کر ایک نسخہ تجویز کیا اوسکو تناول فرمایا پھر دن چڑھتا ہی نماز اشراق ادا کی بدوہ اجابت ہوئی بعینہ دو انگلی معلوم ہوا کہ قوت ماسکہ زائل ہو گئی اوس دن کی شام کو بہت لوگ مرید ہوئے روز پنجشنبہ کو حالت متغیر ہو گئی جمعے کے دن چاہا کہ موافق معمول کے مدرسہ میں آئیں نہ آسکے درس موقوف ہوا مگر زیارت سب کو میسر ہوئی وقت شام کے تفسیر مدارک و تفسیر حمانی سنی بعدہ جو کچھ نقدی تھی اوسکو بردار ڈال دیا اور ذوی الارحام حاضر و غائب کو تقسیم فرمایا قصہ مختصر یہ ہے کہ شنبہ کو سکوت طاری ہوا اور بغض مختل ہو گئی مگر اوقات نماز پنجگانہ میں اشارہ سے نماز پڑھتے تھے اور سقوط قوت غریزی کا آٹا ناٹا ہوتا تھا روز شنبہ کو قریب دوپہر کے قرآن مجید طلب فرما کے مولانا محمد اسحق صاحب سورہ ق ایک رکوع تک

تو نے اوسکو آگ پر گرم کیا اوسمیں سے ایک روپیہ برآمد ہوا وہ روپیہ تو نے مالک و عن زرد کو واپس دیا اور خود
نصرف نہیں کیا یہ دیانت اور امانت تیری جداوند تعالیٰ کو پسند آئی اور اوسکے عوض میں بہشت عطا فرمائی **کلیطیفہ**
ایک شخص نے مسئلہ پوچھا کہ صاحب یہ طوائف یعنی کسبی عورتیں مرقی ہیں اونکے جنازے کی نماز پڑھنی درست
ہے یا نہیں حضرت نے فرمایا جو کہ مرد اونکے آشنا ہیں اونکی بھی نماز پڑھتے ہو یا نہیں کہا کہ ہاں پڑھتے ہیں **حضرت**
نے فرمایا کہ تو اونکے بھی جنازے کی نماز پڑھو اس کتاب کے مصنف حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
مرید ہیں حضرت مولانا اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ بعد آپ کے جانشین ہوئے درس تدریس علوم حقہ میں مصروف
رہے بعد کلمع مولوی محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکہ معظمہ کو تشریف لینگے تا وفات اوقات شریف کو تدریس
تفسیر و حدیث و فقہ میں مصروف رکھا خاکسار حسبوقت بتقریب حج ۱۲۶۹ھ میں مکہ معظمہ میں پہونچا تو
حضرت مولانا مولوی یعقوب صاحب رحمۃ اللہ کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوا عجیب بابرکت تھے
اونکی تقریر و دلکش اتیک سمع قلب میں جاگیر ہے زمانہ اقامت مکہ معظمہ میں بارہا اونکی زیارت فیضیاب
ہوا رضی اللہ عنہ علمای ہند کی سند حدیث شریف کی حضرت مولانا محمد اسحق صاحب رحمۃ اللہ تک منتہی
ہوتی ہے سب علما آپ ہی کے خوشہ چین ہیں آپ کے داماد و شاگرد رشید مولانا محمد عبدالقیوم صاحب
رحمۃ اللہ تعالیٰ خلف الصدق مولانا مولوی محمد عبدالحی صاحب صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ مع اپنے اہل و عیال
کے بہو پال میں مقیم رہے ایک مدت تک عمدہ افتاکورنیت بخشی بعد کو ترک کر دیا اور اپنے خانہ فیض
آشیانہ میں جادہ استقامت و سدا پر قائم دائم رہے اوقات شریف کو علم تفسیر و حدیث و فقہ کی تدریس
و تعلیم سے معمور کیا یہاں کے اہالی مولائی رئیس و مروس سب اونکی صلاح و علم و فضل کے قائل و معتقد تھے
خوش اخلاق خوش وضع بے تکلف حسن المحاضرتے تمام دن حدیث شریف کے درس میں گزارتا ذکر فکر کا
شغل رہتا ستر حال کو بہت پسند رکھتے تھے وفات کی ماہ پہلے خاکسار نے ترجمہ موضع قرآن واد پر پڑھا
اور آٹھ دس پارے تفسیر جلالین کے سنائے سند عطا فرمائی خاکسار کے پاس موجود ہے اور بیعت بھی
مشرف فرمایا بعدہ وطن کا قصد فرمایا بہو پال سے روانہ ہو کر بنارس پہونچے وہاں کچھ اقامت فرما کے وطن
روانہ ہوئے سندیلہ تک پہونچے ارادہ تھا کہ حضرت مولانا مولوی فضل الرحمن صاحب دام ظلہم کی زیارت مشرف ہوں

لوگ آتے تھے اور پڑھتے تھے اسی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک شخص پہلی میں وارد ہو کر لب دریاسی جہن ٹھہرے اور بولتے نہ تھے حضرت مولانا صاحب تشریف لینگے اوس شخص نے حضرت کی تعظیم دی اور حال اپنا اس طور پر بیان کیا کہ ہم دو شخص تھے آپس میں بہت محبت رکھتے تھے اور بہت ملکوں کی سیر کی ایک دفعہ دوست سیرا بیمار ہو گیا اور قضا کی جب ہم اونکو دفن کرنے لگے ایک کٹار پانسور وپیہ کی قیمت کا میری کمز میں تھا وہ نکال کر قبر میں رکھ دیا اور وہیں بہول گیا بعدہ آدمی جب چلے آئے تو مجھکو وہ کٹار یاد آیا اور بڑا افسوس اوسکا ہوا رات کے وقت میں نے جا کر قبر کو دسی تو دیکھا کٹار بسترور رکھا ہے لیکن وہ مردہ قبر میں نہیں ہے حیران ہوا ایک کٹر کی نظر آئی اندر گیا دیکھا کہ ایک باغ ہے اور وہ شخص دوست میرے وہاں بیٹھے ہیں اور کلام مجید پڑھتے ہیں وہ مجھکو دیکھ کر بہت خوش ہوئے پہراونہوں نے کہا کہ تم باغ کی سیر کر دین سیر کرنے لگا پہر بیرون باغ بفاصلہ بعید دیکھا کہ بہت بڑے کڑے ہاؤ چڑھے ہیں اور لوگوں کو پکڑ کر اونہیں ڈالتے ہیں ایک شخص نے میرا ہاتھ زور سے پکڑا کہ اتہا اسکی انگلیوں کے نشان موجود ہیں اور کہا تو نے مجھے فلان چیز چار پیسے کو مول لی تھی وہ میرے دے میں نے کہا میرے پاس پیسے نہیں ہیں یہ کٹار پانسور وپیہ کا ہے یہ تو لے لے اوسنے جواب دیا کہ اسکو میں کیا کروں گا غرض کہ بہت بحث رہی اس عرصے میں وہی شخص فوت شدہ تلاش کرتے کرتے وہاں آپہونچے اونہوں نے کہا کہ یہ مرے نہیں ہیں زندہ ہیں میری ملاقات کو آگئے ہیں بڑی مشکل سے اونہوں نے چھڑایا جب سے میں چار پیسے مانگتا ہوں اور وحشت مزاج پر آگئی ہے حضرت نے پانی دم کر کے اونکو پلایا وہ وحشت اونکی دور ہو گئی پہراونکو اپنے ساتھ لے آئے وہ شخص تادم عمر خدمت میں حاضر ہے **حکایت** ایک لونڈی حضرت مولانا صاحب کی حالت نزع میں آیہ شریفہ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی پڑھا لگی حاضرین کو تعجب ہوا اور اس کینر سے اس آیہ کے پڑھنے کا باعث پوچھا اوسنے ہاتھ اوٹھا کر بتایا کہ مجھکو یہ دو آدمی پڑھاتے ہیں مولانا صاحب کو اس بات کی اطلاع کی آپ نے فرمایا کہ اس کینر سے کہو کہ اُن پڑھانے والوں سے جو واقع میں فرشتے ہیں دریافت کرے کہ کس عمل کے باعث خداوند تعالیٰ نے اسکو بہشت عطا فرمائی چنانچہ بعد استفسار لونڈی نے جواب دیا یہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ بازار سے روغن زرد خرید ہو کر آیا تھا

انشاء الله بکمال حقون ثابت و در بخاری و مسلم موجود است که آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم با کفار مکه که در بیدگشته شده بودند خطاب فرمودند هلی وجدتم ما وعد ربکم حقاً مردم عزم کردند که یا رسول الله ما نکلّم من اجساد لیس فیها ارواح فرمودند که ما انتقم باسمع منهم و لکنهم لا یجیبون و در قرآن مجید ثابت است و لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله امواتاً بل احياء عند ربهم یرزقون فحیدر بیا آناه الله من فضله بلکه از احوال پس ماندگان هم خوشگویی و استبشار ثابت است و لیست تبشرون بالذین لم یلحقوا بهم من خلفهم لا خوف علیهم و لا هم یحزنون بالجمله از کارشور و ادراک اموات اگر کفر نباشد در الحاد بودن او شبه نیست و اما قواعد فلسفی پس بقا روح بعد از مفارقت بدن و بقای شعور و ادراک او و لذات روحانی و آلام روحانی مجمع علیه فلاسفه است الا جالینوس و لند او را در فلاسفه نشمرده اند و ظاهراً است که بدن و اکما در تحمل است و روح در شعور و ادراک دائماً در ترقی پس مفارقت بدن در سلب ادراک و شعور او چه قسم تاثیر تو اند کرد

سوال اگر ادراک و شعور می ماند بقدر حیات می ماند یا زیاده کم می شود جواب ادراک و شعور اهل قبور بعد از موت در بعضی امور زیاده می شود و بعضی کم در آنچه تعلق با امور عینیّه دارد ادراک آنها زیاده است و در آنچه متعلق با امور دینیّه باشد ادراک اینها کم و بیش آنست که التفات و توجه ایشان در امور عینیّه زیاده است و از امور دینیّه التفات و توجه کم باین جهت تفاوت واقع می شود و الا اصل ادراک و شعور یکسان است بلکه اگر تامل کرده شود در دنیا نیز بسبب توجه و التفات زیادتی و کمی در شعور و ادراک واقع می شود چنانچه در قائل علیه را و کلامی در بار بسیار کم می فهمند لذا طعام و محاسن ساز و کیفیت نعمات و اوقات را را امیر زاده ها خوب ادراک میکنند و علماء و فضلا در ادراک این چیزها بسیار قاصر اند و اینهمه بسبب قلت توجه التفات است

و کثرت آن

بیان منام مخالف ظاهر شریعت غیر از سوال

حکایت طاهر قلی بابر بان شاه که دعوت ب مذهب امامیه نموده بود و شفا پس را در امین با اختیار مذہب کرده و اثنا عشر ساخته باز رویای پادشاه جناب سالت مآب صلی الله علیه و آله و سلم را فرمودن آنجناب که فرزند تو

مگر بایسیر کی شدت ہوئی پہنچ نہ سکے وہاں سے بخط مستقیم وطن پہنچے مرنے میں زیادتی ہوئی آخر کو ۱۲۹۹
 ہجری کو انتقال ہوا اپنے وطن میں مدفون ہوئے اور یہی اونکی خواہش دلی تھی الدسبحانہ نے اونکی تمنا
 پوری کی چونکہ آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت قلبی تھی اور اکثر اتباع نبوی مرکوز خاطر خاطر رہتا
 تھا اسلئے عجیب حسن اتفاق ہوا کہ سال وفات میں دوبار قرآن شریف کا دور فرمایا اور آپ کے انتقال کے
 بعد ہی صاحبزادی صاحبہ مرحومہ کا انتقال ہوا حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب ام فیضہم شاگرد رشید
 حضرت مولانا محمد اسمعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں ساری کتب حدیث او نہیں سے پڑھی حبس وقت
 خاکسار شرف ملازمت و بیعت کسرت ہو تو درخواست اجازت حدیث شریف کی کی فرمایا کہ مجھے زبانی
 اجازت ہے میں بھی زبانی اجازت دیتا ہوں پڑھو پڑھاؤ الحمد للہ علی ذلک حضرت مولانا صاحب مرحوم کے
 دو صاحبزادے تھے اور ایک صاحبزادی اول بعد انتقال اونسکے صاحبزادی صاحبہ کا انتقال ہوا میں بعد
 سیان ابراہیم صاحب مرحوم فرزند خرد کا انتقال ہوا مولوی یوسف صاحب ولد اکبر موجود ہیں مگر ایک مدت سے مرن
 سخت میں گرفتار ہیں الدسبحانہ شفا ی عاجل عنایت فرمائے یہ بھی مثل اپنے والد ماجد مرحوم کے در
 حدیث شریف میں مشغول رہتے ہیں نہایت صالح و مستدین ہیں الد تعالیٰ انکی عمر میں برکت دے آمین

ذکر بعض مسائل متعلقہ بزنج جو کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صفا قدس سرہ سے

منقول ہیں

مسئلہ شعور اموات بعد موت چمیفراہند علمای دین اندرین معنی کہ انسان را بعد موت ادر اک
 وشعور باقی می ماند چنانکہ زائر قبور خود را شناسد و سلام و کلام شان شنود یا نہ جواب انسان را بعد از موت
 شعور و ادر اک باقی می ماند و برین معنی شرع شریف و قواعد فلسفی اجماع دارند اما شرع شریف پس عذاب القبر
 و تنعیم القبر بتواتر ثابت است و تفصیل آن دفتر طویل منیخواہد در کتاب شرح الصدور فی احوال القبور
 تصنیف شیخ جلال الدین سیوطی و دیگر کتب حدیث باید دید و اثبات عذاب القبر در کتب کلامیہ از مباحت عمدہ
 ست حتی کہ بعض اہل کلام منکر آنرا تکفیر کردہ اند و عذاب و تنعیم بغیر ادر اک شعور منی تواند شد و نیز در احادیث
 صحیحہ مشہورہ در باب زیارت قبور و سلام بر موتی و ہم کلامی با آنہا کہ انتم سلفنا و نحن بالاکثر و انما

نوشته که در جوت خمر نموس قطعیه وارد اند و این خبر تمام در حالت غفلت منام است و منطه غلط فهمی پس روا
 نیست که برین عمل نماید بلکه ظاهر اینست که آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم لا شرب الخمر فرموده باشند این
 کس الشرب الخمر شنیده و فهمیده بدلیل آنکه حکایت حضرت ام المؤمنین عائشه صدیقہ رضی الله عنہا
 چون شنیدند که عبداللہ بن عمر رضی الله عنہما روایت می کنند که ان المیت یعذب ببكاء اهله علیه یعنی مرد
 را بسبب گریه اهل و عشائر خودش در قبر عذاب می شود فرمودند که رحم الله ابا عبد الرحمن یعنی عبد الله
 بن عمر که او دروغ نگفته است بر آن حضرت صلی الله علیه و آله وسلم لیکن غلط فهمیده است آنحضرت صلی الله
 علیه و آله وسلم بر یهودیه می گزشتند که کسان او برو می گزستند فرمودند این یهودیه را عذاب می شود و کسان
 او برو گریه می کنند از مجرم و مقارنت سبب فهمیدن نوعی از غلط فهمی است و علی هذا القیاس رواة حدیث را
 در شنیدن فهمیدن غلطی واقع شده لیکن هرگاه احادیث مشهور از طرق متعدده وارد می شوند تدارک غلطی زود
 ترمی شود بخلاف حالت منام که در شنیدن حدیث منامی تنها یک کس می باشد و او هم مخمور نشاء و خواب کیست
 که غلط فهمی او را تدارک کند چون این مقدمه ممد شد پس می گویم که آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم برهان شاهی
 را همین فرموده باشند که فرزند تو شفا یافت و مطلب تو حاصل شده و برگشته طاهر عمل مکن این شخص یعنی برهان
 شاه چون گفته طاهر را در نخیه ملود داشت بچهره شنیدن این لفظ تو هم کرد که شاید امر می کنند حال آنکه ایشان نمی
 می فرمودند این است جواب تحقیقی حکایت و بعضی علماء از این حکایت جواب دیگر داده اند که چندان پسند
 فقیر نیست اگر چه راه بدیهی دارد و این هم محتاج تمهید مقدمه نیست و آن مقدمه این است که روایت جناب
 رسالت مآب صلی الله علیه و آله وسلم البته واقعی و حق می باشد لیکن گاهی شیطان در جنبی آواز خود را با آواز آنجا
 شبیه ساخته و حکایت کرده چیزی می گوید و این می پذیرد که شاید آن حضرت صلی الله علیه و آله وسلم گفته باشند
 حال آنکه آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم هیچ نفرمودند و دلیلش آنکه حضرت صلی الله علیه و آله وسلم سورۃ النجم
 می خوانند چون باین آیت رسیدند افراتیم اللات والعزى ومنات الثالثة الاخرى شیطان آواز خود
 با آواز آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم شبیه ساخته و حکایت نموده آن جناب فرموده این عبارت بخواند تلك الغر
 العلی ومنها الشفاعة ترجمی مشرکین از شنیدن این آواز خوش شدند و مؤمنین عکس و ملول گشتند

جواب دوم حکایت برهان شاهی

شفایافت و گفته طاهر عمل کن از تاریخ فرشته منقول فرموده بودند و توجیه آن بر مذہب اہل سنت است نمود
جواب اول مردان من این سؤال و اشکال چند بار پیش فقیر آمده و در جواب آن تحریرات چند واقع شده
 کہ اینوقت نہ در حافظہ فقیرست و نہ منقول پیش فقیر مانده لیکن الحال آنچہ در حلّ این اشکال کفایت میکند
 بلکہ ازین نوع اشکال چند واقعہ مشہورہ زائل گردد و تحریری آید و قبل از حلّ این اشکال مقدمہ مہمدہ را
 در ذہن محفوظ باید داشت بعد از آن بحلّ اشکال متوجہ باید شد مقدمہ مہمدہ اینست کہ اسباب العلم
 عندنا ثلاثۃ المحاسن السلیمة والخبر الصادق والعقل والالہام لیس من اسباب العلم
 بصحۃ الشیء عندنا ہکذا فی العقائد النفسیۃ و شرحها وقال الفقہاء اداء لہ الشریعۃ اربعۃ
 الکتاب والسنة والاجماع والقیاس بالجملة الہام و کشف و رویا کہ ازین ہر دو اضعفت نہ دلیل احکام
 شرعیہ می تواند شد و نہ دلیل امور واقعیہ بلکہ الہام و کشف و رویا ہر گاہ کہ معارض یکی ازین دلائل واقع شود ہر از
 رد باید نمود و رجوع بہین دلائل مفہم گانہ باید نمود زیرا کہ در الہام و کشف و رویا احتمال غلط فہمی رائی و ناقص موجود
 است و تدارک آن بسبب تنہائی رائی و ناقص مفقود و در دلائل ہفت گانہ مذکورہ احتمال غلط فہمی ضعیف است
 و تدارک آن بسبب کثرت متاتلین و محققین و غور کنندگان بوجہ احسن می تواند شد و بنا بر ہمین قاعدہ شیخ
 عزالدین بن عبدالسلام مقدسی کہ از مشاہیر علمای شافعیہ است و مصنف قواعد کبری و دیگر تصانیف
 مفیدہ اند **حکایت** ہر گاہ شخصی را شنیدند کہ می گفت کہ من در کار خیر و خیران خود سراسیمہ بودم جناب
 رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را بخواب دیدم فرمودند کہ در فلان موضع گنجی مدفونست کافہ بروں آرو
 جنس از آن رکاز ادا کن بلکہ تمام و کمال آن گنج را خود متصرف شو فرمودند کہ این شخص را باید کہ خمس ادا نماید
 زیرا کہ وفی الرکاز الخمس حدیث صحیح مشہورست کہ راویان آن در حالت بیداری و کمال حواس شنیدہ
 نقل نمودہ اند و این شخص در حالت منام کہ سراسر غفلت و منغلغہ غلط فہمیست این را شنیدہ و نقل نمود
 محل اعتماد نیست و نیز شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ در بعض رسائل خود نوشتہ اند کہ **حکایت** در سنہ
 ظان در مکہ مدینہ استفسار وار شد صورتش آنکہ شخصی جناب سالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را بخواب
 دید کہ می فرمایند کہ اشرب الخمر حالا و را چہ می باید کرد شراب بنوشد یا ننوشد علمای بخارا قاطبہ ہمین جواب

و مقدمات و داشته اند قول کسی که در هر صورتی از نیک و بد رویت واقع شود چه گونه مرجوح و مقدمات نباشد
 حال آنکه می بینیم در جهان بسیار کسان را از اغویان و مغویان که مسمی باین اسم مبارک اند هر چند بهر بسا
 کس ادعای نبوت می کنند پس چه تعجب که شیطان خود را یکی از اغویان و انماید و ایهام دعوی نبوت کند و لهذا
 احتیاج به ان افعال و اقوال است که از زبان ثقات از حین حیات مروی گشته پس شیطان بقرائن دریافته بود
 که این بیماری را بخوان تمام حیدرست و فی الفور شفا حاصل خواهد شد وقت را غنیمت شمرده برهان شاه را خوا
 نموده و چون برهان شاه ازین نکته واقف نبود تحقیق صورت و شباهت ناکرده در دام او افتاد حال آنکه از
 صحابه کرام مثل عبداللہ بن عباس و غیره رضی اللہ عنہم مروی است که هرگاه کسی پیش ایشان دیدار جمال
 با کمال آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در خواب نقل میکرد ایشان از تحقیق صورت می کردند پس بجا
 برهان شاه و بی خبری او معتقد دست درازی شیطان گشت و او را از راه برد برین خواب او هیچ اعتماد نداشت
 انتہای فائدہ ملفوظات حضرت مخدوم جهانیاں مین لکھا ہے یاری از اصحاب خلوت پر سید اگر رسول
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در خواب بیند شیطان نبی بود جواب فرمودند آری درین باب حدیث صحاح است
 قوله علیہ السلام من رأى فقد رأى الحق فان الشيطان لا يمثّل بصورتي والمراد من الحق
 ضد الباطل یعنی پیغامبر گفت هر که مراد خواب بیند قدر برای تحقیق است پس بدرستی که تحقیق راست مرا
 دیده باشد بد رستی که شیطان مثل و صورت من نتواند ولیکن از محدثان آن طرف سماع دارم که هرگز در
 ہندوستان نہ شنیدہ بودم شیطان صورت دیگر تواند شد و بگوید من پیغامبرم ولیکن مثل حلیہ رسول
 نتواند برگزیند واجب است کہ حلیہ رسول نگاه دارد و یاد گیر و تا راست و دروغ معلوم گردد و اگر یک نوع
 از حلیہ نباشد رسول نباشد کہ شیطان را بہرین قدیم است پس این فقیر و یاران اعلی را فرمودند برادران
 بگیرید تقریر کردیم انتہای کاتب المحررف عفا اللہ عنہ گزارش پرداز ہے کہ اسی لئے حضرت مخدوم رضی اللہ
 عنہ کی اولاد احماد مین سے ایک سید عالی نسب والا حسب یعنی حسن بن حسن حضرت توفیق دامن طلبہ نے
 ایک رسالہ نفیس بلوغ العلی بمعرفۃ الحلی نام حلیہ حبلیہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و خلفاء الزعمہ
 و بقیہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم مین زبان اردو تالیف فرمایا ہے کہ حلیہ مبارکہ ہر مرد و زن و خرد و بزرگ

این آیت نازل شد و ما از سلسله مقبولات من رسول ولا نبی الا اذا امتنی اللقی الشیطان فی
المیثقی فی سوارۃ الحج پس چون حکایت نغمه آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم در بیداری بوقوع آمده باشد
در خواب برای اغوای برهان شاه اگر این قسم اراده کرده باشد چه تعجب باشد.

جواب سوم جواب حضرت مولانا عبدالقادر صاحب دست بر سره

آنکه آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم در مقام همین قدر فرموده اند که بگفته ظاهر عمل کن و نه فرمودند که بر
ظاهر عمل کن یا آنچه او تجویز کند بجا آر و ظاهر در وقت تعلیق نذر همین گفته بود که مذہب دوازده امام را اختیار
کن و بلاشبہ مذہب دوازده امام با جماع اہل سنت حق است و روش ایشان در سلوک و عبادت مقبول جمیع
طوائف اہل سنت است بلکه استناد اکثر طرق صوفیہ بایشان است پس مذہب دوازده امام اشارہ بسلوک
طرق صوفیہ شد فوراً نیت باطن را با عبادت ظاهر جمع میکند و آنچه ظاهر مقصود و مراد داشت یا آیندہ آنچه
بگوید و تجویز نماید داخل امر جناب سالت آب صلی الله علیه و آله وسلم نشد **جواب دوم** آنکه این یک خواہ
علی تقدیر صحیح و عدم الخلط فی السماع و الفہم دلالت بر حقیقت مذہب امامیہ میکند و منامات بشمار و الہامات
و کشوف بسیار از جماع کثیرہ اولیای اہل سنت کہ در کشف الہی و کشف کونی می طوای دارند و هزاران بار
صدق منامات و کشوف آنها تجر بہ رسیدہ گواہی ناطق بر بطلان آن مذہب می دهند اگر آنہمہ منامات
و کشوف را ترجیح برین یک خواب گذائی نہ ہمین تعارض خود البتہ حاصل خواہد شد و الدلیلان اذا تقلدوا
ساقطاً و عند ذلك يجب الرجوع الى الدلائل الاخرى من الكتاب والسنة والاجماع
والاخبار الصادقة والعقل وبه تیم المقصود

جواب پنجم از مولانا رفیع الدین صاحب مناجاتہ اللہ تعالیٰ

تحقیق آن است کہ در حدیث شریف وارد شدہ است من رأی فی المنام فقد رأی فان الشیطان لا
یتمثل بصورتی و فرمودہ اند کہ الشیطان لا یمشی باسمی و نہ فرمودہ اند کہ لا یدعی منصب نبوی
ولہذا البعض محققان تخصیص کردہ اند کہ بآن صورت کہ در مدینہ منورہ مدفون است و بعضی تعمیم کردہ اند بجمیع
صورتمت کہ در وقت نبوت بودہ اند و بعضی تعمیم کردہ اند بجمیع صورتمت کہ در تمام حین حیات بودہ اند و مرجوح

وتاج مکمل وغیر مولفانہ سبیلہ و مصنفانہ سبیلہ

ولادت باسعادت آپ کی اونیسویں جمادی الاولیٰ روز یکشنبہ ۱۲۴۸ ہجری کو بلدہ النسیریلی میں واقع ہوئی آپ اولاد میں حضرت مخدوم سید جلال بخاری رضی اللہ عنہ کے ہیں کتاب فرع نامی میں نسب نامہ آپ کا مضبوط ہے اور ہنوز عشیرہ آپ کا وطن مالوف میں بسادات بخاری معروف ہے پانچ برس کی عمر ہوئی سہتی کہ والد ماجد نے انتقال فرمایا سایہ پدر بزرگوار اوٹھا گردیتی بیٹی بزرگوار مرہون میں سے سوا والدہ مہربان کے اور کوئی مہر پرست و خبر گیر نہ ہوا و نہون نے بمقتضای شفقت درونی کنارِ عطوفت میں پرورش کی کتب میں بٹھایا چند حرف بی پروائی سے کرایا و مایقان کے پڑھے اور اوقات عمر عزیز کی لاطائل گزری جب زمانہ شعور کا آیا تو گھر میں کوئی اسباب نیا کا سوا می کتب خانہ دین متروکہ خالد مرحوم کے اور کچھ نہ دیکھا و بستگی خاطر اوسی کے سبت و کشادہ میں منحصر تھی یہاں تک کہ کتاب کے تماشے میں عبارت کے ساتھ آشنائی پیدا ہوئی فہم خطاب کی قدرت میسر آئی اسی وجہ سے علم کی طرف میل ہوا اور طبیعت متقاضی ہوئی تو اوائل مختصرات فنون مثل میزان و منشعب تقریف ذبدہ تہذیب المنطق اور اوسکی شرح اور مختصر معانی وغیرہ بفات اوقات مختلفہ میں برادر بزرگ اعیانی مولانا سید احمد حسن عرشی رحمہ اللہ سے پڑھی اور ہدایۃ النحو و شرح ملا و ایسا غوجی و قطبی بامیر اور لوگون سے اخذ کی بعد اسکے داعیہ سفور و حلت پیدا ہوا چند سال فواج وطن میں مثل کانپور و فرخ آباد وغیرہ کے بنام طلب علم و لعب میں بسر ہوئی آخر کو جذبہ باطن نے ناگمان دارالعلم دہلی کی طرف کہنچا اور آخر ۱۲۶۹ھ میں وہاں ورود فرمایا اور صدر الزمان عزالامثل مفتی محمد صدر الدین خان بہادر مرحوم صدر الصدور دہلی کے حلقہ میں سعادت اندوز ہوئے ایک سال آٹھ ماہ کی مدت میں کتب دانشمندی کو سبقاً سبقاً حاصل کیا اور تحصیل کی سند حاصل فرمائی کتب متداولہ علوم رسمہ جملہ اس مدت میں حاصل کیا یہ ہیں مختصر معانی تا آخر عبادات شرح وقایہ معاملات ہدایہ احوال توضیح و تلخیص اصول فقہ میں سلم مع ملا حسن و حمد للہ و قاضی مبارک منطق میں تمییزی تمام اہل قدر شمس ہانقا اور صدر الایم الامام تک اور میرزا بہار جلال تا بحث الدلالات اور میرزا بہار شرح موافقت تا بحث الوجود اور میرزا بہار سالہ تاندہب منصور اور تین چار جزو صحیح بخاری کے سماع اور اول تفسیر

که ذهن میں رہے تاکہ وقت رویت کسی طرح کا اشتباہ نہ ہو جزاء اللہ خیر الجزاء **سوال** تعین و تقریک
روز بعد سالے بنا بر زیارت قبور بزرگان جائزست یا نہ **جواب** برفتن بر قبور بعد سالی یک روز معین کردہ
صورت اول آنکہ یک روز معین نموده یک شخص یا دو شخص بغیر ہیئت اجتماعیہ مردم کثیر بر قبور محض بنا بر
زیارت واستغفار بروند این قدر از روی روایات ثابت است و تفسیر در مشور نقل نموده کہ ہر سال آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر مقابر میرفتند و دعا برای مغفرت اہل قبور می نمودند این قدر ثابت و مستحب
و دوم ہیئت اجتماعیہ مردمان کثیر جمع شوند و ختم کلام اللہ کنند و فاتحہ بر شیرینی و یا طعام نموده تقسیم در میان
حاضران نمایند این قسم معمول در زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و خلفای راشدین نبود اگر کسی این طور
بکند باک نیست زیرا کہ درین قسم قبیح نیست بلکہ فائدہ احیاء و اموات را حاصل می شود سووم آنکہ طوطی جمع شد
بر قبور این است کہ مردمان یک روز معین نموده و لباسهای نفیس فاخر پوشیده مثل روز عید شادمان شدہ بر
قبور جمع می شوند و رقص و مزامیر و دیگر بدعات ممنوعہ مثل سجدہ برای قبور و طواف کردن قبور می نمایند
قسم حرام و ممنوع است بلکہ بحد کفر می رسند و ہمین است محل این ہر دو حدیث و کلا تجعلوا قبوری عید
چنانچہ در مشکوٰۃ شریف موجود است واللہ صلا تجعل قلبی و ثنائی عبد این ہم در مشکوٰۃ
سوال اقرا غلامی نسبت بہ بزرگان و خواجگان کہ نہ بزرخزیدہ اند کردن جائزست یا نہ **جواب** لفظ غلام
بد معنی استعمال می کنند یکی بمعنی ملوک زر خرید و دویم بمعنی خادم نسبت کردن ببالک بمعنی اول است و نسبت
بہ بزرگان بمعنی اول دروغ است کہ بزرگان این کس را ہرگز نہ خریدہ اند و بمعنی دوم می توان گفت لیکن
چون لفظ موہم باشد اہل اسلام را این قسم الفاظ استعمال کردن نشاید زیرا کہ شرک چنانچہ در عبادت و قدر
می شود ہمین قسم شرک در تسمیہ ہم می شود و این قسم نام نہادن شرک در تسمیہ است ازین ہم احتراز لازم
است چنانچہ در ترجمہ قرآن مسمی بفتح الرحمن در تحت آیت فلما آتاهما صالحا جعلا لہ مشرکاً فیما
آتاهما فتعالی اللہ عما یشرکون مذکور است کہ ازینجا دانستہ شد کہ شرک در تسمیہ نوعی است از شرک چنانکہ

اہل زبان ما غلام فلان و عبد فلان نام می نہند و اللہ اعلم انتہی

فصل ترجمہ حضرت توفیق ابوالوفادام مجیدہ صاحب التکلیف و التوفیق

صدق وحق پر مستقیم و مستقیم بنے رہیں تقویٰ و اخلاص کے ساتھ صواب کی پیروی کریں پھر وہ صواب کسی کے پاس ہوا اور کہیں ہوا اور حقائق و دقائق میں نہ بولیں بلکہ خالق کو واسطے علم معاملات کو بیان فرمائیں اور جو اور انکو معاشیے باز کریں اور کارستہ بتائیں پس بموجب انہیں و عمایا کے آپکا طریقہ اکثر احوال میں تالیف و تصنیف میں یہی نقل ہے ترجمہ عبارات قوم کے اور رجوع ہے طرف کلام ائمہ دین و اکابر محدثین کے جو کہ جامع طریقین و متفق علیہ فریقین میں اور اس مقام کے میدان کا صاف پاک کرنا ہے کلام فضول سے حقیقت میں یہ طریقہ اسلام و اکلم ہے اتفاق معنی و اعتبار سخن و احترام زمین طغیان زبان و زلت علم سے اللہ مگر ضمن بیان میں کوئی بات واسطے شرح مقام و رفع ابہام کے لائی جائے کہ وہ بھی حکم میں ہوگی اللہ سبحانہ و تعالیٰ سر و آزاد ہمت کو نشو و نما می استقامت کرامت فرمائے اور گل سرسبز توفیق کو آب و رنگ ثبات مرحمت کرے آپ کی تالیفات چھوٹی بڑی تا زمانہ تالیف اتمام النبلاء علوم سمیہ میں مثل صرف و نحو منطق و عروض و عربیت و ادب و فقہ و کلام و جدل و تفسیر و حدیث کے مجموعہ انکا تیس کتابوں سے زیادہ ہے اور وہ ابتدائی طلب علم میں بطور مشق کے تالیف ہوئی تھیں لیکن اکثر اوس جنس سے ہیں کہ زمانہ طلب سیر کتب میں بطریق استفادہ و استفادہ جمع کی گئیں تھیں اب جب عبور و غور و داوین کثیرہ علمای اسلام و مصنفات و مؤلفات فضلا می اعلام پر ہوا جنکا شمار الوف کو پہونچتا ہے تو سائر مجموعات ہیچ و پوچ نظر انور میں نظر آئے اور انہیں سے کسی ایک کے ساتھ ہی خاطر طراعتی ہوئی کیونکہ وہ ضعیفۃ القوی نظامیۃ الروی و اہمیتۃ الد و کثیرۃ العدد ہیں سوائے چند کتاب کے وہ دونوں شرحین در شبہ کی عربی و فارسی و شرح بلوغ المرام و انتقاد و حط و رسالہ اذم کلام و آربعین اخبار متواترہ وغیرہ اسی لئے انہیں سے اکثر کو فہرست تالیفات خارج فرمادیا **کتاب** سر و آزاد میں نقل کیا ہے کہ عماد اصفا فی نے قاضی عبدالرحیم لسانی کے کلام پر اعتراض کیا قاضی نے جواب لکھا کہ قد وقع لی شیء وما ادری اوقع لك ام لا و هو ان الانسان لا یکتب شیئاً فی یومہ الا یقول فی غدا لو غیر هذا لکان احسن ولو ترک ذلك لکان اولی و هذا عبرۃ عظیمة و حجتہ مستقیمۃ علی استیلاء صفۃ التقصان علی طبع الانسان انقلی

بیضاوی کا قرآن اور دیوان متبنی نصف اول اور بعض دیوان حماسہ و سبۃ معلقہ و مقلدہ اول تحریر اقلیدس
 و قطبی مع میر و شرح عقائد تنفی تمام و حاشیہ بحر العلوم بر میرزایہ و مقامات حریری و ہندی کے چند
 مقامات شرح مطالع سمانا اسکے سوا اور کتب ہیں اسی اثنائیں بعض کتب حواشی اپنے دست مبارک
 سے لکھے اور بعض رسائل بھی تالیف کئے ان علوم کی سند کا سلسلہ متصل ایک اسطے سے حضرت شاہ
 عبدالعزیز صاحب ضی الدین تک پہنچتا ہے اور حضرت شاہ صاحب ان کتابوں کے مصنفوں
 اس طریقے پر جو ان کے ثبت میں مرقوم ہے آپ کے مشائخ علم حدیث شریف میں متعدد ہیں ان کا ذکر خطہ
 میں مع نقل اجازات کے فرمایا ہے اور سلسلۃ العسجد میں زیادہ تر تفصیل سے لکھا ہے غرض کہ بعد اکتساب
 علوم مذکورہ و حصول مرتبہ اجازت و روایت کے توفیق الہی نے دستگیری فرمائی خدمت علم شریف حدیث
 میں مستقیم و متکفل کیا یہ مبارک فن سارے فنون و کمالات پر غالب آیا اور سارے علوم و صناعات سے
 جو کہ مایہ اعتبار و فضیلت انبائی روزگار ہوتے ہیں سب گانگی کلی حاصل ہوئی گویا کہی اونٹے آشنائی
 ہی نہ تھی اور استعمال معقول سے اشتغال منقول میں مصروف ہوئے اس دولت کو اس حالت کا
 نعم البدل پایا اس علم شریف کی برکات سے ایک یہ بے بدل اسباب نیا و اہل دنیا سے بکلی افسردہ ہو گیا اور ارا
 وزیر بالش ملا بس و ماکل و مناکح و مساکن و مراکب آلودگی محبت زخارف فانیہ دنیا سے مر گیا اب جو
 باقی رہا وہ صرف یہی علم حدیث شریف کی محبت اور ذوق اس علم کی تدریس و تالیف کا ہے بعد ملاحظہ
 دفاتر فقہ و اصول مذاہب اربعہ اور اون حدیثوں کی جو کہ ادنین سے ہر گروہ کا متمسک ہے مدغیبی
 واعانت الہی سے روشن فقہامی محدثین قرار داد و خاطر عاظر و سکیئہ باطن شریف ٹھیرے اور اتباع طر
 عصا بہ سنت غرا و نظر فیض اثرین متجلی بجلوہ استحسان ہوا بعد اسکے قائد توفیق نے اس طرف
 رہنمائی کی کہ کلام نہ کریں مگر اون البوابین و ملت میں جو کہ شریعت غرا کی ترویج و تجدید کے باعث اور
 حفظ عقائد و احکام سنت کے موجب ہوں اور دائرہ اعتدال و محیطہ احتیاط سے قدم باہر نہ کریں اور
 اشارات وجودیہ و تاویلات کلامیہ و استحضانات فقہیہ کی طرف جو کہ اصول ثابتہ پر محتمل ہوں ہاتھ نہ بڑھائیں
 کبرای دین کی وصیت آپ کے حق میں یہی ہے کہ سنت صحیحہ پر عمل کریں بدع نامرضیہ سے مجتنب رہیں قدم

دست مبارک دعا کے لئے اٹھایا اور یوں کہا اللھم اجعلنی مستجاب الدعوات بعدہ اعمال عمرے کے بجالاتے صبح تک وہیں بسر کی اوس مقام کریم کے غرائب اوقات و حالات سے ایک عجیب وقت و حالت طواف نیم شبی ہے اوس وقت وہاں کے درو دیوار پر ایک تجلی خاص و عظمت مخصوص درستی ہے کہ تعبیر اوس سوامی زبان وقت کے ممکن نہیں ہے معنی بے کیف و کم جوہین سودہ اوسی گھر کے جلال میں مد رک ہوتے اور دکھائی دیتے ہیں تو پھر جو لوگ کہ صاحب خانہ کے آشنا ہیں وہ کیا کچھ مشاہدہ کرتے ہونگے خدا ہی خوب جانتا ہے کہ اوس درو دیوار میں کیا کچھ عظمت و برکت و جذب رکھا ہے سفر کے سارے مشاق و متاعب تکالیف ایک ہی نظر میں دل سے فراموش ہو جاتی ہیں ۵

جمال کعبہ مگر غدر رھسروان خواہد	کہ جان خستہ دلاں سوخت در بیابانش
---------------------------------	----------------------------------

اس طواف نیم شبی میں باوجودیکہ عین موسم تھا عجیب تنہائی و دقت و خلوت میسر آیا کہ ہر پہری میں استلام حجرہ ہاتھ آیا اور جو کچھ دل میں تھا وہ سب کچھ بدون کلفت و اغیار کے حاصل ہوا ۵

سن از بوس حجر در کعبہ دل را شاد میگردم	مسی مالیدہ دندان کسی را یاد میگردم
درین دارالامان مشتاق تیغ قاتلی بودم	ز بیتابی طواف خانہ صیاد میگردم

جب ن تردید کا آیا تو حج کا احرام باندھ کر ادائی مناسک اعمال حج میں مشغول ہوئے کل مدت اقامت کی اس بلدہ طیبہ میں قریب چار ماہ کے متی سوامی نماز باہمی پنجگانہ و اوقات طواف و نوافل کے سارا وقت رات دن کا مطالعہ کتب ائمہ کبار و کتات رسائل محدثین ابرار میں گزرتا تھا جب ماہ صفر ۱۲۵۶ ہجری آیا تو مدینہ منورہ کا سفر مبارک پیش آیا ۵

از کہ سو مدینہ چون کروم تک	رفتہ بود اذ قبلہ السن و ملک
از رکن و مقام و حجر و زمزم یک یک	آوازا مد کہ لیتی کنت معک

الحمد بعد بیس دن کے مدینہ طیبہ میں فائز المرام ہوئے اور مشاہدہ آثار و ملاحظہ انوار نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شرف حاصل فرمایا اور اپنے حسب حال یہ دو شعر پڑھے ۵

یا عین ان بعد الحیب و دارہ	و نأت مراحلہ و شط مزادہ
----------------------------	-------------------------

یہ بات بہت ٹھیک ہے کہ جب قدر ملکات بڑھتے جاتے ہیں اوسی قدر اگلا ساختہ پر داخلہ تقویم پاریہ نظر آتا جاتا ہے آپ کو ابتدائیں نظم اشعار کی طرف بھی میل تھا کہ یہی واسطے رفع وحشت کے کچھ موزون فرماتے تھے یہ چند شعرا اسی عالم کے ہیں ورنہ اب اس طرف کچھ خیال نہیں ہے ۵

یافتہ تالذت پیکانِ ناپروای من	خندہ برگل می ز نذر زخمِ جگر فوسامی من
لحنتِ دلِ غالی نہ شد از ریزشِ اشکِ شرہ	کاش آید گریہ چون زخمِ از ہما جزامی من
ہیچو آن نگرس کہ سازندش بچینا از نہر	کرد جا چشم کسی اندر دلِ شیدای من

الی آخر القصیدہ یہ قصیدہ نہایت فصیح و بلیغ مدیح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں واقع ہوا ہے مخلص اسکا یہ ہے ۵

مرجبا ای نشاندہی ختمی پناہ	ریختی آبِ حیاتِ معنی از لبہا من
اسی طرح بعض قصائد عریضہ نعت میں نظم فرمائے ہیں ۵	
سلمتہ دار بالاد خوال و حوصل	عفا ایھا النجی المحبوب و شمائل

الی آخر قصیدہ اسی طرح ایک پورا دیوان فارسی لفظ الطیب نام مدح سنت میں لکھا ہے اور غزلیات ریختہ بھی قریب ایک دیوان کے ہیں غرض کہ تین زبانوں کے نثر و نظم میں یدِ طولی ہے طبیعت ایسی مناسبت و موزون واقع ہوئی ہے کہ بسہولت و سرعت ہر سہ زبان میں نثر و نظم نہایت فصیح و بلیغ خوش محاورہ دل فیض منزل سے صادر ہوتی ہے بعد اسکے آخر ۱۲۸۵ ہجری ستائیسویں شعبان روز شنبہ کو بعد نماز ظہر بہ نیت تادیکہ فریضہ حج بدوق و شوق تمام و کمال تمام خانہ فیض آشیانہ سے نکلی اور بعد دو نیم ماہ کے مکہ معظمہ میں ورود فرمایا اور یہ شعر پڑھا ۵

ابھاء مکہ ہذا الذی	ارادہ عیاناً و ہذا اننا
آدھی رات تھی کہ شہر کے باہر سے پایادہ ہو کر سر سے قدم بنایا اور لبیک کہتے ہوئے حرم محترم میں پہنچے جمال پر جلالتِ کعبہ ذوالجلال پر نظر پڑے ہی زبان صدق ترجمان سے یہ شعر نکلا ۵	
ہذا دارہم و انت محب	فما بقاء الدموع فی الاماق

نہیں فرمایا اور نہ کسی معلم کے روبرو زانوئی ادب نہ فرمایا یہ سب کچھ جو ہے سو صرف توفیق الہی والسلام
ایزدی سے ہے کہ محض لفیض عام مبداء فیاض این چیزوں میں آپ کو برکت وافر نصیب ہوئی ۵

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید	۵	دیگران ہم بکنند انچہ مسیحا میگرد
---------------------------------	---	----------------------------------

آپ نے ایک دن میں اوس قدر کتابت فرمائی کہ کاتب سیریل السیر چند روز میں اوسکو نہیں لکھ سکتا سفر
جج کی آمد و رفت میں جہاز کے اندر مجلدات ضخیم لکھ ڈالی اور لکھنے متبرکہ مثل منی و عرفات میں اعمال و
مناسک جج سے فارغ ہو کر بہت کچھ کتابت فرمائی آپ کو مطالعہ کتب سے سفر و حضر الفت جانی اور
مشغولہ علم دین خصوصاً خدمت کتاب و سنت اتحاد روحانی ہے فنون حقہ میں تلمذ معنوی احامد و محامد
کے ساتھ مستحکم کیا ہے اور ان کے ساتھ یک جان و چند قالب کی کیفیت پیدا فرمائی ہے فیوض
دینیہ و فتوحات سنہ جو کہ آپ کے پاس ہیں وہ سب بطفیل انہیں حضرات بابر کات کے ہیں پس یہ ایک
غریب بات ہے کہ اللہ سبحانہ نے آپ کو طبع موزون عطا فرمائی ہے باوجود اسکے کہ یہی مدح اغنیاء میں بطبع
زخارف فانی کوئی شعر نظم نہیں کیا اس سطر حسن یہ امر بھی ابنا سی روزگار میں نادر ہے کہ کسی اپنی عمر بہر
میں کسی مخلوق کی منت کے متحمل نہیں ہوئے اور نہ دوش مہمت والا نہ منت کو کسی کے احسان سے
گرا نبار فرمایا اور اگر بحالت مجبوری کہی کسی کے منت پذیر ہوئے کیونکہ انسان مدنی الطبع ہے تو فوراً
وقت اقتدار کے اوسکی مکافات کردی اور باوجود ہزار احتیاج کے کسی سے قرض کے طالب نہ ہوئے اور نہ
قرض لیا اور نہ کسی سے کچھ سوال کیا اور نہ لوگوں کے مال پر کہی طمع کی آنکھ جانی خدمت خلق و نفع
عباد میں حتی الامکان کسی طرح کا قصور و فتور نہ فرمایا قلم و درم سے قدم سے کوتاہی نہیں کی غرض کہ آپ کے
حق میں اللہ جلالت عظمتہ و علم نوالہ کے احسانات و انعامات اس قدر ہیں کہ زبان قلم و قلم زبان اوسکی
شرح و بیان کے لکھنے سے مستتر بعجز ہے وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها اسی لئے ہر وقت

آپ کا مقولہ یہ شعر ہے ۵

ولان لی فی کل منبیت شعری	لسانالما استوفیت واجب حمدہ
--------------------------	----------------------------

یہ چند حرف جو اس جگہ لکے گئے تلخیص مختصر ہے ترجمہ مرقومہ اتحاد النبلا کی باقی تفصیل نکاح اول و

فلقد ظفرت من الزمان بطائل	ان لم تراه فخذ انشاده
بعد پونچھ اس بلکہ مبارکہ کے جو کام کہ اول وجود میں آیا وہ یہی حاضر ہونا مرقد منور مطہر باب السلام اور عرض کرنا سلام کا باپ تمام والتماس مرام بحسن النہام تہا رباعی	
می آیم دے آورم از بارگے	پیغام حرم بخت م بادشہ مضمون رسالت آنکہ براوشماست
ایک مفتوحہ حبسات اوس یافیق آثار کے مزار فاضل الانوار کی مجاورت سے سعادت اندوز ہوئے اور دیدہ و دل کو نور و سرور بخشا اور مجبور می ضروری اوس بقعہ مبارکہ کی مفارقت پر صبر کیا	
ضرورت و گرنہ خدا می داند	کہ ترک صحبت جانان نہ اختیار است
سرزمین مدینہ منورہ کی ایک رات کھ خاص و نفخہ مخصوص ہے کہ اوس صبح کی خوشبو کسی عطر و طیب میں دیکھی نہیں گئی اور اس کے کوہ و اطلال ایک غریب بستی رکھتے ہیں کہ کسی جگہ اوس کا مشاہدہ نہیں ہوا	
بطیب رسول اللہ طاب نسیمہا	فما المسک والکافور والمندل
جب وہاں سے بادل شمیمہ و خاطر اندوہ آرمیدہ معاودت فرمائی تو شہر کے اندر سے عمرے کا احرام باندھا حسن اتفاق سے یہ ہے کہ اس وقت بھی درود مکہ مکرمہ کا آدھی رات کو اتفاق ہوا اور مطاف کو بردستوں سابق اغیار سے خالی پایا باطینان تمام عمرہ کر کے رات حرم شریف ہی میں بسر فرمائی بعد نیم ماہ کے اور اگلے ۲۸۶ ہجری میں ہند کی طرف توجہ فرمائی اور روز شنبہ بارہویں ماہ جمادی اولیٰ سنہ صدر کو سالم غانم وطن میں رونق افروز ہوئے	
اوقات خوش آن بود کہ بادوست بشد	باقی ہمہ بجا صلی و بی خبری بود
اطف لطائف یہ ہے کہ وطن سے روانہ ہونا اور بعد ہشت یونیم ماہ کے پر وطن میں واپس آنا دونوں ایک ہی دن یعنی روز شنبہ کے اتفاق ہوا گویا یہ سفر خیر دن بہر سے زیادہ نہ تھا وہ جو دل فیض منزل میں تنہا باقی رہی ہے وہ یہی ہے کہ اغلال محترم اصدالحرمین میں واقع ہو خصوصاً مدینہ طیبہ میں تقبلہ اللہ تعالیٰ آپ نے کتساب صنعت کتابت و تحریر عبارت فہرستی و عربی و شرو نظم میں کسی ایک استاد سے تلذذ	

یوقیہ من یشاء اللہ تعالیٰ نے صبر و قناعت و تحمل و غفو و نحو ہا کو آپ کی جبلت میں ودیعت رکھا ہے اور
تکبر و بطر و انشروا انتقام وغیرہ سے بچایا ہے حکمت الہی کو دیکھنا چاہئے کہ اس جگہ انکا کوئی دوست نہیں ہے
الاسم علمہ اللہ تعالیٰ اور سب یہ چاہتے ہیں کہ بیان رہنا نہواور یہ خود بھی فہل الی خروج مرسیل
کتے ہیں مگر نکلتا نہیں ہوتا عسی ان تکرہوا شیئاً و ہوا خیر لکم آپ سے پوچھو تو یہی کہتے ہیں

اگنی حزنان لا حیاۃ ہنیۃ ولا عمل یرضی بہ اللہ صالحی

اس وقت آخرین کہ ہمعنان ساعت کبریٰ ہے تالیف میں نظیر سیوطی رحمہ اللہ کنا چاہئے اسی تالیف
کی بدولت بہت سے بغات پیش آئے اور آفات ہر طرف سے احاطہ کیا مگر الطاف خفیہ رحمانی چارہ گر رہا
لا یمکلف اللہ نفساً الا وسعہا یہ تالیفات عرب و عجم میں منتشر ہیں اور پسند خاطر اہل انصاف و نہر
علاوہ تالیفات کے مولفات علماء سلف و خلف کا بھی بذریعہ الطباع خوب رواج دیا جزاۃ اللہ خیرا
اس کام میں چند لک روپیہ بیدریغ صرف کیا اور کتاب نیل الاوطار امام شوکانی رحمہ اللہ اور خلاصۃ اسماء
رجال اور فتح الباری شرح صحیح بخاری مع مقدمہ اور ترغیب ترہیب منذری و نحو ہا بصرف مبلغ خطیر
کرا کے تقسیم کئے اور ہمیشہ ہمت شاعت علوم دینیہ میں مصروف رہتی ہے اور تمام عمر کسی شخص کی رد
وقدح میں کوئی تالیف نہیں کی اور مناظرہ و جدل و مکابرہ سے علیحدہ رہے کتاب خانہ میں فی الحال
چند ہزار کتب نفیسہ مجتمع ہیں ازاںجملہ بعض کتب ایسی ہیں جن پر دستخط سید محمد بن اسماعیل امیر و امام شوکانی و
حافظ ابن حجر عسقلانی کی ہیں رحمہم اللہ تعالیٰ کتاب خانہ کی آراستگی جلد و جزدان و الماری وغیرہ سے
لائق قد وافی کے ہے اکثر عمر و اکثر مال اسی شغل میں صرف ہوا ورنہ اہل دولت کو ایسے کاموں سے
کیا تعلق ہوتا ہے یہ محض برکت علم و خلوص نیت و حسن طوبت کا سبب ہے اللہم زد فزد بالجملة آپ کی تالیفات
عربی و فارسی وار دو تین سو سے زیادہ ہیں سلسلۃ العسجد اور بعض کتب دیگر کے آخرین اونکی فہرست
مرقوم ہے چند کتب عربی و فارسی وار دو جو خود آپ کو بہت پسند ہیں اونکا ذکر کرتا ہوں تفسیر فتح البیان
فی مقاصد القرآن مطبوع ہند چار مجلد میں اور مطبوع مصر دس مجلد میں نیل المرام فی آیات الاحکام
ایک مجلد مسک الختام شرح بلوغ المرام دو مجلد کلان سراج و مانج شرح مختصر مسلم شریف دو مجلد کلان

ثانی کے مع مراتب اعزاز و اکرام و مناصب نبوی کے وہ سب اتحاف میں مذکور ہے اور البقاء المنن بالقاء المحن جملہ سوانح ایام ولیالی کو تا زمان تالیف مذکور جامع و حافل ہے اسکے سوا ترجمہ آپکا اور چند کتب میں تفصیل مسطور ہے اور خود اس خاکسار نے آپ کا ترجمہ زبان عربی لکھا ہے وہ تفسیر فتح البیان کے اول میں ثبت ہے علاوہ اسکے بعض اہل شرف و نظم نے آپ کے مدارج میں کتب مستقل تدوین کئے ہیں کسی نے آپ کی سوانح عمری صنعت تاریخ میں تحریر کی ہے آپ کو فرید شغف علم قرآن مجید و حدیث شریف و علم سلوک و ادب ہے اکثر اوقات تالیف یا مطالعہ کتب میں بسر ہوتی ہے اہل علم و اصحاب دل سے محبت قلبی ہے اگرچہ ایسے لوگ اس وقت میں میسر نہیں آتے یا کم آتے ہیں تسلط علم نے شغل دنیا کو مضمحل کر دیا ہے یا وجود غنائی ظاہری کے نہ شوق ملبوس و ماکول و مشروب ہے نہ ذوق منکوح و مسکن و مرکوب تنہا حسیں خاتمہ ہر دم دامن گیر حال رہتی ہے کہتے تھے کہ مکہ مکرمہ میں پہونچ کر یہ دعا کی تھی کہ اسی رب تو مجھ کو رزق بی منت خلق دے اور اس صیغہ ملازمست نجات بخش چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بعد عاودت کے حرمین شریفین سے اس قدر اور ار رزق کیا جو اکثر معاصرین اہل علم کو میسر نہوا شوق سفر حجاز میمنت طراز اکثر دامن گیر رہتا ہے اللہ تعالیٰ التوفیق خیر رفیق طریق کرے اور احد الحرمین میں سفر آخرت پیش لائے اور حسن خاتمہ زاد راہ ہو اللہم آمین محبت نبوی و آل و اصحاب و علماء و صلحاء و سلف و خلف گویا آپ کی فطرت ہے اور صحبت لایینی اور کلام اہل دنیا سے نفرت جمیلی حاصل ہے اگرچہ باسباب خارجی انفکاک کلی ابنا و زمان سے میسر آنا دشوار ہے اور بحمدہ تعالیٰ ریاء و سمعہ سے یہی دوری حاصل ہے بلکہ قبح کو مدح اور مدح کو قبح سمجھ رکھا ہے اگر رات دن سامنے آپ کے علم دین و مسائل شرع متین و احوال آخرت کا ذکر ہے تو ہرگز وحشت نہیں ہوتی اور دنیا و احوال دنیا کے ذکر سے دل گہرے رہتا ہے اہل دنیا ہر چند بوجہ متول و کثرت دولت و رفاہیت کے یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ ہمارے بنی جنس ہیں لکن درحقیقت یہ دنیا جی طلب نزدیک آپ کے آئی ہے کہی واسطے تحصیل مال کے وہ کوشش و سعی نہیں کی جو انہی زمان کرتے ہیں اللہ سبحانہ نے علم و اولاد و دولت سے حصہ کافی بخشا ہے لکن کسی ایک سے ایسا تعلق خاطر نہیں ہے کہ اوسکے فقہان سے استقلال ہاتھ سے جاتا رہے یا ملال لاحق حال ہو و ذلک فضل اللہ

اور مفتی صاحب مرحوم حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ کے شاگرد تھے جنکی ٹیکری بہوپال میں مشہور ہے یہ بڑے زاہد متقی عالم فاضل صوفی قابل مفتی صاحب مرحوم کی بہوپہی کے فرزند ارجمند تھے ۱۲۵۰ ہجری میں وفات پائی قبر شریف انکی بہوپال سے جانب مغرب ٹیکری پر واقع ہے خاکسار کی والدہ مرحومہ ونانی دونوں مولوی صاحب مرحوم کی مریدتین غرضکہ جب کچھ اور سمجھ آئی تو مولانا مولوی معز الدین احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے قرآن شریف پورا کیا کچھ انشائی جامی پڑھی مولانا صاحب نے کمال شفقت سے تعلیم فرمائی پھر مولوی محمد بنید صاحب مرحوم ولد اصغر مفتی صاحب مرحوم نے صرف کی طرف مصروف فرمایا سیران منشعب صرف میر اور کچھ نحو میر پڑھائی مسودہ فارسی کی طرز ڈالنی اسلوب اوسکی اصلاح فرمائی بخشی محمد طاہر صاحب مرحوم نے رفات قتیل پڑھائی گلستان شروع کرائی چپہ باب تمام کر کے بغایت شفقت مریدانہ فرمائی پھر انوار سیلی کی نوبت آئی کچھ اولسے پڑھی باقی منشی احمد علی صاحب مرحوم سے پوری کی اور خط تعلیق و شکست بھی منشی صاحب مرحوم سے حاصل کیا مفتی محمد رسول صاحب ام ظہر نے قواعد فارسی پڑھائی یعنی چہار گلزار مخزن الفوائد اور کچھ رفات مادہ ورام پر موقوف کر دیا بعد اسکے شرح مائتہ عامل و مزیری مولوی معز الدین احمد صاحب سے پڑھی ہدایت النجوم مع درایہ مولوی عبد الخالق صاحب پنجابی سے پڑھی اور کافیہ مرفوعات تک باقی مولوی جان محمد صاحب پنجابی سے پورا کیا ترکیب کافیہ مولانا شیخ العلماء سید عبد اللہ صاحب مرحوم سے پڑھی اور شرح ملا و سید مولوی شاہ صاحب پشاور سے اخذ کیا اور کچھ شرح ملا شیخ العلماء اور مولوی جان محمد صاحب الفیہ مولوی علی عباس صاحب مرحوم چڑیا کوٹی سے اخذ کیا اوائل رسائل منطق مولوی شاہ صاحب سے اور قطبی مع میر شیخ العلماء سے مع ملاحسن شرح سلم شانشی و نور الانوار و حامی اصول مع بعض توضیح تلویح مولوی جان محمد صاحب مرحوم سے پڑھی اور بعض تفسیر بقیہ و شیخ العلماء سے حاصل کی تفسیر جلالین کامل مع صحاح ستہ مولوی عبد اللہ صاحب مرحوم پنجابی شاگرد حضرت مولانا عبد القیوم صاحب رحمۃ اللہ سے پڑھا اور مختصر معانی کامل اور مطول تا بحث ما انا قلت اور بعض مغنی اللیب اور مبدی مولوی احمد گل صاحب مرحوم نائب مفتی سے اخذ کی اور شمائل ترمذی کامل اور ابوداؤد

عنون الباری محل ادلۃ البیاری شرح مختصر بخاری شریف دو مجلد کلان نزل الابرار یک مجلد حصول الماسو
 من علم الاصول مجلد متوسط مکاشم الاخلاق ترجمہ ریاض الصالحین امام نووی رحمہ اللہ لسان العرب ان
 علم سلوک میں خیرۃ الخیرہ ملفوظات صوفیہ کرام ترجمہ طبقات شعرائی رحمہ اللہ تقصیر تراجم صوفیہ کرام ریاض المرتب
 علم سلوک میں ففتح الخلاق ترجمہ من کلبی شعرائی رحمہ اللہ صحیح الکلام فی آثار القیاسہ دلیل الطالب
 ہدایۃ السائل خطبۃ العیسٰی ابجد العلوم تاج مکمل حضرات التجلی دین خالص ترجمان القرآن الی غیو
 ذلك من المؤلفات العظیمۃ المشان والمصنفات الجلیۃ لبرہان الدہسمانہ ذات برکات کو
 حوادث دین و دنیا سے محفوظ و مصون رکھے اور عافیت دایرین روزی فرماوے اور اپنی مرضیات
 کی توفیق عطا کرے آمین ثم آمین

ترجمہ کاتب المحسن وعفا الدعۃ

احمد بن علی بن شاہ ولی بن شاہ عالم بن سردار عالم بن ثناء الدین عزیز الدین محب الدین شاہ ولی
 بن شاہ محمد بن سید قمر الدین علی معروف بہ سید چاند مخاطب بختیار الملک رحمہ اللہ ان کا نسب حضرت
 امام علی نقی علیہ السلام کی طرف بواسطہ شمس الدین اعلیٰ اوستاد حضرت نظام الدین سلطان الیہ
 قدس سرہ کے منتہی ہوتا ہے سید چاند سارنگپور بلدہ قدیم مالوہ دکن میں متوطن ہوئے ان کے اولاد
 کثیر ہوئی انکی قبر شریف سارنگپور میں ہے انکی اولاد سادات لغویہ کہلاتی ہے ولادت خاکسار کی
 بائیسویں تاریخ ماہ صفر تقریباً ۱۲۶۲ھ ہجری بلدہ بہوپال میں واقع ہوئی پانچ برس کی عمر میں کہ اولاد
 مرحوم کا انتقال ہو گیا والدہ مرحومہ کے کنارہ عاطفت میں یتیم رہا والدہ مرحومہ کے مامون مفتی
 فضل الدہ صاحب مرحوم نے کمال شفقت و عطوفت فرمائی بمنزلہ اولاد کے تربیت کی جب
 ہوش آیا تو قرآن شریف شروع کرایا قریب ایک پارہ عم کے خود پڑھایا پھر کریم و نام حق بطور روان
 نہایت عطوفت و مہربانی سے پڑھایا پھر آدنا شروع کرایا جب فی الجملہ سمجھ ہوئی تو اور معلموں کے
 سپرد فرمایا اللہ تعالیٰ انکو جنت الفردوس عطا فرمائے اگر وہ اسوقت ایسی شفقت و تربیت نہ فرماتے
 تو ہرگز حرفت آشنائی کی کوئی صورت نہ ہوتی اللہ انکو جزا می خیر دے اللہ صمد رحمہ کما ربانی صغیر

والظلام امین خاکسار کا قصہ نہ تھا کہ بیان اپنا ترجمہ لکھنے کیونکہ میں کیا میرا ترجمہ کیا لیکن چونکہ گل کو
خار سے مل کو خار سے فلک غبار سے گہر و گریز نہیں ہے و نیز حکم من لایسعی ردہ واسطے ضبط سال
ولادت و لغای علماء و شاخ بیان واقعی تحصیل علم وغیرہ چند مشتمل جلال سفر و میر حجاز سمیت طراز وغیرہ لکھی اسلئے کہ

مگر صاحب دلی روزے برحمت

کند و رقی این مسکین دعائے

خاتمہ بیان میں بعض فوائد و قواعد کے

فصل بائین طبقات کتب حدیث شریف کے

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ نے عجاۃ النافعہ میں اسکی خوب تفصیل تحریر فرمائی ہے یہاں کچھ
مضامین اوسکے بطور تلخیص بیان کئے جاتے ہیں تاکہ درمیان کتب کے تمیز حاصل ہو جائے جانا چاہئے
کہ حدیث شریف کی کتابیں باعتبار صحت و شہرت و قبول کے چند طبقے پر مبنی مراد صحت یہ ہے کہ مصنف
صحیح یا حسن حدیثوں کے لانیکا التزام کرے اوکے سوا اور حدیثوں کو وہاں نہ لائے اور اگر لائے تو
اوسکے ضعف و غرابت و علت و شذوذ کا حال بیان کر دے کیونکہ ضعیف و غریب معلول حدیث کا
لانامع اوسکے بیان حال کے قاذح نہیں ہے اور مراد شہرت یہ ہے کہ اہل حدیث طبقہ بعد طبقہ
اوس کتاب کے ساتھ بطریق روایت و ضبط مشکل و تخریج احادیث اوس کتاب کے مشغول ہوں تاکہ
اوسمیں سے کوئی چیز غیر مبہین نہ رہی اور مراد قبول سے یہ ہے کہ نقاد حدیث اوس کتاب کا اثبات کریں
اور اوسپر اعتراض نہ فرمائیں اور اوس کتاب کے بیان حال احادیث میں حکم صاحب کتاب کی تصویب
و تقریر کریں اور فقہاء و بدون اختلاف و انکار کے اون حدیثوں سے متسلک کریں پس کتب حدیث کے
اول طبقہ کی تین کتابیں ہیں موطا صحیح بخاری صحیح مسلم قاضی عیاض رحمہ اللہ
کتاب مشارق الانوار کو مخصوص واسطے شرح ان تین کتابوں کے لکھا ہے یہ مشارق سوا اوس مشارق
صنغانی کے ہے جسہیں احادیث صحیحین کو بحذف اسناد و قصہ جمع کیا ہے نسبت ان کتابوں میں یہ ہے
کہ موطا گویا اصل و ام صحیحین ہے اور کمال شہرت میں پہونچی ہے ہزار آدمیوں نے علمای عصر امام
مالک سے موطا کو روایت کیا ہے جیسے امام شافعی امام محمد بخاری بن یحییٰ مصمودی بخاری بن یحییٰ تمیمی بخاری

معتمدی مولانا شیخ حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کی اور سند صحیح ستہ وغیرہ کی عنایت فرمائی
 بعض صدرا اور شرح چغینی کامل مولانا مولوی مفتی عبدالحق صاحب سلمہ اللہ سے پڑھی اور بعض ملا جلال مولوی
 عبدالحق صاحب امپوی سے پڑھا حضرت مولانا مولوی عبد القیوم رحمۃ اللہ علیہ سے ترجمہ موضع القرآن
 پڑھا اور آٹھ دس پارے تفسیر جلالین کے سنائے بنظر مرحوم میرانہ سند عنایت فرمائی جب ۱۳۹۹ھ ہجری میں
 سفر حجاز میں طراز پیش آیا تو مکہ معظمہ میں مولوی محمد صاحب سہارنگپوری صاحب کی خدمت شریف
 میں قریب نصف صحیح بخاری مع بعض جامع ترمذی کے سماعت کی حضرت مولانا مولوی یعقوب صاحب
 رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت حاصل ہوئی شیخ جمال مفتی حنفیہ کا درس تفسیر سنا شیخ کمال محدث استاد مولوی
 محمد صاحب کے درس حدیث شریف میں شرکت نصیب ہوئی شیخ دھلال مرحوم مفتی شافعیہ کی زیارت کی مولانا
 نواز ش علی صاحب مرحوم کا درس سنا اور ان کے جنازے میں نامعہ لے شریک ہوا سید محمد بن ناصر حجاز
 رحمۃ اللہ تلمیذ امام شوکانی رحمۃ اللہ سے باب ابراہیم میں ملاقات ہوئی حدیث رحمت کا سماع کیا اور مجلس
 میں مولوی قاضی محمد ایوب صاحب سلمہ اللہ اور مولوی عبد الجبار صاحب مرحوم اور شیخ حسین صاحب
 سلمہ اللہ تعالیٰ اور مولوی محمد صاحب سہارنگپوری بھی حاضر تھے بارگاہ جب ۱۳۹۹ھ ہجری میں اتفاق
 حجاز کا ہوا تو مکہ معظمہ میں شاہ عمر صاحب مرحوم اور شاہ عبدالرشید صاحب اور ابراہیم رشیدی صاحب مرحوم
 سے ملاقات ہوئی مولوی عبدالرشید صاحب مرحوم کا بعد حج کے انتقال ہوا جنت البقیع میں بعد مغرب اونکو
 دفن کیا سید محمد منتظر صوفی جفا سے ملاقات ہوئی بعض فصوص الحکم کا اوسنے سماع کیا جب مدینہ منورہ میں
 پہونچا تو حضرت مولانا مولوی عبدالغنی صاحب محدث کو مسجد شریف میں دیکھا اونکی زیارت سے شرف حاصل
 ہوا شاہ عبدالغنی صاحب مرحوم کی بھی زیارت ہوئی غرض کہ

زہر گوشہ توشہ یافتہ	زہر خرمی خوشہ یافتہ
اللھم اغفر لنا ولوالدینا ولاولادنا وازواجنا ومشائخنا واحبابنا وسانا المسلمین۔	
وارزقنا حسن الختام وجوارسیلا لا نام بجاہ نبینا ومولا ناصحہ لبنتہ التام صلی اللہ	
علیہ وعلى آلہ البررة الکرام وصحبہ خیرۃ العظام ما تکرر اللیالی ولا یام وتغائب النوا	

کعبیان فرمادیا ہے پس کتاب جامع الاصول گویا ان چھ کتابوں کی شرح ہے جس طرح کہ مشارق الانوار میں کتاب اول کی شرح ہے صاحب جامع الاصول نے ابن ماجہ کو صحاح میں شمار نہیں کیا ہے بلکہ چھٹی کتاب موطا کو قرار دیا ہے اور حق بھی اونہیں کے ہمراہ ہے لیکن حضرت والد ماجد قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ مسند احمد کا نزدیک فقیر کے اسی دوسرے طبقے سے ہے اور وہ اصل ہے معرفت میں صحیح کے سقیم سے اور اسی سے وہ حدیث پہچانی جاتی ہے جسکی اصل نہیں ہے اوس حدیث کے اوسکی اصل ہے مگر ہاں مسند احمد میں ضعیف حدیثیں بہت ہیں کہ اونکا حال بیان نہیں کیا ہے لیکن جو حدیثیں کہ اوہ ہیں وہ اون حدیثوں سے بہتر معلوم ہوتی ہیں جنکی متاخرین نے تصحیح کی ہے اور علمای حدیث وفقہ نے اوسکو اپنا پیشوا بنایا ہے اور حقیقت میں رکن اعظم ہے فن حدیث میں اور اسی طرح سنن ابن ماجہ کو بھی اسی طبقہ میں شمار کرنا چاہئے ہر چند بعض حدیثیں اوسکی غایت ضعف میں ہیں تیسری طبقہ کی وہ حدیثیں ہیں کہ ایک جماعت علماء نے جو زمانہ بخاری و مسلم سے متقدم ہیں یا اونکے ہم عصروں سے لاحق ہیں اونہوں نے اون حدیثوں کو اپنی تصانیف میں روایت کیا ہے اور التزام صحت کا نہیں فرمایا ہے اور اونکی کتابیں شہرت و قبول میں طبقہ اولی و ثانیہ کو نہیں پہونچی ہیں ہر چند ان کتابوں کے مصنف موصوف تھے ساتھ تبحر کے علوم حدیث میں اور ساتھ وثوق و عدالت و ضبط کے اور احادیث صحیح و حسن و ضعیف بلکہ متہم بالوضع بھی ان کتابوں میں پائے جاتے ہیں اور رجال یعنی راویان حدیث ان کتابوں کے بعض موصوف لبدالت ہیں اور بعض مستور اور بعض جمہول اور اکثر وہ حدیثیں فقہاء کے نزدیک معمول یہ نہیں ہوئی ہیں بلکہ اجماع اونکے خلاف پر منعقد ہوا ہر ان کتابوں میں بھی تفاضل و تفاوت ہے بعض بعض سے قوی تر ہیں نام ان کتابوں کے یہ ہیں مسند امام شافعی سنن ابن ماجہ مسند دارمی مسند ابویعلیٰ موصلی مصنف عبد الرزاق مصنف ابوبکر بن ابی شیبہ مسند عبد بن حمید مسند ابوداؤد طیار السی سنن دارقطنی صحیح ابن حبان مسند رک حاکم کتب ہیثمی کتب طحاوی تصانیف طبرانی۔ چوتھے طبقہ کی وہ حدیثیں ہیں جنکا نام و نشان قرون سابقہ میں معلوم نہ تھا اور متاخرین نے اونکو روایت کیا ہے پس

بن بکیر ابو مصعب قعنبی اس کتاب کی عدالت و ضبط مجمع علیہ ہے مدینہ و مکہ و عراق و شام و یمن و مصر و مغرب میں مشہور ہوئے فقہاء و اصحاب کی بنا اسی پر ہے امام مالک رحمہ اللہ کے زمانے میں اور بعد ان کے زمانے کے بھی علماء نے موطا پر تخریج کرنے میں اور اسکی متابعات و شواہد کے ذکر کرنے میں سعی بلیغ کی شرح غریب ضبط مشکلات و بیان فقہ و سائر وجوہ بیان میں اوس قدر اہتمام کیا ہے کہ زیادہ و سپر متصور نہیں ہے صحیح بخاری و صحیح مسلم ہر چند بسط و کثرت احادیث میں وہ چند موطا کے ہیں لیکن طریقہ روایت احادیث و تمیز رجال و ماہ اعتبار و استنباط کی موطا سے سیکھی ہے اور باوجود اسکے یہ دونوں کتابیں بھی مخدوم طول الف نام و جمیع علمای اسلام میں ایک گروہ نے ان کے واسطے مستخرجات لکھے جیسے اسماعیلی و ابو عوانہ اور ایک طائفہ نے انکی شرح غریب و ضبط مشکل و بیان فقہ و احوال و اذکار کا قصد کیا ہے یہ دونوں شہرت و تلقی بالقبول میں درجہ علیا کو پہنچی ہیں صاحب جامع الاصول نے فربری سے نقل کیا ہے کہ صحیح بخاری کو بخاری سے بلا واسطہ نوے ہزار آدمیوں نے سنا ہے خلاصہ کلام یہ ہے کہ ان تینوں کتابوں کی حدیثیں اصح الاحادیث ہیں اگرچہ بعض حدیثیں ان تینوں کی صحیح تر بعض سے ہیں اور اگر نظر تفحص دیکھا جائے تو موطا کی مرفوع حدیثیں غالباً صحیح بخاری میں موجود ہیں پس صحیح بخاری باعتبار احادیث مرفوعہ کے موطا پر مشتمل ہے ہاں صحابہ و تابعین کے آثار موطا میں زیادہ ہیں پس ان تینوں کتابوں کو طبقہ اولیٰ میں رکنا چاہئے دوسرے طبقے کی وہ حدیثیں ہیں کہ ان تین صفتوں میں درجہ احادیث صحیحین کو نہیں پہنچی ہیں لیکن ان صفتوں میں صحیحین کے قریب ہیں وہ حدیثیں جامع ترمذی و سنن ابوداؤد و سنن نسائی کی ہیں کہ مصنف ان تینوں کتابوں کے مشہور و معروف ہیں ساتھ وثوق و عدالت و حفظ و ضبط و تبحر کے فنون حدیث میں اور ان کتابوں میں لتاہل و لتاح کو پسند نہیں کیا ہے اور بقدر امکان حدیث کے حال و علت کو بیان فرما دیا ہے اور اسی لئے درمیان علمای اسلام کے شہرت پائی ہے پس ان چہ کتابوں کو صحاح ستہ کہتے ہیں ابن اثیر نے جامع الاصول میں ان چہ کتابوں کی حدیثوں کو جمع کیا ہے اور شرح غریب کے اور ضبط مشکلات و اسماء رجال اور دیگر متعلقات

احکام کا استنباط کرنا لا طائل معلوم ہوتا ہے اور باوجود اسکے اگر کسی کو ان کتب کی تحقیق کی رغبت ہو تو میزان الضعفاء ذہبی اور لسان المیزان ابن حجر عسقلانی رحمہما اللہ تعالیٰ واسطے احوال رجال ان کتابوں کے اسکے کام میں آئیں گی اور واسطے شرح غریب اور توجیہات عبارات اونکی کتاب مجمع البحار شیخ محمد طاہر البوہرہ گجراتی رحمہ اللہ سارے مواد سے معنی ہے *

فصل بیان میں علامات وضع حدیث کذبِ راوی کی

یہ چند باتیں ہیں اول یہ ہے کہ خلاف تاریخ مشہور کے روایت کرے جیسے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین میں ایسا کیا حالانکہ عبد اللہ بن مسعود عہد خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں وفات پا چکے ہیں اور اسی قبیل سے یہ ہے ۵

درجہ چوں معاویہ بکریخت

خون خلقی بسی بہیدہ ریخت

اس قسم کی موضوعات کو ادنیٰ تتبع و تامل سے پہچان سکتے ہیں و وہم یہ ہے کہ راوی رافضی ہو اور طعن صحابہ رضی اللہ عنہم میں حدیث روایت کرے یا راوی ناصبی یعنی خارجی ہو اور حدیث مطاعن اہل بیت علیہم السلام میں ہو و علیٰ ہذا القیاس لیکن اسبغہ تامل کرنا چاہئے اگر وہ راوی اوس حدیث کے ساتھ متفق ہے تو اعتبار نہ کیا جائے اور اگر دوسرے بھی روایت کرتے ہیں تو اوسکی توجیہ و تاویل میں فکر کرنی چاہئے سو ہم یہ ہے کہ کوئی چیز ایسی روایت کرے کہ سارے مکلفین پر اوس چیز کی معرفت اور اوس پر عمل کرنا فرض ہو اور وہ راوی اوس روایت کے ساتھ متفق ہو یہ قرینہ قوی ہے کذب و وضع پر چہا رم یہ ہے کہ وقت و حال راوی کے کذب پر قرینہ ہو حکایت چنانچہ غیاث بن میمون کو اتفاق ہوا تھا کہ وہ مجلس خلیفہ مہدی عباسی میں حاضر ہوا اور وہ کبوتر اڑانے میں مشغول تھے پس غیاث نے حدیث روایت کی کہ لاسبق الا فی خف او نضل او حافوا و جناح لفظ جناح کو واسطے خوشامہدی کے زیادہ کر دیا پنجم یہ ہے کہ مقتضای عقل و شرع کے مخالف ہو اور قواعد شرعیہ اوسکی تکذیب کریں جیسے قضای عمری اور جو اسکے مثل ہے اور جیسے یہ روایت کرتے ہیں کہ لا تاکلوا البطیخ حتی تذبحوا شتم یہ ہے کہ حدیث میں امر حسنی واقعی کا کوئی ایسا قصہ ہو کہ اگر

اونکا حال دوشق سے خالی نہیں ہے یا تو سلف نے تفحص کیا اور اونکی کوئی اصل نہ پائی کہ اونکی روایت کرنے میں مشغول ہوتے یا پائی اور اوس میں کوئی قبح و علت دیکھی کہ وہ باعث ہوئی ان سب کو ترک کر دیا۔
 پر ان حدیثوں کے برہر تقدیر یہ حدیثیں قابل اعتماد کے نہیں ہیں کہ کسی عقیدے یا کسی عمل کے اثبات میں اون سے تمسک کیا جائے و لنعہ ما قال بعض الشیوخ فی امثال ہذا ۵

وان کنت تدری فالمصیبتہ اعظم

فان کنت لا تدری فقلک مصیبتہ

اس قسم کی حدیثوں نے بہت سے محدثین کی راہ ماری ہے اور سب کثرت طرق ان حدیثوں کی کہ اس قسم کی کتابوں میں موجود ہیں مغرور ہو کے حکم اونکے تو اترا کر دیا اور مقام قطع و یقین میں اون سے تمسک کر کے برخلاف احادیث طبقات اولی و ثانیہ و ثالثہ کے کوئی مذہب نکال لیا اس قسم کی حدیثوں میں بہت سی کتابیں تصنیف ہوئی ہیں اون میں سے تھوڑی سی کتابوں کو ہم یہاں شمار کئے دیتے ہیں کتاب الضعفاء لابن حبان تصانیف حاکم کتاب الضعفاء عقیلی کتاب الکامل ابن عری تصانیف ابن مزویہ تصانیف خطیب تصانیف ابن شاہین تفسیر ابن جریر فردوس دلیلی بلکہ انکی ساری تصنیف تصانیف ابی نعیم تصانیف جوزقانی تصانیف ابن عساکر تصانیف ابوالشیخ تصانیف ابن نجار بشیر مسالہ و وضع احادیث ان ابواب میں واقع ہوا ہے مناقب یعنی فضائل مثالب یعنی معائب تفسیر بیان اسباب نزول تاریخ ذکر احوال بنی اسرائیل قصص انبیاء سابقین ذکر بلدان و اطعمہ و اشربہ و حیوانات اور طب و رقی یعنی منتر و عزائم یعنی افسون و دعوات و ثواب و نوافل میں بھی یہ حادثہ پیش آیا ہے ابن جوزی رحمہ اللہ نے اپنی موضوعات میں غالب ان حدیثوں کو مجروح و مطعون کیا ہے اونکی وضع و کذب کے دلائل کو سہرہن کیا ہے ان حدیثوں کے دفع غائلہ میں کتاب تنزیہ الشریعہ کافی ہے اکثر مسائل نادرہ مثل اسلام ابوین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور روایات مسیح رحلین کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور امثال ان نوادر کے انہیں کتابوں سے لکھتے ہیں اور شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کا مایہ تصانیف رسائل و نوادر میں خود یہی کتابیں ہیں ان کتب کی حدیثوں میں مشغول ہونا اور اون سے

اور غرض اوسکی تسخیر ہے ساتھ شریعت کے حدیث القرآن لما قرئ او ماء من زم لما شرب لہ کے ساتھ تصریح کرتا ہے کہ وضع نہ نادقہ سے چودہ ہزار حدیثیں مشہور ہوئی ہیں اہل بدع واپہوا کہ واسطے نصرت اپنے مذہب کے اور واسطے طعن کے مذہب مخالفین میں اس کام کے مرتکب ہوئے ہیں وافضل و نواصب اگر امیر نے اس کام میں سب فرقوں پر پیشہ دستی کی ہے خوارج و معتزلہ و زیدیہ اوس قدر اس امر شنیع کے مرتکب نہیں ہوئے ہیں ایک اور فرقہ ہے کہ اوسکے علم حدیث کا مایہ نہ تھا اور محدثین کو موقر و معظم دیکھا چاہا کہ خود کو بھی اس فن میں داخل کریں تو یہ صنعت قبیحہ اختیار کی جیسے ابو البختری و سہب بن وہب القاص و سلیمان بن عمر النخعی حسین بن علوان و اسحق بن نجیح اور غالباً یہ فرقہ و غلط و تذکرہ میں مشغول تھا ایک اور فرقہ اہل زہد و عبادت و دیانت کا ہے کہ اونہوں نے خواب یا معاملہ میں کوئی چیز زبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ائمہ اطہار رضی اللہ عنہم سے سنی اور بسبب جزم و یقین کے اپنے خواب معاملہ پر اوسکو مہم وایت کیا اور لوگوں نے گمان کیا کہ یہ حدیث واقعی ہے کہ راہ ظاہر سے اونکو پہونچی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ اور دوسرے صوفیوں کو کہ مذاق حدیث شریف سے آشنا نہ تھے اس علت کے ساتھ مستہم کیا ہے اونکی روایت کو چیز اعتبار سے نکال دیا ہے ایک اور فرقہ صاحبین خلفاء و ملوک و امراء کا ہے کہ اونہوں نے واسطے استمالت اونکی خاطر کے حدیثیں وضع کی ہیں اور اپنے دین کو دنیا کے ساتھ فروخت کیا ہے ایک اور فرقہ ہے کہ اونہوں نے بغیر قصد و تعدد کے حدیث وضع کی ہے صوت اوسکی یہ ہے کہ اونہوں نے بسبب غفلت و توہم کے کوئی کلام صاحب تجربہ یا صوفی یا کسی حکیم کما سابقین سے سنا اور اوسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نسبت کیا اس گمان پر کہ یہ کلام یا حکمت سوا پیغمبر کے اور کسی سے نہوگا اس فرقے کی کوئی حد و نہایت نہیں ہے اکثر عوام اس میں مبتلا ہوئے

ہیں والد الموفق والعاظم یہ بیان تھا خاتمہ عمالہ نافعہ کا *

فصل بیان میں اقسام کتب حدیث شریف کے

قسم اول جامع اصطلاح محدثین میں جامع وہ ہے کہ اوسمیں سب قسم کی حدیثیں پائی جائیں یعنی احادیث عقائد احادیث احکام احادیث رقائق احادیث آداب کل و شرب و سفر و قیام و قعود احادیث

فی الحقیقت وہ متحقق ہوتا تو اسکو نہ ہارون آدمی نقل کرتے مثلاً کوئی شخص روایت کرے کہ آجکل دن
 کہ روز جمعہ تھا خطیب کو برسر منبر مار ڈالا اور اسکی کھال کھینچ ڈالی حالانکہ وہی راوی اس قصے کے
 ساتھ منقول ہے اور دوسرا کوئی اسکو روایت نہ کرے ہفتہم یہ ہے کہ لفظ ومعنی رکب ہوں مثلاً
 کوئی لفظ ایسا روایت کرے کہ وہ قواعد عربیت پر درست نہ ہوئے یا ایسے معنی کہ شان نبوت و وقار
 کے مناسب نہ ہوں ہشتم افراط و عید شدیدین گناہ صغیر پر یا افراط و عظیمین فعل قلیل پر جیسے یہ
 روایت ہے کہ من جملہ رکعتین فلہ سبعون الف دار و فی کل دار سبعون الف بیت
 کل بیت سبعون الف سریر علی کل سریر سبعون الف جاذیۃ بلکہ اس طرز کی
 حدیثیں خواہ ثواب میں ہوں یا عقاب میں اونکو موضوع جانتا چاہئے نہم یہ ہے کہ عمل قلیل پر ثواب
 ج و عمرے کا ذکر کرے وہم یہ ہے کہ کسی کے واسطے عاقلان خیر سے ثواب انبیاء کا موعود کرے یا کہ
 ولہ ثواب سبعین نبیاً اور مثل اسکے یا زوہم یہ ہے کہ خود حدیثیں بنانے کا اقرار کرے حکایت
 جیسا کہ نوح بن ابی عصمہ کو واقع ہوا کہ اسے فضائل قرآن شریف میں ایک ایک سورت کی حدیثیں وضع کیں
 اور انکی ترویج و تشہیر کی چنانچہ یہ حدیثیں تفسیر بیضاوی میں ہر سورت کے آخرین مذکور ہیں پھر جب
 اسکو پکڑا اور انکی تصحیح سند سے خیال کیا تو اقرار کیا کہ ان حدیثوں کے وضع کرنے پر باعث مجہکونیت
 خیر ہے وہ یہ ہے کہ میں لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے قرآن شریف سے اعراض کیا ہے اور دوسرے
 علوم جیسے تاریخ ویر وفقہ امام ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ میں مشغول ہوئے ہیں سو میں نے واسطے ترغیب لوگوں
 کے ان حدیثوں کو بنایا ہے تاکہ وہ علوم قرآن شریف کی طرف میل کریں اور باعث ثواب کے تلاوت
 و درس قرآن شریف میں مشغول ہوں یہ عذر اونکا گناہ سے بدتر ہے کیونکہ صحیح حدیثیں جو فضائل قرآن شریف
 وارد ہوئے ہیں وہ ترغیب کے واسطے کافی تھیں اسی طرح متباکو و حقہ و قہوہ میں بہت سی حدیثیں
 وضع کی ہیں کہ انکے الفاظ و معانی کی رکاکت ظاہر و باہر ہے و ضامین بہت گزری ہیں اور انکی
 غرضیں ہی متنوع و متکثر یعنی انواع و اقسام کے ہیں فرقہ و مذاق کہ اونکو شرائع کا باطل کرنا اور
 شرعیہ کے ساتھ حکم و تسخیر کرنا منظور ہے جیسے ابن الراوندی کہ حدیث الباذنجان لما اکل کا واضح

اہل البیت اللہ بآج فی مناقب الانوار اور بہت سی کتابیں مناقب خلفای راشدین رضی اللہ عنہم میں تصنیف ہوئی ہیں اور بالتخصیص القول الصواب فی مناقب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ القول الجلی فی مناقب امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نسائی رحمہ اللہ مناقب امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ میں ایک سالہ دراز لکھا تھا نواصب شام نے بسبب فوطیہ عداوت کے اونکو دمشق میں اسی کام پر شہید کر دیا۔ رحمۃ اللہ علیہ پس جامع وہ ہے کہ انیس سے ہر فن کا نمونہ رکھتا ہو جیسے جامع بخاری و جامع ترمذی اور صحیح مسلم میں ہر چند ان فنون کی حدیثیں ہیں لیکن جو حدیثیں کہ متعلق تفسیر و قرآن کے ہیں وہ اوسمین بنین میں اسی لئے اوسکو جامع بنین کہتے ہیں دوسری قسم تصانیف حدیث شریف سی مسانید ہے مسند اصطلاح محدثین میں یہ ہے کہ حدیثوں کو ترتیب صحابہ پر موافق حروف تہجی یا موافق سوابق اسلامیہ یا موافق شرافت نسب کے ذکر کریں سو اگر حروف تہجی پر جمع کریں تو احادیث مرویہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مقدم لکھیں اور احادیث اسامہ بن زید والنس بن مالک رضی اللہ عنہما کو و علی بن ابی القیس دوسرے صحابہ کبار کی حدیثوں پر مقدم لکھیں گے اور اگر موافق سوابق اسلامیہ کے لکھیں تو عشرہ مبشرہ کو مقدم رکھیں اور خلفای راشدین کو ترتیب خلافت پر اور سب سے پہلے ذکر کریں بعد اوسکے اہل بدر و اہل بدریہ بعد اوسکے مسئلہ الفتح بعد اوسکے صحابی بی بیوں کی حدیثیں ذکر کی جائیں گی اور ازواج مطہرات کو سب عورتوں پر مقدم کرینگے اور نبات مطہرہ یعنی آپ کی صاحبزادیوں سے حدیثوں کی روایت واقع نہیں ہوئی مگر قد قلیل حضرت سیدہ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے اسلئے کہ اکثر صاحبزادیاں آپ کے حضور ہی میں داخل بہشت ہو گئیں اور حضرت سیدہ النساء بقدر چہرہ مہینے کے بعد آپ کی وفات شریف دنیا میں رہیں بعد اوسکے اپنے والد ماجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب فیضاً ہے جاہلین اسلئے فرصت روایت کی نہیں پائی اور اگر قبائل و نسب پر مسند کو ترتیب کریں تو اول بنی ہاشم کی مسانید خصوصاً حسنین و امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہم کو ذکر کریں بعد اوسکے ہر وہ قبیلہ مقدم ہوگا جو کہ آپ سے از روے نسب کے زیادہ تر قریب ہے پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیثیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی حدیثوں پر مقدم ہونگی اور حدیثیں حضرت صدیق کی او طلحہ بن عبید اللہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیثوں پر مقدم ہونگی

متعلقہ تفسیر احادیث تاریخ و سیر احادیث فتن احادیث مناقب و مثالب علماء حدیث ہر فن میں ان
 آٹھ فنون سے جدا جدا تصنیف فرمائی ہے پس احادیث عقائد کو علم التوحید و الصفات کہتے ہیں ابو بکر بن
 خزیمہ نے کتاب التوحید لکھی اور بیہقی کی بھی کتاب الاسماء و الصفات ہے اور احادیث احکام کا نام سنن
 ہے کتاب الطہارت سے کتاب الوصایا تک ترتیب فقہ پر اس باب میں بیشمار کتابیں تصنیف ہوئی
 ہیں اور احادیث رقاق کو علم سلوک و زہد کہتے ہیں امام احمد و ابن المبارک اور ایک جماعت دیگر نے
 کتاب الزہد جدا لکھی ہے اور احادیث آداب کو علم الآداب کہتے ہیں اس فن میں بخاری رحمہ اللہ کے
 ایک کتاب مبسوط ہے جسکو کتاب الادب المفرد کہتے ہیں اور احادیث متعلقہ تفسیر کو تفسیر کہتے ہیں
 تفسیر ابن مردویہ تفسیر طبری تفسیر ابن جریر وغیرہ مشاہیر تفسیر حدیث کے ہیں اور کتاب درمنثور شیخ جلال الدین
 سیوطی کی سب کی جامع ہے اور احادیث تاریخ و سیر کو دو قسم کیا ہے جو حدیثین کہ خلق آسمان و زمین و
 حیوانات و جن و شیاطین و ملائکہ و انبیاء و ارضیہ و اہم سابقین کے متعلق ہیں او انکو بدو الخلق کہتے ہیں
 اور جو حدیثین کہ وجود باہر ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام و آل عظام سے
 متعلق ہیں او انکو سیرہ کہتے ہیں سیرہ ابن اسحق و سیرہ ابن ہشام و سیرہ طاعمر و دیگر کتب بسیار
 باب میں تصنیف ہوئی ہیں اور بالفعل نسخہ صحیحہ و وضع الاحباب میر جمال الدین محدث حسینی کا اگر سیر
 آجائے جو کہ الحاق و تحریف سے خالی ہو تو وہ اس باب کی ساری تصانیف سے بہتر ہے اور مدارج
 النبوت شیخ عبد الحق محدث رحمہ اللہ اور سیرت شامیہ اور مواہب لدنیہ مبسوط ترین سیرہ ہے اور احادیث
 فتن کو علم الفتن کہتے ہیں نعیم بن حاتم نے کتاب الفتن بہت طویل و عریض لکھی ہے اور رطب یا بس
 اوسمین لائے ہیں اور لوگوں کے بھی اس باب میں تصانیف ہیں اور احادیث مناقب و مثالب کو
 علم المناقب بولتے ہیں اسباب میں بھی تصانیف متعددہ انواع و اقسام کے واقع ہوئی ہیں بعض
 محدثین نے بالخصوص بعض آل و اصحاب کی کسی غرض متعلق کے واسطے جدا مناقب لکھے ہیں جیسے
 مناقب قریش مناقب انصار مناقب العشرۃ المبشرۃ الباب الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ المبشرۃ
 نام تصنیف محب طبری رحمہ اللہ کی ہے ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذی القربیٰ حلیۃ الکعبۃ فی مناقب

مشارق الانوار توضیح معانی احادیث صحیحین و موطا میں کافی ہے اور جامع الاصول کتب ستہ میں معنی ہے اور مجمع البحار شیخ محمد طاہر کی جمیع کتب حدیث کی تحقیق میں یعنی طبقات اربعہ مذکورہ میں کافی ہے اور نیز شرح عبدالرؤف مناوی کی جامع صغیر شیخ جلال الدین سیوطی پر واسطے اکثر احادیث کفایت کرتی ہیں لیکن اس قدر جان لینا چاہئے کہ شرح و توجیہ احادیث میں کلام گوناگون اور طلب و یالس بہت کچھ واقع ہوا ہے اب اون اشخاص کو پہچان کر لینا چاہئے جو کہ اس باب میں محل اعتماد ہیں اور انکی کتب تصانیف سے فائدہ لینا چاہئے

امام نووی محی السنہ بغوی ابوسلیمان خطابی

مبجلہ علمی شافعیہ کے بہت معتمد علیہ ہیں اور انکی بات متین و مضبوط واقع ہوئی ہے خصوصاً شرح بغوی فقہ حدیث و توجیہ مشکلات میں کافی و شافی ہے اور گویا شرح مصابیح و مشکوٰۃ کی اوس سے حاصل ہے اور شرح صحیح مسلم امام نووی کی ہے اور معالم السنن شرح ابوداؤد کی خطابی کی ہے اور طیٰوی مبجلہ علمی خفییہ کے شرح احادیث میں سرآمد و پیشوا ہیں انکی کتاب معانی الآثار اس باب میں دستاویز خفیونکی ہے اور ابن عبدالبر مقدم جامع مالکیہ ہیں کتاب استذکار و تہذیب اس باب میں انکی یادگار ہے شرح کتب حدیث شریف بہت ہیں کہ تعداد انکے اسماء و کتب کی ایسی غلبے کے وقت ممکن نہیں ہے ہر ایک کی بات کا ایک اور ہی قماش ہے لیکن وہ سب انہیں چند آدمیوں سے آخذ و استفادہ ہیں جب کا ذکر ہو چکا ہے پس اگر اس جماعت کی کتابیں ہاتھ آجائیں تو تشویشات و تکلفات بارہ متاخرین سے حاجت مرتفع ہو جاتی ہے

فصل بیان میں ضبط البعض ناموں کی قاعدہ ۱۔

حدیث شریف کی کتابوں میں جس جگہ لفظ سلام کا آئے اوسکو بتشدید لام پڑھنا چاہئے مگر پانچ جگہ اول عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے والد کا نام کہ صحابی ہیں اور احباب یہود سے ہیں بشرط ایمان مشرف ہوئے اور دخول جنت کی بشارت دیئے گئے دوم محمد بن سلام بکندی کے باپ کہ شیخ بخاری کے ہیں بکندہ بکسر ہای موحده و سکون تحتیہ مثل تاشکند نام ایک گائون کا ہے تو اب بخاری سے سوم سلام بن محمد

دعویٰ ہذا القیاس تیسری قسم معاجم ہے منجم اصطلاح محدثین میں یہ ہے کہ حدیثوں کو ترتیب شیوخ پر ذکر کریں اور یہاں بھی تقدم وفات شیخ کا اعتبار کر لینگے یا موافق حروف تہجی کی ترتیب میں یا موافق فضیلت و تقدم کے علم و تقویٰ میں ترتیب کریں لیکن اکثر اسی حروف تہجی پر ترتیب کرتے ہیں معاجم ثلثہ طہرانی اسی قسم سے ہیں چوتھی قسم اجزاء ہے جزو اصطلاح محدثین میں یہ ہے کہ ایک شخص خاص کی روایت کی ہوئی حدیثیں جمع کی جائیں خواہ وہ شخص طبقہ صحابہ میں ہو یا بعد اوسکے مثلاً جزو حدیث حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور جزو حدیث مالک رحمہ اللہ و علی ہذا القیاس یہ قسم بہت ہے اور کبھی اوں مطالب میں سے جو کہ ذکر جامع میں گزر چکی ہیں ایک مطلب کو اختیار کرتے ہیں اور اوسمیں ایک مبسوط تصنیف فرماتے ہیں جیسے کہ ابو بکر بن ابی الدنیا نے باب النیۃ کی ایک کتاب مبسوط لکھی ہے اور باب رویۃ اللہ تعالیٰ اور آجری نے تصنیف کیا ہے اور زم دنیا کی بھی ابن ابی الدنیا نے ایک کتاب مبسوط لکھی ہے اور علی ہذا القیاس رسائل جزئیہ اوں امور میں کہ جزئیات مطالب ثنائیہ مذکورہ کی ہیں بہت تصنیف کی گئی ہیں و ہاتک کہ احصاء و تعداد اوں کا طوق بشری سے خارج ہے حافظ ابن حجر اور شیخ جلال الدین سیوطی رحمہما اللہ تعالیٰ تصنیف رسائل میں بہت کچھ وسعت رکھتے ہیں تصانیف احادیث سے ایک دوسری قسم ہے کہ اوسکو اربعین بولتے ہیں یعنی چیل حدیث ایک باب یا ابواب متفرقہ میں ایک سند یا متعدد سندوں سے جمع کرتے ہیں اربعینات بھی پیشا رہیں دیکھے سنے جاتے ہیں پس تصانیف حدیث کی چہ قسم ہیں جو اجمع مسانید معاجم اجزاء رسائل اربعینات اور رسائل کو کتب بھی کہتے ہیں کذا فی عجلہ نافذہ ایک قسم اور ہے کہ اوسکو آمالی کہتے ہیں املایہ ہے کہ ایک عالم بیٹے اور اوسکے گداؤسکے شاگرد و ات و کاغذ لیکر حلقہ کریں اور وہ اوں علوم کے ساتھ کلام کرے جو اللہ تعالیٰ نے اوپر مفتوح کئے ہیں اور شاگرد اوسکو لکھیں پس یہ لکھا ہوا ایک کتاب ہو جاتی ہے اسکا نام املا ہوتا ہے سلف اہل حدیث و فقہ و عربیت کی عادت افادہ علوم میں بزبانہ قدیم اسی طرح تہی علمای شافعیہ ایسے امور کو تملیق کہتے ہیں یہ امالی بہت ہیں ایک جملہ صالحہ انکا اتحاف میں لکھا ہے *

فصل ذکر شارحین حدیث شریف

کہ بعض جگہ اگر تصحیف لفظی واقع ہو جائے تو غلط نہیں ہوتا ہے جس صورت پر پڑہیں درست ہے
 مثل عیسیٰ بن ابی عیسیٰ الحنطاط و مسلم بن الحنطاط کہ اگر ان دونوں کو حنطاط پڑہیں تو
 نسبت طرف خطفوشی کے ہے اور اگر حنطاط پڑہیں تو نسبت طرف جبط فوشی کے ہے جبط بفتح حای مملہ و با
 موحده آخر میں طای مملہ ہوں کے ہوں کو کہتے ہیں جنکو واسطے چاریوں کے ذخیرہ کرتے ہیں اور پختہ
 ہیں اور اگر حنطاط پڑہیں تو نسبت طرف پیشہ خیاط کے ہے یعنی سینا پر دنا یہ دونوں آدمی تینوں پیشے کرتے
 تھے ایک کو بعد دوسرے کے اختیار کیا ہے لیکن مشہور تر اول شخص میں حنطاط ہے نسبت طرف خطف لینی
 گندم فوشی کے اور دوسرے شخص میں زیادہ تر مشہور حنطاط ہے نسبت طرف جبط فوشی کی *

فصل بیانیہ بعض اسماء موطا و صحیحین کی قاعدہ ۱

لسا ر جس جگہ یہ صورت واقع ہو تو اسکو بتقدیم بای تختیہ بر سین مملہ پڑہنا چاہئے مگر نام والد محمد
 بن بشار کا کہ یہ بای موحده اور شین معجمہ سے ہے یہ شخص بخاری و مسلم کے استاد ہیں ۲ جس جگہ
 موطا و صحیحین میں لفظ لبشیر واقع ہو تو بکسر موحده و شین معجمہ پڑہنا چاہئے مگر چار آدمی کہ وہ بضم موحده
 و سین مملہ ہیں عبداللہ بن لبیر صحابی لبیر بن سعید بن عبداللہ حضرمی لبیر بن نجح بن ۳ جس جگہ ان تین کتابوں
 میں لفظ لبشیر واقع ہو اسکو بروزن طویل بشارت سے پڑہنا چاہئے کہ بمعنی خبر خوش ہے مگر چار آدمی کہ
 وہ بصیغہ تصغیر ہیں اونہیں سے دو بشین معجمہ لبشیر بن کعب عدوی و لبشیر بن لیسار اور دو کو سین مملہ
 سے پڑہیں ایک اور شخص ہیں کہ اونکو بضم بای تختیہ پڑہیں لبشیر بن عمر و ایک اور ہیں کہ اونکو بنون
 مضمومہ پڑہنا چاہئے وہ قطن بن لبشیر ہیں ۴ صورت برید کی ہر جگہ بصیغہ مضارع زیاد سے ہے
 مگر تین آدمی ایک برید بن عبداللہ بن ابی بردہ کہ بضم بای موحده و را مملہ مفتوحہ ہے تصغیر برید بمعنی
 ثالہ یعنی اولاد دوسرے نام محمد بن غرغہ بن البرید کے دادا کا کہ یہ بکسر موحده و را مملہ و بنون ساکنہ ہے
 اور بعض دونوں کا فتح پڑہتے ہیں تیسری نام علی بن ہاشم بن البرید کے دادا کا کہ یہ بفتح بای موحده
 و کسر بای مملہ و بای تختیہ ہے ۵ ہر جگہ لفظ برا کو تخفیف را مملہ و فتح بای موحده پڑہیں مگر دو آدمی
 ابو العالیہ البراء و ابو معشر البراء کہ بفتح بای موحده و تشدید را مملہ ہیں ۶ حارثہ کی صورت کو جا

بن ناہض المقدسی اس شخص کا ذکر صحاح ستہ میں نہیں ہے اس لئے ابو طالب اور طبرانی روایت کرتے ہیں اور ان کا نام سلامہ ذکر کیا ہے چارم محمد بن عبد الوہاب بن سلام مغربی معتزلی کے دادا یہ بھی دیا صحاح ستہ سے نہیں ہے پنجم سلام بن ابی الحقیق کہ یہودی تھا غایت عداوت و عناد میں باسکی شرارت و فساد کا ذکر حدیث میں بہت ہے ان پانچ آدمیوں کے ناموں کو تخفیف لام پڑھنا چاہئے اور سوای ان پانچ کے بتشدید لام م عمارہ جہان کین ہو بضم عین مملہ ہے مگر ابی بن عمارہ کے باپ کا نام کہ بکسر ہے یہ صحابی ہیں مگر نیز ہر جگہ بفتح کا ہے قبیلہ خزاعہ میں اور بضم کاف ہے ساتھ تصغیر کے قبیلہ بنی عبد شمس میں یعنی نسب میں کسی کا یہ نام ہو تو دیکھنا چاہئے اگر وہ خزاعی ہے تو بفتح کا ہے اور اگر عبشمی ہے تو او اسکو مصغر پڑھنا چاہئے مہم حرام اگر صاحب اس نام کا قریشی ہے تو او اسکو بزرگ معجہ و کسر حامی مملہ پڑھیں اور اگر وہ انصاری ہے تو او اسکو بفتح حامی مملہ و فتح ما مملہ پڑھنا چاہئے ۵ غسل ہر جگہ بکسر عین و سکون مملتین کے ہے مگر غسل بن ذکوان الاحباری البصری کہ بفتح عین و سین ہے لیکن صحیحین میں اس شخص کا مذکور نہیں ہے ۶ غنم جہان کین ہو بفتح غنم معجہ و تشدید نون ہے مگر غنم بن علی العامری الکوفی کہ بفتح عین مملہ و تشدید مثلثہ ہے اور غنم بن اوس صحابی بدری قبیل اول سے ہیں ۷ قمیر ہر جگہ تصغیر قمر کی ہے یعنی بضم قاف و فتح میم اور نام ایک مرد کا ہے مگر قمیر نام مسروق بن الایجع کی عورت کا کہ عمر و کی بیٹی ہے او اسکو طویل کے وزن پر پڑھنا چاہئے ۸ مسور ہر جگہ بوزن مضرب اسم آہ ہے مگر و آدمی ایک مسور بن یزید صحابی دوسرے مسور بن عبد اللہ الکیربوعی ان دونوں کو بوزن محمد پڑھنا چاہئے ۹

فصل بیان میں بعض نسبتوں کی قاعدہ ۱

جہان کین جمال کا واقع ہو بجمع ہے مگر باپ موسیٰ بن ہارون الحمال کہ یہ بجای مملہ ہے ۲ عسی اگر یہ صورت بصریوں کی اسناد میں واقع ہو تو او اسکو عیشی پڑھنا چاہئے نسبت طرف عیش ضد موت کے اور اگر کوفیوں کی اسناد میں واقع ہو تو عبشی بیامی موصدہ و سین مملہ پڑھی جائے اور اگر شامیوں کی اسناد میں ہے تو عسسی تو بجای موصدہ کے نون ہو گا منجملہ لطائف اس فن کے ایک یہ ہے

بن ابی سراج ۱۹ **سُلَیْمَان** ہر جگہ پیغمبر معروف ہیں مگر چچہ آدمی سلمان فارسی سلمان
 بن عامر رضی سلمان الاغر عبد الرحمن بن سلمان ابو حازم کہ راوی ابو ہریرہ کے ہیں نام انکا
 سلمان ہے ابو رجا مولای قلابہ نام انکا بھی سلمان ہے ۲۰ **سَلَمَہ** ہر جگہ بفتحات ہے مگر
 دو جگہ کبیر لام پڑھنا چاہئے عمر بن سلمۃ الجرمی کہ امام مسجد بصرے کے تھے بنو سلمۃ کہ ایک
 قبیلہ ہے انصار کا ۲۱ **عُبَیدَہ** ہر جگہ تصغیر واقع ہوا ہے مگر ہر جگہ عبیدہ سلمان فی شاگرد
 حضرت علی رضی اللہ عنہ عبیدہ بن حمید عبیدہ بن سفیان مامر بن عبیدہ الباہلی
 ۲۲ **عُبَادَہ** ہر جگہ بضم عین مملہ و تخفیف بائی موصدہ ہے مگر محمد بن عبادۃ الواسطی استاذ
 بخاری کہ بفتح عین ہے ۲۳ **عَبَدَہ** ہر جگہ بفتح عین مملہ و سکون بائی موصدہ ہے مگر عامر بن
 عبیدہ جو کہ خطبہ کتاب مسلم میں واقع ہوا ہے او سکون بفتح عین پڑھنا چاہئے اور خالد بن عبیدہ ۲۴
عَبَاد ہر جگہ بفتح مملہ و تشدید موصدہ ہے مگر قیس بن عباد کہ بضم عین مملہ و تخفیف موصدہ ہے ۲۵
عَقِیل بفتح عین مملہ و کسراف ہے مگر تین آدمی بصیغہ تصغیر ہیں عقیل بن خالد شاگرد ابن شہاب
 زہری عقیل بن عقیل قبیلہ مشہور و معروف ۲۶ **وَاقِدٌ** ہر جگہ بقاف ہے ۲۷
لَفْظُ نَصْرٍ اگر معروف باللام واقع ہو تو او سکون بصاد معجمہ پڑھنا چاہئے مثل ابی النصر و النصر بن الحارث
 اور اگر بے لام تعریف کی ہو تو او سکون بصاد مملہ پڑھیں یہ فرق اصطلاحی ہے کہ واسطے امتیاز کے کتابت
 میں اختیار کیا ہے مثل عمر و عمر ۲۸ **عُبَیدٌ وَ حَمِیدٌ** ہر جگہ بصغیر ہیں ۲۹- **اَبِلَی**
 منسوب طرف ابلہ کے کہ ایک شہر ہے حدود شام میں بفتح ہمزہ و سکون یا ہی تحتانی و تخفیف لام اس صورت
 کے ساتھ **اَبِلَی** مشتبہ ہوتا ہے یہ منسوب ہے طرف ابلہ کے بضم ہمزہ و بائی موصدہ مضمومہ و تشدید لام
 لیکن صحیحین میں کوئی شخص اَبِلَی واقع نہیں ہوا ہے اور اگر واقع ہوا ہے تو اسکی نسبت مذکور نہیں ہو
 مثل شیبان بن فروخ کہ مسلم نے اسے روایت کی ہے لیکن انکو ابلی نہیں کیا ہے ۳۰ **بَرَّازِ** ہر جگہ بدو
 زامی منقوطہ یعنی پارچہ فروش من البرز وہی الثیاب مگر دو آدمی بزار ہیں یعنی اول زامی معجمہ و آخر
 میں راہ مملہ بی نقطہ اور بزار عربی میں بزر فروش یعنی تخم فروش کو کہتے ہیں اس پیشے کے آدمی کو ہندی

مملہ ورا کسورہ و نامی مثلثہ مفتوحہ پڑھنا چاہئے مگر ہر جگہ بحیم و رای مملہ و یامی تختانیہ جانین جادیہ
 بن قدامہ یزید بن جادیہ عمر بن سفیان بن اسید بن جادیہ الاسود بن العلاء بن جادیہ
 صورت حری کو ہر جگہ بحیم و تکریر رای مملہ جاننا چاہئے مگر و آدمی کے اوکے اول نام میں جادیہ
 مملہ ہے اور آخرین نامی معجم حریز بن عثمان الوحی کہ منسوب طرف رحبہ کونے کے ہیں اور ابو حریز
 عبد اللہ بن حسین کہ راوی عکرمہ کے ہیں ۸ خراش ہر جگہ بکسر خای معجمہ ہے مگر نام زحی
 بن خراش کے باپ کا کہ بجای مملہ ہے ۹ حصین ہر جگہ بصیغہ تصغیر اور بصاد مملہ ہے مگر ابو حصین
 عثمان بن عاصم کہ بروزن طویل ہے مگر حصین بن المنذر ابو ساکان کہ بصیغہ تصغیر و ضاد معجمہ
 ۱۰ احازم ہر جگہ تینوں کتابوں میں بجای مملہ و زای منقوطہ ہے مگر نام ابو معاویہ محمد بن خازم
 کے باپ کا کہ مشہور بفریکوفی ہیں شاگرد اعمش کے یہ بجای معجمہ ہے ۱۱ احبان بن منقذ اور جہ
 محمد بن یحیی بن حبان اور خود اور داد احبان بن واسع بن حبان اور حبان بن ہلال کہ
 یہاں بفتح حای مملہ و تشدید بای موحہ پڑھنا چاہئے اور حبان بن عطیہ اور حبان بن موسیٰ اور
 حبان بن العرفہ ان تینوں کو بکسر حای مملہ و تشدید موحہ پڑھیں ۱۲ حبیب ہر جگہ
 بفتح حای مملہ و کسر بای موحہ بروزن طویل حُب و محبت جاننا چاہئے مگر تین جگہ میں بضم خای معجمہ بصیغہ
 تصغیر جانین حَبَابَت بمعنی زیر کی سے خبیب بن عدی خبیب بن عبد الرحمن ابو خبیب کنیت
 عبد اللہ بن الزبیر کی ۱۳ حکیم کو ہر جگہ بوزن طویل حکمت سے پڑھیں مگر زریق بن حکیم کے باپ اور حکیم
 بن عبد اللہ کہ یہ دونوں تصغیر ہیں حکم کے ۱۴ ارباح ہر جگہ بای موحہ ورا مفتوحہ ہے مگر اب
 ابو قیس زیاد بن ربیع کی گویہ بای تختہ و کسر رای مملہ ہیں ۱۵ انربید صحیحین میں بضم زای
 معجمہ و بای موحہ مفتوحہ پڑھنا چاہئے تصغیر زید بمعنی مسکے اور موطائین ڈیڈ تصغیر زید کی پڑھیں جو کہ
 مشہور نام ہے ۱۶ سلیم ہر جگہ تینوں کتابوں میں بصیغہ تصغیر ہے مگر سلیم بن حیان بروزن طویل
 ہے ۱۷ اسلم ہر جگہ بفتح سین مملہ و سکون لام ہے ۱۸ اشرایح ہر جگہ بضم شین معجمہ ہے اور آخر
 میں حاد مملہ ہے مگر تین آدمی بسین مملہ و مضمومہ و بحیم ہیں شریح بن یونس شریح بن النعمان احمد

رائگان گننانہ چاہے غرض اونکی احتیاط ہے تمیز میں تاکہ راوی ضعیف ساتھ راوی قوی کے
 مشتبہ نہ ہو جائے اور اگر دو آدمی صفت عدالت و ثوق میں متفق ہو وین تو اشتباہ ضرر نہیں کرتا
 ہے لیکن محدثین کی اس قسم کی تمیز میں بھی قرآن و اشارات ہیں جیسے سفیان ثوری اور سفیان
 بن عیینہ کہ انکے شیوخ و تلامذہ سے امتیاز حاصل ہو جاتا ہے اور جب شیوخ و تلامذہ بھی متحد ہوتے
 ہیں تو امتیاز بہت مشکل ہوتا ہے اور اسی مواضع میں محدثیت کا امتحان کرتے ہیں اور نیز بصرے
 میں دو امام فن حدیث کے ایک وقت میں ہوئے ہیں اونکو حماد بن کتبہ ہیں حماد بن زید بن دھو
 اور حماد بن سلمہ پس صحیحین میں جہاں کہیں روایت عام کی حماد سے ہووے تو جان لینا چاہے
 کہ حماد بن زید ہے اور اگر موسیٰ بن اسمعیل بن عاذ کی راوی ہو تو حماد بن سلمہ ہے **عبداللہ**
 مطلقاً صحیحین کے درجہ صحابہ میں عبداللہ بن مسعود ہیں اور درجہ ائمہ الحدیث میں عبداللہ بن مبارک
 ہیں **ابو جحیم** لا برای مہلہ شاگرد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہیں اور ابو حمزہ بحامی مہلہ و
 معجمہ ہی اونکے شاگرد ہیں اور شعبہ و نوٹوں سے روایت رکھتے ہیں پس اصطلاح یہ ہے کہ شعبہ حبشوت
 مطلق ابو حمزہ کہیں تو مراد نصر بن عمران ہیں جو کہ بحیم ہے اور جب مقید کریں ساتھ نسب کے تو مراد ابو حمزہ
 بحامی مہلہ ہے والد علم بعض جگہ مان کا نام باپ کے نام سے مشتبہ ہو جاتا ہے لیکن خویش و تعمق سے معلوم
 ہو جاتا ہے کہ نام مان کا ہے نہ باپ کا جیسا کہ حدیث مُعَاذُ مَعَاذِ ابْنِ عَفْرَاءِ پس عفرہ اونکی مان ہیں
 اور باپ اونکا حارث ہے بعض روایات میں آیا ہے بلال بن حکام یہ بلال بن رباح ہیں خادم خفہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انکی مان کا نام حمامہ ہے اور نیز صحیحین میں آیا ہے عبداللہ بن جحیم
 انکی مان کا نام بحیمہ ہے اور باپ کا نام مالک ہے بعض جگہ جمع کر کے کہا ہے عبداللہ بن مالک ابن
 بحیمہ پس اس جگہ نام اونکی مان کا اونکے دادا کے نام سے مشتبہ ہوتا ہے اس لئے مقرر کیا ہے کہ
 درمیان لفظ مالک اور بحیمہ کے ابن کے الف کو ثبات رکھتے ہیں ساقط نہیں کرتے تاکہ معلوم ہو جائے
 کہ صفت عبداللہ کی ہے نہ صفت مالک کی اور جیسے محمد بن الحنفیہ کہ انکے والد بزرگوار حضرت
 امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں اور حنفیہ نسبت سے طرف اونکی مان کے اور نام اون کا

میں سپاری بولتے ہیں خلف بن هشام البزار الحسن بن القسّاج البزار ۳۱۔ البصری
 ہر جگہ بابی موجد ہے نسبت طرف شہر بصرہ کے گہر تین آدمی نون کے ساتھ ہیں نسبت طرف بنی نصر کے
 کہ ایک قبیلہ معروف ہے مالک بن اوس النصری عبد الواحد بن عبد اللہ النصری سالم بن
 فلان مولیٰ النصریین ۳۲۔ الثوری ہر جگہ ثبائی مثلث ہے مگر ابو یعلیٰ محمد بن الصلت
 القاذی ثبائی مثناة فوقانیہ و تشدید و او ہے نسبت طرف قوز کے کہ ایک شہر ہے فارس میں اور او
 آخرین زامی منقوطہ ہے ۳۳ الجریری ہر جگہ بحیم و تبصیر ہے مگر یحییٰ بن ایوب جریری بفتح
 جیم ہے اور یحییٰ بن لبشر جریری اوستاذ بخاری و مسلم بفتح حامی مملہ منسوب طرف حریر کے ہے
 یعنی ابرشیم ۳۴۔ السکمی ہر جگہ بفتح لام ہے اور جگہ اہل الحدیث یکسر نہ فیما جامد منسوب الی نبی سلمی
 بن الانصار ۳۵۔ الحمّانی سب بسکون میم ہے نسبت طرف قبیلہ ہمدان کے رہا ہمدان
 بفتح میم سو وہ نام ایک شہر کا ہے عراق عجم کے شہرون سے صحیحین میں اس شہر کی طرف نسبت واقع
 نہیں ہوئی ہے

فصل

محمد ثون کا قاعدہ ہے کہ راوی کو کنیت و نسب و نسبت و نام و صنعت و پیشہ سے ذکر کرتے ہیں غرض او کی
 اس مبالغے میں احتیاط کامل ہے کیونکہ محض نام کہی مشترک ہوتا ہے اور محض کنیت بھی کہی مشترک
 ہو جاتی ہے پس تمیز راوی کا اوسکے غیر سے بدون مبالغہ کے متحقق نہیں ہوتا ہے بلکہ بعض جگہ نام راوی
 کا اور نام اوسکے باپ کا مشترک واقع ہوا ہے لکھا ہے کہ خلیل ابن احمد چہ آدمی گزرے ہیں اور
 انس بن مالک پانچ آدمی اور بعض جگہ نام راوی کا اور نام اوسکے باپ دادا کا مشترک واقع ہوا ہے
 جیسے احمد بن جعفر بن حمدان چار آدمی ہیں کہ نام خود او کا اور او کے باپ دادا کا متفق واقع
 ہوا ہے اور محمد بن یعقوب بن یوسف دو آدمی ہیں اور بعض جگہ کنیت و نسب متفق واقع
 ہوا ہے ابو عمران جوفی و شخص ہیں ایک کا عبد الملك بن حبیب نام ہے اور دوسرے کا
 موسیٰ بن سہل او ابوبکر بن عیاش تین آدمی ہیں حاصل یہ ہے کہ محدثین کے اس قدر تعمق کو

مناجات

ایک خاصہ رتہ کبریائی کا	اب دعا کے لئے اٹھاؤ ہاتھ	مومنون عجز والتجاء کے ساتھ
پہنچ و خم سے بچاؤ ہو ہمو	سید ہارستہ چلاؤ ہو ہمو	صدقہ اوس نور مصطفائی کا
جب دم واپسین ہو یا اللہ	ساتھ ایمان کے اوٹا لہجو	مرتے دم غیب سے مدد کیجو
دونوں عالم میں سفر کیجو	دین دنیا کی آبرو دیجو	لب لب پہ ہولا الہ الا اللہ
سب کو اک راستہ دکھایا یہ	سینے ہو جائیں پاک کینہ	کینہ دہو مومنون کے سینہ
ہو طریقہ محمدی گل کا	دین ہو دین احمدی گل کا	دور ہو اختلاف بیجا سب
گل مریمون کو تندرستی دے	بیمرا دون کو کر مراد نصیب	ہے خدا تو بڑا سمیع و مجیب
قید سے قید یوں کو چڑوا دے	بیوطن کو وطن میں پہنچا دے	نالوا نون کی تنہا چپتی دے
رکتے کثرت سے ہیں جواہل و عیال	تنگدستوں سے فاقہ مستی دے	کر غریبوں سے تنگدستی دور
اور کر غمزدون کے دل کو شاد	جو ہیں مظلوم اونکی سن یاد	کر عطا اونکو حاجت ال
لے خبر بکیسوں غریبوں کی	تیرے محتاج کل غریب امیر	تیرے بند سے ہیں سب تم کو یہ
سبکی پور مراد ہو آمین	نرہے کوئی خستہ دل غمگین	مشکلین کہول کم نصیبون کی

رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ لاتعادر نیالاولاد حوینا وظلہ ظل طوبی وتغفر ذنوبنا وتسقیہ ماء مسکونین

فہرست مضامین الروض الممطور فی ذکر تراجم علماء ائمتہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲	دیباچہ کتاب	۱۱	ترجمہ سید محمد بن اسماعیل میر حمید اللہ تعالیٰ
۵	فصل بیان میں تراجم اہل علم کے جنکا	۱۶	ترجمہ مولانا رفیع الدین مراد آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ
	ذکر دیباچہ علی الفرائخ میں آیا ہے	۱۷	ترجمہ حضرت قاضی ثناء اللہ بانی تہی رحمہ اللہ
۱۸	ترجمہ امام سیوطی رضی اللہ عنہ		ترجمہ حافظ ابن القیم رحمہ اللہ تعالیٰ

خولہ بنت جعفر ہے کہ سردار یمامہ کا اور سید بنی ضیفہ کا تھا اور جیسے اسمعیل بن علیؑ نام انکے باپ کا
 ابراہیم ہے اور نسبت شخص کی طرف اوسکے دادا کے کتب حدیث بلکہ محاورات عرب میں شائع و مشہور ہے
 انا بن عبدالمطلب اسپر گواہ ہے تعجب یہ ہے کہ نسبت کہی دادی کی طرف کرتے ہیں جیسے یعلیٰ
 بن مثنیٰ صحابی مثنیٰ انکی دادی کا نام ہے کہ انکے باپ کی مان مثنیٰ اور بشر بن الحصاصیہ بھی اسی
 باب سے ہے اور جو نسبت کہ طرف دادا کے ہوتی ہے وہ بہت ہے جیسے ابو عبیدہ بن الجراح کہ نام انکے
 باپ کا عبد اللہ بن الجراح ہے اور جیسے ابن جراح کہ نام انکا عبد الملک بن عبد العزیز بن جراح
 ہے اور احمد بن حنبل انکے والد کا نام محمد ہے اور کہی طرف مثنیٰ کے کرتے ہیں یعنی کسی کو بیٹا
 بنالینا جیسے مقلد بن الاسعد اصل مقلد بن عمرو بن ثعلبہ الکنذی ہیں انکو اسود بن عبد یث
 زہری قوشی نے پرورش کیا اور مثنیٰ کر لیا اوسکی طرف منسوب ہو گئے اور جیسے حسن بن دینار کہ اصل
 میں حسن و اصل بہن اور دنیا رانکی مان کے خاوند تھے یہ سب عجائز نافعہ سے لکھا گیا ہے اس قدر
 واسطے بصیرت کے کافی وافی ہے الحمد للہ الذی بنعمتہ تلقت الصالحات والصلوٰۃ والسلام
 علی سیدنا و مولانا محمد وآلہ وصحبہ وبارک وسلم آمین الی یوم الدین حرر
 فی ۲۰ ذیقعدہ سنۃ ۱۱۸۹ ہجری و قد استحسنہ ان اختتم هذه المقالة علی ابیات
 العلامة السحیل رحمة اللہ تعالیٰ

انت المعد لكل ما يتوقع
 يا من اليه المشتكى والمفرع
 امن فان الخير عندك اجمع
 فلان رددت فاي باب اقرع
 ان كان فضلك عن فقيرك يمنغ
 الفضل اجزل والمواهب اوسع

يا من يرى ما في الضمير ويسمع
 يا من يرجي للسداد كلها
 يا من خزائن رزقه في قول كن
 مالي سوى قرعى لبابك حيلة
 من ذا الذي ادعوا واهتف باسمه
 حاشا لجدك ان تقنط عاصيا

سبحان الله و بحمده سبحان الله العظيم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۹	ترجمہ عبدالرزاق صاحب صنف رحمہ اللہ تعالیٰ	۷۹	ترجمہ امام نسفی صاحب کنز رحمہ اللہ تعالیٰ
۷۰	ترجمہ حکیم ترمذی صاحب نو اور رحمہ اللہ تعالیٰ	۸۰	ترجمہ نسفی صاحب سحر الکلام رحمہ اللہ تعالیٰ
۷۱	ترجمہ دینوری صاحب کتاب المجاہدہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۸۱	ترجمہ حلیفی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ
۷۲	ترجمہ جوہری صاحب صحاح رحمہ اللہ تعالیٰ	۸۲	ترجمہ صابونی صاحب کتاب المائتین
۷۳	ترجمہ قتیبی صاحب سالہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۸۳	ترجمہ محاملی صاحب مالی رحمہ اللہ تعالیٰ
۷۴	ترجمہ ابن العربی شراح ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ	۸۴	ترجمہ ابن شاہین صاحب السند
۷۵	ترجمہ ابن ابی حاتم رحمہ اللہ تعالیٰ	۸۵	ترجمہ بلقین مصری رحمہ اللہ تعالیٰ
۷۶	ترجمہ ابن مندہ صاحب تاریخ اصہبان رحمہ اللہ تعالیٰ	۸۶	ترجمہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ
۷۷	ترجمہ خلال صاحب کلمات الاولیاء رحمہ اللہ تعالیٰ	۸۷	ترجمہ ابن وہب صاحب جامع رحمہ اللہ تعالیٰ
۷۸	ترجمہ سلفی صاحب شیخ بغدادیہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۸۸	ترجمہ ابن لال صاحب معجم رحمہ اللہ تعالیٰ
۷۹	ترجمہ اصہبانی صاحب ترغیب و ترہیب	۸۹	ترجمہ ابن خزیمہ صاحب صحیح رحمہ اللہ تعالیٰ
۸۰	ترجمہ حمید بن زنجویہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۹۰	ترجمہ طحاوی صاحب شرح معانی الآثار
۸۱	ترجمہ ابن النجاشی صاحب تاریخ بغداد رحمہ اللہ تعالیٰ	۹۱	ترجمہ تام بن محمد الرازی رحمہ اللہ تعالیٰ
۸۲	ترجمہ ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ	۹۲	ترجمہ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ تعالیٰ
۸۳	ترجمہ ابجرى صاحب کتاب الشریعہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۹۳	ترجمہ ابن السکن رحمہ اللہ تعالیٰ
۸۴	ترجمہ عمر بن شیبہ صاحب تاریخ مدینہ منورہ	۹۴	ترجمہ ابن ابی عاصم رحمہ اللہ تعالیٰ
۸۵	ترجمہ زبیر بن بکار رحمہ اللہ تعالیٰ	۹۵	ترجمہ برزالی صاحب تاریخ رحمہ اللہ تعالیٰ
۸۶	ترجمہ امام نسفی صاحب عقائد نفسیہ	۹۶	ترجمہ ابو خذیفہ احمد بن بشر رحمہ اللہ تعالیٰ
۸۷	ترجمہ نکساری خفی رحمہ اللہ تعالیٰ	۹۷	ترجمہ ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ
۸۸	ترجمہ ہزارسی خفی رحمہ اللہ تعالیٰ	۹۸	ترجمہ ابو القاسم سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۱	ترجمہ علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ	۵۱	ترجمہ حاکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۲	ترجمہ حضرت امام شعرانی رضی اللہ عنہ	۵۲	ترجمہ ابن عبد البر مالکی رحمہ اللہ تعالیٰ
۲۳	ترجمہ سید یحییٰ بن حسین رحمہ اللہ تعالیٰ	۵۳	ترجمہ مرفوری رحمہ اللہ تعالیٰ
"	فصل بیان میں تراجم ادون حضرات کے جملے	۵۴	ترجمہ محمد بن نصر مرفوری رحمہ اللہ تعالیٰ
	کتب بے امام سیوطی نے نقل کیا ہے	"	ترجمہ بزار رحمہ اللہ تعالیٰ
۲۴	ترجمہ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۵	ترجمہ ابن سعد صاحب الطبقات ج ۷
۳۰	ترجمہ امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"	ترجمہ ابن ابی الدینا رحمہ اللہ تعالیٰ
۳۳	ترجمہ امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۶	ترجمہ ابوبکر شافعی صاحب غیلانیات
۳۷	ترجمہ امام مسلم بن حجاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"	ترجمہ ابن عساکر رحمہ اللہ تعالیٰ
۳۹	ترجمہ محمد بن عیسیٰ ترمذی رضی اللہ عنہ	۵۷	ترجمہ اسماعیلی صاحب صحیح رحمہ اللہ تعالیٰ
۴۰	ترجمہ ابن ماجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۸	ترجمہ یحییٰ بن معین صاحب تاریخ رحمہ اللہ تعالیٰ
۴۱	ترجمہ امام نسائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۹	ترجمہ ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ
۴۳	ترجمہ ابوداؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶۰	ترجمہ ابن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۴	ترجمہ ابوبکر عبد اللہ بن ابی داؤد رحمہ اللہ تعالیٰ	۶۲	ترجمہ بیہقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۵	ترجمہ ابوداؤد طیالسی رحمہ اللہ تعالیٰ	۶۵	ترجمہ عبد بن حمید رحمہ اللہ تعالیٰ
"	ترجمہ ابو نعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶۶	ترجمہ دلمی صاحب فہرست رحمہ اللہ تعالیٰ
۴۶	ترجمہ ابو العلیٰ موصلی رضی اللہ عنہ	۶۷	ترجمہ ابن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ
۴۷	ترجمہ ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ	"	ترجمہ سعید بن منصور رحمہ اللہ تعالیٰ
"	ترجمہ خطیب صاحب تاریخ بغداد ج ۱۱	۶۸	ترجمہ ابو عوانہ رحمہ اللہ تعالیٰ
۵۰	ترجمہ طبرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"	ترجمہ ابن جریر طبری رحمہ اللہ تعالیٰ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۰۴	ترجمہ حضرت امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۲۸	ہشام بن عمار رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۱۱	ترجمہ فاضل عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۲۹	خلف بن ہشام رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۱۲	ترجمہ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ	۱۳۰	حارث بن ابی السامہ رحمہ اللہ صاحب سند
۱۱۳	ترجمہ حضرت عارث محاسبی رضی اللہ عنہ	۱۳۱	شیخ ابن حجر مکی صاحب الجرح رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۱۴	حضرت ذوالنون رضی اللہ عنہ	۱۳۲	عماد الدین بن یونس رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۱۵	حضرت ہل تشری رضی اللہ عنہ	۱۳۳	شید ذہ رحمہ اللہ صاحب کتاب الاخلاص
۱۱۶	حضرت شقیق بلخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳۴	طیبی شایع مشکوٰۃ شریف رضی اللہ عنہ
۱۱۷	حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳۵	ابن سکرہ رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۱۸	حضرت شیخ ابن فارض رضی اللہ عنہ	۱۳۶	حافظ ابو موسیٰ مدینی رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۱۹	علامہ ابن تیمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳۷	منذری صاحب ترغیب رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۲۰	امام نووی رضی اللہ عنہ صاحب شرح مسلم	۱۳۸	حافظ ابن کثیر صاحب تفسیر رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۲۱	شیخ ابن الشبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳۹	ابن قانع صاحب معجم رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۲۲	امام یافعی رضی اللہ عنہ صاحب روض الراہین	۱۴۰	حافظ ضیاء مقدسی صاحب مختارہ رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۲۳	ابو الشیخ ابن حیان صاحب التفسیر رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۴۱	واحدی صاحب تفسیر رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۲۴	لالکائی صاحب السنہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۴۲	حافظ حمیدی رضی اللہ عنہ صاحب الجمع بین الصحیحین
۱۲۵	عبد الجلیل قصری رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۴۳	امام ہبیلی صاحب کتاب لروض الانف
۱۲۶	ابن جریر رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۴۴	ابن منیع صاحب سند رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۲۷	جوہر رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۴۵	علامہ مقبلی صاحب ردا بحاث مسدودہ
۱۲۸	نہاد بن السری رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۴۶	فرزدق رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۲۹	علی بن معبد رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۴۷	باجی رحمہ اللہ تعالیٰ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۷	ترجمہ وارقطنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹۷	ترجمہ عبدالحق صاحب کتاب لعاقبہ رحمہ
۸۸	ترجمہ ابن اثیر جزری رحمہ اللہ صاحب تاریخ	=	ترجمہ مقریزی صاحب الخط و الآثار رحمہ
۸۹	ترجمہ حافظ ویاطی صاحب معجم رحمہ اللہ تعالیٰ	۹۵	ترجمہ ابن عبد السلام رحمہ اللہ تعالیٰ
۹۰	ترجمہ ابن اثیر جزری صاحب نیا یہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۹۶	ترجمہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ تعالیٰ
=	ترجمہ داری صاحب سند رحمہ اللہ تعالیٰ	=	ترجمہ ابن وحید رحمہ اللہ تعالیٰ
۹۱	ترجمہ یحییٰ بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ	=	قاضی ابوبکر بن عبد الباقی انصاری صاحب شیعہ
=	ترجمہ صاحب فصاح عن شرح معانی الصحاح	۹۷	ترجمہ خطابی صاحب معالم السنن
=	ترجمہ رشید بن عبد الغفار صاحب حید رحمہ	=	ترجمہ علامہ تفتازانی رحمہ اللہ تعالیٰ
=	ترجمہ ابوسعید صاحب شرن المصطفیٰ صلی اللہ	=	ترجمہ ابن الصلاح رحمہ اللہ تعالیٰ
	علیہ وآلہ وسلم	۹۸	ترجمہ زرکشی رحمہ اللہ تعالیٰ
=	ترجمہ ابو عبد اللہ ثقفی رحمہ اللہ تعالیٰ	=	ترجمہ ابن الہمام رحمہ اللہ تعالیٰ
۹۲	ترجمہ ابن مردویہ صاحب التفسیر رحمہ اللہ تعالیٰ	=	ترجمہ ابن یونس رحمہ اللہ تعالیٰ
=	ثعلبی صاحب تفسیر رحمہ اللہ تعالیٰ	۹۹	ترجمہ قاضی حسین رحمہ اللہ تعالیٰ
=	آدم بن ابی ایاس صاحب تفسیر رحمہ	=	ترجمہ ابن فورک رحمہ اللہ تعالیٰ
=	مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۰۰	ترجمہ بغوی صاحب شرح السنہ
=	ابن اسنی رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۰۱	ترجمہ رافعی صاحب شرح کبیر رحمہ اللہ تعالیٰ
=	ترجمہ کمال زملکانی رحمہ اللہ تعالیٰ	=	ترجمہ ابن خرم طاہری رحمہ اللہ تعالیٰ
۹۳	ترجمہ محب طبری شاح تنبیہ رحمہ	۱۰۲	ترجمہ امام الحرمین رحمہ اللہ تعالیٰ
=	ترجمہ ذہبی صاحب تاریخ رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۰۳	ترجمہ حضرت بشر حافی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
=	ترجمہ سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۰۴	ترجمہ حضرت جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۸۷	فصل بیانین اوان لوگوں کی جگہ نام نہیں ملے	۲۲۰	ترجمہ کاتب المحروف عفا اللہ عنہ
۱۸۸	فصل بیانین بعض تراجم علماء دہلی شریف کے	۲۲۳	خاتمہ بیان میں بعض فوائد و قواعد کے
	جنکا ذکر طری الفرائض میں آگیا ہے۔	//	فصل بیانین طبقات کتب حدیث شریف کے
//	حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ عنہ	۲۲۷	فصل بیانین علاء ماضع حدیث کتب ادبی
۱۹۸	حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہ	۲۲۹	فصل بیان میں اقسام کتب حدیث شریف کے
۲۰۰	بیان انتقال حضرت شاہ منا رضی اللہ عنہ	۲۳۲	فصل ذکر شارحین حدیث شریف
۲۰۴	ذکر بعض مسائل برزخ جو حضرت شاہ منا رضی اللہ عنہ	۲۳۳	فصل بیان میں ضبط بعض ناموں کے
۲۰۵	بیان منام مخالف نظام شریعت غراء	۲۳۴	فصل بیان میں نسبتوں کے
۲۱۰	ترجمہ حضرت توفیق ابوالوفادام مجدہ	۲۳۵	فصل بیان میں بعض سماء و سوطاء و صحیحین کے



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۴۲	اسحق بن راہویہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۴۳	ابو الفضل عراقی رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۴۳	ابو الحسن اشعری رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۴۴	علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۴۴	ابن عدی صاحب کمال رحمہ	۱۴۵	صاحب طریقہ محمدیہ رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۴۵	ابن بطہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۴۶	مولانا شیخ عبدالحق المحدث الدہلوی
۱۴۶	عقیلی صاحب کتاب الصغائر	۱۴۷	صاحب مجمع البحار رضی اللہ عنہ
۱۴۷	مالینی رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۴۸	سید محمد بن ابراہیم وزیر رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۴۸	ابو عمرو احمد بن محمد بن یاسین رحمہ	۱۴۹	فصل شیخ ابوعلی دقاق رضی اللہ عنہ
۱۴۹	ابوبکر یزقانی رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۵۰	ابو سلیمان دارائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۵۰	ابوبکر البرقی رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۵۱	ابو سعید خزاز رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۵۱	زفر خشری صاحب کشف	۱۵۲	حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ
۱۵۲	شیخ ابن سینا رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۵۳	شیخ ابوعلی رودباری رضی اللہ عنہ
۱۵۳	جزولی رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۵۴	احمد بن خضرویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۵۴	مریسی معتزلی رحمہ	۱۵۵	حضرت خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ
۱۵۵	بلخی معتزلی رحمہ	۱۵۶	شیخ صدر الدین قونوی رضی اللہ عنہ
۱۵۶	جبائی معتزلی رحمہ	۱۵۷	حضرت شیخ سعدی رضی اللہ عنہ
۱۵۷	خلیفہ ہارون رشید رحمہ	۱۵۸	حضرت خواجہ قطب الدین غنیار رضی اللہ عنہ
۱۵۸	زبیدہ خاتون رحمہ	۱۵۹	حضرت شیخ نصیر الدین چلیغ دہلی قدس سرہ
۱۵۹	ستوکل رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۶۰	حضرت سلطان الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۶۰	مستطانی رضی اللہ عنہ	۱۶۱	علی بن ہاشم شاذلی حشمتی معروف بعلی متقی رحمہ
۱۶۱	ابن النیر رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۶۲	میرزا ابراہیم ہروی کابلی رحمہ اللہ تعالیٰ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۷۰	۱۷	منتقى	منتقى	۹۶	۶	الخجرة	الخجرة
۷۲	۱۰	شبيلى	اشبيلية	۹۷	۷	وجه	جد
۷۳	۷	قنبه	قنبه	۹۸	۳	الضيع	الضيع
۷۴	۸	الافاضل	الفاضل	۹۹	۱۱	مروروز	مروروز
۷۵	۱۸	ابن	ابى	۱۰۰	۱۰	جبره	حيره
۷۶	۱۰	تد	قد	۱۰۱	۷	جينر	وجنير
۷۷	۹	الدين	لدين	۱۰۲	۹	اسكانى	اسكانى
۸۷	۱۶	لمولوى	لمولوى	۱۰۵	۳	نبج	نبج
۸۰	۹	اخذكيا	علم اخذكيا	۱۰۶	۷	كيا ہے	كرتے ہيں
۸۱	۵	دورتي ومحمد	دورتي ومحمد	۱۰۷	۱۰	بالصديقه	بالصديقه
۸۲	۱۹	شريف	شريف كے	۱۰۹	۲	حروره	خروره
۸۳	۹	وبجير	وبجير	۱۱۱	۱۳	ومحمد بن محمد	ومحمد بن محمد
۸۴	۱۸	المحاضر	المحاضر	۱۱۳	۱۳	ستر نزار	ستر نزار
۸۵	۱۶	هين	تہى	۱۱۷	۸	شهر الحرم	في شهر الحرم
۸۶	۵	دو	وَدّ	۱۱۸	۱۸	كئى بار	كئى برس
۸۷	۱۵	وعلل	علل	۱۱۹	۱۴	او كواو سپر	اوسپر
۹۰	۱۳	شريف حديث	حديث شريف	۱۲۷	۱۷	التايخ	تاسيخ
۹۱	۲	عبدالرحمن	ابوعبدالرحمن	۱۲۸	۳	ايك ديوان	انجا ايك ديوان
۹۲	۷	المقضى	المقضى	۱۲۹	۷	سقنى	سقنى
۹۳	۲	نقى	تقى	۱۳۰	۲۰	الفقبة	الفقيه

۱۷ بوزن
تدو موصى كبتہ
مصحح البعارة

صحت نامہ روض مہطور

صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا
قنبی	۲	۱۰	غزبت	غزابت	۳۰	۳	قنبی
۲۰۶	۳	۶	اوسکو	وہ	۳۸	۲	۴۰۲
امویہ	۱۰	۱۰	فضول	فضول	۳۹	۲۰	مویہ
تھے	۵	۲۱	کنے	کسی	۴۱	۱۵	شی
اشعہ	۶	۲	منہاج	منہاج	۴۲	۱۳	اشتہ
حضنہ	۸	۱۱	زمانہ	زمانہ	۴۳	۱	حضنہ
انکے	۱۱	۶	تصون	وتصون	۴۴	۶	الکے
ابن فضل	۹	۱۰	نہ کری	کری	۴۵	۲۱	فضل
انہار	۱۱	۱۱	نہوئے	ہوئے	۴۶	۱	انہار
کر کے عراق میں	۱۲	۱۲	سب	سب	۵۱	۱۴	کر کے
آئے	۱۰	۸	وہ پر	پر وہ	۵۲	۱۵	جمے
جمہ	۱۲	۶	کمال	اکمال	۵۳	۱	المعادی
المغازی	۱۵	۹	ینے	ینے	۱۴	۱۲	۱۴۳
۲۴۳	۱۹	۱۹	حضر	حضر	۴۴	۸	لذوی
ازوے	۱۹	۱۵	نبی	نبی	۴۵	۱۸	کشی
کشی	۲۲	۳	العلامہ	العلامہ	۴۸	۶	اسفرائن
یہ اسفرائن	۲۴	۱۱	امام دارالجمہ	امام دارالجمہ	۴۰	۹	وحدن
وتقیع وحدن	۲۹	۱	لیشین	لیشین			

نندو سید زبانی
مین اسطرح کج کج
یکل میں سلو نہیں
کج کج ہے

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۵۳	۳	الناتلی	الناتلی	۱۸۲	۱۹	سنا	سنا
۱۵۵	۷	ایمہ	ائمہ	۱۸۷	۱۵	۶	۹
۱۵۶	۱۹	ان قال	الی ان قال	۱۸۸	۷۹	بن یونس	+
۱۵۷	۶	مرجبا	سرجا	۱۹۰	۱۷	اور علم	اور جو علم
"	۸	العلامہ	علامہ	۱۹۱	۱۲	سنا	سنا مہما
۱۵۸	۱۲	لعصبت	لعصبت	۱۹۵	۲	ایئہ	ایسی ہی
"	۲۱	سنہ	سنہ ثلاث	"	۲۱	جین	جین
۱۵۹	۱۲	مغار	مغار	۱۹۹	۱۱	۱۲۳۱	۱۲۳۹
"	"	الخال	الحال	۲۰۳	۲	کہ مرد	مرد کہ
۱۶۲	۲۱	اسر	اسرار	"	"	کہا	اوسنے کہا
۱۶۳	۱۶	القاہری	القاری	"	۱۱	نتمی	منتہی
۱۶۷	۱	مشکوۃ	مشکوۃ	۲۰۵	۲	ولا تقولوا للمقتل	ولا تحسبن الذين
۱۶۹	۱۵	نبجہ	"	"	"	قتلوا	قتلوا
۱۷۰	۶	انسے	انسپر	"	۶	لا	الّا
۱۷۱	"	حکایت	حکایات	۲۱۰	"	اجماعیہ	اجتماعیہ
۱۷۳	۲۰	اصوتک	اصواتک	۲۱۶	۱	ظفریت	ظفیرت
۱۷۸	۱	حتی	حتی	"	"	تراہ	ترید
۱۸۰	۱۲	سہ	سہ	۲۲۰	۶	برکات	بابرکات
۱۸۱	۵	ان	ان	۲۲۲	۸	وہلال	وہلان
۱۸۲	۱۷	المقلب	المقلب	۲۲۳	۲	فلک	فلک کو

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۱۹	۱	مفیدہ	المفیدہ	۱۳۴	۸	ورس	ودرس
۱۲۰	۵	فوائد	الفوائد	۱۳۵	۱۷	جزاء	جزاء
"	۱۴	لمولوی	للمولوی	"	۱۹	وجزء	وجزء
۱۲۲	۳	اور	دو	"	۲۰	بسفر	بسفر
۱۲۳	۵	اغنی کتاب	اخلا کتاب	۱۳۶	۹	المتنبی	المتنبی
"	۱۸	ایمنی	ایمنی	"	۱۱	واذ	واذا
"	۲۰	وكرامات	وكمالات	۱۳۷	۲	ابن جریم	ابن جریم
"	۲۱	جہانیاں گشت	جہانیاں گشت	۱۳۸	۱۳	وان	ان
۱۲۴	۲	مسلا	اور مسلا	"	۱۶	الاقوال	الاقواء
"	"	عالم	شیخ عالم	"	"	تاکید	تاکید
"	"	رکن الدین	شیخ رکن الدین	۱۳۹	۲	نخط	بنخط
۱۲۸	۱	جونیبر	جونیبر	۱۴۰	۹	الغادون	الغاوون
"	۴	راء	الراء	۱۴۲	۱۸	اطهر	اطهر
"	۱۱	وکذا	کذا	"	"	المسم	المسم
۱۳۰	۳	رضی	ورضی	۱۴۸	۵	الله	الله
۱۳۱	۹	البحرامی	البحرامی	"	۸	عند	عند
"	۱۰	سبحة الموحان	سبحة الموحان	۱۴۹	۲۰	الآیه	الآیه
"	۱۱	معجمین	المعجمین	۱۵۰	۱۷	السامی	اسامی
۱۳۲	۲	ظہر	ظہر	۱۵۱	۱۶	فتاملت	فتاملت
۱۳۳	۱۶	مصری نے	مصری	۱۵۲	۵	علیہ	الیہ

القول الميسور في
رجال شج الصدور

طبع في مطبع مفيد عام الواقع في مكة
سنة ١٣٤٤

صواب	خطا	صفحہ	سطر	صواب	خطا	صفحہ	سطر
دیگر فضیلت	مگر حسین	۶	۲۳۶	صغانی	صغانی	۱۹	۲۳۳
زبد	زید	۱۸	"	تذکر	تذکر	۷	۲۲۹
الاغز	الاعز	۲	۲۳۷	کو مقدم لکھیں اور	کو مقدم لکھیں اور	۱۰	۲۳۱
عَبْدِیَّة	عبد	۵	"	عندما کو مقدم لکھیں گے	عندما کو	"	"
عامر	مامر	۶	"	حدیبیہ	ہدیبیہ	۱۳	"
معروف	معروف	۱۳	"	اجبار	اجبار	۱۹	۲۳۳
ابلی	ابلی	۱۷	"	عسے	عسی	۱۸	۲۳۴
اوبلہ	اوبلہ	"	"	سجائے	تو سجائے	۲۱	"
و	اور گجہ	۸	۲۳۸	خطہ	خط	۳	۲۳۵
جاو	جامد	"	"	چار پائون	چار یون	۴	"
سن	بن	۹	"	چار	چار	۱۱	"
حسن بن	حسن	۱۰	۲۴۰	یزید	برید	۱۶	"
				حراش	خراش	۶	۲۳۶

۱۷ عبارتین ہیں
جگہ حساب کیا
نہیں ہو سکتا



بسم الرحمن الرحيم

الحمد لله العزيز السلام على أشرف نعمته نعمة الاسلام ثم على جميع الائمة التي لا تحدد ولا تعد على مرور الدهور وكروا الشهور والاعوام والصلوة والسلام على رسولہ ونبیہ سید المرسلین شفیع المذنبین رحمة للعالمین سیدنا ومولانا محمد وعلى الذللكرام وصحبه العظام ما تمرا العشايا وتكلم العباديا الى يوم البعث وساعة القيام اما بعد خاكسار ذوالفقار احمد نقوی عفا الله عنه باجناده ووفقه لما يحبه ويرضاه عرض پرانا ہے کہ جب بحمدہ تعالیٰ طی الفرائض جو کہ شرح الصدور وغیرہ کتب علم برنج کا ترجمہ ہی تمام ہوئی تو یہ خیال آئی کہ جو لوگ اصحاب کتب سے وغیرہم جنس ہی شرح الصدور وغیرہ میں نقل کیا ہی اگر ان کی تراجم کبھی جائیں تو خالی از فائدہ معتد بہانہوگا چنانچہ بفضلہ سبحانہ و تعالیٰ تراجم کتاب اتحاد الفلاس وستان الحذین وکشف الظنون واین خلکان وغیرہ سے لکھکر ایک رسالہ مرتب کیا اور اس کا نام الروض المطور فی ذکر علما شرح الصدور رکما اور وہ مطبع ہو کر ملحق کتاب مذکور کیا گیا پھر یہی مین آئی کہ راویان جناب وناقلاں آثار شرح الصدور کے تراجم کبھی جائیں تاکہ جس راوی کا حال دریافت نہ کرنا منظور ہو چلے معلوم ہو جائی امتی تعالیٰ کے فضل ہی یہ کام ہی انجام کو پہونچا ایک رسالہ حدائق الزہور فی رجال شرح الصدور و زنام کتب ہمای رجال شل تقریب و خلاصہ تہذیب واسد الغابہ و میزان الاعتدال ہی مرتب کیا اور ترتیب ہمار کی موافق اصل کتاب کے رکھی جن لوگوں کا حال ان کتب ہی معلوم ہوا وہ رسالہ مذکور میں لکھ دیا گیا اور جن راویوں کا حال معلوم نہ ہوا ان کو ترک کیا اس رسالی کا حجم قریب سات جزو کے ہو گیا چونکہ اس رسالی کی تہذیب تقبیب سبب امراض وغیرہ کی ابھی تک ہوئی نیانی تھی اور طی الفرائض ہمہ وجود تیار ہو گئی ایسی یوں مناسب معلوم ہوا کہ اس رسالی کا ایک ملخص لکھا جائی جس سی ہر راوی کا نام و کتب و کنیت و تاریخ وفات اور کچھ حال مختصر معلوم ہو جا اور ثقہ کی غیثہ سی تمیز کر لی جائی چنانچہ بفضلہ لکھی و برکت رسالت نہا ہی رسالہ مذکور سی ایک جدول اس قسم کی مرتب کی اور ترتیب حروف ہجائی رکھی تاکہ استخراج اسماء و روا ت کا سہل ہوا و چونکہ نام کتب موجودہ میں سیر آخری یا سبب تشابہ کی تمیز دشوار ہوا ان ناموں کو ہر حرف کی بعد جدا لکھ دیا تاکہ جن حضرات کو اونکا حال معلوم ہو وہ لکھ دین اور ارجح حاصل کرین اور چونکہ یہ جدول بہت تیا کی گئی ہے اس لیے اسکا نام القول المیسور فی رجال شرح الصدور رکما اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کو قبول فرمائی اور ہماری ذنوب و سیئات کو انہی جفوں کو مریاض سے بخش دی اور اعمال صالح کی توفیق عطا کری اور عذاب برنج و آخرت ہی بچا کر د خل خلد برین فرمائی یا سیدی و یا مولائی ما ذلک جلیک بعزیز فانک صلی مانتا قدیر و بالاجابة جدیر و الحمد لله اولاً و آخراً و الصلوة والسلام علی سیدنا و سید الخلاق محمد و علی آلہ و صحبہ و اتباعہم بالاحتیالی يوم الدين

تعداد	نام راوی مع ولایت	حال	سنة وفات
۲۳	ابو حازم سلمان شجعی کوفی رضی اللہ عنہ	پانچ برس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مجالست کی امام احمد و ابن عیینہ فی ان کی توثیق کی	در خلافت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ
۲۴	ابو حازم سلمہ بن دینار عرج تماری	قاص زائد احد الاعلام ثقہ ہیں اپنی وقت میں بی مثل تھے	۱۳۵ھ یا ۱۳۶ھ
۲۵	ابو سعید خدری سعد بن مالک رضی اللہ عنہ	زیر درخت بیعت کی مالک احدین حاضر ہوئے علماء صحابہ	۴۷ھ ہجری
۲۶	ابراہیم نخعی ابن یزید ابو عمران کوفی	فقہ حلیں میں مل بہت کرتے ہیں لیکن ان کی مرسل مرسل صحیحی کی ہیں	۹۷ھ
۲۷	ابو غالب بصری حرو صاحب ابو امامہ	واقفی فی توثیق ترمذی فی انکی حدیث کی تصحیح کی انکی فی ضعیف	
۲۸	ابن اسحق محمد ابو عبد اللہ فی حمص	احد الائمة الاعلام خصوصاً مغازی و میر حسن ابن یحییٰ صدوق ہیں	۱۵۱ھ
۲۹	اشعث بن سلیم رضی اللہ عنہ	امام احمد رحمہ اللہ فی ان کی توثیق کی	۱۲۵ھ
۳۰	ابو قیس اودی عبدالرحمن کوفی رضی اللہ عنہ	ابن عیینہ و علی فی توثیق کی او امام احمد فی کما مخالفت ہے	۱۲۰ھ
۳۱	ابو النعمانی حمصی زمرہ مالک حرمہ اللہ تعالیٰ	ابن حبان فی ان کی توثیق کی	
۳۲	ابراہیم بن ہب ابو ہبہ فارسی پھر بصری	میزان میں انکا حال خوب لکھا ہے اکثر غیر معتبر بتلایا ہے	۱۲۰ھ یا ۱۲۱ھ
۳۳	ابن جریج عبدالملک رضی اللہ عنہ	فتیہ احد الاعلام ابن عیینہ کی کما ثقہ میں جاکے کتابی روایت کیا	۱۵۰ھ
۳۴	ابو الشفاء جابر بن زید رضی اللہ عنہ	فتیہ احد الائمة حضرت ابن عباس فی کما ہون العلماء	۹۳ھ یا ۹۴ھ
۳۵	اعمش سلیمان بن مہران رضی اللہ عنہ	احد الاعلام محافظ القرائع علی فی کما ثقہ ثبت میں	۱۴۸ھ العمر ۶۶ سال
۳۶	ابوزرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم رازی	حافظ احد الاعلام والائمة قال اللہم هذا جواد ابو اسیر حفظ من ابی زرہ	۲۶۷ھ
۳۷	ابوزرعہ شمعونی خفاک بن عبدالرحمن حمصی	واللہ کو دیکھا جیم فی کما ثقہ ثبت میں	
۳۸	ابوزرعہ عبدالرحمن بن عمرو حرمہ اللہ شفی	حافظ کبیر ابو حاتم نے کما صدوق ہیں	۲۸۱ھ
۳۹	ابوزرعہ عجمی بن ابی عمرو حمصی حمصی	امام احمد و جیم نے ان کی توثیق کی	۳۸ھ
۴۰	افزاعی عبدالرحمن بن عمرو ابو عمرو	ابن سعد فی کما کان ثقہ مامونا خلا کثیرا کثیرا و العلم و ثقہ	۱۵۷ھ
۴۱	ابن ابی ملیکہ عبداللہ بن عبید اللہ حمصی	قیس صحابہ کو یا ابو حاتم و ابوزرعہ فی انکی توثیق کی	۱۱۷ھ قال البخاری
۴۲	ام حسن خثیم والدہ بن بصری مولانا سلم	ابن حبان فی انکی توثیق کی	
۴۳	حضرت ام سلمہ بنت ابی ہریرہ المونین	انسی تین سو ائمہ محدثین مرفی ہیں	۵۹ھ آخر الاحادیث وفات
۴۴	ابو عمر ان جونی عبدالملک بن حبیب دی	الاعلام و جیم و انس رضی اللہ عنہما ابن عیینہ فی انکی توثیق کی	۱۷۸ھ
۴۵	ابو العالیہ رفیع بن مہران ریاحی	مختصر امام ابن لائتہ صلی خلف عمر و دخل علی ابی بکر	۹۰ھ و صحیح

تعداد	نام راوی مع ولایت	حال	سنہ وفات
۴۶	ابو مکین نوح بن سید علی الاضار	ابن معین و ابو داود نے ان کی توثیق کی ہے	
۴۷	حضرت ابو موسیٰ اشعری عبداللہ بن قیس	عشت کی طرف ہجرت کی زبیدی کے عامل ہوئے صحابی حلیل القدر ہیں	۲۲۰ھ
۴۸	ابو قلابہ عبداللہ بن زید جری ضلی	احد الائمہ فقہار ذوی الالباب ہیں ثقہ کثیر الحدیث تابعی ہیں	۲۴۰ھ یا ۲۵۰ھ
۴۹	ابان بن ابی عیاش فیروز رومی	امام احمد و فلاس بن یحییٰ کے مکتوب کے پیرائے میں ایک حدیث کے درود و مستحکم	۲۵۰ھ
۵۰	ابن الماجشون عبداللہ بن عبدالغیر	فقہ فصیح دار علیہ فتویٰ تھے	۲۵۰ھ
۵۱	حضرت ابو بکر صدیق عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ	افضل الناس بعد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۳۰ھ یا ۳۱ھ
۵۲	ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف ضلی	یعقوب بن ابی شیبہ نے کہا ثقہ ہیں	۲۵۰ھ یا ۲۶۰ھ
۵۳	ابو محمد ماجرا بن محمد ابو محمد رحمہ اللہ	مقبول من السادة کذا فی التقریب	
۵۴	ابو مجلز لاحق بن حمید	کذا فی الخلاصة	
۵۵	حضرت ابو ایوب انصاری غازی	بدر عقبہ میں حاضر ہوئے صحابی حلیل القدر ہیں	۵۲ھ یا ۵۳ھ
۵۶	ابن السبیبہ محمد بن عبدالرحمن رحمہ اللہ	ابن حبان نے انکی توثیق کی لیس حدیثیں	
۵۷	احمد بن سید بن خردادی ابو جعفر خراسانی	فقہ حافظ احد الائمہ	۲۵۳ھ یا ۲۵۴ھ
۵۸	ابن ابی نجیح عبداللہ بن ابی نجیح	طاووس و مجاہدی راوی ہیں امام احمد نے توثیق کی ہے	۳۱۰ھ
۵۹	ابو محمد بن بخار بدری شامی	بدر میں حاضر ہوئے ابن سحر نے اہل بدر میں انکا ذکر نہیں کیا	
۶۰	ابن سیرین محمد انصاری	امام وقت کبار تابعین سے ہیں بغایت ترمذی	۳۱۰ھ
۶۱	ابو عبد اللہ حنیفی	امام احمد و ابو ذر و یعقوب بن سفیان نے انکی توثیق کی	
۶۲	ابو بصیر غفاری	فتح مصر میں حاضر ہوئے دراکا گاہی میں ہیں اور اسی کی مقبرہ میں دفن ہوئے	
۶۳	ابن السبیب سید ضلی	راس علماء التابعین و فروہم و فاضلہم و فقیہہم و اولادہ	۲۵۰ھ یا ۲۵۳ھ
۶۴	حضرت ابو امامہ محمد بن عثمان رضی اللہ عنہ	صحابی مشہور و بزرگ جیسے گذرتی سلام کرتے	۳۰ھ یا ۳۱ھ
۶۵	ابن سعد محمد ابو عبداللہ کاتب قادی	صاحب الطبقات و احد حفاظ الکبار الثقات السحرین	۲۵۰ھ یا ۲۵۳ھ
۶۶	ابو بکر بن عبداللہ بن ابی مریم غسانی	انکا نام کبیر عبدالسلام ہے حافظ ابو عبد اللہ نے انکو ضعیف کہا ہے	۲۵۰ھ
۶۷	ابراہیم بن سعد بن ابی مریم	امام احمد و یحییٰ بن یحییٰ و ابو حاتم و علی بن ابی انکی توثیق کی ہے	۲۵۰ھ یا ۲۵۳ھ
۶۸	امیہ بن عبداللہ	حضرت ابن عمر سے راوی ہیں علی بن ابی انکی توثیق کی ہے	۲۵۰ھ یا ۲۵۳ھ
۶۹	ابن عیینہ سفیان ابو محمد الاحمد الکوفی	امام شافعی نے فرمایا اگر مالک بن عیینہ نہ ہوتے تو علم حجاز کا جاتا رہتا	۲۵۰ھ یا ۲۵۳ھ

لہذا صحابی ہیں انکا ذکر سوادہو گیا ہے انکا ذکر میں جو شخص اس نام کے مذکور ہیں وہ متاخر ہیں بخلاف صحابہ کرام ہیں یقیناً

۱۱۸	ابن عبد ربہ رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۱۹	ابو عبید اللہ بن جاجی رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۲۰	ابو عبد الرحمن رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۲۱	عقوبہ اعور سلمیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۲۲	ابو عطیہ مذہب رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۲۳	ابن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۲۴	ابو خضیب بشیر رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۲۵	ابو محشر رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۲۶	ایوب رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۲۷	ابو غفلہ رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۲۸	ابو الجعد رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۲۹	ابراہیم غنوی رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۳۰	احمد بن نصر رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۳۱	ابن عیاش رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۳۲	ابن میناء رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۳۳	ابو الدرداء ہاشم بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۳۴	ابو عمر و بصری رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۳۵	ابو المنہال رحمہ اللہ تعالیٰ

ان نام کی ایک خلق کثیر سی کوئی نسبت ہوئی تو حال کما جاتا

خلاصہ میں اس نام کی کسی آدمی میں یہ نسبت ہوئی تو نیز غرض

ایضاً

یکینیت جائز شخص کی ہی حکم و زیادہ و عید و عباس

خلاصہ میں اس نام کی بغیر نیت کی ایک شخص میں ہا شتم بن محمد غرض

یہ میں شخص کی کینیت ہی و اسد اعلم یہ کون ہیں

۱۳۷	بلال بن سعد بن تیمم الاشعری القاصضی اعلم	ابن سعدی انکی توشیق کی ہی یہ بڑی عابد فاضل تھی	حدود ۲۰
۱۳۸	حضرت جریدہ بن الحصیب صحابی رضی اللہ عنہ	مدینہ میں سکونت کی پہلے بصرہ میں پھر مروان	۲۰ یا ۲۱ ہجری
۱۳۹	بکر بن عبداللہ الزہری البصری حداد اعلام	ازمغیرہ و ابن عباس وغیرہ ثقہ ثبت نامون حنفیہ تھی	۲۱ یا ۲۲
۱۴۰	حضرت براہ بن عازب ولی انصاری	حدود مدینہ میں حاضر ہوئی	۲۲ یا ۲۳
۱۴۱	حضرت بشیر بن مال معاوی یا حارثی	انکا شمار مدینہ میں پہلی انکی فرزند ابوبکر بن قمر کی راوی ہیں	

[illegible]

تعداد	نام راوی مع ولایت	حال	سند وفات
۹۴	ابو التیاح حذیر بن حمید صبی رحمہ اللہ تعالیٰ	احد الاثنیۃ امام احمدی ثقہ ثبت کہ ہا بن معین غیر فی توثیق کی ہی	۱۲۰
۹۵	ابو جری عجمی سلیم بن جابر یا جابر بن سلیم	صحابی ہین النسی ایک حدیث مروی ہے	
۹۶	حضرت ام ہانی بنت ابی طالب غنیمۃ یا غنیمۃ	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بہن ہین نسج کی دن سلمان ہونین	
۹۷	انفس بن غلیفہ صبی رحمہ اللہ تعالیٰ	تقریب میں ستور سن الاثنیۃ کہا ہے	
۹۸	ابان بن تغلبہ بکونی قاری الحدیث	امام احمد و یحییٰ وابو حاتم فی توثیق کی ہے	۱۳۱
۹۹	اسحق بن عبد اللہ بن ابی فروح بن عثمان	امام بخاری فی کہا ترکہ امام احمدی کہا لکیت حدیثہ ولا تلحل الراویۃ	۱۴۲ علی صحیح
۱۰۰	حضرت اوس بن عامر قرنی رضی اللہ عنہ	سیدنا ابوعبیدین صفین بن ہجر حضرت علی کے حاضر ہوئی	
۱۰۱	ابراہیم بن میر طائمی مکی حافظ حدیث	امام احمد فی ان کی توثیق کی ہی	تقریباً ۱۲۲ قالی بخاری
۱۰۲	ابو بکر بن عیاش السدی مقرر علی حدیث اعلام	امام احمدی کہا ثقہ را باطل ابن معین فی توثیق کی ہی	۱۲۷
۱۰۳	ابو الزاہر بن حذیر بن کریم صبی رحمہ اللہ	ابن معین و نسائی و عجل وغیرہم فی ان کی توثیق کی ہی	۱۲۹ یا ۱۳۰
۱۰۴	ابن ابی جلیح عبد اللہ کنندی ابو محمد الکوفی	ابو حاتم نے کہا لا باس بہ	
۱۰۵	احمدی عبد الملک بن قریب ابو عبد البصری	احد الاعلام ابن معین فی ان کی توثیق کی ہے	۱۳۳ دیبر
۱۰۶	ابراہیم بن اللنداسی حزامی مدنی	احد کبار العلماء الحدیث ابن معین و نسائی وغیرہم فی توثیق کی ہے	۱۳۶
۱۰۷	ابن عائشہ عبد اللہ بن محمد صبی رحمہ اللہ	ابو حاتم فی ان کو ثقہ کہا ہی ابو ذرعی فی السی بالقیوی کہا	۱۳۸
۱۰۸	ایاس بن غیل الخثعمی البصری رحمہ اللہ	امام احمدی فرمایا ثقہ ثقہ	
۱۰۹	ابو الزبیر زمرہ بن سلیمان بن ابی جلیح البصری	حافظ نزہل بغداد ابن معین وابو حاتم فی ان کی توثیق کی	۱۳۳ یا ۱۳۴
۱۱۰	ابو جعفر قاری زید بن قتیبہ رحمہ اللہ	ابن سعدی کہا ثقہ قلیل الحدیث و کان امام ہل المدینۃ فی القراءۃ	۱۳۷
۱۱۱	اشعث بن عبد اللہ بن جابر الخثعمی	نسائی فی ان کی توثیق کی	
۱۱۲	اوس بن ابی اوس ثقفی رضی اللہ عنہ	صحابی ہین شق میں ساکن ہوئی النسہ و حدیث مروی ہین	
۱۱۳	اوس بن ابی اوس حدیفہ ثقفی رضی اللہ عنہ	صحابی ہین النسی احادیث مروی ہین	
۱۱۴	ابو الیاس اسدی حیان بن حصین	ثقہ ہین ابن حبان فی ان کی توثیق کی ہی	
۱۱۵	ابن طاوس عبد اللہ بن ابی جلیح	ابو حاتم و نسائی فی ثقہ کہا ہے	۱۳۳
۱۱۶	ابو العجاج ثمالی بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ	صحابی ہین حدیث کلام قبر النسہ مروی ہی	
۱۱۷	ابو عطفان مری سعد بن طریف حجازی	ابن حبان فی ان کی توثیق کی	

۱۱۵ امام احمدی
سبب غلط فہم
کہ ان کی ذمہ داری
ہے

تعداد	نام راوی مع ولایت	حال	سنه وفات
۱۴۱	بقیہ بن الولید اصمعی حدیث الامام محمد بن مسلم	نسائی فی کہاذا قال حدثنا واخبرنا فہو ثقہ	۱۹۷ھ
۱۴۲	حضرت بشر حافی ابن حارث رضی اللہ عنہ	زام عابد قد وچ پاس برس لوگ کوئی ہر اہری کہی کی حبیب	۲۲۷ھ بمصر
۱۴۳	بشر بن مضوی سلمی ابو محمد بصری رضی اللہ عنہ	زادہ قانت ابو زر رضی اللہ عنہ مامون امام احمد فی ثقہ ثقہ کہا	۲۸۷ھ
۱۴۴	بشر بن فضال رقاشی بصری رضی اللہ عنہ	عابد احاد حفظ الامام قال الامام احمد الیہ المنی فی الثبت بالبصر	۱۸۷ھ
۱۴۵	بکر بن محمد السمرقانی	میزان میں اس نام کی صحت و شخص ذکر کئی ہیں ایک بکر بن محمد بصری منکر الحدیث دوسرے بکر بن محمد بن قنبر غیر قوی الحدیث میں کئی	
حرف التاء المثناة الفوقیة			
۱۴۶	حضرت تیمم داری ابن اوی خضر جاسہ	سال نهم میں سلام لای بیت المقدس میں سکونت کی قرآن جمع کیا ایک رکعت میں چتر کئی	
حرف التاء المثناة			
۱۴۷	حضرت ثوبان بن جعد و یقال الجعد رسولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم	حضرت و سفر میں آگے ملازمت کی پیر شام میں نازل ہوئی	۳۵۱ھ یا ۳۵۲ھ
۱۴۸	ثابت بن ابی سلم بصری احاد الامام	ہر روز و شب میں ختم کرتی صائم الہم ہی نسائی و امام احمد علی فی التوثیق	۳۷۳ھ بمصر
۱۴۹	ثور بن یزید کلاعی حمصی حدیث الامام الثناء العلماء	ابن عیینہ فی کہا مات شامیا ثور بن قال احمد کان یروی ثقہ عظیم	۳۵۳ھ
۱۵۰	ثابت بن قیس بن شماس انصاری خطیب	من کہا الصحابة و صحیح البخاری و مسلم بن ابی حنبلہ رضی اللہ عنہ	۳۷۲ھ
حرف الجیم			
۱۵۱	حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ	صحابی مشہور عقبہ جابر رضی اللہ عنہ او را غزوہ کعبہ ۱۰ھ میں آئی تھی	۳۷۲ھ
۱۵۲	جعفر بن زیاد الکوفی الاحمر حرہ اللہ تعالیٰ	ابوداؤد فی کہا ثقہ شیعہ ابو زر رضی اللہ عنہ کہا صدوق نسائی فی کہا یسین باب	۱۷۵ھ
۱۵۳	جابر بن لوح حافی کوفی امام سجذی حنابلہ	ابن عیینہ فی الیسین شیخ حافظ ضعیف من التاۃ ابن حنابلہ فی التبیح کہا	۲۰۳ھ
۱۵۴	حضرت جعفر الصادق ابو عبد اللہ محمد بن ابی ہریرۃ	احاد الامام الثناء العلماء فی دلائل الہدای و لعلب لصادق صدوق ثقہ	۱۷۵ھ
۱۵۵	جعفر بن ریحی بابا سلمی رضی اللہ تعالیٰ	تقریب میں کہا متروک الحدیث و کان حافی فی ثقہ السابقہ	بعد ۱۷۵ھ
۱۵۶	جعفر بن یزید کان کلابی حرہ اللہ تعالیٰ	ابو احمد فی کہا ثقہ ابن عیینہ فی کہا یسین فی الزہری بنک	۱۷۵ھ قال احمد
۱۵۷	حضرت جابر بن عتیق انصاری رضی اللہ عنہ	صحابی جلیل النبی حضور بدر میں خلاق ہی انس کی ایک حدیث مروی ہے	
۱۵۸	جعفر بن سلیمان ضعی بصری زائد حرہ اللہ تعالیٰ	امام احمد و ابن عیینہ فی انکی توثیق کی ابن سعد فی کہا ثقہ شیعہ	۱۷۵ھ
۱۵۹	حضرت جریر بن عبد اللہ سلمی ہادرم سلمی	سال دہم میں سلام لای انکی واسطی حضور صلی اللہ علیہ وسلم فی انیکہ کثیر الجہاد	۱۷۵ھ
۱۶۰	حضرت جندب بن عبد اللہ سلمی رضی اللہ عنہ	اسی ۲۳ حدیث مروی ہیں جن میں ابن عیینہ و ابو ہریرہ انس راوی ہیں	بعد ۱۷۵ھ

لے نام نام بنو نصر
بن ابی ہریرہ بن عبد اللہ
علیہ السلام و کثیر الجہاد
و کثیر الجہاد
جعفر بن یزید کان کلابی
کوفی ۱۷۵ھ

تقدیر	نام راوی مع ولایت	حال	سہ وفات
	کما کہ ہشام بن عکبی فی کما کہ صفحہ معاویہ و خلفاء و خفاہ کا نام تھامی عمر و بن الشریک اولاد میں انتہی اس صورت میں خلفاء و معاویہ جو یمن یہ بی بی شامہ تھیں حضرت کو انکی شہر بنی خاطر عاقر ہوئے		
حرف الدال المہملۃ			
۲۰۷	واوود بن ابی ہند القشیری مولانا ابوبکر الکھری احد الاعلام عن ابن المسیب نام احمد و علی و ابو حاتم و سانی فی انکی توثیق کی	۱۳۹۰	۱۳۹۰
۲۰۸	واوود بن فضیل بن عبد الرحمن شامی روح ابو بکر خطیب کما ضعیف و اقل فی کما سکر کما یغ باقی رہے	۱۳۳	۱۳۳
۲۰۹	واوود بن نصیر بن النون الطائی ابوسلیمان العالم الرمانی احد الاعلام الکوفی الراد بن معین فی توثیق کی	۱۴۰	۱۴۰
حرف الذال المعجمۃ فارغ			
حرف الراء المہملۃ			
۲۱۰	رجاء بن حویہ الکندی الفسطینی احد الاعلام عن معاویہ و غیرہ ابن سعد فی ثقہ فاضل کثیر العلم کما ہی	۱۱۲	۱۱۲
۲۱۱	ربیع بن انس الکندی او کھنقی البصری عن انس و اسن و اسن عن ام سلمہ و ابو حاتم فی صدوق علی فی ثقہ صدوق کما	۱۳۹۰	۱۳۹۰
۲۱۲	راشد بن سعد مقرر فی احد الاعلام عن ابی غیر ابن معین و ابو حاتم و ابن سعد فی انکی توثیق کی ہی	۱۳۹۰	۱۳۹۰
۲۱۳	ربیع بن بکر بن محمد بن ابی القیس قدی قاتم و لا مستند عندہ انتہی من المیزان و روبرو برامط بغیر ضبط کما ہی	۱۳۹۰	۱۳۹۰
۲۱۴	ربیع بن جراح کثیر العلم العسبی بالمجندہ ابو یزید الکوفی مخضرم عن عمر بن علی فرد حدیث قال علی بن خیار انس لم یکن یکتب قط	۱۰۴	۱۰۴
۲۱۵	حضرت رافع بن خدیج الدوسی صحابی احد واعبد احدین حاضر ہوئی انس ۷۰ حدیثین مروی ہیں	۷۰	۷۰
۲۱۶	ربیع بن سلیمان مولانا ابو محمد المصری مؤلف الفسطاط و حصۃ الامام الشافعی لروی اللعمہ ثقہ ابن یونس رحمہ اللہ تعالیٰ	۲۶	۲۶
۲۱۷	ربیع بن خثیم الثوری ابو یزید الکوفی مخضرم عن ابن سعد قال لابن سعد لو راہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاجب	۶۴	۶۴
۲۱۸	ربیع بن ابی شہاد رحمہ اللہ تعالیٰ الخا تقریب و خلاصہ و میزان میں بنین ذکر کیا		
حرف الزای المعجمۃ			
۲۱۹	زید بن عبد اللہ الانصاری البیاضی عن المعتمر القیمی قال فی التہذیب ذکرہ ابن حبان فی الثقات		
۲۲۰	زید بن عاصم بن زید بن اسلم عن ابی جعفر محمد بن علی مجولان کذا فی میزان الاعتدال و اسن اعلم	۱۳۴	۱۳۴
۲۲۱	زہری محمد بن سلم ابو بکر الکندی احد الاعلام و عالم المجاز و الشافعی ابن عمر و غیرہ قال اسن و غیرہ علی شیان فنیۃ	۱۱۲	۱۱۲
۲۲۲	زہیر بن جندب التیمی ابو النضر و اسن فی میزان و ابو حاتم و ابن سعد فی انکی توثیق کی ہی	۱۱۲	۱۱۲
۲۲۳	زید بن اسلم العدوی مولانا ابی ہند احد الاعلام عن ابیہ و ابن عمر و ثقہ احمد و یعیب بن شیبہ و ابو حاتم و سانی	۱۳۹۰	۱۳۹۰
۲۲۴	زادان الکندی مولانا ابو عمر البزاز الکوفی شہد المجاہدہ عن علی و غیرہ ثقہ ابن معین	۷۰	۷۰

لے خاندانی
نے کما و الختم
واسکان القاف
قادر الراء

تعداد	نام راوی مع ولایت	سال	سنه و قات
۱۸۳	حبیب بن سالم کاتب النعمان بن بشیر	و عنہ بشیر بن ثابت و محمد بن النضر قال ابو حاتم لقتہ	
۱۸۵	حفص بن غیل مصنف ابن معجمہ	المدانی المزی اللکونی عن زائدة و عنہ ابو کرب کذا فی الخلاصۃ	
۱۸۶	جیش بن مبشر بن جبر بن علقمہ	الطوسی القتیہ زویل بغداد و قاتل القطنی و ذکرہ ابن حبان فی الثقات	۲۵۰
۱۸۷	حجاج بن دینار الواسطی حرر لہ تعالیٰ	الاحمد و ابن معین فی کما یسن باس ابو ذر عنی کما صح حدیث تفسیر لہ	
۱۸۸	حبان بن سود حرر لہ تعالیٰ		
۱۸۹	حمید حرر لہ تعالیٰ	اس نام کی ایک جماعت ہی معلوم نہیں یہ اوسین کون ہیں	
۱۹۰	حمید بن معیوف حرر لہ تعالیٰ		
۱۹۱	حصین خلاصہ میں نام کی ہر شخص	ذکر کی ہیں اوچھیلون نام ہیں کما ہی حصین غیر سب اب بن منصور و اعلم	
۱۹۲	حمید بن میمونہ حرر لہ تعالیٰ		
۱۹۳	حورث بن ربیع حرر لہ تعالیٰ		
۱۹۴	حارث غنوی حرر لہ تعالیٰ		
حرف الخاء المعجمة			
۱۹۵	سحر جباب بن الارت رضی اللہ عنہ	بر مین حاضر ہوئی یثیلا و کی ہیں جبرہ خلاصہ میں غلاب کیے گئے	سنہ ۲۵۰
۱۹۶	خالد بن سعدان کلاعی از قضا و اعیان	فرمایا تینے صحابہ کو پایا دین میں ستر ہزار تینج کہتے تھے	سنہ ۲۵۰ یا ۲۵۱
۱۹۷	خلف بن حشر الکوفی الاور العابد	عن مجاہد و عطاء قال لسانی لیس یہ یاس	سنہ ۲۵۰
۱۹۸	حضرت خالد بن الولید مخزومی بطلان قاتل	صغیر سے کہ سلمان بن اویض و تیرہ سال حاضر ہوئی اور آپ کی ہاتھ پر چست ہوئی	سنہ ۲۵۰
۱۹۹	حضرت خدیجہ بنت خویلد ام المومنین رضی اللہ عنہا	زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول اول مرآۃ زوجہا و اول خلق اللہ سلاما	سنہ ۲۵۰
۲۰۰	خالد بن عطاء صحابی رضی اللہ عنہ	اسے ایک حدیث مروی ہے ابو اسحق سمعی النسی راوی ہیں	سنہ ۲۵۰
۲۰۱	خزیمہ بن ثابت انصاری ذوالشہادین	بدر و احد میں حاضر ہوئی ہمارے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صفین میں قتل ہوئی	سنہ ۲۵۰
۲۰۲	خیشمہ بن ابی حمید عبدالرحمن بصری عن انس	ابن حبان فی انکی توفیق کی اور ابن معین فی ابیسی نبی کما	
۲۰۳	خیشمہ بن عبدالرحمن بن ابی سہر حنفی	علی بیہ علی و عائشہ و ابی ہریرۃ ابن معین علی فی انکی توفیق کی	سنہ ۲۵۰
۲۰۴	خیشمہ بن عبدالرحمن طرابلسی حرر لہ تعالیٰ	خلاصہ میں کما سن قرآن لسانی حافظ امام	
۲۰۵	خالدہ بنت عبدالرحمن بن ابی سلمہ	انھا ذکر خلاصہ اسد الغابہ غیر میں نہیں ہی ہاں خالدہ بنت انس الساعدی	سنہ ۲۵۰
۲۰۶	خسارہ بنت معاویہ انھا ذکر خلاصہ اسد الغابہ	غیر میں نہیں ہی ہاں خسارہ بنت عمرو بن الشریک ذکر کی اسد الغابہ	

علیہ السلام و قال ابو
 حاتم یکتب حدیثہ و لا
 یکتبہ و قال الترمذی ثقتہ
 مقارب لحدیث ۱۲
 سنہ ۲۵۰ و درستی بخیرین
 و ترمذی یقال ہیں امداد
 و ترمذی و عنہ اخوہ خاذا
 علیہ السلام خلاصہ میں ہیں
 نظری خالدہ بنت انس
 الساعدی صحابہ ترمذی
 صحابہ ابوبکر بن محمد بن
 عمرو بن حزم انہی اور
 اسد الغابہ میں یوں ہے
 خالدہ بنت خالد بن انس
 الساعدی ام بنی حزم
 محبوبہ عمارہ عن ابی بکر
 بن محمد خالدہ بنت
 انس حارث الی ابی
 سلمی السعدی و اول سلم
 فوفقت عبد الرقی قاتل
 بہا اخر جبالہ انھ

تعداد	نام راوی مع ولایت	حال	سنه وفات
٣٨٧	عبدالمعین بن یحیی بن ابی حمزہ البزاز المروزی الکوفی عن عمر	وعلی وغیرہما قال البخاری لایتابع فی حدیثه وثقة العملی	
٣٨٨	عمر بن قیس الملائی ابو عبد الله الکوفی عن عماره	وغیرہ وعنه اسمعیل بن ابی خالد مع تقدرة والثوری وثقة جاتم والنسائی	
٣٨٩	عبد بن سعید بن ابی اللموی الکوفی عن العباس	وعمر بن قیس الملائی وثقة ابن جعین والوجهی	قیل سنه ١٢٥
٣٩٠	عثمان بن عبد الله بن اوس بن ابی واثق الشقی الطائفی عن اسیه	عن جده والمذنب بن شعبة وثقة ابن جبان	
٣٩١	عمر بن اوس بن ابی واثق الشقی الطائفی عن اسیه	وعبد الله بن عمر بن عبد الرحمن بن اسیه عن النعمان بن سالم وعمر بن یافعة ابن جبان	سنه ١٢٥
٣٩٢	عبد الاطالی عن ابی البراء عن اسیه عن نوبان بن عمر	وعنه اخوه عبد الرحمن بن عمر وثقة ابو داود وابن جبان	سنه ١٢٥
٣٩٣	عبد بن یحیی بن حریز بن سعید بن اسیه عن اسیه	وعنه اخیه عبد الرحمن بن عمر وثقة ابو داود وابن جبان	سنه ١٢٥
٣٩٤	عبد الملک بن یحیی الشقی البصری القاضی عن عمر	عن محمد بن یحیی بن حریز بن سعید بن اسیه عن النعمان بن سالم وعمر بن یافعة ابن جبان	سنه ١٢٥
٣٩٥	عبد الله بن یحیی الشقی البصری القاضی عن عمر	عن محمد بن یحیی بن حریز بن سعید بن اسیه عن النعمان بن سالم وعمر بن یافعة ابن جبان	سنه ١٢٥
٣٩٦	عبد الوهاب بن عبد الجبار بن یحیی عن اسیه	عن محمد بن یحیی بن حریز بن سعید بن اسیه عن النعمان بن سالم وعمر بن یافعة ابن جبان	سنه ١٢٥
٣٩٧	عبد الوهاب بن عبد الجبار بن یحیی عن اسیه	عن محمد بن یحیی بن حریز بن سعید بن اسیه عن النعمان بن سالم وعمر بن یافعة ابن جبان	سنه ١٢٥
٣٩٨	عبد الوهاب بن عبد الجبار بن یحیی عن اسیه	عن محمد بن یحیی بن حریز بن سعید بن اسیه عن النعمان بن سالم وعمر بن یافعة ابن جبان	سنه ١٢٥
٣٩٩	عبد الوهاب بن عبد الجبار بن یحیی عن اسیه	عن محمد بن یحیی بن حریز بن سعید بن اسیه عن النعمان بن سالم وعمر بن یافعة ابن جبان	سنه ١٢٥
٤٠٠	عبد الوهاب بن عبد الجبار بن یحیی عن اسیه	عن محمد بن یحیی بن حریز بن سعید بن اسیه عن النعمان بن سالم وعمر بن یافعة ابن جبان	سنه ١٢٥
٤٠١	عبد الوهاب بن عبد الجبار بن یحیی عن اسیه	عن محمد بن یحیی بن حریز بن سعید بن اسیه عن النعمان بن سالم وعمر بن یافعة ابن جبان	سنه ١٢٥
٤٠٢	عبد الوهاب بن عبد الجبار بن یحیی عن اسیه	عن محمد بن یحیی بن حریز بن سعید بن اسیه عن النعمان بن سالم وعمر بن یافعة ابن جبان	سنه ١٢٥
٤٠٣	عبد الوهاب بن عبد الجبار بن یحیی عن اسیه	عن محمد بن یحیی بن حریز بن سعید بن اسیه عن النعمان بن سالم وعمر بن یافعة ابن جبان	سنه ١٢٥
٤٠٤	عبد الوهاب بن عبد الجبار بن یحیی عن اسیه	عن محمد بن یحیی بن حریز بن سعید بن اسیه عن النعمان بن سالم وعمر بن یافعة ابن جبان	سنه ١٢٥
٤٠٥	عبد الوهاب بن عبد الجبار بن یحیی عن اسیه	عن محمد بن یحیی بن حریز بن سعید بن اسیه عن النعمان بن سالم وعمر بن یافعة ابن جبان	سنه ١٢٥
٤٠٦	عبد الوهاب بن عبد الجبار بن یحیی عن اسیه	عن محمد بن یحیی بن حریز بن سعید بن اسیه عن النعمان بن سالم وعمر بن یافعة ابن جبان	سنه ١٢٥
٤٠٧	عبد الوهاب بن عبد الجبار بن یحیی عن اسیه	عن محمد بن یحیی بن حریز بن سعید بن اسیه عن النعمان بن سالم وعمر بن یافعة ابن جبان	سنه ١٢٥
٤٠٨	عبد الوهاب بن عبد الجبار بن یحیی عن اسیه	عن محمد بن یحیی بن حریز بن سعید بن اسیه عن النعمان بن سالم وعمر بن یافعة ابن جبان	سنه ١٢٥
٤٠٩	عبد الوهاب بن عبد الجبار بن یحیی عن اسیه	عن محمد بن یحیی بن حریز بن سعید بن اسیه عن النعمان بن سالم وعمر بن یافعة ابن جبان	سنه ١٢٥
٤١٠	عبد الوهاب بن عبد الجبار بن یحیی عن اسیه	عن محمد بن یحیی بن حریز بن سعید بن اسیه عن النعمان بن سالم وعمر بن یافعة ابن جبان	سنه ١٢٥

هذا هو اسم الراوي
في نسخة أخرى

تعداد	نام راوی مع ولایت	حال	سنه وفات
۲۲۷	قاسم بن عبد الرحمن بن علی بن ابی طالب ابو عبد الرحمن	الدری فی الملح من حدیث الصحابة سوی ابی امامه وثقه ابن معین والعلی	۱۲۰
۲۲۸	قاسم بن خیر بن عمر اول فرج اجمعه بعد اجماعه	ثم یتم وثقه المدنی ابو جعفر اوله اعلام ابن ابی سید قال ابن معین ثقه	۱۲۰
۲۲۹	قیص بن زوب عن ابی ابی هریرة عن الزهري	وطا بن حیه وغیره وثقه ابن حبان قال عمر بن علی مات	۱۲۰
۲۳۰	قر بن خالد السدوسي ابو خالد البصري عن الحسن	وابن سیرین عنه شعبة والقطان لکنحو... وثقه احمد ابن حنبل	۱۵۲
۲۳۱	حضر قیس بن عاصم بن ثعلبة بن غنم بن ابی طالب	منقر لکن یتم الثوری وقد نزلت مع وكان علیا قاطعاً جواداً عنه ابنه الحكم وغیره	۱۲۰
۲۳۲	قیس بن ثابت بن قیس بن سنان الانصاري	عن ابی سید عنه ابنه عبد الله وفي التمهيد والكشاف علي بن خنيس	۱۲۰
۲۳۳	قاسم بن عبد الرحمن بن عبد الله بن سرج الهمداني	ابو عبد الرحمن قال في الكوفه عن ابی جابر بن عمرو وثقه ابن معین	۱۲۰
۲۳۴	قاسم بن محمد بن ابی بکر الصديق التميمي ابو عبد الله	احد الثقات السبعة اوله اعلام عن ثقه قال ابن حبان ثقه عالم	۱۲۰
۲۳۵	قاصد بن عمار السدي ابو الخطاب البصري	الاکلاحد الله اوله اعلام حافظ لمن وعى عن ابن قال ابن سیرین له حفظ اناس	۱۲۰
أهل سوا خلاصتين من شخص اور اس نام کی مذکور ہیں			
حرف الكاف			
۲۳۵	کعب بن ثعلبة الحميري أبو الحسن الحميري	أهل الكتاب عن عمر موصوف عنه ابو هريرة وبن عباس معاوية وجماعة التابعين	۲۲۰
۲۳۶	کلبی بن محمد بن السائب بن بشر بن عمر الكلبي البصري	الکوفي عن ابی اصحاب باذام الشعبي وغیره ابن المبارک ابن فضال بن رزین	۱۲۰
۲۳۷	کثیر بن هشام بن علی الكلبي الرقي عن جعفر بن	برقان شعبة عنه احمد واثق وعباس بن محمد وابن معین وثقه مات	۱۲۰
۲۳۸	کعب بن مالک بن ابی بن کعب بن عمرو بن العقیل بن کعب	الانصاري السلمي ابو عبد الله في الشاعر احد الثلاثة شبه العترة... حیدر بن العترة	۱۲۰
۲۳۹	کثیر بن الصلت بن صدیر بن الکندی ابو عبد الله	المدنی عن ابی بکر وعمر کان من قبله انما انبى علی علیه السلام قال العجل	۱۲۰
حرف اللام			
۲۴۰	لیث بن ابی رقیة مضر الثقفي مولاهم الشامي	عن عمر بن عبد العزيز عنه منصور بن الحر وثقه ابن حبان قال في التقریب	۱۲۰
۲۴۱	لیث بن سرج بن عبد الرحمن النهمي اللوزي	أهل مصر فتميلوا كسبها عن عبد القبري وعطاء بن رافع وثقه احمد وابن معین الناس	۱۲۰
۲۴۲	لقمان حنفي رحمه الله تعالى تفرغ لخدمته	ونیز ان بن النخاس ذكره نسبي... ان يمينون كما يبولن نام کی صرفا کی شخص ہیں	۱۲۰
یعنی لقمان بن عامر الوصالی ابو عامر محبی عن ابی امامه قال ابو حاتم کثیر صحبة			
حرف الميم			
۲۴۳	مجاہد بن عبد القری بن المغيرة اللخمي	عباس بن قریة عن ابی سلمة قال کثیر لقطان بن مجاهد... وجميع الثقات على امامه مجاهد	۱۲۰
۲۴۴	مطوف بن عبد الله بن جابر العامري	عبد الله بن جابر... ابن معین غیر قال ابن سعد ثقه لفضل الخ	۱۲۰

لعبارون من خلق قال
 ابن مدي عنده في التبرع
 وقال ابو جابر احمد بن علي
 ترك حديثه واتهم جاعده
 بالوضع اشته عمر بن
 عبد العزيز بقول من
 الا وسته اهل العلم
 عنه ترك حديثه في الضعاف
 كحديثه وقال النسيان
 ليس بثقة ولا يكتب حديثه

تعداد	نام راوی مع ولایت	حال	سنة وفات
٢٢٥	مرو بن شریح العدائی ابو اسماعیل کوفی العاصی	مرو الطیب مرة اخیر عن ابی بکر وعمر وثقه ابن معین قال بن سعد توفی	بعد الجاحم
٢٢٦	کحول الشترقی قمی ابی شریق واهلهم ثقه غیر واحد	وقال بن سعد ضعفه جماعة روى عنی وأئمة واهل المائتة وعدو	١١٣
٢٢٧	محمود بن لبید الانصاری لاشمل ابو نعیم	اولاد الصعابة الصبیح اسلمع من الذبی علم عن عمر و عثمان وثقه ابن سعد	٩٧
٢٢٨	مالک بن خوال ابو عبد الله واحد علماء الکوفین	ابن بريدة الشیبی وعطاء وثقه احمد وابن معین والنسائی وابو حاتم	١٥٨
٢٢٩	محارب بن ثار السدسی ابو مطرف الکوفی الثقات	عن ابن عمر وجابر وطائفة وعنه الاعش وغیر قال ابو یزید ثقه مامون توفی	ایام العترة
٢٣٠	محمد بن عبد الغفر التیمی شیخ حدث عن عثمان	وغیر ضعفه الدارقطنی وقال عثمان لادمی ثقه کذا فی المیزان	٩٣
٢٣١	مسروق بن الایج العدائی ابو یونس الکوفی	الامام القدوة عن ابی بکر وعمر قال بن معین ثقه لایزال عن مثله	٩٣
٢٣٢	مالک بن نیا لک الشاذلی مومل ابو یحیی	الواغظ واحد الاعلام عن انس ثقه النسائی قال ابن الدین لک حدیثا	١٣٠
٢٣٣	حضره معاوی بن جبل الانصاری اخو جری ابو	عبد الرحمن المدنی سلم و هو بن ثمان عشرة سنة وثقه بدر المشاهیر له ٥٥٥ حدیث	سنة طاعون عیسی
٢٣٤	محمد بن یونس القریقی تمی ابو عبد الله المدنی له ١٢٠	الاصحاب عن انس ثقه قال الحمیدی بن النکد حافظ وثقه ابن معین ابو حاتم	سنة
٢٣٥	محمد بن حمادة الاودی کوفی عن انس ابی	الشیبی وعطاء وطائفة وثقه ابو حاتم والنسائی مات	سنة
٢٣٦	محمد بن کسب انطلی المدنی ثم الکوفی العاصی	عن ابی الدرداء و عمر و عن فضالة عاتقه قال بن سعد کان ثقه و عاتقه الحیث	سنة ٢٠ یا
٢٣٧	میسون بن مهران الرقیعی عن ابی هریرة وابن عباس	ابن عمر وثقه النسائی و احمد و العجلی قال بلال لیج ما رایت افضل منه	سنة
٢٣٨	حضره یحیی بن سيار الرزی ابو علی بابیع	تحت الشجرة له ٢٢ حدیثا اتفق علی حدیث وانقر البخاری باخره سلم بن شریک	خلفه معاویة
٢٣٩	محمد بن الحسن بن احمد ابی بکر البصری الوطائرم	قال یحیی بن بنده کذا له ١٢٠ حدیثا و فی الصلوة خلفا کذا له ١٢٠ حدیثا	سنة
٢٤٠	میسون بن سعد بن عقیل عن ابی هریرة	صلی الله علیه و آله وسلم و عن ابی یوسف بن محمد بن عوف عن غیره کذا فی الخلاصة	سنة
٢٤١	مورق بن ابراهیم و کلهو بن شریح بن نفع	الکوفی عن عمر و ابی بکر و ثقه النسائی وقال ابن سعد ثقات فی ولایة	عمر بن مسعود
٢٤٢	حضره مسو بن خضر الازهری له ٢٢ حدیثا	وعنه علی بن الحسین عرقه اصحاب الجعفی و یوسلی فی الحجازی محاصر ابن الزبیر	فلک ختمه ایام و ما
٢٤٣	محمد بن اسحق بن جابر الاندلسی ابو بکر البصری	الرا باحد الاعلام عن انس نخوة حدیثا و فی سلم و حدیث وثقه العجلی والدارقطنی	سنة ١٢٢ یا
٢٤٤	حضره معاویة بن ابی سفیان الموملی عوید	اسلم من الترمذی له ١٢ حدیثا اتفق علی رتبة انور البخاری بالربة مسلم بن حنبل	سنة باحد
٢٤٥	حضره مقدام بن یکر سبکنی صحابی	له حدیثا انور البخاری بحریث و عن ابی یحیی الشیبی قال ابن سعد مات	سنة
٢٤٦	مبارک بن فضالة ابو فضالة البصری عن	بکر الرزی و ابن النکد قال ابو یزید ثقه اذ قال حدیثا و قال ابو داود وثقه اذ قال حدیثا	سنة ١٦٢
٢٤٧	مرحوم بن عبد الغفر العطار ابو محمد البصری	عن ابی یحیی عن ابی هریرة و عن ابن الدین و خلیفه وثقه النسائی مات	سنة
٢٤٨	حضره مطهر بن عکاس البصری و فسیح الکوفی	الاسلمی بن بنی سلیم بن منصور صحابی و عنه ابو یحیی ثقه قال عثمان المدائلی	سنة

له ٥٥٥ حدیث
سنة طاعون عیسی
عنه ١٢٠ حدیثا

تعداد	نام راوی مع ولایت	حال	سنه وفات
۵۰۶	سمیون مرادی اس نسبت کی کوئی شخص	تقریبی خلاصہ میزان میں نہیں مگر ایک آدمی باین عبارت کو	
	سمیون بن موسیٰ و قیال ابن عبد الرحمن بن	صفوان بن قدامتہ المرقی قحتمین و زہرۃ البوسری البصری صدوق بن	
		من السابقتہ لذفی التقریب	
۵۰۷	مغیرہ بن خلف میزان میں اس قدر ذکر کیا	کہ مغیرہ بن خلف عن ابیہ مجہول انتہی	
۵۰۸	محمد بن قیس حمہ لہ تعالیٰ خلاصہ میں اس	نام کی جہہ مذکور میں اگر اصل کتاب میں کوئی نسبت ہو تو محال کہاجاتا	
۵۰۹	معاویہ بن صالح حمہ لہ تعالیٰ خلاصہ میں اس	نام کی دو شخص مذکور میں ایک معاویہ بن حذیر ضمیر الہم الاولیٰ حمی	
	ابو عبد الرحمن الحصلی حدیث الامام و قاضی لاندس عمر	اکمول و ربیعہ بن زید و قدامتہ ابن عیین قال ابو صالح الفراء مات سنہ ۲۵۱	
	دوسرے معاویہ بن صالح بن الودیر مولانا ابو عبد اللہ	الدرستہ الحافظ عن ابی مسعود عنہ سنہ ۲۵۱	
۵۱۰	محمد بن عبد اللہ الاسدی خلاصہ میں اس نام نسبت کی چار شخص مذکور میں ایک محمد بن عبد اللہ بن جابر السجستانی	دوسری محمد بن عبد اللہ بن حرب الاسدی تیری	
	محمد بن عبد اللہ بن الزبیر بن عمر بن درہم الاسدی چوتھے محمد بن عبد اللہ	بن عبد اللہ اصل الاسدی و اللہ اعلم بہ انہیں سی کون ہیں	
۵۱۱	محمد بن عبد الرحمن بن علاء بن الجلاح	انکا ذکر تقریب و خلاصہ میزان میں نہیں ہی ہاں میزان میں	
	عبد الرحمن کو باین عبارت لکھا ہے کہ عبد الرحمن	بن العلا بن الجلاح شامی عن ابی ہریرہ عن موسیٰ بن بشر بن جابر الکلبی انتہی	
۵۱۲	محمد بن یحییٰ اس نام نسبت کی خلاصہ میں غیر من	اسی شخص میں مگر اصل کتاب میں جو کہ باک نام نہیں اس لیے میں خود اسے	
۵۱۳	محمد بن صالح انکا ذکر تقریب خلاصہ میں نہیں ہے	مگر میزان میں اس نام کی چار شخص ذکر کیے ہیں ایک محمد بن صبیح السہاک	
	الوطاع عن شہام بن عروہ و طبقۃ و غنہ احمد و ابن نمیر و طائفة قال بن غیرہ صدوق لیس حدیثہ شئی دوسری محمد بن صبیح السہاک	عن الحسن البصری مجہول تیسرے محمد بن صبیح السہاک	
	ابو عبد اللہ البغدادی عن مجاشع بن عمرو و غنہ محمد بن النضر لکنا کثیر	قالہ بن مندہ چوتھے محمد بن صبیح لہ عن عمر بن	
	ابو یوسف الصلی قال لہ ارقطنی ضعیف حدیث		
۵۱۴	محمد بن ابان خلاصہ میں اس نام میں شخص ذکر	کیے ہیں ایک محمد بن ابان بن عمران السلمی او الترمذی لوطی الطحان	
	و ثقہ ابن جہان مات سنہ ۲۵۱ دوسری محمد بن ابان	بن وزیر الجلی حدیثہ و لہ الحافظ مسلم و کعب و ثقہ السامانی تیری محمد بن	سنہ ۲۵۳
	ابان بن علی بن ابان شیعہ لا دم بن عبد المؤمن الرازی		
۵۱۵	محمد بن حوشب حمہ لہ تعالیٰ		
۵۱۶	محمد بن شریک بن حسنہ شریک بن عبد اللہ	بن المطاع الکندی المعروف بابن حسنہ ہجرالی کجستہ و کان من	
	امرا الاخوان ذی فتح الشام لہ حدیث و غنہ جعفر بن	ربیعہ و ابو عبد الرحمن الاشعری مات سنہ ۲۵۱ محمد بن شریک بن حسنہ	

تعداد	نام راوی مع ولایت	حال	سنه وفات
۴۸۶	محمد بن زیاد بن عبید الله الزیادی البصری	یوحی بن حماد بن وثقه ابن جبان وقال ربما اخطأ تو فی حدیث	سنه ۱
۴۸۷	محمد بن زیاد الحمزی مولا هم ابو بشارت الله	ثم البصری عن ابی هریره وثقه احمد وابن معین والنسائی	
۴۸۸	محمد بن زیاد والاهانی ابوسفیان الحمصی	عن ابی امامه وثقه احمد والنسائی	
۴۹۵	محمد بن زیاد النیسری الکوفی ابو بخری	الطحان لاعور الفخاف المیسر قال احمد والعلاس کتاب (تیسر) محمد بن زیاد الکوفی الطحان عن الاعش روى عنه اهل الکوفه ومحمد بن زیاد بن مروان البخاری قال بن جبان فی الثقات لیس هو النیسری بخیری	
۴۹۶	مجمع تسمی خلاصه میں اس نام کی چار شخص	مذکور میں مگر اون میں سے کوئی تہی نہیں ہے	
۴۹۷	عمر رحمہ اللہ تعالیٰ ابن راشد الازدی	مولی مولا ہم عبد السلام بن عبد القدوس ابو عروۃ البصری ثم لکبان احد الاعلام عن الزہری وسمام بن منبہ وقفاۃ وخلق وعنه ایوب بن شیبہ و الثوری من تروانہ وابن المبارک وخلق قال العجلی ثقہ صحیح	
		وقال النسائی ثقہ مامون وضعفه ابن معین فی ثابث توفی سنه ۱۵۷	
		انکی سوا خلاصہ میں اوکری شخص س نام و نشان کی مذکور ہیں	
۴۹۸	میسرہ بن حبیب الہندی ابو خازم الکوفی	عن عدی بن ثابت وعنه شعبۃ واسرئیل وثقه ابن معین	
۴۹۹	میسرہ بن عمار وقیل تمام الاحمزی عن ابی حاتم	وابی عثمان الہندی عن الشری وزائدہ وثقه ابو زرۃ	
۵۰۰	میسرہ بن یعقوب الطبری ابو جلیہ صاحب لہ	علی عنه عن عثمان وعنه ابن عبد الله وعطاء بن السائب وثقا بن جبان	
۵۰۱	میسرہ الکندی مولا ہم ابو جلیہ عن علی بن عوف	ہلال بن خباب وثقه ابن جبان	
۵۰۲	محمد بن عبد الله بن سیاف	رحمہ اللہ تعالیٰ	
۵۰۳	مقاتل بن سلیمان الازدی بکیر بن الحسن	الفسر عن الضحاک ومجاہد قال لا ملأ فی الناس عیال علیہ فی القبر قال بن المبارک ما حسن تفسیر لو کان ثقہ وقال الحر بن لم یسم من مجاہدین ولم یسم من الضحاک مات الضحاک قبل ان یولد مقاتل باربعینین وقال ابو حنیفہ رحمہ اللہ قتالی مشبہ وکذبہ وکعب والنسائی وغیرہ قال ابن جبان	
		یاخذ عن الہیو حکم الکتاب وکافی غیبہ ما یکذب قیل مات سنه ۱۵۷	
۵۰۴	مقاتل بن بشیر العجلی الکوفی عن شریح بن بلقی	وثقه ابن جبان	
۵۰۵	مقاتل بن حیان البکری مولا ہم التبطی البصری	الطبری الخراز عن مجاہد وعروۃ وثقه ابن معین وعنه ابن سیم بن ادریس	

نقداد	نام راوی مع ولایت	حاصل	تہ وقات
۵۵۳	یحییٰ بن خالد الخا ذکر تقریب و خلاصہ	مین بنین لاکر مینان مین یون لکهای کہ یحیی بن خالد عن روح بن القاسم خبر باطل مہول من شنیۃ یحیی بن ابی خالد شیخ لابن ابی فدیہ کہ لک	
۵۵۵	یوسف بن یعقوب کحفی تقریب و خلاصہ	میزان مین الخا ذکر مینین ہے اور گول اس نام و نشان کے مذکور مین مکران کی نسبت مخفی مینین ہے	
۵۵۶	یحییٰ بن راشد خلاصہ مین اس نام کی	مین شخص مین ایک یحیی بن راشد اللیثی ابو ہشام الدمشقی الطویل عن ابن عمر وثقہ ابو زرقة و سری یحیی بن راشد المازنی ابو سعید البراء البصری عن حمید ضعفہ ابو حاتم تیسری	
۵۵۷	دقیقہ یحیی بن راشد البصری متلی ابی حاتم	وعنه عبد الله بن محمد الجعفی	
۵۵۸	ذکر خیر بقیۃ ائمہ اثنی عشر علیہم السلام جن کا نام مبارک طلی الفرائخ مین آیا ہے ضوان البدر	علیہم اجمعین	
۱	حضرت امام محمد باقر علیہم السلام ابو جعفر محمد بن زین العابدین علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین	الملقب بالباقر احد الائمة الاثنی عشر و هو الذی جعفر الصادق علیہ السلام و کان بالباقر عالم سید الکبیر و انما قبل الباقر لانتبقر فی العلم ای توسع التبقیر التوسع مولده بالمدينة یوم الثلاثاء ثالث صفر سبع و خمسين للهجرة و کان عمره یوم قتل جده الحسین رضی اللہ عنہ ثلث سنین و املہ علم عبد مرتب الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ثم توفی فی شریح الاول سنة ثلاث عشرة و مائة و قیل فی الثالث والعشرين من صفر سنة اربع عشرة و قیل سبع عشرة و قیل ثمان عشرة و یحتمل و نقل الی المدينة و دفن بالقیعة فی القبر الذی فیہ ابوه و علم یہ الحسن بن علی رضی اللہ عنہم فی القبة التي فیہا قبر العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
۲	حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ابو عبد الله جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علی بن زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین	احد الائمة الاثنی عشر و کان من سادات اہل البیت و لعب بالصادق لصدق مقالته و فضلا شہر من ان یدکر و لکلام فی فسقة الکلیما و المرح و الفحال و کان تلمیذ ابو موسیٰ جابر بن حیان الصوفی الطرموسی قد الف کتابا بشتل علی الف و رقة تضمن سائل جعفر الصادق و حیث من مائة رسالة و كانت ولادته سنة ثمانین للهجرة و ہی سنة سیل الخفاف و قیل بل ولده یوم الثلاثاء قبل طلوع الشمس من شهر رمضان سنة ثلاث و ثمانین و توفی فی ثمانین سنة ثمان اربعین و مائة بالمدينة و دفن بالقیعة فی قبر ابیه محمد الباقر و جد علی بن زین العابدین و عم جده حسن بن علی رضی اللہ عنہم اجمعین فله من قبر اکرمة اشرف و املہ فوفه بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہم حدیث حکم کتاب جم فی کتابا باصا و الطار و ان الامام محمد المذکور سال بانقیعة رضی اللہ عنہما فقال تقول فی محمد کبر بایعة طلی فقال یا ابن رسول الله اعلم ما فیہ فقال لانت تتداهی و لا تعلم النطی لاکون لدر بایعة و یهونی ابدًا۔	

و قد وقت بحمد الله سبحانه في غاية الاستحسان و جمعت كل شاردة و تارة متعلق بحمل فرائضهم و مشربين سجاياهم و كللتها
 بالسان الندي فاجبت ان اذكر جللا من ذكرهم بالعربي في هذه الرسالة ليكون ذكرهم جامعا بين اللسانين و ليس
 الصبح لذى عنين و هذا الذي ذكرت انها هوقرة من البحر الخضم و ذرة من البحر الاعظم و ما روت بذلك الا التبرك ببلج
 ذكرهم و الرجا لشفا عدهم صلى الله عليه و سلم و ما توفيقي الا بالله عليه توكلت و اليه ائيب و امام سيوطي رضي الله
 في فضائل اهل بيت عليهم السلام من ايك چل حديث جمع فرائض هي رساله فضائل ائمه اثني عشر من مطبع هو چكي
 شيخ حسن عدوي حمزوي رحمه الله في كتاب مشارق الانوار في فوازل الاعتبار من فضائل اهل بيت عليهم السلام
 سبت كچيكي هين يك كتاب نهايت نفيس هي مرفي هي ليك تا دخول جنت و نارسب حال لكها هي مصر من مطبع هو چكي
 هي انكي سوا علماي راسين في قديما و حديثا بايد شفاعت كتب بي شفا فضائل اهل بيت عليهم السلام من تاليف فرائض
 هين اهل بيت عليهم السلام كى محبت ايمان هي اور ان سي بغض ركنا ايمان هي با تده و نه ناي الله و احينا على جهم
 و امتنا على جهم و بارك لنا في جهم و انفعنا بهم في الحقيق الدنيا و الاخرة امين يا ارحم الراحمين و
 ابونواس رحمه الله تعالى في چند شعر نفيس مدح اهل بيت عليهم السلام من كچي هين و ده يمين و مطهر و نقيات جنهم
 تجرى الصلوة عليهم انما ذكر و ابد من لو يكن عل يا حيل تنسبه و فعا في قد ير الله من مفتخر و الله لما بر اخلفا
 فاتقنه و صفا كرم و لطفها البشر و فانتم الملائ الا على و عند كرم و علو الكتب و ما جاءت به السوان
 ي چند شعر زبان رد و هين خاكار في منشي غريز السخان بويابي سلمه الله تعالى سي فرائض كي كه شعر من مدح ايك امام
 كي هو چانچي او نون في اسي شرط چند شعر نظم كر دي جنازه السخير او قاه بوسا و تنيز و بشير و نذير و نبى امين
 كه روشن هو جس سي دين تين و بنت نبى حضرت فاطمه و شرافت كاسير هو اخا تاه على با و نه ي لقب بترانكه هي شهر علم نبى كا و با
 و مقبول خالق خباب حسن و جگر سدا احمد سعيد ز من و شهيد منظم حسين و دل و جان زهر او بطن نبى و ده زين العابدين و
 عابدين و امام المدي سيد صاحبدين و امام رضا باقر نيك نام و خدا اوس سي راضى رسيه تا قيام و ماله و ج صدق و
 صفاي كمال و امام ز من جعفر خوش خصال و ضياى طريقت جمال شيم و امام لورى موسى و ذوالكرم و على وضا و امام احمد
 كل بوستان عطاي مزيد و امام محمد تقى و ذوالحيا و خدا اوس سي خوش اور رسول خدا و امام على با دى ذوالمنن و
 لقب هي نقي بادشاه ز من و امام حسن عسكري جميل و محبت خدا پيو اى بيل و هدايت كاسير هو اختتام و ده يعني كه
 مدي عليه السلام و صلى الله و سلم على سيد المرسلين و الا الطاهر بن محمد لاکر تين آمين -

ذكر خير حضرت سيدة نفيسة رضي الله عنها

ابن ابى محمد الحسن بن زيد بن الحسن بن علي بن ابى طالب رضي الله تعالى عنهم اجمعين به همراه ابني خاوند بحق بن جعفر الصادق
 عليهما السلام كي مصرين تشريف الامين كسي في كها سپنه و الحسن كي سانه امين اور في حسن رضي الله عنه كي مصرين هي لکن

اسمائی امیر اشقی عشر

وهو یومینی یا علی ماخاب من اتجار ولاندم من تشاریا علی عیك بالبحر فان الارض تطوی باللیل بالانطوی بالنا
یا علی حدیسم السد فان السد بارک الاهی فی کور باد کان یقول علی مستفاد انا فی السد فقد استفاد بیتی بالبحر ولک حیات
واخبار کثیرة وکانت ولادته یوم الثلاثاء خامس شهر رمضان وقیل منتصفه شمس تسعین ومائة توفی یوم الثلاثاء خمس
خلون من ذی الحجة سنة عشرين ومانین وقیل تسع عشرة ومانین بیغاد ودفن عند جده موسی بن جعفر فی مقابر قریش
وصلی علیه الوائق بن الحکم رضی الله عنهما جمیعین

حضرت امام علی بن ابی طالب رضی الله عنه علیه السلام ابو الحسن علی بن ابی طالب بن محمد الجواد وعلیه السلام
کانت ولادته یوم الاحد الثالث عشر ربیع وقیل یوم غزوة سنة اربع وقیل ثلاث عشرة ومانین ولما کثرت السعایة فی
حقه عند المتکمل احضره من الدنیه وکان مودعه بها واقرة بسیرت رائی وهی تدعی بالعکرا لان المتعمم لما بناها اتسلا السیما
بعکرة فقیل لها العکرا ولما قیل لابی الحسن المذکور العکری لانه منسوب الیهما واما مبعثه بن سنة وتسعة اشهر وتوفی بها
یوم الاثنين خمس بقین من جمادی الآخرة وقیل لاربعة بقین منها وقیل فی رابعها وقیل فی ثالث حرب سنة اربع وخمسين
وامتین ودفن فی داره بنی الله تعالی عنه

حضرت امام حسن عسکری علیه السلام ابو محمد الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی الرضا بن جعفر الصادق بن محمد
عنهم جمیعین وهو والد النضر صاحب السرداب وعلیه السلام بالعکری وابوه علی بن محمد بن علی بن موسی الرضا بن جعفر الصادق بن محمد
المذکور یوم الخميس فی بعض شهور سنة احدى وثلاثین مائین وقیل سادس شهر ربیع الاول وقیل الآخر سنة ٢٢ وتوفی
یوم الجمعة وقیل الاربعاء لثمان لیل خلون من شهر ربیع الاول وقیل جمادی الاولى سنة السبعین رانی ودفن بجانب قبر ابيه
صلى الله تعالى عنهما

حضرت امام محمد مهدی علیه السلام ابو القاسم محمد بن الحسن العسکری بن علی بن ابی طالب بن محمد الجواد ثانی عشر
الائمة الاثنی عشر علی اعتقاد الامایة المعروف بالکچة وهو الذی تزعم الشیعة انه النضر والقائم والمهدی وهو صاحب
السرداب عندهم واقا ولیم فی کثیرة وهو منظر ونظوره فی آخر الزمان من السرداب بسیرت رانی کانت ولادته یوم الجمعة
منتصف شعبان سنة ٢٢ ولما توفی ابوه کان عمره خمس سنین واسم خطه وقیل حرجی الشیعة یقولون انه دخل السرداب فی
دار البیة وانه نظر الیه فلم یعد الیهما وذلك فی سنة ٢٦ وعمره یوسد تسع سنین وذكر ابن الاذرق فی تاریخ میافا قین ان الحجة لک
ولتاسع شهر ربیع الاول سنة ٢٦ وقیل فی ثامن شعبان سنة ٢٦ وهو الصبح وانه لما دخل السرداب کان عمره اربع سنین وقیل خمس
سنین وقیل انه دخل السرداب سنة ٢٦ وعمره سبع عشرة سنة والله اعلم اسی ذلك کان رضی الله عنه فنهکذا لم یخص سالت
حدائق الزهور فی حال شرح الصدور وقد الف بعض الماکابر رساله فی مناقب الائمة الاثنی عشر رضی الله عنهم وآثرهم وکرامتهم

غیر مشہور ہی یہ ابو جعفر مثنوی کی طرف سے مدینہ منورہ کی حاکم تھی پانچ برس تک حاکم رہی پھر منصور اور نیر خا ہوا اور انکو
 سفروں کو دیا اور سدا مال و متاع اور کچھ زمین لیا اور بغداد میں قید کر دیا منصور کی مرضی تک وہ قیدین رہے ممدی
 والی ہوا تو اوس نے اون کو قیدی رہا کیا اور ہر چیز جو انکی گئی تھی وہ اون کو واپس دی اور وہ ممدی کی عمر آٹھ
 بیان تک کہ جب ممدی نے حج کیا تو اوس کی جگہ و جماعت میں تھی جب ماجرک پہنچی تو وہاں انتقال کیا یہ واقعہ شہ
 میں ہوا اور اون کی عمر ۸۵ سال کی تھی علی بن ممدی نے اون پر نماز پڑھی حاجر مدینہ سے پہنچا پیل پر ہی بعض نے کہا کہ
 اونکا انتقال بغداد میں ہوا متبرہ خیران میں دفن ہوئی صحیح یہی ہے کہ حاجر میں وفات پائی گئی مگر ذالہ اخطیب نے تاریخہ
 و السد اعظم سیدہ نعیمہ رضی اللہ عنہا صاحبہ تقی بی بی بن مین سی تین مری ہی کہ جب امام شافعی رضی اللہ عنہ مصر میں
 داخل ہوئی تو اون کی خدمت شریف میں حاضر ہوئی اور اون ہی حدیث شریف سنیں مصر والوں کو انکی حق میں اعتقاد
 عظیم ہے اور وہ اب تک باقی ہی جیسا کہ تہاجس وقت امام شافعی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو اون کا جنازہ سیدہ
 یاس لایا گیا اور نہون نے اپنی گھر میں اوس پر نماز پڑھی اور وہ اسی جگہ تین جہان آج اونکا مشہد مبارک ہی اور وہ مین
 زمین بیان تک کہ ماہ رمضان شہ میں وفات پائی جس وقت اونکا انتقال ہو گیا تو اون کی خانہ بدوشین بحق بن جعفر
 الصادق علیہ السلام نے قصد کیا کہ اون کو اور ٹاکر مدینہ منورہ کو لیجائیں تاکہ وہاں دفن کر دیں مصریوں نے انکی سے
 درخواست کی کہ اونکو انہیں کی نزدیکی باقی زمین ہی لپی وہ اسی موضع میں مدفون ہوئیں جواب در میان قاہرہ
 و مصر کے معروف و مشہور ہی نزدیک شاہ کی یہ موضع اوس وقت معروف بدر رب السباع تھا وہ در بخراب و ویران ہو گیا
 وہاں سوای شہد کے اور کچھ باقی نہیں ہی و قبر ہا معروف با جاتہ الدعوة عذہ و ہو محرب رضی اللہ عنہا گنداسن بن خلکان
 امام یافعی رضی اللہ عنہ نے مرآۃ الجنان میں تحریر فرمایا ہی کہ میں نے ہی کی مشہد کی زیارت کی ہی انکا کچھ ذکر مجا حسن الممنین
 میں ہی ہی تبرکہ میان ہی کہ دیا تاکہ نزول برکات و خیرات ہو شارق الانوار فی نور اہل الاعتبار میں لکھا ہی کہ انکی انتقال
 کی بعد انکی خانہ دنی ارادہ کیا کہ انکو مدینہ منورہ میں لیجائیں اور بیع میں دفن کرین اہل مصر نے اون سے درخواست کی کہ
 اونکو نزدیک اون کی تبرکہ چوڑ دین اور بہت سال اونکو دیا وہ راضی ہوئی پھر اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
 دیکھا آپ نے اونہی فرمایا ہی ابو احمق تو معاوضت کر اہل مصر ہی حق میں نفیسہ کے کیونکہ محبت اون پر نازل ہوئی ہی سبب
 اوس کی برکت کے پس وہ اون کی دونوں بچوں کو لیکر نکلے اور مدینہ منورہ کی طرف سفر کیا امام ابن حجر رحمہ اللہ
 نے قریب ۵۰ کی اون کی کہ آئین ذکر کی ہیں یہ مضمون امام زرقانی رحمہ اللہ نے شرح مواہب لدنیہ میں ذکر کیا ہی۔

ذکر خیر ائمہ مذاہب متبوعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

۱ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ النعمان بن ثابت النافسی ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام اہل العراق
 و فقیہ الامم عن عطاء و نافع و الاحج و طائفہ و عن ابنہ حماد و زفر و ابو یوسف و محمد و جماعہ و ثقہ ابن عیینہ و قال ابن المبارک
 ما رایت فی الفقه مثل ابی حنیفہ و قال ابی ابو حنیفہ اعلم اہل زمانہ و قال القطان لا مکذب بعد اسمعنا حسن بن علی ابی حنیفہ

پہرہ کو نگاہیں محسوس نہ ہوا بار بار جس صورت پر میں تھا اوی صورت پر ہو گیا پھر میں چونکہ دیکھا اور یہ نام مہر تابت رہا اور اس آدمی نے اسے کہا کہ تو میرا غلام ہے اور نہ تیرا نام خیر ہے پس یہ چل پئی اور کہا کہ میں اس نام کو نہیں بدلتا جو ایک مرد مسلمان نے رکھا اور نہ فرمایا کرتی تھی کہ نہیں ہے کوئی نسب زیادہ تر شریف اور شخص کی نسبت جبکہ اس نے اپنی بات سے بنایا پھر اس کی عصمت کی اور نہ زیادہ تر عالم اور شخص ہی جبکہ اس نے ساری ساری تعلیم فرمائی پس اس کو نفع یا وقت جاری ہوئی قضا کی اور سپر آپ کو نہ پشت ہو گئی تھی اور جب سنتی بغیر اذان تو آپ کی پشت سیدھی ہو جاتی اور قوت رجوع کرا آتی ایک سو برس کی عمر پائی ۲۲۲ سال میں انتقال کیا آپ کی بعض اصحاب نے آپ کو خواب میں دیکھا پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کی ساتھی کیا کیا فرمایا لا تسألن عن هذا ولیکن استرح من دنیاکم المضر یعنی تو مجھے اس کا مت پوچھو ولیکن ستاری دنیا ہی مضرت ہے میں نے فی راحت پائی رضی اللہ عنہ کذا فی ابن خلکان

حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ طیفور بن عیسیٰ بن آدم بن عیسیٰ بن علی السبطی الزاہد المشہور آپ کی داد و تحسین یں ہر مسلمان ہو گئے آپ کی دو بہائیں ہی زاہد عابد تھیں آدم اور علی آپ کی شہرت و بزرگتر تھیں کسی نے پوچھا کہ یہ تیرے آپ کی کس چیز سے پائی فرمایا بیٹھ جائے و بدن عادی نہیں تنگ کر نہ و بدن برہنہ سے قیل لابی یزیہ یا اثبات القیۃ فی سبیل فقال لا لیکن وصفہ فقیل لہما ہون بالیقین تنگ نہ کہ فقال اما ہذا نعم دعوتہا الی شیء من الطاعات فلم یجب علیہ طوعاً و نفعاً المارستہ و کان یقول انظرتم الی حل علی من کل الامارات حتی یرفع فی الموارف فلا تقربوا حتی تنظروا کیف تجزئہ عند الامر و انہی حفظ الحمد و و داد الشریعہ و مقالات کثیرہ و مجاہدات مشہورہ و کرامات ظاہرہ و کانت وفاتہ سنۃ احدى و تسعین و قیل اربع و ستین و اثنین رضی اللہ عنہ و نفعنا بہ طیفور رافع الطائر المہتمہ و سکون الیاء الثناء من تحتہا و ضم الغار و بعد الوالد السانۃ راد و السبطی رافع البار المودعہ و سکون السین المہتمہ و فتح الطائر المہتمہ و بعد الالف میر ہذا نسبت الی سبطام و ہی تلبہ مشہورہ و حال قوم یقال نماول ہما خراسان من قبل العراق انتہی ابن خلکان

حضرت حافظ شیرازی رضی اللہ عنہ شمس الدین محمد قال فی کشف الظنون المتوفی سنۃ ثمانین و تسعین و سبع مائۃ ذکر مرتب دیوان حافظ فی دیباچہ ان مولانا حافظ لم یرت دیوانہ کثیرہ اشتغاکہ شغیۃ الکثاف و الطالع و در سہ ماہ مرتب بعد باشارۃ قوام الدین عبد اسد و بعد دیوان معروف متداول فی ہل لغرس و یقال بہ و کثیرا ما جا بیت منہ مطابق بحال المتداول و لہذا یقال لسان النیب و قد اختلف فی تصدیق ہذا الدعی محمد بن الشیخ محمد المرادی المتوفی سنۃ رسالہ مخفقر و اور اخبار متعلقہ بالتفاؤل بہ و وقع مطابقا لمتقاضی حال التفاؤل و افرط فی طرح الشیخ الذکور و لکفوی المولیٰ حسین المتوفی بعد سنۃ رسالہ ترکیب فی تغارلات دیوان حافظ شغیۃ بالکمالیات الغریبہ و قد شرحہ مصطفیٰ بن شبان المتخلص بسورۃ المتوفی سنۃ شرح حاکم یا اولیٰ محمد بعد الذی حفظ الذکاء و شرح علی لسان القصور و شرح المولیٰ شمس بالترکی المتوفی سنۃ تسعین و کل قافیۃ و بحر اشاعر من شعر الروم یقال لافضالی المتوفی سنۃ و کذا نظم لہا فی نظیر قافیۃ ابو الفضل محمد بن ادریس البغفری

مسئل بن علی العلوی المعروف بابن ماکولا اصله من جربا وکان من نواحي اصبهان و وزیر ابو القاسم هبة الله الامام القاسم
 بامر الله و تولى عنه ابو عبد الله الحسن بن علی قضاء بغداد و سمع الحديث الكثير و صنف المصنفات النافعة و انتخب عن شيخه الصالح الصراف و
 خراسان و انتام و غیر ذلک کان ابو نصر بن حلف الفضلا الشنوبی تبع الالفاظ المشتهرة فی الاسماء و الاعلام و جمع مناشيد کثیرا و کان
 الخطيب ابو بکر صاحب تاريخ بغداد قد اخذ کتابی الحسن بن الدر القطنی المسمى بالمختلف و المؤلف و کتاب الجافظ عبد الغنی بن سعید الکرک
 ساه مشتبیه النسبة و جمع مینا و زاد علیها و حله کتابا مستقلا سماه المترف کماله المختلف و جاز الامیر ابو نصر المذکور و زاد علی ذلک کلمة
 و ضل لها الاسماء التي وقعت له و حله ايضا کتابا مستقلا سماه الاکمال و هو فی غایة الافادة فی رفع الالتباس و الضبط و التقييد و علی
 اعما الکثیرین و ارباب هذا الشأن فانه لم یوضع مثله و لعل احسن فی غایة الاحسان ثم جاء ابن نقطة و ذلیه و ما قصه فیضا و ما يحتاج
 الامیر المذکور مع هذا کتاب الی فضيلة اخرى و فیه دلالة علی کثرة اطلاعه و ضبطه و اتقانه و من الشعر المنسوب الیه ۵ قوس خیالک من
 ارض تمان سباب و جانب لذلک ان الذی یجتنب به و ارجل اذا کان فی الاوطان منقصة ۶ فالذلک الرطب فی اوطان حطب
 و كانت ولادته فی حکمرانی خاس شعبان سنة ۴۲۰ قمریة علما به بجران سنة ۴۰۰ مبعید من اربع مائة و قيل غیر ذلک و ما کول البقیع المیموم
 بعد الالف کاف مضموته و بعد با و او ساکنه ثم لا لم یف قال بن خلکان و لا اعرف معناه و لا ادری سبب تسميته بالامیر بل کان
 امیر بنفسه لم لانه من ولاد ابی دلف العلوی السمرقندی رحمه الله تعالی قال فی مجمع البحار شتم السمرقندی الامام مخفی البوینش
 تفقه علی ابی جعفر السندی و مات سنة ثلاث و سبعین و ثلث مائة قس بن ساعده یضم قات نیکر حاشیه کثیرا و هو من امن
 صلی الله علیه و آله و سلم قبل المبعث و بشر به و کان من حکماء العرب و فضلاء ثم قتل فی عمر سبع مائة سنة و کان یطیس المسح و من خطبای
 اری الناس یدهبون و لا یرجعون ضلوا بالمقام هنالک فاقاموا ام ترکوا فاقاموا التمس من قسم صدق ان الله دینا و خیر من دینکم
 و نبیا قدان اوانه و اظلمک دانه طریقی لمن امن بفضده و لما سمعه صلی الله علیه و آله و سلم من رآه قال رحم الله قسا اما نه حیث
 یوم القیامة امة واحدة انتخه من مجمع البحار —

فصل

حضرت خیر نساج ضعی السمرقندی خیر ابو الحسن نساج الصوفی آپ کی عمر دراز ہوئی آپ کا پیشہ مثنوی کا نہ تھا و تہیہ
 خیر نساج کی صرف یہ بات ہوئی کہ خود آپ فی ذکر کیا کہ میں فی السدی حمد کیا کہ طرب یعنی مثنوی کہ جو کہ کسی نہ کہنا و گناہ
 نفس فی مجہر غلبہ کیا تو میں فی آداب اطل لیا حب بین فی الیک کہ جو کہ کائی فونا گاہ الیک دمی فی میری طرف نظر کی اور کہا
 خیر تو مجھسی بہا گاہ اور دوسکا ایک غلام خیر نام تھا او سکی شبابت و صورت مجہر واقع ہو گئی لوگ جمع ہو گئی اور کہا یہ تیرا غلام خیر
 پس میں مجہر ہوا اور جان لیا کہ کس سبب سی بکڑا گیا اور اپنی جنابت بچان لی اوستی مجھی بکڑا دیا اور اپنی دکان کی طرف واپس گیا
 جمیع دوسکا غلام بنا کر اتا اور مجھسے کہا ای میری غلام تو مجھسے بہا گئی پس اسکی ساتہ کئی مادہ اسکی واسطی بنا کر اتا
 میں ایک رات نماز صبح کی طرف کھڑا ہوا و میں فی اپنی سجدی میں کہا اے اللہ لا اعود لی ما فعلت یعنی میری معبود میں فی جو

المتوفى سنة ٩٨٢ شرح المولى سويدي الجنبوي المتوفى في حدود سنة ١٠٠٠ بالتركي شرح مفصلاً وشرح السويدي مختصراً
يقول كاتب هذه الأسطر عفا الله عنه أني كشفت ديوان الكائنات رحمه الله تعالى لبعض أهل الاجاب تها وفي السابع عشر
شوال سنة ١٠٠٠ الهجرة بعد صلوة الظهر فاجاز هذا البيت ٥ دلائل طعن حودان فرنج وامين باش ٥ كنه بنجاطر اميد واراكو
فوقع كما اشار اليه ثم رايت لبعض شاذي الخامس والعشرين من ذي القعدة سنة ١٠٠٠ فاذا اخرج هذا البيت ٥
زول برآمد وکار بر بنی آید ٥ زخود برون شدم وکار بر بنی آید ٥ فكان كما اشار اليه الغال ووقع حسب ما قال
نجان الله وبجده سبحانه العلي العظيم -

٢
ابو نواس رحمه الله تعالى ابو علي الحسن بن هاني بن عبد الاول المعروف بابي نواس الحلي الشاعر المشهور بالهجر
وقيل بالاهواز ومولى الخليفة صاحب ديوان الخراج بمصر سأل ابو نواس عن نسبة فقال الغفاني ادبي عن نسبي فاسكت عنه
وقال اسمعيل بن نوح بنت ما رايت قطا وسبع علماء من بني نواس ولا اخظ من مع فاكيتيه ولقد قفنا سنه بعد موتها فليكن
الاقطر في جزائش على غريب ونحو لا غير من الطبقة الاولى من المولدين وشعره عشرة انواع وهو مجيد في الشعر وقطعه
بجميع شعره جماعة من الفضلاء منهم ابو بكر الصولي وعلي بن حمزة واربهم بن احمد بن محمد الطبري المعروف بتوزون فلما اوجب
ديوانه فمختلفا وسع شعره ديوانه لا حاجة الي ذكر شيء منه وما احسن طين ابني نواس بربر عز وجل حيث يقول ٥ تكثر
ما تسطعت من الخطايا ٥ فامك بالغ راغبوا ٥ مستبصران وروت عليهم فوا ٥ ولقى سيدا ملكا كبيرا ٥ تعض نذاته فكيف
ترك مخافة النار السرا ٥ وهذا من حسن المعاني واغربها واخبره كثيرة وذكرها ابو بكر الخطيب في تاريخ بغداد وقال ولدني
سنة خمس واربعمين وقيل سنة ست وثلاثين ومائة وتوفي في سنة خمس وقيل ست وقيل ثمان وتسعين ومائة
ودفن في مقابر الشونيزي رحمه الله تعالى واما قيل له ابو نواس لذوا بتين كانا تنوسان على عاقبة انتهى من اجل كان
لمحضاه ياتسري ايراده في هذا المختصر والحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين صلى الله عليه وعلى آله
الطاهرين واصحابه الاكرمين الى يوم الدين آمين -

بأخيه